عمران سیریز
کاکانہ آئی لینڈ
مظہر کلیم ایم اے

آپ سمجھ گئے ہوں گے۔

نوشہرہ ورکاں سے سیدہ شگفتہ بتول صاحبہ لکھتی ہیں۔ "آپ کے ناولوں کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ آپ سے صرف یہ پوچھنا ہے کہ عمران شادی کے علاوہ اور کسی موضوع پر مذاق کیوں نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ جب بھی مذاق کرتا ہے اس کا موضوع شادی ہی ہوتا ہے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"؟

محترمہ سیدہ شگفتہ بتول صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ عمران صرف شادی کے موضوع پر ہی مذاق کرتا ہے تو یہ انسانی نفسیات ہے کہ جو کام وہ کسی بھی وجہ سے پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتا اور اسے اس میں بیحد دلچسپی بھی ہوتی ہو تو وہ اس کے متعلق باتیں کر کے اپنے آپ کو بہلانے کی کوشش کرتا ہے۔ امید ہے اب آپ کو عمران کے صرف شادی کے موضوع پر مذاق کی وجہ سمجھ میں آ گئی ہو گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے ٹریفک سگنل سرخ ہوتے ہی کار روک دی۔ لیکن دوسرے لمحے اس کی نظریں سائیڈ فٹ پاتھ سے اتر کر تیزی سے کار کی طرف آتی ہوئی ایک نوجوان لڑکی پر پڑیں تو وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا کیونکہ لڑکی کا انداز یہی بتا رہا تھا کہ وہ عمران کی کار میں بیٹھنے کے لئے آ رہی ہے اور دوسرے لمحے عمران کا اندازہ درست ثابت ہوا۔ لڑکی نے کار کے قریب آتے ہی بڑے اطمینان سے سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھولا اور بالکل اس طرح سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی جیسے کار اس کی ملکیت ہو اور عمران اس کا ڈرائیور ہو۔

"اوہ۔ تھک گئی ہوں کھڑے کھڑے۔ کوئی کار خالی ہی نہ تھی"......... لڑکی نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے ایسے شکایتی لہجے میں کہا جیسے یہ قصور بھی عمران کا ہو۔

"لیکن کار تو یہ بھی خالی نہیں ہے محترمہ۔ میں اس میں موجود

ہوں"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ڈرائیور تو بہر حال ہوتا ہی ہے۔ ابھی ڈرائیور کے بغیر چلنے والی کاریں پاکیشیا میں نہیں پہنچیں"۔ لڑکی نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔ اسی لمحے ٹریفک سگنل سبز ہو گیا اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔

" ڈرائیور کے بغیر چلنے والی کاروں کے دروازے اس طرح آسانی سے کھل ہی نہیں سکتے"........ عمران نے کہا۔

" تمھاری بات درست ہے اس کا مطلب ہے کہ تم عقلمند آدمی ہو ورنہ شکل سے تو تم مجھے احمق ہی لگ رہے تھے"........ لڑکی نے اسی طرح مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو آپ میری شکل دیکھ کر کار میں بیٹھی ہیں۔ یا اللہ۔ تیرا شکر ہے اس کار کے ساتھ ساتھ میری بھی آخر قسمت جاگ ہی گئی"........ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" بالکل جاگ گئی ہو گی لیکن تم نے اسے سونے ہی کیوں دیا تھا"۔ لڑکی نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" میں نے تو بڑی کوشش کی تھی کہ وہ نہ سوئے لیکن کہتے ہیں کہ نیند تو سولی پر بھی آجاتی ہے یہ تو پھر کار ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ بات تو ہے بہر حال مبارک ہو۔ مجھے امید ہے کہ اب تم یہ پھٹیچر سی کار کسی کباڑ خانے میں دے کر کوئی اچھی سی کار لینے کے

قابل ہو جاؤ گے"........ لڑکی نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کار کی بات کر رہی ہیں۔ اب تو میرا ہوائی جہاز لینے کا چانس بن گیا ہے"........ عمران نے کہا۔

" اچھا۔ وہ کیسے"........ لڑکی کے لہجے میں اس بار حیرت تھی۔

" بڑے بڑے قدردان پڑے ہیں اینٹیک چیزوں کے اس دنیا میں"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا تو یہ اینٹک کار ہے حیرت ہے۔ بہر حال ہو گی"........ لڑکی نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ لڑکی واقعی حاضر جواب تھی۔ عمران نے اسے اینٹک کہا تھا یعنی بوڑھی لیکن اس نے بڑے اطمینان سے عمران کی بات کار کی طرف موڑ دی تھی۔ ویسے عمران اس وقت رانا ہاؤس جا رہا تھا لیکن اب لڑکی کے اس طرح بیٹھنے کے بعد اس نے ارادہ بدل دیا تھا اور اس نے کار کو ہوٹل ہالیڈے کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑا اور اسے پارکنگ کی طرف لے جانے لگا۔

" گڈ۔ اچھے ڈرائیور کو واقعی خود بخود منزل کا علم ہو جانا چاہئے"۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اس کی دیدہ دلیری پر واقعی حیران رہ گیا۔ اس کا خیال تھا کہ ہوٹل میں کار موڑنے کی وجہ سے لڑکی احتجاج کرے گی۔ لیکن لڑکی نے تو ایسے بات کر دی تھی جیسے اسے واقعی ہوٹل ہالیڈے لے آنا تھا۔

" اچھے ڈرائیور تنخواہ بھی اچھی لیتے ہیں۔ اس بات کو ذہن میں

رکھنا" ۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکتے ہوئے کہا۔

" بالکل بالکل ۔ بل بھیج دینا ۔ مل جائے گی تنخواہ "....... لڑکی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور بڑے اطمینان سے کار کا دروازہ کھول کر اتری اور اس طرح اطمینان سے چلتی ہوئی ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی کہ عمران واقعی حیرت سے اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہ گیا۔

" یہ تو واقعی خاصے کی چیز ہے "....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کار سے اتر کر اس نے اسے لاک کیا اور پھر مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ لڑکی ہوٹل کے مین گیٹ میں غائب ہو چکی تھی۔ ہوٹل کے ہال میں پہنچ کر عمران نے لڑکی کی تلاش کے لئے سارے ہال کا جائزہ لیا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے لڑکی کو ایک کونے میں موجود میز پر اکیلے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہ ہاتھ میں مینو پکڑے ساتھ کھڑے ویٹر کو آرڈر دینے میں مصروف تھی۔ عمران اطمینان سے چلتا ہوا اس میز کی طرف بڑھ گیا جب وہ میز کے قریب پہنچا تو ویٹر آرڈر لے کر واپس جا رہا تھا۔ عمران نے بڑے اطمینان سے کرسی گھسیٹی اور اس پر بیٹھ گیا۔

" کیا مطلب ۔ کیا آپ کو ہال میں اور کوئی میز خالی نظر نہیں آتی "۔ لڑکی نے بڑے اجنبی سے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کی آنکھوں میں ذرا سی بھی شناسائی کی چمک نہ تھی اور نہ چہرے پر ایسے تاثرات تھے۔

" میز تو یہ بھی خالی ہے ۔ ابھی آرڈر تو سرو نہیں ہوا "....... عمران نے لڑکی کے ہی انداز میں اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ تو آپ مردوں کی اس کیٹگری سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں ڈھیٹ کہا جاتا ہے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ مجھے ڈھیٹ مردوں کا علاج کرنا آتا ہے "....... لڑکی نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" اچھا ۔ آج تک حسینوں سے تو ملاقات ہوتی رہی ہے لیکن حکیمن سے آج پہلی بار ملاقات ہو رہی ہے ۔ نبض دیکھ کر ہی علاج کرتی ہوں گی آپ ۔ ویسے ایک بات ہے کہ جب کوئی حکیمن نبض پر نرم و ملائم ہاتھ رکھتی ہو گی تو اور بیماری تو ایک طرف کم از کم مریض کا بلڈ پریشر ضرور بڑھ جایا کرتا ہو گا "....... عمران بھی واقعی ڈھٹائی پر اتر آیا تھا۔

" میں حکیمن نہیں ہوں بلکہ ڈینٹسٹ ہوں ۔ بتیسی نکالنے کی ماہر ہوں "....... لڑکی نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

" عقل داڑھ سمیت نکالتی ہیں یا اس کے بغیر "....... عمران نے آگے کو جھکتے ہوئے بڑے پر تجسس لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ لڑکی کوئی جواب دیتی ۔ اچانک ویٹر نے میز پر کھانا سرو کرنا شروع کر دیا ۔ وہ عمران کو دیکھ کر چونک پڑا تھا کیونکہ وہ ادھیڑ عمر پرانا ویٹر تھا اور عمران سے بخوبی واقف تھا۔

" عمران صاحب ۔ آپ کے لئے کھانا لگاؤں "....... ویٹر نے کھانا لگاتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک شرط پر کھانا لگا سکتے ہو کہ ایسا کھانا لگاؤ جو بتیسی کے بغیر کھایا جاسکے کیونکہ محترمہ بتیسی نکلنے کی ماہر ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ کا تعارف نہیں ہے مس صالحہ سے۔ مس صالحہ اس ہوٹل کے مالک و چیئرمین جناب سیف اللہ خان کی اکلوتی صاحبزادی ہیں اور ایک ماہ پہلے یونائیٹڈ کارمن سے واپس یہاں مستقل رہنے کے لئے آگئی ہیں۔ اور مس صالحہ یہ علی عمران صاحب ہیں۔ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمن کے اکلوتے صاحبزادے اور سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ جناب فیاض صاحب کے انتہائی گہرے دوست ہیں"....... ادھیڑ عمر ویٹر نے پوری تفصیل سے ان دونوں کا تعارف ایک دوسرے سے کراتے ہوئے کہا۔

"واہ یہ بات ہوئی ناں۔ اکلوتی صاحبزادی اور اکلوتا صاحبزادہ۔ چلو اکلوتے ہونے کی صفت تو مشترک ہے۔ ویسے سیف اللہ خاں صاحب تو اب آثار قدیمہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ انہوں نے یہ جدید برانڈ کی صاحبزادی شاید یونائیٹڈ کارمن سے درآمد کی ہوگی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ویٹر کھانا لگاتے ہوئے بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ سر عبدالرحمن وہی تو نہیں ہیں جن کی شکل دیکھ کر خوف آتا ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے کسی ویرانے کا بھوت انسانی شکل میں آگیا ہو۔ وہی ہیں ناں"....... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے عمران کی بات کا جواب دیتے ہوئے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔ تو آپ اس سطح پر اتر آئی ہیں۔ سوری۔ میں سمجھا تھا کہ آپ کی ذہنی سطح بلند ہی رہے گی۔ بہر حال خدا حافظ"....... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور اٹھ کر واپس جانے لگا۔ اس کے چہرے پر یکلخت کبیدگی اور بوریت کے تاثرات ابھرائے تھے کیونکہ صالحہ نے خاصی گھٹیا سی بات کر دی تھی۔

"ایک منٹ پلیز"۔ اچانک صالحہ کی آواز سنائی دی۔

"جی فرمائیے"....... عمران نے مڑ کر اسی طرح بیزار سے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری۔ واقعی مجھ سے حماقت ہوئی ہے تشریف رکھیئے۔ انکل سر عبدالرحمن سے میں اپنے ڈیڈی کے ساتھ مل چکی ہوں۔ وہ واقعی شاندار اور اعلیٰ شخصیت کے مالک ہیں"....... صالحہ نے مسکرا کر معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور میرے بارے میں کیا خیال ہے"۔ عمران نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"وہ تبصرہ تو میں پہلے ہی کر چکی ہو یعنی ڈھیٹ"....... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا۔

"جاؤ بھئی اب کھانا لے ہی آؤ۔ اب جب میری اصلیت کا مس صالحہ کو علم ہو گیا ہے تو اب ڈھٹائی پر کیا ملمع کاری کرنا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا جو ساتھ ہی کھڑا ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سے محظوظ ہو رہا تھا۔

"یس سر"...... ویٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"آپ نے مینو کے مطابق تو آرڈر نہیں دیا"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے معلوم ہے کہ میں پرہیزی کھانا کھاتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرہیزی کھانا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ بیمار ہیں"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ ایک مدت سے۔ لیکن اب مجھے یقین ہے کہ یہ میرا آخری پرہیزی کھانا ہوگا۔ کیونکہ اب بڑی فاضل حکیمن سے ملاقات ہو گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا۔ کیا بیماری ہے آپ کو"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"وہی نوجوانوں کی انٹرنیشنل بیماری۔ یعنی دل"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

تھوڑی دیر بعد ویٹر نے عمران کے لئے بھی کھانا سرو کر دیا اور اس کے بعد وہ دونوں ہی کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ کھانے سے فارغ ہو کر عمران نے ویٹر کو کافی کا آرڈر دے دیا۔

"عمران صاحب۔ اتفاق ہے کہ آپ سے ملاقات ہو گئی"۔ صالحہ نے کہا۔

"یہ اتفاق نہیں ہے مس صالحہ۔ یہ ملاقات میری اس کار کی وجہ سے ہوئی ہے جسے آپ پنکچر فرما رہی تھیں لیکن ایک بات بتا دوں۔ یہ پاکیشیا ہے یونائیٹڈ کارمن نہیں ہے اور یہاں کے سارے ڈرائیور مجھ جیسے شریف آدمی نہیں ہوتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"غیر شریفوں کو شریف بنانا تو مجھے آتا ہے اسے چھوڑیں۔ دراصل میری کار ورکشاپ میں تھی اور میں ٹیکسی کے انتظار میں کھڑی تھی کہ آپ کی کار رکی جو خالی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ چلو یہی سہی۔ لیکن کیا آپ واقعی ہوٹل ہی آ رہے تھے۔ میں نے واقعی یہیں آنا تھا۔ میری رہائش یہیں ایک سوٹ میں ہے"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا کہتے ہیں۔ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ اب آپ خود سمجھدار ہیں اس لئے مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ایک بات کی میں وضاحت کر دوں کہ میرا شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اس لئے آپ یہ دل کی بیماری اور دل کو دل سے راہ والے محاورے اور الفاظ اپنی گفتگو سے نکال ہی دیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"امید پر دنیا قائم ہے اس لئے میں بھی قائم رہ جاؤں گا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور صالحہ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"میں نے تو مذاق میں آپ کو ڈھیٹ کہا تھا لیکن لگتا ہے کہ میرا تجربہ سو فیصد درست ہے"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نفسیات داں کہتے ہیں ڈھیٹوں کو سب کچھ مل جاتا ہے اور جو بیچارے اخلاق ۔ شرم کے چکر میں رہتے ہیں وہ بس آہیں ہی بھرتے رہ جاتے ہیں"...... عمران بھلا کب پیچھے ہٹنے والا تھا اور صالحہ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔ اسی لمحے ویٹر نے کافی کا سامان سرو کرنا شروع کر دیا اور ابھی وہ کافی پی ہی رہے تھے کہ وہی ویٹر ہاتھ میں کارڈلیس فون اٹھائے ان کی میز کی طرف آیا ۔ عمران نے چونک کر فون کی طرف دیکھا ۔

"مس صاحبہ ۔ آپ کی کال ہے"...... ویٹر نے فون صالحہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ۔

"اوہ اچھا" ۔ صالحہ نے کہا اور فون ویٹر کے ہاتھ سے لے کر اس کا بٹن آن کیا اور اسے کان سے لگا لیا ۔

"یس سر ۔ صالحہ بول رہی ہوں"...... صالحہ کا لہجہ مؤدبانہ تھا ۔

"اوہ ۔ یس سر ۔ ٹھیک ہے سر ۔ میں ابھی پہنچ جاتی ہوں" ۔ دوسری طرف سے سننے کے بعد صالحہ نے کہا اور پھر فون بند کر کے اس نے میز پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی ۔

"سوری عمران صاحب ۔ مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے ۔ پھر ملاقات ہو گی" ۔ صالحہ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی ایک طرف موجود لفٹ کی طرف بڑھ گئی ۔ عمران نے اپنی پیالی میں موجود باقی کافی پی اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ اسی لمحے ویٹر واپس آیا عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ویٹر کی طرف بڑھا دیا ۔

"اوہ سر ۔ مس صاحبہ تو مالک ہیں ۔ ان سے کون بل لے سکتا ہے اور یہ کھانا اور کافی مس صاحبہ کی طرف سے تھی"...... ویٹر نے برتن جمع کرتے ہوئے کہا ۔

"تو پھر یہ میری طرف سے انعام کے طور پر رکھ لو کہ تم نے آج ایک خوبصورت خاتون سے تعارف کرا دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور نوٹ ویٹر کے ہاتھ میں دے کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن اس کے ذہن میں صالحہ کے فون پر جواب دینے کا انداز خاصا کھٹک رہا تھا کیونکہ ویٹر کے مطابق تو صالحہ یونائیٹڈ کارمن سے ایک ماہ پہلے آئی تھی اور ہوٹل کے مالک کی اکلوتی بیٹی تھی اور جس قدر آزاد خیال طبیعت کی وہ مالک تھی اس سے بھی اب عمران واقف ہو گیا تھا ۔ ایسی لڑکی کا فون پر کسی کو انتہائی مؤدبانہ انداز میں سر کہنا اور پھر فوراً آنے کی حامی بھرنا ۔ یہ ساری باتیں اسے واقعی کھٹک رہی تھیں لیکن بظاہر کوئی ایسی بات نہ تھی جس کی بنا پر وہ کوئی خاص نتیجہ نکال لیتا ۔ اس نے کار پارکنگ سے نکالی اور رانا ہاؤس کی طرف چل پڑا ۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے سفید بالوں والے باوقار شخصیت کے مالک نے سامنے رکھی ہوئی فائل سے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔

"اوہ ۔ ریگی تم ۔ آؤ"...... سفید بالوں والے نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھ دیا۔

" باس ۔ آپ نے طلب کیا تھا ۔ کیا کوئی مشن ہے"...... آنے والی لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔ وہ میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ہاں ۔ ایک مشن ہے تو سہی ۔ لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ تمہیں اس مشن پر بھیجوں یا تمہاری جگہ برکلے کو بھیج دوں"...... باس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کا مطلب ہے باس کہ برکلے مجھ سے زیادہ کارکردگی دکھا سکتا ہے"...... ریگی نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

" ارے یہ بات نہیں ریگی ۔ اس بار دراصل مشن عجیب سا ہے ۔ چلو ٹھیک ہے ۔ تم ہی اسے مکمل کر لو"...... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی سب سے نچلی دراز سے ایک سرخ رنگ کی فائل نکالی اور اسے ریگی کی طرف بڑھا دیا ۔ فائل پر سرخ رنگ کا ایک کراس اور اس کے نیچے ٹرپل تھری لکھا ہوا تھا۔

" میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں ۔ فائل تم بعد میں اطمینان سے پڑھتی رہنا ۔ لیکن اس مشن کی تکمیل کے لئے میں تمہیں زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ دے سکتا ہوں ۔ اس سے زیادہ نہیں"...... باس نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ فرمایئے"...... ریگی نے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

" ایکریمیا کافرستان سے مل کر خلیج بنگال کے ایک چھوٹے سے جزیرے کاکانہ میں ایک نئے فوجی ہتھیار کا تجربہ کر رہا ہے ۔ جسے ان لوگوں نے ریڈ بلاسٹ یعنی "آر ۔ بی" کا نام دیا ہے ۔ کافرستان اس ہتھیار میں بے حد دلچسپی لے رہا ہے کیونکہ وہ اس ہتھیار کو اپنے ہمسایہ ملک کے خلاف اپنے دفاع میں استعمال کرنا چاہتا ہے اور ایکریمیا اس ہتھیار کو اس لئے کافرستان کے ہاتھ فروخت کرنا چاہتا ہے کہ وہ اس کی مدد سے شوگران کے دفاعی نظام کو خطرہ لاحق کر سکے ۔ جبکہ ہم اس ہتھیار میں اس لئے دلچسپی لے رہے ہیں کہ یہ ہتھیار ہمارے ملک

ساڈان کے لئے بھی انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ ہم نے ایکریمیا سے اسے خریدنے کی کوشش کی لیکن ایکریمیا نے اس ہتھیار کو ہمیں اس لئے فروخت کرنے سے انکار کر دیا کہ اس طرح ہم اس کے حلیف اور اپنے حریف ملک تارے کے خلاف اسے استعمال کر سکیں گے اور یہی بات وہ نہیں چاہتا۔ ایکریمیا سے تو اس ہتھیار کو اڑایا نہیں جا سکتا۔ اس لئے ہم انتظار میں تھے کہ وہ کسی اور جگہ اس کا تجربہ کرے تو ہم اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جو رپورٹ اس سلسلے میں ملی ہے اس کے مطابق یہ ہتھیار ایک خودکار میزائل کی طرح ہے اس کا حجم بھی کچھ زیادہ نہیں ہے۔ لیکن اس کے اندر ایسا خودکار نظام نصب ہے کہ اسے کسی بھی عام میزائل گن سے فائر کیا جا سکتا ہے لیکن یہ میزائل گن سے فائر ہونے کی باوجود پھٹتا نہیں ہے۔ بلکہ یہ خود بخود اڑتا ہوا سینکڑوں کلو میٹر دور اپنے ٹارگٹ کو تلاش کرنے کے بعد وہیں ٹارگٹ پر ہی جا کر پھٹتا ہے۔ اس کے اندر ایسی مشینری نصب ہے کہ ایک بار فائر ہونے کے بعد وہ اسے مسلسل پرواز کے لئے قوت فراہم کرتی رہتی ہے اور سمتوں اور ٹارگٹ کا تعین بھی اس کے اندر خود بخود ہوتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک بار فائر ہونے کے بعد یہ جب تک اپنے ٹارگٹ پر پہنچ کر بلاسٹ نہ ہو جائے اسے کسی طرح بھی روکا نہیں جا سکتا۔ نہ راستے میں تباہ کیا جا سکتا ہے اور فاصلہ جس قدر بھی ہو یہ اپنے ٹارگٹ پر پہنچنے کے لئے بہت تھوڑا وقت لیتا ہے۔ اس کی سپیڈ اس قدر ہوتی ہے کہ کوئی دوسرا میزائل اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور پھر اس کی کلنگ رینج اس

قدر وسیع ہے کہ شاید ایٹم بم کی کلنگ رینج سے اگر زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہے۔ اس لحاظ سے یہ جدید دور کا انتہائی مؤثر اور قیمتی ہتھیار بن گیا ہے اور ایکریمیا نے اسے اس طرح چھپا کر رکھا ہوا ہے کہ وہ کسی کو اس کی جھلک دکھانے پر بھی تیار نہیں ہے۔ اب پہلی بار کافرستان سے وہ اس کا سودا کر رہا ہے اور وہ بھی صرف اس لئے کہ وہ شوگران کی دفاعی قوت کو اس کی مدد سے ختم کرنا چاہتا ہے۔ حکومت کافرستان اسے اس لئے خریدنا چاہتی ہے کہ وہ اس کی مدد سے اپنے قریب ترین ہمسائے پاکیشیا اور دوسری طرف شوگران دونوں کا دفاع ختم کر سکتی ہے کیونکہ یہ ہتھیار شارٹ رینج اور لانگ رینج دونوں کے لئے بیک وقت کارآمد اور مؤثر ہے"...... باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"انتہائی حیرت انگیز ہتھیار ہے یہ"...... ریگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو حکومت ساڈان اس میں اس حد تک دلچسپی لے رہی ہے"...... باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس۔ اس میں دو باتیں وضاحت طلب ہیں۔ ایک تو یہ کہ کیا کافرستان جیسی ایک عام ایشیائی حکومت اس قدر مہنگے ہتھیار کو خرید بھی سکتی ہے یا نہیں۔ یہ میں اس لئے کہہ رہی ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ جس ہتھیار کا تجربہ اس جزیرے میں کیا جا رہا ہے وہ یہ ہتھیار ہی نہ ہو کیونکہ جو خصوصیات آپ نے اس کی بتائی ہیں اس لحاظ سے تو یہ دنیا کا سب سے قیمتی ہتھیار ہو گا اور دوسری بات یہ کہ اگر ہمیں اس تجربے کا

علم ہو گیا ہے تو کیا دوسری حکومتوں کو اس کا علم نہ ہو گیا ہو گا۔ مثال کے طور پر شوگران کو ہی لے لیجئے۔ کیا وہ اسے اڑانے کی کوشش نہ کریں گے"...... ریگی نے کہا۔

"تمہارے پہلے سوال کے جواب میں تو میں تمہیں یہ بتا دوں کہ کافرستان براعظم ایشیا کا بہت بڑا ملک ہے۔ گو اس کے عوام انتہائی غربت سے بھی نچلے درجے میں زندگی گزار رہے ہیں لیکن حکومت کافرستان کو ایسے ہتھیار خریدنے اور اپنے دفاع میں رکھنے کا جنون ہے۔ وہ ہر قیمت پر شوگران اور پاکیشیا کے ساتھ ساتھ براعظم ایشیا کے تمام ملکوں سے زیادہ طاقت ور حیثیت کا مالک بننا چاہتا ہے اس لئے وہ اپنے تمام وسائل بھی اس ہتھیار کو خریدنے پر خرچ کر سکتا ہے دوسری بات یہ کہ ایکریمیا کافرستان کو یقیناً اس کی خرید میں رعایت بھی دے گا اور کچھ رقم کو قرضے کی صورت میں بھی بدل دے گا کیونکہ وہ شوگران کے خلاف اسے استعمال کرانا چاہتا ہے۔ اس لئے یہ بات تو ذہن سے نکال دو کہ کاکانہ میں کسی اور ہتھیار کا تجربہ ہونے والا ہے۔ یہ حتمی اور تصدیق شدہ رپورٹ ہے کہ وہاں واقعی ریڈ بلاسٹ کا ہی تجربہ کیا جانا ہے۔ اب رہ گئی تمہاری دوسری بات کہ کیا دوسری حکومتوں خاص طور پر شوگران یا پاکیشیا کو اس بارے میں علم ہے تو اس کا جواب فی الحال تو نفی میں ہے۔ ہم تو چونکہ بہت پہلے سے اس کوشش میں لگے ہوئے تھے اور ہمارے خاص آدمی تقریباً دو سال کے طویل عرصے سے اس پراجیکٹ پر کام کر رہے تھے اس لئے ہمیں تو اس بارے میں اطلاع

مل گئی۔ لیکن ظاہر ہے ایکریمیا اور کافرستان اسے یقیناً خفیہ رکھنا چاہیں گے کیونکہ اگر ایک بھی میزائل شوگران کے پاس پہنچ گیا تو پھر شوگران میں اسے کثیر تعداد میں آسانی سے تیار کیا جا سکتا ہے۔ ان کے پاس ایسے وسائل ہیں البتہ پاکیشیا کے پاس ایسے وسائل نہیں ہیں۔ اس لئے پاکیشیا کو اگر علم بھی ہو گیا تو وہ اس وقت تک خاموش رہے گا جب تک یہ ہتھیار کافرستان کی تحویل میں نہیں آ جاتے۔ وہ اسے وہاں سے اڑانے کی کوشش کر سکتا ہے"...... باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں سمجھ گئی ہوں لیکن یہ تجربہ کب ہونے والا ہے۔ کیا اس کی کوئی حتمی تاریخ مقرر کی گئی ہے"...... ریگی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ رپورٹوں کے مطابق یہ تجربہ آج سے ٹھیک دس روز بعد ہونے والا ہے۔ اسی لئے تو میں نے تم سے ایک ہفتے کی بات کی ہے۔ کیونکہ تجربے کے بالکل قریب اس کا حصول ناممکن ہو جائے گا"۔ باس نے کہا۔

"لیکن کیا یہ میزائل تجربے سے کئی دن پہلے وہاں لے جایا جائے گا جبکہ بظاہر اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے عین آخری لمحات میں بھی وہاں لے جایا جا سکتا ہے"...... ریگی نے کہا۔

"تم شاید سمجھ رہی ہو کہ یہ میزائل جزیرے پر کھڑے ہو کر کسی میزائل گن سے فائر کیا جائے گا۔ یہ بات نہیں ہے۔ اس طرح تو پوری

دنیا کو اس کا علم ہو جائے گا۔ بے شمار جاسوسی سیٹلائٹ فضا میں ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ یہ تجربہ اس جزیرے میں زیر زمین ایک خفیہ ایکریمین تجربہ گاہ میں کیا جائے گا جہاں اس کے لئے باقاعدہ سائنسی آلات نصب ہیں اور یہ رپورٹ بھی ملی ہے کہ حکومت ایکریمیا کی اس تجربہ گاہ میں اس ہتھیار کا ایک سٹور پہلے سے موجود ہے۔ کیونکہ اس ہتھیار کو تیار کر کے یہیں رکھا جاتا ہے اور یہیں سے ہی اسے ایکریمیا کے مختلف دفاعی مراکز کو بھجوایا جاتا ہے"...... باس نے کہا۔

"اوہ...... اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اس تجربے سے پہلے اس تجربہ گاہ میں داخل ہو کر اسے حاصل کرنا ہو گا۔ ویسے باس۔ اگر تجربے کے بعد بھی حاصل کیا جائے تب بھی کیا فرق پڑتا ہے"...... ریگی نے کہا۔

"یہ تجربہ گاہ مکمل طور پر سیلڈ رہتی ہے۔ اس سٹور سے اس ہتھیار کو بھی خودکار مشینوں کے ذریعے ہی نکالا جاتا ہے۔ پھر چونکہ اب اس کا تجربہ کرانا ہے اس لئے دس روز پہلے اس تجربہ گاہ کو کھولا گیا ہے اور سائنسدان اس کے تجربے کے لئے انتظامات میں مصروف ہیں اس لئے اب وقت ہے کہ کوئی ایجنٹ اس کے اندر داخل ہو کر یہ ہتھیار حاصل کر سکے۔ آج سے پہلے یا تجربے کے بعد ایسا ممکن ہی نہیں ہو سکتا"۔ باس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گئی ہوں۔ اب میں یہ کام آسانی سے کر لوں گی"...... ریگی نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"تمہارا سیکشن ایسے کاموں میں ماہر ہے۔ اس لئے تمہیں مزید

ہدایات دینے کی تو ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ حکومت ایکریمیا کو بھی بہرحال یہ خطرہ ہو گا کہ اس ہتھیار کو چرایا جا سکتا ہے۔ اس لئے انہوں نے یقیناً اس کی حفاظت کے لئے انتہائی اعلیٰ پیمانے پر اقدامات کئے ہوں گے۔ چنانچہ تمہیں بے حد ہوشیاری سے کام لینا ہو گا"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ میں سمجھتی ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہتھیار آپ تک پہنچ جائے گا۔ حکومت ایکریمیا کے ایجنٹ چاہے کچھ بھی کر لیں وہ ریگی کو نہیں روک سکتے"...... ریگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس فائل میں اس جزیرے کے بارے میں پوری تفصیلات بھی موجود ہیں اور اس ہتھیار کے بارے میں بھی اور حکومت ساڈان کے ان ایجنٹوں کے بارے میں بھی جو مستقل طور پر وہاں کام کرتے ہیں تم ان سے بوقت ضرورت رابطہ کر سکتی ہو۔ ویسے یہ عام سا جزیرہ ہے۔ اس جزیرے کے لوگ وہاں کے مقامی باشندے ہیں۔ جزیرہ جنگلات سے پر ہے اور اس کا موسم بھی انتہائی شاندار ہے اس لئے ساری دنیا سے سیاح بھی وہاں جاتے رہتے ہیں۔ سمگلنگ کے لئے بھی اسے جنت قرار دیا جاتا ہے اور منشیات فروش تنظیمیں بھی وہاں موجود رہتی ہیں البتہ وہاں کی حکومت نے ایکریمیا کے ساتھ خصوصی خفیہ معاہدہ کر کے ایکریمیا کو وہاں زیر زمین خفیہ اڈہ اور تجربہ گاہ بنانے کی اجازت دی ہوئی ہے اس لئے تمہارے وہاں جانے پر کسی کو اس بات کی فکر نہ ہو گی کہ تم کون ہو۔ تمہارا اصل کام اس خفیہ تجربہ گاہ کو ٹریس کرنا اور

وہاں سے ہتھیار حاصل کرنا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اس ہتھیار کے دو حصے ہیں ۔ ایک حصہ کمپیوٹر مشینری پر مشتمل ہے اور دوسرے حصے میں خصوصی کلنگ اور بلاسٹنگ مواد ہے ۔ یہ دونوں حصے آسانی سے ایک دوسرے سے علیحدہ کئے جا سکتے ہیں ۔ اس کی پوری تفصیل فائل میں موجود ہے ۔ ہمیں یہ کمپیوٹر والا حصہ چاہئے جسے کوڈ میں بلیو سائیڈ کہا جاتا ہے اور یہ بلیو سائیڈ علیحدہ کر کے تم نے وہیں جزیرے میں ہی ایک ہوٹل کے مالک کے حوالے کر دینا ہے ۔ اس کے بارے میں بھی تفصیل فائل میں موجود ہے ۔ کیونکہ اس چوری کا علم فوری طور پر ایکریمیا کو ہو جاتا ہے اور انہوں نے اسے باہر جانے سے روکنے کے لئے پورے جزیرے کے باہر حصار قائم کر دینا ہے اور دوسری بات یہ کہ جزیرے کے اندر بھی انہوں نے حکومت کی مدد سے تلاش کرنا ہے اس لئے جب تک یہ ساری کوششیں ناکام نہ ہو جائیں یہ ہتھیار جزیرے سے باہر نہیں آ سکتا اور وہ آدمی جس کا نام نارمنڈ ہے اسے آسانی سے چھپا سکتا ہے اور پھر بعد میں سمگل کرا سکتا ہے ۔ اس لئے تمہارا مشن صرف اسے حاصل کر کے نارمنڈ کے حوالے کر دینا ہے اور بس "۔ باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ۔ آپ بے فکر رہیں مشن حتمی طور پر کامیاب ہو گا ۔ اب مجھے اجازت "...... ریگی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وش یو گڈ لک ریگی "...... باس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو باس "...... ریگی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دروازہ کھول کر باہر چلی گئی۔

ایک درمیانے سائز کے کمرے میں صوفے انگریزی حرف یو کی شکل میں رکھے ہوئے تھے اور ان میں سے دو صوفوں پر چار پاکیشیائی لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں ۔ ان چاروں نے پاکیشیائی لباس کے اوپر پنک کلر کی جیکٹیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ چاروں آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھیں جبکہ سامنے موجود ایک صوفہ خالی تھا البتہ درمیانی میز پر مشروبات کی خالی بوتلیں موجود تھیں ۔ اسی لمحے کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی جس کے لباس پر بھی پنک کلر کی جیکٹ تھی ۔ ہاتھ میں ایک فائل اٹھائے اندر داخل ہوئی تو چاروں لڑکیاں اٹھ کر کھڑی ہو گئیں ۔

" بیٹھو فرینڈز " .... آنے والی نے مسکراتے ہوئے کہا اور خود وہ سامنے والے خالی صوفے پر جا کر بیٹھ گئی ۔ ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل اس نے میز پر رکھ دی ۔ لڑکیوں نے بیٹھتے ہی میز پر موجود مشروبات کی

خالی بوتلیں اٹھا کر نیچے رکھ دیں ۔

" آپ سب کام نہ ہونے کی وجہ سے فارغ رہ رہ کر بور ہو گئی ہوں گی " ...... آنے والی لڑکی نے مسکرا کر ان چاروں لڑکیوں سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" ظاہر ہے پنک فورس ہم نے بے کار بیٹھنے کے لئے تو نہیں بنائی " ...... ایک لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" تمہاری بات درست ہے فائزہ ۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم کسی عام سے کام میں اپنی توانائیاں بھی ضائع نہیں کرنا چاہتی تھیں ۔ میں چاہتی تھی کہ کوئی ایسا مشن سامنے آئے جس پر کام کر کے ہم اپنی بھرپور صلاحیتوں کا اظہار بھی کر سکیں اور یہ مشن ہمارے ملک پاکیشیا کے لئے انتہائی فائدہ مند بھی ثابت ہو " ...... آنے والی نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" تو پھر کیا کوئی ایسا مشن سامنے آ گیا ہے " ...... دوسری لڑکی نے چونک کر کہا ۔

" ہاں ۔ ایک ایسا مشن سامنے آیا ہے جو پنک فورس کے شایان شان ہے اور اگر ہم نے اس مشن میں کامیابی حاصل کر لی تو سمجھو کہ پاکیشیا کے اعلیٰ ترین حکام اور یہاں کے سیکرٹ اداروں پر ہم سب کی صلاحیتوں اور کارکردگی کی دھاک بیٹھ جائے گی ۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ پنک فورس قائم کرنے کا آئیڈیا تو ہم سب فرینڈز کا مشترکہ تھا لیکن بغیر سرکاری سرپرستی کے ہم کوئی کام بھی نہیں کر سکتی تھیں اور یہ بھی

آپ کو معلوم ہے کہ پاکیشیا کے کمانڈر انچیف میرے قریبی رشتہ دار ہیں اور وہ مجھ پر بے حد مہربان بھی ہیں چنانچہ میں نے انہیں آپ سب کی پرسنل فائلز تیار کر کے دیں اور ان سے درخواست کی کہ وہ پنک فورس کو بطور ملٹری سیکرٹ سروس کے باقاعدہ سرکاری طور پر منظور کرا دیں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا میں سول سیکرٹ سروس ہے جو براہ راست صدر مملکت کے تحت ہے اور ملٹری انٹیلی جنس ہے جو وزارت دفاع کے تحت آتی ہے۔ ملٹری سیکرٹ سروس نام کا کوئی ادارہ پاکیشیا میں موجود نہیں ہے۔ انہوں نے یہ تجویز وزارت دفاع کے سامنے رکھی لیکن وزارت دفاع نے ملٹری سیکرٹ سروس کے قیام کی منظوری سے تو انکار کر دیا کیونکہ اس طرح نئی سروس پر بے پناہ اخراجات آسکتے تھے اور وزارت دفاع اپنے محدود بجٹ کے تحت اس کی متحمل نہ ہو سکتی تھی۔ البتہ انہوں نے ہماری فورس کو بطور ایجنٹ ملٹری انٹیلی جنس کے تحت کام کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی۔ چنانچہ اس کے بعد میری وزارت دفاع کے اعلیٰ ترین حکام سے مسلسل طویل میٹنگز ہوئیں اور آخر کار ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ اس سروس کا نام پنک فورس ہو گا تاکہ براہ راست اسے پاکیشیا ملٹری کے تحت نہ سمجھا جائے اور سیکریسی قائم رہ سکے جبکہ ہماری کارکردگی کا دائرہ کار ڈی ایجنٹس کا ہو گا اور ہمیں سرکاری سرپرستی حاصل رہے گی۔ ہماری سروس کا ایک خفیہ سربراہ ہو گا جس کا کوڈ نام کرنل پاشا رکھا گیا اور میں پنک فورس کی عملی سربراہ مقرر ہو گئی اور یہ عمارت میں نے اپنے طور پر پنک

فورس کے ہیڈ کوارٹر کے طور پر منتخب کر لی۔ ہماری فورس کو قائم ہوئے ابھی صرف چند ماہ ہی ہوئے ہیں اور ہم نے اب تک چند چھوٹے چھوٹے اور معمولی مشن بھی سرانجام دیئے ہیں لیکن اب کرنل پاشا نے ہمارے لئے ایک بڑا اور انتہائی اہم مشن حاصل کر لیا ہے۔ یہ مشن کرنل پاشا نے بڑے طویل بحث و مباحثہ کے بعد حاصل کیا ہے ورنہ یہ مشن ملٹری انٹیلی جنس یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے حوالے کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا تھا لیکن کرنل پاشا نے اعلیٰ ترین حکام کو زوردار دلائل دے کر اور ہماری کارکردگی کا نقشہ پیش کر کے یہ مشن حاصل کر لیا ہے۔ اس طرح یہ مشن ایک لحاظ سے پنک فورس کے لئے چیلنج مشن کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اگر ہم نے اس مشن میں کامیابی حاصل کر لی تو پھر ہمیں اس سے بھی بڑے اور اہم مشنز ملنا شروع ہو جائیں گے لیکن اگر ہم ناکام رہے تو میرا خیال ہے کہ حکومت پنک فورس کی سرپرستی سے ہاتھ اٹھا لے گی اور ہم پھر صرف اپنے شوق کے لئے پرائیویٹ اور غیر اہم مشنوں پر ہی کام کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں گی۔ یہ سب کچھ تفصیل کے ساتھ میں نے اس لئے بتایا ہے کہ آپ سب کو اس مشن کی اہمیت کا صحیح طور پر علم ہو سکے“....... آنے والی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور پہلے سے بیٹھی ہوئی چاروں لڑکیوں کے چہروں پر بھی انتہائی سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

”ہم عہد کرتی ہیں۔ کہ ہم اس مشن کی کامیابی میں اپنی جان تک لڑا دیں گی“....... چاروں لڑکیوں نے یکلخت ایک ایک ہاتھ اٹھاتے

ہوئے کہا۔ تو آنے والی کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ پھیل گئی۔

" گڈ شو۔ اب مختصر طور پر اس مشن کی تفصیل سن لو"...... آنے والی نے کہا اور چاروں لڑکیوں کے چہروں پر اشتیاق کی جھلکیاں نمایاں ہو گئیں اور وہ ذرا سی آگے کی طرف جھک گئیں۔

" صالحہ پلیز مختصر کا لفظ استعمال نہ کرو۔ پوری تفصیل سے بتاؤ"...... ایک لڑکی نے آنے والی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" پوری تفصیل بتانے کا وقت نہیں ہے راحت اور مختصر کا مطلب اتنا مختصر بھی نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہی ہو"...... آنے والی نے جسے صالحہ کے نام سے پکارا گیا تھا مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم خاموش رہو راحت۔ صالحہ جو مناسب سمجھے گی وہی بتائے گی آخر وہ ہماری لیڈر ہے"...... ایک اور لڑکی نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" ایکریمیا نے ایک میزائل نما ہتھیار ایجاد کیا ہے جسے انہوں نے ریڈ بلاسٹ یعنی "آر۔ بی" میزائل کا نام دیا ہے۔ یہ ایکریمیا کی جدید ترین اور انتہائی خفیہ ایجاد ہے۔ اس کی تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میزائل کے اندر جدید ترین کمپیوٹر ٹیکنالوجی استعمال کی گئی ہے۔ اس کی کلنگ رینج بھی بے حد وسیع ہے اور اسے عام میزائل گن سے فائر کیا جا سکتا ہے اور ایک بار فائر ہونے کے بعد اسے نہ روکا جا سکتا ہے اور نہ اسے راستے میں تباہ کیا جا سکتا ہے اور یہ ہر

صورت میں اپنے ٹارگٹ کو ہٹ کرتا ہے۔ اس کی کلنگ رینج کسی ایٹم بم سے کم نہیں ہے۔ اس کے دو حصے ہیں ایک حصہ کمپیوٹر ٹیکنالوجی پر مبنی ہے اور دوسرا حصہ بلاسٹنگ مواد پر مشتمل ہے۔ دونوں حصے علیحدہ علیحدہ رکھے جاتے ہیں اور بوقت ضرورت انہیں اکٹھا کر کے فائر کیا جاتا ہے۔ شوگرانی ایجنٹوں نے اس کا سراغ لگا لیا لیکن وہ اسے حاصل نہ کر سکے۔ اب شوگرانی ایجنٹوں نے ایک اور اہم خبر کا سراغ لگایا ہے کہ حکومت ایکریمیا اور حکومت کافرستان کے درمیان اس "آر بی" میزائل کی فروخت کا ایک خفیہ معاہدہ طے پا گیا ہے اور حکومت کافرستان "آر۔ بی" میزائلوں کی کافی تعداد حکومت ایکریمیا سے انتہائی بھاری معاوضے پر خرید رہی ہے۔ تاکہ وہ اسے اپنے دفاعی نظام کا حصہ بنا کر سارے براعظم ایشیا پر فوجی کنٹرول حاصل کر سکے اور حکومت ایکریمیا اسے کافرستان کے پاس اس لئے فروخت کرنے پر رضا مند ہو گئی ہے کہ اس طرح اس کے دو مقاصد پورے ہو جائیں گے کہ اس طرح شوگران اور پاکیشیا دونوں کو فوری طور پر کنٹرول کیا جا سکے گا لیکن معاہدے کے مطابق ایکریمیا اس کا تجربہ کافرستانی فوجی ماہرین کے سامنے کرے گا چنانچہ اس تجربہ کے لئے خلیج بنگال کا جزیرہ کاکانہ منتخب کیا گیا ہے جہاں حکومت ایکریمیا کی خفیہ فوجی تجربہ گاہ اور سٹور موجود ہے اور یہ تجربہ تقریباً دس پندرہ روز بعد ہو گا۔ حکومت شوگران نے پہلے اس میزائل کو حاصل کرنے کے بارے میں اپنے ایجنٹوں کو استعمال کرنے کا پروگرام بنایا لیکن پھر اعلیٰ حکام نے اسے ترک کر دیا

کیونکہ ایکریمیا اور شوگران کے درمیان حال ہی میں ایک معاہدہ ہوا
ہے جس میں یہ طے پایا ہے کہ دونوں حکومتیں ایک دوسرے کی دفاعی
ٹیکنالوجی کو چرانے سے باز رہیں گی۔ اگر شوگرانی ایجنٹوں نے اس کے
خلاف کام کیا تو یہ معاہدے کی خلاف ورزی ہو گی اور پھر ایکریمین
ایجنٹ بھی شوگرانی ٹیکنالوجی چرانے کے لئے کھل کر کام شروع کر دیں
گے جو کہ حکومت شوگران نہیں چاہتی۔ اب چونکہ یہ میزائل حکومت
کافرستان خرید رہی ہے اور کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان دشمنی کا
علم سب کو ہے اس لئے حکومت شوگران نے حکومت پاکیشیا کو اس
سے باضابطہ طور پر مطلع کر دیا اور یہ طے پا گیا کہ حکومت پاکیشیا
اپنے ایجنٹوں کے ذریعے اس میزائل کو بلکہ صحیح معنوں میں اس کمپیوٹر
ٹیکنالوجی والے حصے کو چرا کر شوگران کے حوالے کر دے اور شوگران
اپنی لیبارٹریوں میں اسے تیار کرے اور پھر پاکیشیا کو اس کا مطلوبہ
حصہ بغیر کسی قیمت کے دے دیا جائے۔ حکومت پاکیشیا نے اس تجویز
کو قبول کر لیا ہے کیونکہ اس میں سراسر حکومت پاکیشیا کا ہی فائدہ تھا
ایک تو یہ کہ اگر یہ ہتھیار کافرستان کے دفاعی نظام میں شامل ہوتا ہے
اور پاکیشیا اس سے محروم رہتا ہے تو یہ محرومی پاکیشیا کی سلامتی کے
لئے انتہائی خطرناک ہو گی۔ چونکہ پاکیشیا اور شوگران دوست ملک
ہیں اس لئے ایکریمیا کبھی بھی پاکیشیا کو یہ ہتھیار فراہم کرنے پر رضا
مند نہ ہو گا اور نہ ہی پاکیشیا اپنے محدود وسائل کی بنا پر انہیں خرید سکتا
ہے۔ دوسری بات یہ کہ پاکیشیا میں ایسی لیبارٹریاں ہی نہیں ہیں کہ

وہ اس جدید ترین ہتھیار کو از خود تیار کر سکے۔ اس لئے پاکیشیا کے لئے
یہ بہترین تجویز ہے کہ وہ اس ہتھیار کو اڑا کر شوگران کے حوالے کر
دے اور پھر اس سے بنے بنائے ہتھیار حاصل کر لے۔ یہ ہے وہ مشن۔
اب تم خود فیصلہ کر سکتی ہو کہ پاکیشیا کے لئے کس قدر اہم ترین مشن
ہے۔ یہی وجہ تھی کہ حکومت پاکیشیا اس قدر اہم مشن کو کسی صورت
بھی ایک نئی فورس یعنی پنک فورس کے حوالے نہ کرنا چاہتی تھی ان
کا خیال تھا کہ وہ یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ذمے لگائے جس کی
کارکردگی پوری دنیا میں مشہور ہے لیکن کرنل پاشا نے دلائل دیئے کہ
ایکریمیا اور کافرستان دونوں کے ایجنٹ اس ہتھیار کی حفاظت کے لئے
پوری طرح مستعد ہوں گے اور ظاہر ہے یہ لوگ پاکیشیا ملٹری انٹیلی
جنس کے ایجنٹوں سے بھی واقف ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے
بھی اور انہیں خطرہ بھی ان دونوں سروسز سے ہی ہو گا اس لئے جب
پنک فورس یہ کام کرے گی تو کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ ہو گی اور
بعد ازاں بھی ایکریمیا یا کافرستان کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ
ہتھیار کون اڑا کر لے گیا۔ اس طرح براہ راست پاکیشیا پر بھی الزام نہ
آئے گا۔ ان زوردار دلائل کی بنا پر اعلیٰ فوجی حکام یہ مشن پنک فورس
کو دینے پر رضا مند ہو گئے لیکن ان کا کہنا تھا کہ یہ مشن انتہائی ٹیکنیکل
مشن ہے جس پر پنک فورس کے ممبرز کی فائیلیں انہیں دکھائی گئیں
اور بتایا گیا کہ پنک فورس ٹیکنیکل کاموں میں مکمل طور پر تربیت
یافتہ ہے تو انہیں مکمل اطمینان ہو گیا اور باقاعدہ طور پر یہ مشن پنک

فورس کے حوالے کر دیا گیا ہے اور اب ہم نے اسے مکمل کرنا ہے۔ میں کاکانہ جزیرے کے بارے میں اور اس ہتھیار کے بارے میں تفصیلات جو شوگرانی ایجنٹوں نے مہیا کی ہیں وہ لے آئی ہوں۔ ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے اور ہم نے تمام انتظامات آج ہی مکمل کر کے کل کاکانہ جزیرے کے لئے روانہ ہو جانا ہے۔ ویسے کاکانہ جزیرے پر چونکہ ایکریمیا کی خفیہ تجربہ گاہ اور لیبارٹریاں کافی عرصے سے موجود ہیں اس لئے پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس نے وہاں اپنے خاص مخبر اور آدمی رکھے ہوئے ہیں۔ ان کے پتے ہمارے پاس موجود ہیں اور انہیں مطلع کر دیا گیا ہے کہ وہ پنک فورس سے مکمل تعاون کریں گے“ ...... صالحہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم اس مشن پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں“۔ سب نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا اور صالحہ نے سامنے میز پر رکھی ہوئی فائل کھولی اور اس میں موجود کاغذات اور نقشے سب کے سامنے رکھ دیئے اور وہ سب اس میں درج تفصیلات پڑھنے اور ان پر بحث کرنے میں مصروف ہو گئیں۔

عمران اپنے فلیٹ میں تقریباً نیم دراز مقامی اخبار پڑھنے میں مصروف تھا لیکن بار بار اس کی نظریں اخبار سے ہٹ کر کمرے کے دروازے کی طرف اٹھ جاتی تھیں کیونکہ اسے ناشتے کا شدت سے انتظار تھا لیکن جب دروازے پر اسے سلیمان نظر نہ آتا تو اس نے ایک بار پھر اخبار پر نظریں جما دیتا۔

”سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ اب تو میں نے اخبار میں ضرورت رشتہ سے لے کر ضرورت سلیز مین تک تمام اشتہارات بھی پڑھ ڈالے ہیں۔ اب تو اپنا رخ زیبا دکھا دو“ ...... عمران نے اونچی آواز میں انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نے اخبارات کا پورا بنڈل میز پر رکھا تھا اور یقیناً ابھی آپ نے ایک ہی اخبار پڑھا ہو گا اور پڑھا کیا ہو گا صرف موٹی موٹی سرخیوں

پر نظر ڈالی ہو گی ۔ اس لئے سارے اخبارات پڑھیں ۔ خبروں کے علاوہ
اس میں شائع شدہ درجن بھر کالم اور پھر حالات حاضرہ پر مضامین ۔ ادبی
ایڈیشن ۔ فیشن ایڈیشن ۔ تعلیمی ایڈیشن ۔ صنعتی و تجارتی ایڈیشن اور
اشتہارات کی تفصیلات یہ سب پڑھ لیں ۔ تب تک امید ہے میرا ناشتہ
مکمل ہو جائے گا ۔ اس کے بعد آپ کا نمبر آ سکتا ہے "........ سلیمان کی
آواز سنائی دی ۔

" ارے، ارے ۔ یہ سب کچھ پڑھتے پڑھتے تو لنچ کیا ڈنر کا وقت بھی گزر
جائے گا اور تم صرف ناشتے کی بات کر رہے ہو کیا تمہارے ناشتے میں لنچ
اور ڈنر دونوں شامل ہوتے ہیں "........ عمران نے احتجاج بھرے لہجے
میں کہا ۔

" حکما کہتے ہیں کہ صحت مند رہنے کے لئے ناشتہ بھرپور کرنا چاہئے ۔
لنچ اور ڈنر کا کیا ہے بس آٹھ دس ڈشز ہی ہوتی ہیں ۔ ان سے کیا بنتا ہے ۔
اصل چیز تو ناشتہ ہی ہوتا ہے اور میں اپنا ناشتہ تیار کر رہا ہوں ۔ تیار
ہونے کے بعد میں ناشتہ کروں گا ۔ اس لئے مجبوری ہے " ۔ سلیمان کا
روکھا سا جواب سنائی دیا ۔

" بھرپور ناشتہ ۔ اچھا ۔ اچھا میں سمجھ گیا ۔ قیمہ بھری پوریوں کا ناشتہ
لے کر آ رہے ہو آج میرے لئے ۔ واہ ۔ واہ ۔ آج تو مزہ آ جائے گا ۔ یہ
خشک اور بدمزہ توس اور بد رنگ اور کڑوی چائے پی پی کر ناشتے کا
تصور ہی بدمزہ ہو گیا ہے ۔ واہ ۔ بھرپور ناشتہ ۔ واہ ۔ مزہ آ گیا " ۔ عمران
نے چٹخارے لے لے کر کہا ۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے واقعی وہ تصور ہی

تصور میں ناشتے کا مزہ لے رہا ہو ۔

" میں نے اپنے ناشتے کے لئے بھرپور کا لفظ استعمال کیا ہے کیونکہ
صحت مند افراد ہی بھرپور ناشتہ کر سکتے ہیں ۔ آپ کے لئے تو وہی ناشتہ
ٹھیک ہے ۔ ایک توس اور ایک پیالی چائے ۔ اس سے زیادہ آپ کا
کمزور معدہ سہار ہی نہیں سکتا ۔ سارا دن کھٹے ڈکار آتے رہیں گے آپ
کو "........ سلیمان نے جواب دیا ۔

" ارے میرے معدے کو چیلنج کر رہے ہو ۔ تو لے آؤ آج بھرپور
ناشتہ ۔ پھر دیکھو کھٹے ڈکار آتے ہیں یا میٹھے "........ عمران نے چیلنج
بھرے لہجے میں کہا ۔

" میٹھے ڈکار تو اور زیادہ خطرناک ہوتے ہیں ۔ شوگر خطرناک مرض
ہے جناب اور میں نہیں چاہتا کہ آپ شوگر کے مریض ہو جائیں ۔ اس
طرح تو میری ساری سابقہ تنخواہوں اوور ٹائم اور بونس کے بل
خطرے میں پڑ جائیں گے "........ سلیمان کی آواز سنائی دی ۔

" چلو میٹھے نہ سہی نمکین سہی ۔ تم لے تو آؤ بھرپور ناشتہ "........
عمران نے فوراً ہی اپنی بات کی تصحیح کرتے ہوئے کہا ۔

" سوری جناب ۔ نمک کی زیادتی سے بلڈ پریشر ہائی ہو سکتا ہے اور
ہائی بلڈ پریشر شوگر سے بھی زیادہ خطرناک مرض ہے ۔ اسے تو خاموش
قاتل کہا جاتا ہے "........ سلیمان بھلا کب اتنی آسانی سے قابو میں آنے
والا تھا ۔

" ارے کسی ذائقے پر مان بھی جاؤ ۔ چلو نہ کھٹے نہ میٹھے نہ نمکین بلکہ

کڑوے ڈکار ہی ۔ تم بھرپور ناشتہ تو کھلاؤ کسی طرح"........ عمران
نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"سوری جناب ۔ چلو مزاج تو کڑوا ہے آپ کا ۔ یہ تو قسمت کی بات
ہے لیکن اب اگر ساتھ کڑوے ڈکار بھی آپ نے لینے شروع کر دیئے تو
پھر آپ کو جنگل میں ہی رہنا پڑ جائے گا اور میں آپ سے شہر چھڑوا کر
اپنے بلوں سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتا ۔ اس لئے وہی اپنا توس اور چائے
والا ناشتہ"........ اس بار دروازے سے سلیمان کی آواز سنائی دی ۔ وہ
ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو رہا تھا اور پھر اس نے ناشتہ میز پر لگانا
شروع کر دیا۔

"یا اللہ ۔ کس حکیم باورچی سے واسطہ پڑ گیا ہے"........ عمران نے
اخبار کو میز پر پٹختے ہوئے کہا۔

"شکر کریں ورنہ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ ناشتے کے دوران آپ کو دو
چار ہزار بار باتھ روم کے چکر لگانے پڑ جاتے اور لنچ تک آپ غائب ہی
ہو چکے ہوتے ۔ یہ جو آپ کی کچھ نہ کچھ صحت نظر آ رہی ہے یہ سب میری
وجہ سے ہے"........ سلیمان نے جواب دیا۔

"چلو میری تو کچھ نہ کچھ صحت ہوئی ۔ یہ جو تمہاری بہت کچھ صحت نظر آ
رہی ہے یہ کس کی وجہ سے ہے"........ عمران نے ہونٹ چباتے
ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجبوری ہے جناب ۔ اپنی اپنی قسمت کی طرح صحت بھی اپنی اپنی
ہوتی ہے اور سمجھدار لوگ دوسرے کا منہ لال دیکھ کر اپنے منہ پر

چانٹے مارنا شروع نہیں کر دیتے ۔ جو کچھ ہے اس پر شاکر رہتے ہیں"۔
سلیمان نے ٹرالی واپس موڑ کر جاتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا سمجھ گیا ۔ تو تمہاری اس صحت کا راز چانٹے کھانے میں
ہے ۔ خود کیوں تکلیف کرتے ہو ۔ یہ خدمت میں سرانجام دے دیا
کروں گا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باورچی میں ہوں جناب ۔ میرا کام مہیا کرنا ہے اور آپ کا کام کھانا
ہے ۔ اس لئے آپ اپنے کام تک ہی محدود رہیے"........ سلیمان نے
دروازے سے راہداری میں مڑتے ہوئے جواب دیا اور عمران اس کے
اس خوبصورت اور گہرے جواب پر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا
ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد وہ باتھ روم سے ہاتھ دھونے اور کلیاں
کرنے کے بعد واپس آیا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج
اٹھی ۔ عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

"علی عمران ۔ ایم ۔ ایس ۔ سی ۔ ڈی ۔ ایس ۔ سی ۔ (اکسن) بذبان
خود بول ۔ بلکہ فرما رہا ہوں"........ عمران نے بڑے تکلف بھرے لہجے
میں کہا۔

"یہ صبح صبح ڈگریوں کی گردان اور ساتھ ہی فرمانے کا تکلف ۔ کیا
بات ہے ۔ کیا آج سلیمان نے تگڑا سا ناشتہ کرا دیا ہے"........ دوسری
طرف سے سر سلطان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

"سلیمان اور تگڑا ناشتہ ۔ یہ دونوں متضاد چیزیں ہیں جناب ۔
یہاں تو ناشتہ مل جانا ہی غنیمت ہے ۔ آپ کمزور اور تگڑے کے چکر میں

پڑے ہوئے ہیں۔ ڈگریاں تو میں نے اس لئے سنائی تھیں تاکہ اگر صبح
صبح کوئی ادھار لینے والا فون کر رہا ہو تو کم از کم ڈگریاں سن کر میری
قابلیت سے مرعوب ہو کر ادھار واپس طلب نہ کرے کہ اب اتنے اعلیٰ
تعلیم یافتہ آدمی سے کیسے مانگا جا سکتا ہے اور اگر کوئی ایسے صاحب ہوں
جو مجھے ادھار دینا چاہتے ہوں تو وہ ڈگریاں سن کر فوراً ادھار دینے پر
آمادہ ہو جائیں کہ آدمی ساکھ والا ہے۔ ادھار واپس کر دے گا۔ جہاں
تک فرمانے کا تعلق ہے تو فرمائش تو کی جا سکتی ہے۔ اب سارے آغا
سلیمان پاشا جیسے کشور تو نہیں ہو سکتے۔ آپ جیسے ہمدرد اور رحمدل
بھی اس دنیا میں رہتے ہیں جو دوسروں کی فرمائش پوری کرنا اپنا فرض
اولین سمجھتے ہیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"اچھا تو تم اب فرمائشیں بھی کرنے لگ گئے ہو۔ بیچارے سر
عبدالرحمن کا کیا ہو گا۔ ایک ہی لڑکا تھا وہ بھی"...... سر سلطان نے
ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا
کیونکہ سر سلطان کا جواب واقعی انتہائی کاٹ دار تھا۔ انہوں نے عمران
کو عورتوں میں شامل کر دیا تھا۔ کیونکہ محاورتاً فرمائشیں کرنے کی
عادی عورتیں ہی ہوتی ہیں۔

"ارے ارے یہ عمر اور یہ خواہش کہ کوئی فرمائش کرنے والی ملے
میں آنٹی سے بات کرتا ہوں۔ ان کو تو ساری عمر یہی گلہ رہا کہ ان کی
ایک بھی فرمائش پوری نہ ہوئی اور آپ......" عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"بس۔ اب مزید بات چیت بند۔ تمہارا یہ جواب بتا رہا ہے کہ تم
لاجواب ہو چکے ہو۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جب تمہارے پاس جواب
نہ ہو تو تم آنٹی کا سہارا لینے پر مجبور ہو جاتے ہو"۔ سر سلطان نے ہنستے
ہوئے کہا۔

"آنٹی ہیں ہی لاجواب اب میں کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے
کہا تو سر سلطان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"تم اور کچھ نہ کرو۔ بس فوراً میرے دفتر آجاؤ۔ میں تمہارا منتظر
ہوں"۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور
اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سنٹرل
سیکرٹریٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سر سلطان کا اسے اس طرح
صبح صبح بلانا معنی خیز تو ضرور تھا لیکن سر سلطان کا موڈ بتا رہا تھا کہ جو
معاملہ بھی ہے۔ وہ بہرحال سیریس نہیں ہے۔ یہی بات سوچتا ہوا وہ
سیکرٹریٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ سیکرٹریٹ پہنچ کر اس نے کار تو
پارکنگ میں روکی اور پھر سر سلطان کے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ
یہاں کا سارا عملہ اس سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے سب سے سلام
دعا کرتا ہوا وہ سر سلطان کے پی۔ اے کے دفتر میں داخل ہو گیا۔

"اوہ عمران صاحب۔ آپ"...... پی اے نے اٹھ کر استقبال
کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارے صاحب نے صبح صبح بلایا ہے۔ خیریت ہے۔ کہیں

صاحب کا گھر میں جھگڑا تو نہیں ہو گیا۔ موڈ کیسا ہے"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں جناب ۔ صاحب کا موڈ تو ٹھیک ہے ۔ انہوں نے شاید
آپ کو ڈائریکٹ کال کی ہے ۔ میرے ذریعے تو ابھی تک کوئی کال نہیں
ہوئی ۔ ویسے صاحب یہاں آنے سے پہلے ایوان صدر گئے تھے "...... پی
اے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران سر ہلاتا ہوا بیرونی
دروازے کی طرف مڑ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ایوان صدر میں ضرور کوئی
ایسی بات ہوئی ہے جس کی وجہ سے اسے کال کیا گیا ہے اور بات ظاہر
ہے ایسی ہوگی جو فون پر نہ بتائی جا سکتی ہوگی ۔ سر سلطان کے دفتر کے
باہر کھڑے چپڑاسی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں اسے سلام کیا اور ساتھ
ہی دروازہ کھول دیا۔

" بڑے صاحب آپ کے منتظر ہیں جناب"...... چپڑاسی نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا مجھے پہلے بتایا ہوتا تو میں دو چار گھنٹے ٹھہر کر آتا کیونکہ انتظار کا
بھی اپنا لطف ہوتا ہے لیکن چلو تمہارے بڑے صاحب کی قسمت میں
اب یہ لطف حاصل کرنا تھا ہی نہیں"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور کمرے میں داخل ہو گیا ۔ سر سلطان دفتر کے بجائے ملحقہ
ریٹائرنگ روم میں تھے کیونکہ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی سر
سلطان نے اسے ریٹائرنگ روم سے ہی آواز دی تھی ۔

" آپ نے بڑی جلدی کی ہے جناب ۔ کم از کم مجھے کچھ رقم تو اکٹھی

کرنے کا موقع دیتے"...... عمران نے ریٹائرنگ روم میں داخل ہوتے
ہوئے کہا۔

" جلدی ۔ کیا مطلب ۔ کیسی جلدی"...... سر سلطان نے
حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ریٹائر ہونے کی ۔ اب ظاہر ہے آپ کو الوداعی پارٹی تو دینا ہی
پڑے گی اور پارٹی چاہے کیسی ہی کیوں نہ ہو اس پر رقم تو بہر حال خرچ
ہوتی ہی ہے اور میری معاشی حالت آجکل بے حالی کا شکار ہو رہی
ہے"...... عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" تمھیں کس نے کہہ دیا ہے کہ میں ریٹائر ہو رہا ہوں"...... سر
سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو پھر صبح صبح دفتر میں بیٹھنے کی بجائے ریٹائرنگ روم میں کیوں
بیٹھے ہوئے ہیں آپ ۔ ریٹائرنگ روم تو ظاہر ہے ریٹائروں کے بیٹھنے
کی جگہ کو ہی کہتے ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا
تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے ۔

" تمھاری وجہ سے بیٹھا ہوں ۔ کیونکہ تم سے جو بات کرنی ہے وہ
دفتر میں بیٹھ کر نہیں ہو سکتی"...... سر سلطان نے کہا اور اٹھ کر نہ
صرف ریٹائرنگ روم کا دروازہ بند کر دیا بلکہ ساتھ ہی سوئچ پینل پر
موجود سرخ رنگ کا بٹن بھی پریس کر دیا اور سر سلطان کو ایسا کرتے
دیکھ کر عمران کے چہرے پر خود بخود سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے
کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سرخ بٹن پریس ہونے کے بعد ریٹائرنگ روم

مکمل طور پر سیلڈ ہو جاتا ہے اور ایسا اس وقت ہی کیا جاتا ہے جب کوئی ایسی بات کرنی ہو جسے لیک آؤٹ ہونے سے بچانا ہو اور سر سلطان کے ایسا کرنے کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی انتہائی اہم خفیہ اور سنجیدہ بات کرنا چاہتے ہیں۔

" عمران بیٹے۔ ایک اہم پرابلم سامنے آیا ہے۔ پہلے تم یہ فائل دیکھ لو۔ پھر بات ہو گی"...... سر سلطان نے ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے کانفیڈنشل باکس میں سے ایک فائل نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" خیریت ہے آپ کچھ زیادہ ہی پراسرار بن رہے ہیں"...... عمران نے فائل لیتے ہوئے کہا۔

" تم اسے پڑھ لو۔ پھر مزید بات ہو گی"...... سر سلطان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے فائل کھولی اور صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر اس نے اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ فائل میں پانچ صفحات تھے جن پر باریک الفاظ میں ٹائپ کیا گیا تھا۔ عمران جیسے جیسے فائل پڑھتا گیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ویسے ہی گہرے ہوتے چلے گئے۔

" یہ تو انتہائی اہم معاملہ ہے۔ یہ ہتھیار تو ہمیں ہر صورت میں حاصل کرنا پڑے گا"...... عمران نے فائل پڑھ کر اسے بند کرتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس بار یہ مشن سیکرٹ سروس کی

بجائے ایک نئی فوجی تنظیم کے حوالے کر دیا گیا ہے"...... سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" نئی فوجی تنظیم۔ کیا مطلب۔ کس تنظیم کی بات کر رہے ہیں آپ"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پنک فورس اس نئی تنظیم کا نام ہے"...... سر سلطان نے کہا تو عمران کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" آپ مذاق کر رہے ہیں شاید"...... عمران نے کہا۔

" نہیں ایسے اہم معاملات میں مذاق کرنے کی کیا گنجائش ہو سکتی ہے۔ مجھے بھی اس کا علم نہ تھا۔ آج صبح ایوان صدر سے میری رہائش گاہ پر فون کیا گیا اور مجھے یہاں دفتر آنے سے پہلے ایوان صدر میں کال کیا گیا چنانچہ میں ایوان صدر گیا اور وہاں صدر صاحب ناشتے پر میرے منتظر تھے۔ ہم نے ناشتہ اکٹھے ہی کیا۔ وہاں صدر صاحب نے مجھے اس بارے میں تفصیلات بتائیں اور ساتھ ہی یہ فائل بھی دی۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ تو یہی چاہتے تھے کہ یہ اہم ترین مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی مکمل کرے لیکن وزارت دفاع اور اعلیٰ فوجی حکام نے اس مشن کو پنک فورس کے ذریعے مکمل کرانے پر اصرار کیا اور اس سلسلے میں ایسے دلائل دیئے کہ مجبوراً انہیں ان کی بات ماننا پڑی۔ لیکن اس کے باوجود وہ پوری طرح مطمئن نہیں ہوئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے مجھے بلا کر ایکسٹو سے درخواست کرنے کیلئے کہا ہے کہ ایکسٹو اس اہم فوجی معاملے کیلئے اس طرح کام کرے کہ اعلیٰ فوجی حکام کی بات بھی پوری

ہو جائے اور پاکیشیا کا بھی نقصان نہ ہو۔ یہ فائل بھی انہوں نے مجھے
دی ہے۔ میں نے جب یہ فائل پڑھی اور صدر مملکت سے اس کیس کی
تفصیلات سنیں تو میں نے ایسے اہم ترین کیس کو ایک نامعلوم اور
نئی سروس کے حوالے کرنے کی سختی سے مخالفت کی لیکن صدر مملکت
نے کہا کہ وہ اب مجبور ہیں۔ اجازت دینے کے بعد اسے واپس لینا ان
کے وقار کے خلاف ہے"...... سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ پنک فورس ہے کیا۔ کب قائم ہوئی۔ کون لوگ اس میں
شامل ہیں اور اس کی کارکردگی کا دائرہ کار کیا ہے۔ ویسے یہ نام تو سراسر
غیر فوجی ہے۔ اس نام سے تو یہی ظاہر ہوتا کہ یہ عورتوں کی فورس
ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا اندازہ درست ہے۔ میں نے ایوان صدر سے واپسی پر سب
سے پہلے وزارت دفاع کے سیکرٹری سے بات کی اور ان سے مجھے اس
بارے میں تفصیلات معلوم ہوئی ہیں۔ یہ فورس پانچ پاکیشیائی
لڑکیوں پر مشتمل ہے۔ اس کا نام پہلے ملٹری سیکرٹ سروس رکھا جارہا
تھا لیکن بعد میں اس لئے یہ نام نہ رکھا گیا کہ اس طرح مغالطہ ہو سکتا
تھا جس طرح دوسرے ممالک میں ملٹری کے تحت ڈائریکٹ ایکشن
ایجنسیاں ہوتی ہیں اور جن کے اراکین کو "ڈی ایجنٹ" کہا جاتا ہے اس
طرح کی یہ ایجنسی پہلی بار پاکیشیا میں قائم کی گئی ہے لیکن بقول
سیکرٹری وزارت دفاع اس کا نام جان بوجھ کر پنک فورس اس لئے

لئے رکھا گیا ہے تاکہ اس کا تعلق ملٹری سے نہ سمجھا جاسکے۔ پنک فورس
کی لیڈر ایک لڑکی صالحہ نامی ہے اور اس صالحہ کے بارے میں جو مزید
تفصیلات معلوم ہوئی ہیں اس کے مطابق یہ آرمی چیف آف سٹاف کی
عزیزہ ہے اور انہی کی سفارش پر یہ سب کچھ ہوا ہے۔ اس کا خفیہ سربراہ
بھی بنایا گیا ہے جس کا کوڈ نام کرنل پاشا رکھا گیا ہے اور بقول
سیکرٹری وزارت دفاع پنک فورس میں شامل صالحہ سمیت پانچوں
لڑکیاں انتہائی تربیت یافتہ اور منجھی ہوئی ڈی ایجنٹ ہیں۔ ان پانچوں
لڑکیوں نے اس کی باقاعدہ یونائیٹڈ کارمن میں تربیت حاصل کی ہے
اور یونائیٹڈ کارمن کی ملٹری انٹیلی جنس میں انہوں نے باقاعدہ ایک
شعبے کے طور پر انتہائی اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے لیکن چونکہ ان کا
تعلق پاکیشیا سے تھا اس لئے یونائیٹڈ کارمن کی فوج انہیں وہاں
مستقل حیثیت دینے کیلئے تیار نہ ہوئی اور انہیں فارغ کر دیا گیا اور
تب سے انہیں یہ خیال آیا کہ انہیں اپنی صلاحیتیں پاکیشیا کے مفاد
میں استعمال کرنی چاہئیں۔ چنانچہ یہ گروپ پاکیشیا آگیا۔ فوجی حکام
نے صدر صاحب کو جو دلائل دے کر راضی کیا اس میں اہم دلیل یہ تھی
کہ ایکریمیا اور کافرستان دونوں اس معاملے میں بے حد محتاط اور چوکنا
ہوں گے۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یا کسی بھی اور ایجنسی نے اس
مشن پر کام کیا تو انہیں فوراً علم ہو جائے گا جبکہ پنک فورس کے بارے
میں ابھی تک کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے یہ آسانی سے کامیابی حاصل
کرلے گی۔ اس دلیل اور اس پنک فورس کی پرسنل فائلز دیکھ کر صدر

مملکت نے مجبوراً یہ کیس پنک فورس کو دے دیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ پوری طرح مطمئن نہیں ہوئے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے کال کر کے مجھ سے بات کی ہے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"یہ صالحہ ہوٹل ہالیڈے کے مالک سیف اللہ خان کی صاحبزادی تو نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں اگر کہو تو میں پوچھ لوں"...... سر سلطان نے کہا۔

"ان کی پرسنل فائلز کہاں ہیں تاکہ میں بھی دیکھوں کہ یہ کیسی لڑکیاں ہیں۔ کیا یہ اس قابل ہیں کہ ان کے ذمے اس قدر اہم مشن لگایا جاسکتا ہے یا نہیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کیلئے تو پھر تمہیں بطور ایکسٹو چیف آف آرمی سٹاف سے بات کرنا پڑے گی"...... سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں۔ مجھے ان کا نمبر معلوم ہے"...... عمران نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے نیچے موجود مخصوص بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے نمبر ڈائل کر کے اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

"پی اے ٹو چیف آف آرمی سٹاف"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس ایکسٹو سپیکنگ۔ جنرل واسطی سے

بات کراؤ"...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ جنرل واسطی بول رہا ہوں۔ چیف آف آرمی سٹاف"۔ چند لمحوں بعد جنرل واسطی کی باوقار آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو فرام دس اینڈ"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر"...... جنرل واسطی کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"جنرل واسطی۔ وزارت دفاع کے تحت نئی ڈائریکٹ ایکشن سروس قائم کی گئی ہے اور مجھے رپورٹ ملی ہے کہ اس کی لیڈر مس صالحہ آپ کی عزیزہ ہے"...... عمران کا لہجہ خاصا سرد ہو گیا تھا۔

"یس سر۔ لیکن اس کا انتخاب میرٹ پر کیا گیا ہے"...... جنرل واسطی نے جواب دیا۔

"یہ مس صالحہ کیا ہوٹل ہالیڈے کے مالک سیف اللہ خاں کی اکلوتی صاحبزادی ہے اور یہ وہی لڑکی ہے جو چند ماہ قبل یونائیٹڈ کارمن سے آئی ہے"...... عمران نے کہا تو سر سلطان حیران ہو کر عمران کو دیکھنے لگے کیونکہ ان کے نقطہ نظر سے تو انہوں نے اس بارے میں عمران کو کچھ بھی نہیں بتایا تھا جبکہ عمران اس قدر تفصیل جانتا تھا۔

"یس سر...... یہ وہی مس صالحہ ہے اور نہ صرف وہ بلکہ اس کے گروپ کی چار دوسری لڑکیاں راحت۔ فائزہ۔ تصور اور سائرہ ہیں اور یہ چاروں لڑکیاں بھی یونائیٹڈ کارمن میں رہتی تھیں۔ مس صالحہ سمیت

ان پانچوں لڑکیوں نے وہیں کی یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے اور اس کے بعد یہ پانچوں یونائیٹڈ کارمن کی سپیشل فورسز میں شامل ہو گئیں اور انہیں وہاں مکمل اور بہترین تربیت دی گئی لیکن چونکہ یہ پاکیشیائی قومیت رکھتی تھیں اس لئے انہیں وہاں کی باقاعدہ کسی ایجنسی میں شامل کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ اس پر ان پانچوں نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنی صلاحیتیں اور توانائیاں پاکیشیا کی سلامتی اور مفاد کے لئے استعمال کریں گی چنانچہ یہ پانچوں ہمیشہ کے لئے یونائیٹڈ کارمن کو چھوڑ کر یہاں آگئیں۔ صالحہ مجھ سے ملی اور اس نے میرے سامنے یہ تجویز رکھی کہ ان کے گروپ کو ضروری تربیت کے بعد ملٹری سیکرٹ سروس کے طور پر باقاعدہ کیا جائے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وجہ سے میں نے انکار کر دیا لیکن وزارت دفاع کے ماہرین ان کی ذہانت۔ صلاحیتوں اور کارکردگی کو پاکیشیا کے مفاد میں استعمال کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس گروپ کو بطور ڈی ایجنٹ قائم کرنے کا فیصلہ کیا لیکن اس کے ساتھ ہی ان کی کارکردگی کا دائرہ کار یہ بھی طے کر لیا گیا کہ وہ بظاہر عام گروپ کے طور پر کام کریں گی تاکہ دوسرے ملکوں کے ایجنٹ انہیں پاکیشیائی ایجنٹ کے طور پر ٹریٹ نہ کریں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے لئے پنک فورس کا نام تجویز کیا جسے وزارت دفاع نے قبول کر لیا۔ کرنل پاشا ان کے سرکاری رابطہ آفیسر مقرر ہوئے ہیں۔ ان کا ہیڈ کوارٹر شہر میں بنایا گیا ہے"...... جنرل واسطی نے پوری تفصیل سے ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"گڈ...... اچھا آئیڈیا ہے۔ بشرطیکہ یہ پانچوں کسی کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں"...... عمران نے کہا کیونکہ اسے یہ آئیڈیا واقعی پسند آیا تھا۔

"سر چھوٹے چھوٹے مشنوں میں مسلسل ان کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا ہے اور وہ ہر امتحان میں پوری اتری ہیں اس لئے اب انہیں ریڈ بلاسٹ میزائل کا اہم ترین مشن سونپا گیا ہے اور مجھے امید ہے بلکہ یقین ہے کہ وہ اس امتحان میں بھی پوری اتریں گی"...... جنرل واسطی نے عمران کی طرف سے تعریفی الفاظ سننے کے بعد مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ ان پانچوں کی پرسنل فائلز ابھی اور اسی وقت سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کے دفتر بھجوا دیں۔ وہاں میرا خصوصی نمائندہ علی عمران موجود ہے۔ وہ یہ فائلیں مجھ تک پہنچا دے گا۔ انہیں دیکھنے کے بعد میں یہ فیصلہ کروں گا کہ کیا یہ مشن آپ کی اس پنک فورس کے حوالے کیا جا سکتا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"مگر سر۔ صدر مملکت نے تو اس کی باقاعدہ منظوری دے دی ہے"...... جنرل واسطی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صدر مملکت کی دی ہوئی منظوری میرے لئے حتمی نہیں ہوتی۔ اسے میں کینسل بھی کر سکتا ہوں"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"سر سلطان۔ صدر مملکت سے آپ میری طرف سے کہہ دیں کہ

ایسے اہم مشنز آئندہ میری منظوری کے بغیر کسی بھی سروس کو دیئے
جانے کے احکامات صادر نہ کر دیا کریں ۔ جذباتیت اپنی جگہ لیکن
پاکیشیا کی سلامتی اور اس کے تیرہ کروڑ عوام کی زندگیوں اور عزتوں کا
تحفظ اپنی جگہ"........ عمران نے سر سلطان سے مخاطب ہو کر انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں کہہ دوں گا ۔ میں شاید پہلے ہی یہ بات کر دیتا
لیکن میں یہ سوچ کر خاموش ہو گیا کہ اگر یہ نئی سروس اپنے مشن میں
ناکام بھی رہتی ہے تب بھی یہ ہتھیار بہرحال کافرستان تو پہنچے گا ہی سہی
وہاں سے بھی تو اسے حاصل کیا جا سکتا ہے اور میرا خیال ہے کہ وہاں
سے زیادہ آسانی سے حاصل کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہاں ایکریمین ایجنٹ
تو موجود نہ ہوں گے"........ سر سلطان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے
کہا۔

" آپ کی بات درست ہے لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ بظاہر
کافرستانی حکام اس تجربے کو اپنے ملک کے دفاع کے لئے مفید قرار نہ
دیتے ہوئے معاہدہ کینسل کر دیں ۔ اس طرح انہیں معلوم ہے کہ
شوگران اور پاکیشیا دونوں اپنی اپنی جگہ مطمئن ہو جائیں گے اور پھر وہ
کسی بھی وقت خاموشی سے یہ ہتھیار حاصل کر کے سٹور کر لیں گے ۔
آپ تو بہرحال مجھ سے زیادہ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ بین الاقوامی طور پر
ایسے چکر تو اکثر چلائے جاتے ہیں لیکن تجربہ ان کے لئے ایک مجبوری
ہے ۔ ایکریمیا نے بہرحال تجربہ کرنا ہے اور کافرستان نے دیکھنا ہے ۔

اس لئے اس ہتھیار کو اڑانے کا یہ سب سے بہترین موقع ہے"........
عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ واقعی اس زاویے کی طرف تو میرا ذہن ہی نہ گیا تھا لیکن
ایک بات کہوں ۔ اگر تم برا نہ مانو تو"........ سر سلطان نے قدرے
ہچکچاتے ہوئے کہا۔

" آپ کی بات کا آج تک آنٹی نے کبھی برا نہیں منایا ۔ میں نے کیا
برا منانا ہے ۔ جب بھی میں نے آنٹی سے کہا کہ آپ سر سلطان کی بات کا
برا کیوں نہیں مناتیں تو انہوں نے ہمیشہ مجھے ایک ہی جواب
دیا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اس کے چہرے پر چھائی
ہوئی سنجیدگی یکلخت دوبارہ شگفتگی میں بدل گئی تھی ۔

" کیا جواب"........ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ جواب بین الاقوامی زبان میں ہوتا ہے"........ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" بین الاقوامی زبان میں تمہاری آنٹی جواب دے گی ۔ اسے تو
سوائے اپنی مادری زبان کے اور کوئی دوسری زبان ہی نہیں
آتی"........ سر سلطان نے اس بار حیرت بھرے لہجے میں بات کرتے
ہوئے کہا۔

" آپ اچھے سیکرٹری وزارت خارجہ ہیں ۔ آپ کو اتنا بھی معلوم
نہیں کہ بین الاقوامی زبان اشاروں کی زبان کو کہتے ہیں" ۔ عمران نے
منہ بناتے ہوئے کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے ۔

"اوہ۔ اچھا۔ واقعی یہ زبان تو وہ بہت اچھی طرح جانتی ہے لیکن اشارہ کون ساتھا"...... سر سلطان نے پوری طرح محظوظ ہوتے ہوئے کہا۔

"وہی بین الاقوامی اشارہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بین الاقوامی اشارہ۔ کیا مطلب۔ یہ آج تمہیں بین الاقوامی کا کیا دورہ پڑ گیا ہے"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہی کنپٹی کے پاس انگلی لے جا کر اسے دائرے میں گھمانے والا اشارہ"...... عمران نے کہا تو سر سلطان ایک لمحے تک تو سوچتے رہے پھر بے اختیار اونچی آواز میں کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ اس اشارے کا مطلب ہے کہ بولنے والا پاگل ہے۔ اس کی بات کا کیا برا منانا۔

"تو یہ خیال ہے تمہاری آنٹی کا میرے متعلق"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ان کے پاس تو آپ کے لئے خیالات کا پورا مجموعہ ہے لیکن اب کیا کیا جائے کہ آپ بین الاقوامی اشاروں کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے۔ بہرحال آپ وہ برا نہ ماننے والی بات کر رہے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ میرا مطلب تھا کہ اب جبکہ صدر مملکت نے اس سروس کے قیام اور اسے مشن دینے کی منظوری دے ہی دی ہے تو میری درخواست ہے کہ تم اسے کینسل نہ کرنا۔ گو وہ قانونی طور پر تو

تمہاری کینسلیشن کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں لیکن اب میں کیا کہوں۔ تم بہتر سمجھ سکتے ہو"...... سر سلطان نے منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہ صرف آپ کے ہی باس نہیں ہیں۔ میرے ملک کے صدر بھی ہیں اور اس لحاظ سے وہ میرے لئے انتہائی واجب الاحترام ہیں۔ ویسے بھی ان کی شخصیت ایسی ہے کہ میں ذاتی طور پر انہیں بے حد پسند کرتا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں۔ یہ تو میں نے جنرل واسطی پر ذرا ایکسٹو کا رعب جمانے کے لئے بات کر دی تھی"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو سر سلطان نے ایسے لمبا سا سانس لیا جیسے ان کے ذہن پر موجود بہت دباؤ ختم ہو گیا ہو۔

"میرا خیال ہے کہ اب ہمیں باہر دفتر میں چل کر بیٹھنا چاہئے"...... سر سلطان نے کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اٹھ کر سوئچ پینل پر موجود مخصوص بٹن پریس کیا اور پھر دروازہ کھول کر وہ ریٹائرنگ روم سے باہر آ گئے۔ سر سلطان نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہی سیکرٹری کو فون کر کے چائے بھجوانے کا کہہ دیا۔

"یہ تم نے جنرل واسطی سے بات کرتے ہوئے سیف اللہ خان اور اس کی بیٹی صالحہ کا ذکر کیا تھا اور جنرل واسطی نے تسلیم کیا تھا کہ صالحہ ہی پنک فورس کی لیڈر ہے۔ کیا تمہیں اس بارے میں پہلے سے رپورٹ مل چکی تھی"...... سر سلطان نے کہا۔

"نہیں ۔ کل اتفاق سے اس سے ملاقات ہو گئی تھی ۔ اس وقت تو میں اسے اتفاق ہی سمجھا تھا لیکن اب مجھے خیال آرہا ہے کہ شاید مس صالحہ نے جان بوجھ کر یہ سب کچھ کیا تھا ۔ اب چونکہ وہ پاکیشیا کی ڈی ایجنٹ ہے بلکہ ڈی ایجنٹ گروپ کی لیڈر ہے اس لئے یقیناً اس نے یہ سوچ کر یہ ملاقات کی ہو گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم کے لیڈر کو بھی دیکھا جائے کہ وہ کتنے پانی میں ہے لیکن یقیناً اسے مایوسی ہی ہوئی ہو گی کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹیم کے لیڈر کے پاس تو چلو بھر پانی بھی نہیں ہے"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"چلو بھر پانی کی بات چھوڑو۔ میں تمہیں بالٹی بھر پانی مہیا کر دوں گا تب بھی تم جیسا ڈھیٹ اس میں ڈوب نہیں سکتا۔ تم اس ملاقات کے بارے میں بتاؤ"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی نتیجہ اس نے بھی نکالا تھا جو آپ نے نکالا ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کا کوئی نہ کوئی تعلق بہرحال پنک فورس سے ضرور ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا نتیجہ"...... سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے ڈھیٹ کہہ رہے ہیں اور اس نے بھی آخر کار یہی لقب دیا تھا"...... عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے ۔

"تم نے اسے یقیناً زچ کیا ہو گا اس لئے مجبوراً اسے ایسا کہنا پڑا ہو گا"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران سر سلطان کی بات کا جواب دیتا ۔ کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی

اور سر سلطان یکلخت سنجیدہ ہو گئے ۔ دوسرے لمحے چپڑاسی ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا ۔ ٹرے میں چائے کی دو پیالیاں رکھی ہوئی تھیں ۔ چپڑاسی نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ایک ایک پیالی عمران اور سر سلطان کے سامنے رکھ دی اور پھر خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"میرا خیال ہے آپ کی وزارت کو بجٹ بے حد کم ملتا ہے"۔ عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"بجٹ کم ملتا ہے ۔ کیا مطلب"...... سر سلطان نے بھی پیالی اٹھاتے ہوئے چونک کر کہا۔

"سیکرٹری وزارت خارجہ چائے منگوائے اور صرف ایک پیالی چائے چپڑاسی لے آئے ۔ دوسرے دفتروں میں ایک چھوٹا سا افسر بھی چائے منگوائے تو چائے کے ساتھ ٹرالی بھری ہوئی بسکٹوں اور دوسرے لوازمات کی ہوتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے ۔

"یہ چائے دفتر کے خرچ سے نہیں آئی ۔ میں اس پر اپنی ذاتی رقم خرچ کرتا ہوں اور میری تنخواہ تمہیں تو معلوم ہے کہ آدھی سے زیادہ تو اس ادھار میں کٹ جاتی ہے جو بیٹی کی شادی کے لئے میں نے دفتر سے ایڈوانس لیا تھا ۔ باقی آدھی تنخواہ میں ملازموں کا خرچہ بھی ہوا اور گھر کا بھی"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اسے معلوم تھا کہ سر سلطان نے اپنی بیٹی کی شادی میں خاصی بڑی رقم ادھار لی تھی حالانکہ عمران نے سر سلطان

سے کہا تھا کہ وہ سر سلطان کی بیٹی اور اپنی بہن کی شادی خود کرے گا
لیکن ظاہر ہے سر سلطان جیسے خوددار آدمی ایسی بات کہاں برداشت کر
سکتے تھے اس لئے وہ کسی طرح بھی نہ مانے تھے۔ مجبوراً عمران خاموش
ہو گیا تھا اور نہ صرف عمران بلکہ اس کے ڈیڈی سر عبدالرحمن اور سر
سلطان کے اور بہت سے دوستوں نے بھی عمران جیسی ہی کوششیں
کی تھیں لیکن سر سلطان کی خودداری آڑے آگئی تھی اور اسی خودداری
کے ہاتھوں سب مجبور ہو گئے تھے۔ یہ ان کی ایمانداری، فرض شناسی اور
ایمان کی پختگی کا واضح ثبوت تھا۔

"سوری جناب۔ میرا مقصد آپ کو رنج پہنچانا نہ تھا"...... عمران
جیسے شخص کو بھی سر سلطان کی بات سن کر مجبوراً یہ الفاظ کہنے پڑے۔

"ارے ارے۔ تم خوانخواہ پریشان ہو گئے ہو۔ فکر نہ کرو۔ ابھی
میں اس قابل ہوں کہ تمہیں ادھار میں خاصی بڑی رقم دے سکوں"۔
سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا اور پھر
اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سر
سلطان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سر۔ ملٹری ہیڈ کوارٹر سے ایک پیکٹ آیا ہے۔ کیا آپ کو بھجوا دیا
جائے"...... دوسری طرف سے ان کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ فوراً بھیجو"...... سر سلطان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند
لمحوں بعد دروازہ کھلا اور سر سلطان کا آفس سپرنٹنڈنٹ اندر داخل ہوا۔
اس کے ہاتھ میں ایک بک اور ایک پیکٹ تھا۔ اس نے پیکٹ سر

سلطان کے سامنے میز پر رکھا اور پھر بک سر سلطان کے سامنے کھول کر
رکھ دی۔ سر سلطان نے اس پر دستخط کر کے پیکٹ کی وصولی کی رسید
دی اور سپرنٹنڈنٹ سلام کر کے واپس چلا گیا تو سر سلطان نے پیکٹ
عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے پیکٹ کھولا اور اس میں موجود
فائلیں باہر نکال لیں۔ اس نے سب سے پہلے صالحہ کی فائل کھولی اور
اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے وہ فائل بند کر کے
سر سلطان کی طرف بڑھا دی اور دوسری فائل کھول لی۔ تقریباً ڈیڑھ
گھنٹے میں اس نے پانچوں فائلوں کا مطالعہ مکمل کر لیا اس کے چہرے پر
گہری سنجیدگی کے تاثرات تھے۔

"تم نے کیا فیصلہ کیا ہے عمران"...... سر سلطان نے اشتیاق
بھرے لہجے میں پوچھا۔

"فائلوں کے مطابق تو یہ لڑکیاں واقعی ڈی ایجنٹ بننے کے قابل
ہیں۔ اب عملی طور پر کیا کارکردگی سامنے آتی ہے۔ اس کا علم مشن میں
ہو جائے گا۔ اس لئے میں نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ اس مشن کو پنک
فورس کو ہی مکمل کرنے دیا جائے۔ آپ جنرل واسطی اور صدر مملکت
کو ایکسٹو کی رضامندی کی اطلاع دے دیں"...... عمران نے کہا تو سر
سلطان کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ انہیں
مسلسل یہی خطرہ تھا کہ عمران نے انکار کر دینا ہے اور یہ بات وہ بھی
جانتے تھے کہ جب عمران بطور ایکسٹو انکار کر دے تو پھر اس کے انکار پر
صدر مملکت کے لئے بھی سوائے سر جھکانے کے اور کوئی صورت نہیں

رہ جاتی۔

"لیکن کیا تم اس سلسلے میں خود کچھ نہ کرو گے"...... سر سلطان نے کہا۔

"آپ کی تسلی کے لئے بتا رہا ہوں کہ میں نے خود بھی ٹیم لے کر کاکانہ جزیرے پر جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لیکن ہم صرف اس وقت آگے بڑھیں گے جب یہ دیکھیں گے کہ پنک فورس ناکام ہو رہی ہے۔ ورنہ میں نے ان کے مشن میں مداخلت نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی صلاحیتوں کا بھرپور انداز میں استعمال کریں۔ اگر وہ کامیاب ہو جاتی ہیں تو یہ پاکیشیا کے لئے ایک نیک فال ہو گی کہ پاکیشیا کی سلامتی اور تحفظ کے لئے ایک اور باصلاحیت گروپ وجود میں آ جائے گا۔ آپ یہ فائلیں جنرل واسطی کو واپس بھجوا دیں اور مجھے اجازت دیں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم چاہو تو اس کی نقلیں اپنے ریکارڈ میں رکھ لو"...... سر سلطان نے پیشکش کرتے ہوئے کہا۔

"توبہ۔ توبہ۔ لڑکیوں کی پرسنل فائلیں اور وہ میں اپنے پاس رکھوں۔ اماں بی کو پتہ چل گیا تو فی لڑکی ایک ہزار جوتے پڑیں گے اور میری کھوپڑی اتنی بھی مضبوط نہیں ہے جتنی آپ کی...... مم معاف کیجئے میرا مطلب ہے جتنی آپ سمجھتے ہیں اس لئے خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی میز کے عقب میں اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر ایکریمی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ سے اس نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے بہت سے بٹنوں میں ایک بٹن دبا دیا۔

"یس کم ان"...... اس نے رعب دار لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا ایکریمی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اندر داخل ہوتے ہی اس نے ادھیڑ عمر آدمی کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو کراؤن"...... ادھیڑ عمر نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تھینک یو باس"...... نوجوان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں کاکانہ جزیرے میں واقع ایکریمین اڈے سے واپس آئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے"......... باس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"دو سال ہوئے ہیں باس"......... کراؤن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کتنا عرصہ وہاں رہے اور کس حیثیت سے کام کرتے رہے ہو"۔ باس نے پوچھا۔

"میں نے چھ سال وہاں گزارے ہیں باس اور چیف سیکورٹی آفیسر کے طور پر کام کرتا رہا ہوں"......... کراؤن نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں اس بار حیرت کا تاثر نمایاں تھا۔

"میں نے تمہاری پرسنل فائل دیکھی ہے۔ اس کے مطابق تم ساڈان میں بھی خصوصی مرکز پر کام کرتے رہے ہو"......... باس نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے تین سال تک وہاں ایکریمین ایمبیسی سے مل کر مخصوص کام کیا ہے"......... کراؤن نے جواب دیا۔

"حکومت ساڈان کی ایجنسیاں بھی اس وقت تمہارے ساتھ شامل تھیں"......... باس نے پوچھا۔

"یس باس۔ ہم ایکریمین مفادات کے تحت ساڈان حکومت کے ساتھ ہی کام کرتے تھے"......... کراؤن نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم حکومت ساڈان کی سرکاری ایجنسی میں ریگی گروپ سے واقف ہو گے"......... باس نے پوچھا۔

"ریگی گروپ۔ اوہ نہیں باس۔ ریگی سے تو میں اچھی طرح واقف

ہوں۔ وہ ہمارے ساتھ کام کرتی رہی ہے۔ اس کے گروپ کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے۔ ویسے اس وقت وہ ساڈان خفیہ ایجنسی کی ایک ایجنٹ تھی۔ اس کا کوئی گروپ نہ تھا"......... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی وہاں کام کر چکے ہو"......... باس نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"مگر باس۔ ان سارے سوالات کا مقصد پوچھ سکتا ہوں"۔ کراؤن نے کہا۔

"اب چونکہ تمہیں میں نے یہ مشن دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اس لئے اب تمہیں تفصیل بتائی جا سکتی ہے۔ سنو۔ کاکانہ کے ایکریمین اڈے میں ایک جدید مگر انتہائی خفیہ ایکریمین ہتھیار جسے ریڈ بلاسٹ کہا جاتا ہے اور جس کا کوڈ نام "آر۔ بی" ہے۔ کا تجربہ آج سے ایک ہفتے بعد کیا جانے والا ہے۔ یہ ہتھیار ایکریمیا کافرستان کو فروخت کر رہا ہے اور کافرستان کے دفاعی ماہرین کو دکھانے کے لئے یہ تجربہ کیا جا رہا ہے۔ حکومت کو ایک خفیہ اطلاع ملی ہے کہ حکومت ساڈان اس ہتھیار میں دلچسپی لے رہی ہے۔ اس نے پہلے اسے باقاعدہ ایکریمیا سے خریدنے کی کوشش کی لیکن مخصوص ایکریمی مفادات کے تحت ایکریمیا نے اسے ساڈان کے پاس فروخت کرنے سے انکار کر دیا ہے لیکن حکومت ساڈان اسے ہر صورت میں حاصل کرنا چاہتی ہے چنانچہ اطلاع کے مطابق حکومت ساڈان کو اس کے مخبروں نے اطلاع دی ہے کہ کاکانہ

میں اس ہتھیار کا تجربہ کیا جانا ہے چنانچہ حکومت ساڈان نے اس ہتھیار کو وہاں سے اڑانے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ اس کی ٹیکنالوجی چرا کر اسے خود تیار کر سکے اور ایکریمیا یہ نہیں چاہتا۔ چنانچہ یہ کیس میرے پاس ریفر کیا گیا تاکہ میں حکومت ساڈان کے ایجنٹوں کو اس ہتھیار کی چوری سے روک سکوں۔ میں نے جو انکوائری کرائی ہے اس کے مطابق حکومت ساڈان نے اس ہتھیار کو اڑانے کا مشن ریگی گروپ کو دیا ہے ریگی گروپ ایسا گروپ ہے جو سیکرٹ ایجنسی کی مخصوص تربیت کے ساتھ ساتھ جدید سائنسی ہتھیاروں کی تکنیک کے بارے میں بھی تربیت یافتہ ہے اور ایسے ہتھیار اڑانے کا انہیں خاصا وسیع تجربہ بھی ہے چنانچہ حکومت ساڈان نے یہ مشن ریگی اس کے گروپ کے ذمہ لگا دیا ہے اور ریگی اور اپنے گروپ سمیت یا تو کاکانہ اب تک پہنچ چکی ہو گی یا پہنچنے والی ہو گی۔ یہ رپورٹ ملنے کے بعد میں نے چیکنگ کی کہ اس ریگی کے مقابلے پر کسے بھیجا جائے تو تمہارے بارے میں کمپیوٹر نے معلومات مہیا کیں کہ تم کاکانہ بھی رہ چکے ہو اور ساڈان بھی اور ویسے بھی تمہارا تجربہ اور صلاحیتیں ایسی ہیں کہ تمہیں یہ اہم ترین مشن سونپا جا سکتا ہے۔ اس لئے تم اپنے گروپ کے ساتھ فوری کاکانہ روانہ ہو جاؤ اور اس ریگی اور اس کے گروپ کو تلاش کر کے ختم کر دو"۔ باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں ریگی کو بہت اچھی طرح اور بہت قریب سے جانتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اسے ٹریس بھی کر لوں گا اور آسانی سے

اس کا خاتمہ بھی کر دوں گا"...... کراؤن نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"احتیاط اور ہوشیاری سے کام کرنا ہے۔ یہ ریگی اب وہ پہلے والی ریگی نہیں ہو گی۔ اس دوران یہ کافی ہوشیار ہو چکی ہو گی اور یقیناً اسے تمہارے متعلق بھی علم ہو گا کہ تم اب ایکریمیا کی سیکرٹ ایجنسیوں سے وابستہ ہو۔ اس لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں شکار کر لے"...... باس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں باس۔ میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا"۔ کراؤن نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں خصوصی آرڈر کر دیتا ہوں اور وہاں کاکانہ میں تمام ایجنٹس کو بھی اطلاع کر دی جائے گی اور وہاں اڈے پر بھی اطلاع کر دی جائے گی۔ ان سب کی تفصیلات کاکانہ فائل میں موجود ہیں۔ تم سٹرانگ روم سے اس کی کاپی حاصل کر لو اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے وہاں پہنچ جاؤ"...... باس نے کہا۔

"یس باس"...... کراؤن نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور واپس مڑ گیا۔

"اوہ۔ ایک منٹ"...... باس نے اچانک چونکتے ہوئے کہا تو کراؤن تیزی سے مڑ آیا۔

"یس باس"...... کراؤن نے کہا۔

"بیٹھو۔ ایک اہم ترین بات تو ڈسکس ہونے سے رہ ہی گئی"۔

باس نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کراؤن دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا اس کی سوالیہ نظریں باس کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

"سنو...... مجھے معلوم ہے کہ تم کبھی پاکیشیا نہیں گئے اور نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو اور چونکہ یہ ہتھیار کافرستان کو فروخت کیا جا رہا ہے اور اسے فروخت کرنے کا ایک مقصد اس سے شوگرانی کے دفاع کو بھی کمزور کرنا ہے اس لئے ایکریمیا کو معلوم تھا کہ اگر شوگرانی تک اس ہتھیار کی بات پہنچ گئی تو پھر شوگرانی ایجنٹ بھی اسے اڑانے کے لئے کارروائی کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے شوگران میں اپنے مخبروں کو پہلے ہی الرٹ کر دیا تھا چنانچہ وہاں سے جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق شوگران کو اس تجربے اور ہتھیار کے بارے میں معلومات مل چکی ہیں لیکن انہوں نے براہ راست میدان میں نہ اترنے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ ایکریمیا اور شوگران کے درمیان ایک ایسا معاہدہ موجود ہے جس کے تحت دونوں ممالک ایک دوسرے کی ٹیکنالوجی چوری کرنے سے باز رہیں گے۔ اس اطلاع کے مطابق حکومت شوگران نے یہ مشن پاکیشیا کے ذمہ لگا دیا ہے۔ ادھر چونکہ یہ ہتھیار کافرستان کو فروخت کیا جا رہا ہے اور کافرستان اور پاکیشیا میں دشمنی ہے۔ اس لئے لامحالہ پاکیشیا میدان میں اترے گا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور تیز سیکرٹ سروس ہے۔ تمہیں اس بارے میں چونکہ معلومات حاصل نہیں ہیں اس لئے تمہیں مزید تفصیلات بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں

کافرستان سے پہلے بات کی تھی کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ ہتھیار اگر پاکیشیا کے ہاتھ لگ گیا تو پھر وہ خاموشی سے شوگران پہنچ جائے گا اور کافرستانی حکومت نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے خاص ایجنٹ کاکانہ بھیجیں گے تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں آئے تو وہ اس سے نمٹ سکیں۔ وہ لوگ چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکراتے رہتے ہیں اس لئے انہیں ان کے بارے میں مکمل اور تفصیلی معلومات حاصل ہیں۔ اس لئے ہمیں براہ راست پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن بوقت ضرورت تم نے کافرستانی ایجنٹوں کی مدد کرنی ہے۔ کافرستانی حکومت سے میری بات ہوئی ہے انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نمٹنے کے لئے اپنی ایک خصوصی ایجنسی جسے پاور ایجنسی کہتے ہیں وہاں بھیجی ہے۔ پاور ایجنسی کی سربراہ مادام ریکھا نامی لڑکی ہے اس ریکھا کو بھی تمہارے متعلق اطلاع پہنچ جائے گی اور تم نے بھی وہاں جاتے ہی اس سے ملاقات کرنی ہے تاکہ تم دونوں بوقت ضرورت مل کر کام کر سکو۔ ویسے تمہارا اصل ٹارگٹ ریگی اور اس کا گروپ ہوگا"...... باس نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریکھا کے بارے میں تفصیلات بھی تمہیں سٹرانگ روم سے مل جائیں گی۔ تم نے اسے کراؤن کے نام سے ہی تعارف کرانا ہے۔ وہاں کاکانہ میں ایک بلو فن کلب ہے اس کا سیکرٹری رافیل تم دونوں کے

درمیان ابتدائی رابطے کا کام کرے گا"...... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ ہلا کر اسے جانے کا اشارہ کر دیا اور کراؤن ایک بار پھر اٹھا اور سلام کر کے مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

سیاہ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کافرستانی پاور ایجنسی کی سربراہ مادام ریکھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر اس کی نائب کاشی بیٹھی ہوئی تھی۔

"مادام۔ پرائم منسٹر ہاؤس سے اس طرح اچانک کال کئے جانے کا کیا مقصد ہو گا"...... کاشی نے ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بغیر کسی مقصد کے تو ظاہر ہے ہمیں کال نہیں کیا جا سکتا اور مقصد کیا ہے اس کا پتہ تو وہاں پہنچ کر ہی معلوم ہو سکے گا"...... ریکھا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے شاید پاور ایجنسی کو کوئی خصوصی مشن سونپا جائے گا"...... کاشی نے کہا۔

"ہو سکتا ہے"...... ریکھا نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کے مین گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ ریکھا

نے مخصوص پاس ورڈ دوہرایا تو انہیں اندر جانے کی اجازت مل گئی اور
پھر تھوڑی دیر بعد وہ پرائم منسٹر کے خصوصی میٹنگ روم میں موجود
تھیں۔

" تمہارا خیال شاید درست ہی ہے۔ خصوصی میٹنگ روم میں
ملاقات انتہائی اہم معاملات کے لئے ہی کی جاتی ہے"...... ریکھا نے
مسکراتے ہوئے ساتھ بیٹھی کاشی سے مخاطب ہو کر کہا اور کاشی نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد میٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور پرائم
منسٹر اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے ان کا سیکرٹری تھا جس کے ہاتھ
میں ایک فائل پکڑی ہوئی تھی۔ ریکھا اور کاشی دونوں احتراماً کھڑی ہو
گئیں۔

" بیٹھیں "...... پرائم منسٹر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور خود
بھی اپنے لئے موجود مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ سیکرٹری نے فائل ان
کے سامنے موجود میز پر رکھ دی اور پھر واپس چلا گیا۔

" آپ کو یہاں بلانے کا مقصد آپ کو ایک اہم ترین مشن دینا ہے
میں نے بہت سوچ بچار کے بعد تمام ایجنسیوں میں سے آپ کی ایجنسی
کا انتخاب کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میرے اعتماد پر پورا اتریں
گی"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" یس سر"...... ریکھا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

" میں آپ کو مختصر طور پر اس مشن کا پس منظر بتا دیتا ہوں۔
تفصیلات آپ اس فائل میں پڑھ سکتی ہیں۔ ایکریمیا نے ایک انتہائی

جدید اور خفیہ ہتھیار تیار کیا ہے جو میزائل کی شکل بھی ہے۔ اس کا نام
ریڈ بلاسٹ ہے اور کوڈ میں اسے " آر۔بی " کہا جاتا ہے۔ ایکریمیا نے
اسے اس حد تک خفیہ رکھا ہے کہ آج تک کسی ملک کو بھی اس کی
ہوا تک نہیں لگنے دی لیکن شوگران کی وجہ سے اس نے اس ہتھیار کو
کافرستان کو فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ ہتھیار انتہائی مہنگا ہے
لیکن چونکہ اس ہتھیار کے حصول کے بعد کافرستان کا دفاع پاکیشیا اور
شوگران دونوں سے کہیں زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔ اس نے حکومت
کافرستان نے اپنے تمام وسائل اکٹھے کر کے ایکریمیا سے اس ہتھیار کی
خرید کا خفیہ معاہدہ کر لیا ہے لیکن چونکہ یہ ایک دفاعی ہتھیار ہے اور
انتہائی گراں ہے اس لئے پہلے اس کا تجربہ ضروری تھا۔ چنانچہ ایکریمیا
آج سے ایک ہفتہ بعد خلیج بنگال میں واقع کاکانہ جزیرے پر اپنی زیر زمین
تجربہ گاہ میں اس کا سائنسی تجربہ کرے گا اور کافرستان کے دفاعی ماہرین
یہ تجربہ دیکھیں گے۔ یہ تو تھا اس کا پس منظر۔ اب دوسری طرف آیئے
ظاہر ہے اس ہتھیار سے شوگران اور پاکیشیا دونوں کے دفاع کو شدید
خطرات لاحق ہو جائیں گے اور ان دونوں ممالک کے ایجنٹ کام بھی
کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے خطرہ تھا کہ شوگرانی یا پاکیشیائی ایجنٹ اس
ہتھیار کو اڑانے کی کوشش نہ کریں۔ چنانچہ ایکریمیا نے شوگران کی
ذمہ داری لی جبکہ ہم نے پاکیشیا میں اپنے ایجنٹوں کو الرٹ کر دیا۔
ایکریمیا کی طرف سے ہمیں رپورٹ ملی ہے کہ شوگران کو اس بارے
میں علم ہو گیا ہے لیکن اس نے ایکریمیا کے ساتھ ایک معاہدے کی

وجہ سے براہ راست میدان میں نہ آنے کا فیصلہ کیا ہے اور پاکیشیا کو اس کی اطلاع کر دی ہے۔ ادھر ایکریمیا کو یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ یورپ کا ایک ملک ساڈان بھی اس ہتھیار کو اڑانے کے لئے کام کر رہا ہے۔ لہٰذا ساڈان کو روکنے کے لئے ایکریمیا نے اپنی ایجنسیوں کو آگے بڑھایا اور اسے روکنے کی ذمہ داری خود اٹھائی ہے لیکن پاکیشیائی ایجنٹوں کو روکنے کی ذمہ داری ہمیں سونپ دی ہے۔ ہمارے مخبروں نے ایک عجیب اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا کے فوجی حکام نے اس مشن کے لئے ایک نئی تنظیم پنک فورس کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس پنک فورس کی لیڈر ایک لڑکی صالحہ ہے جو اس سے پہلے یونائیٹڈ کارمن میں کام کرتی رہی ہے اور یہ پورا گروپ عورتوں پر مشتمل ہے اور ان سب کا تعلق بھی یونائیٹڈ کارمن سے رہا ہے۔ اس اطلاع کے ملنے پر میں نے یونائیٹڈ کارمن حکومت سے رابطہ قائم کیا اور وہاں سے اس گروپ کے بارے میں مکمل تفصیلات اور ان کی تصویریں سب کچھ مل گیا ہے جو سب اس فائل میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے پنک فورس کے ممبران کی پرسنل فائلز طلب کی تھیں اور پھر یہ مشن پنک فورس کے ذمے لگائے جانے کی اجازت دے دی لیکن میں جانتا ہوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کبھی بھی اس قدر اہم مشن ایک نئی سروس کے ذمہ ڈال کر مطمئن نہ ہو جائے گی چنانچہ ہو سکتا ہے کہ وہ خود بھی خفیہ طور پر میدان میں اترے

اور پنک فورس کی مدد کرے۔ چنانچہ ہمیں ان دونوں پہلوؤں کو سامنے رکھنا ہے۔ اس لئے انتہائی سوچ بچار کے بعد میں نے اس پنک فورس کے خاتمے کے لئے تمہاری ایجنسی کا چناؤ کیا ہے جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے کے لئے میں کافرستان سیکرٹ سروس کو استعمال کرنا چاہتا ہوں"...... وزیراعظم نے کہا۔

"سر۔ اگر آپ کافرستان سیکرٹ سروس کو وہاں بھیجنا چاہتے ہیں تو پھر سر انتہائی ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ میری ایجنسی وہاں کام نہیں کر سکتی۔ میں معذرت خواہ ہوں"...... ریکھا نے سپاٹ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں"...... وزیراعظم نے چونک کر پوچھا۔

"جناب۔ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل صاحب اپنی حماقتوں کی وجہ سے ہمیشہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں شکست کھا جاتے ہیں اور وہ جب کام کرتے ہیں تو دوسروں کو آزادی سے کام بھی نہیں کرنے دیتے۔ اس لئے اگر وہ کاکانہ جزیرے پر جاتے ہیں تو پھر پاور ایجنسی وہاں کام کر ہی نہیں سکتی۔ اس لئے میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ یا تو صرف پاور ایجنسی کو وہاں کام کرنے دیجئے ہم دونوں تنظیموں کے خلاف کام کریں گے یا پھر صرف شاگل صاحب کو وہاں بھجوا دیجئے"...... ریکھا نے جواب دیا اور وزیراعظم کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"میں خود بھی اسے وہاں نہ بھیجنا چاہتا تھا لیکن صدر صاحب کی

سفارش تھی ۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر پاور ایجنسی کو کوئی اعتراض نہ ہوا تو میں ایسا ہی کروں گا لیکن اگر اسے کوئی اعتراض ہوا تو پھر کافرستان سیکرٹ سروس وہاں نہیں جائے گی ۔ اس لئے اب آپ نے اعتراض کر کے یہ مسئلہ حل کر دیا ہے چنانچہ یہ تو طے ہو گیا کہ اب کافرستان سیکرٹ سروس وہاں نہیں جائے گی لیکن کیا کسی دوسری ایجنسی کو وہاں بھیجا جائے مثلاً بلیک فورس کو" .... وزیراعظم نے کہا ۔

"سر .... میرا خیال ہے اس طرح ہم دونوں ہی کھل کر کام نہ کر سکیں گے ۔ جیسا کہ آپ کو رپورٹ ملی ہے اس بار یہ مشن پنک فورس مکمل کرے گی اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں گئی بھی ہی تو وہ صرف نگرانی کرے گی اور اگر پنک فورس ناکام رہی تو پھر وہ میدان میں اترے گی اس لئے وہاں دو ایجنسیاں بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ ہم باری باری ان دونوں کے خلاف کام کر سکتے ہیں" .... ریکھا نے کہا ۔

"او ۔ کے ۔ ٹھیک ہے تو فیصلہ ہو گیا کہ یہ مشن آپ کی ایجنسی اکیلے نمٹائے گی" .... وزیراعظم نے کہا ۔

"آپ کے اعتماد پر ہم پورا اتریں گے سر" .... ریکھا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"یہ دیکھ لیں کہ یہ مشن کافرستان کے لئے انتہائی اہم ہے" ۔ وزیراعظم نے کہا ۔

"آپ بے فکر رہیں سر ۔ اس بار کامیابی کافرستان کا ہی مقدر بنے گی" .... ریکھا نے بااعتماد لہجے میں کہا اور وزیراعظم نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

"اگر آپ کی ایجنسی اس مشن میں کامیاب رہی تو میرا وعدہ ہے کہ میں کافرستان سیکرٹ سروس اور بلیک فورس دونوں ایجنسیوں کو آپ کی ایجنسی کے تابع کر دوں گا" .... وزیراعظم نے کہا تو ریکھا کے چہرے پر بے پناہ مسرت کا تاثر ابھر آیا ۔

"تھینک یو سر ۔ یہ تو میرے اور میری ایجنسی کے لئے انتہائی اعزاز ہو گا ۔ آپ فکر نہ کریں ۔ اس بار کامیابی ہمارے حصے میں آئے گی اور نہ صرف کامیابی بلکہ اس بار میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پنک فورس دونوں کا یقینی طور پر خاتمہ بھی کر دوں گی ۔ اس طرح کافرستان کو دوہری کامیابی اور پاکیشیا کو دوہری شکست اٹھانی پڑے گی" ۔ ریکھا نے کہا ۔

"گڈ ۔ ایسے اعتماد سے بھرپور افراد سب کچھ کر سکتے ہیں اور مجھے فخر ہے کہ کافرستان کے پاس ایسے بااعتماد اور باصلاحیت لوگ موجود ہیں او کے ۔ تو یہ فیصلہ ہو گیا ۔ اس فائل میں آپ کو تمام تفصیلات مل جائیں گی ۔ اس میں کاکانہ میں کافرستانی ایجنٹوں کے بارے میں بھی تفصیلات موجود ہیں جو وہاں آپ کے تحت کام کریں گے ۔ انہیں اطلاع کر دی جائے گی" .... وزیراعظم نے کہا اور انہوں نے فائل اٹھا کر ریکھا کی طرف بڑھا دی ۔

"تھینک یو سر"...... ریکھا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ ایک بات اور بھی سن لیں ۔ ایکریمیا سے ہماری بات ہو چکی ہے ۔ وہاں سے ایک ایجنٹ کراؤن ساڈانی ایجنٹوں کے خلاف کام کرنے کے لئے آ رہا ہے ۔ کراؤن بہت منجھا ہوا ایجنٹ ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ کاکانہ میں واقع ایکریمین اڈے میں طویل عرصے تک چیف سیکورٹی آفیسر کے فرائض بھی سرانجام دے چکا ہے ۔ اسے آپ کے متعلق اطلاع دے دی جائے گی ۔ وہ آپ سے ملے گا ۔ اپنا نام کراؤن ہی بتائے گا اور آپ نے اسے ریکھا نام بتانا ہے ۔ اس کے بعد اگر آپ چاہیں تو مل کر بھی کام کر سکتے ہیں یا چاہیں تو علیحدہ علیحدہ کام کریں ۔ البتہ ضرورت کے وقت آپ ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں کیونکہ یہ ایکریمیا اور کافرستان کا مشترکہ مشن ہے ۔ کاکانہ میں ایک بلو فن کلب ہے اس کا سیکرٹری رافیل تم دونوں کے درمیان رابطے کا کام کرے گا"...... وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر ۔ یہ اچھا فیصلہ ہے سر"...... ریکھا نے کہا اور پرائم منسٹر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے ۔ ان کے اٹھتے ہی ریکھا اور کاشی بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئیں اور جب وزیراعظم میٹنگ روم کے دروازے سے باہر چلے گئے تو وہ دونوں بھی دروازے کی طرف بڑھنے لگیں۔

"یہ تو انتہائی اہم مشن ہے مادام ریکھا اور یہ مشن صرف ہمیں دے کر حقیقتاً وزیراعظم صاحب نے ہم پر بے حد اعتماد کا مظاہرہ کیا

ہے"...... کاشی نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں اور اب ہمیں ہر صورت میں ان کے اعتماد پر پورا اترنا ہوگا"...... ریکھا نے جواب دیا۔

"آپ نے بہت اچھا کیا کہ شاگل کے سلسلے میں وزیراعظم صاحب کو صاف صاف کہہ دیا ۔ وہ اگر وہاں پہنچ جاتا تو واقعی ہمیں کھل کر کام نہ کرنے دیتا"...... کاشی نے کہا۔

"وہ احمق آدمی ہے ۔ اس نے الٹا کام بگاڑ دینا تھا ۔ اس لئے مجبوراً مجھے صاف صاف کہنا پڑا"...... ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ کھول کر باہر آ گئیں اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار پرائم منسٹر سیکرٹریٹ سے نکل کر تیزی سے پاور ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

"ایک بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... اچانک خاموش بیٹھی ہوئی کاشی نے کہا تو ڈرائیونگ سیٹ پر موجود ریکھا نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"کونسی بات"...... ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وزیراعظم صاحب تو شاگل اور آپ دونوں سے بے حد الرجک تھے ۔ وہ تو بلیک فورس کو سب پر ترجیح دیتے تھے ۔ لیکن آج انہوں نے اس قدر اہم ترین مشن آپ کے سپرد کر دیا ہے"...... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار ہنس پڑی۔

" وزیراعظم صاحب پہلے واقعی بلیک فورس کے پر زور حامی تھے
لیکن مشکبار کے مشن " بلاسٹڈ اٹیک " کے بعد ان کے رویے میں خود
بخود خاصی تبدیلی آ گئی ہے ۔ اس کے علاوہ میں نے خاص ذرائع
استعمال کر کے انہیں اپنے حق میں ہموار بھی کیا تھا اور تمہیں معلوم
نہیں ہے کہ بلاسٹڈ اٹیک کے بعد میں دو تین بار وزیراعظم ہاؤس میں
ان سے طویل خفیہ ملاقاتیں بھی کر چکی ہوں اور انہوں نے مجھے یقین
دلایا تھا کہ وہ اب کسی بھی اہم مشن میں مجھے نظرانداز نہیں کریں گے
اور تم نے دیکھا کہ انہوں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے "...... ریکھا نے
کہا تو کاشی معنی خیز نظروں سے ریکھا کی طرف دیکھ کر مسکرا دی ۔

" اوہ ۔ تو یہ ان طویل خفیہ ملاقاتوں کا ثمر ہے کہ اب پاور ایجنسی
کو بلیک فورس اور سیکرٹ سروس پر بھی ترجیح دیئے جانے کے وعدے
کئے جا رہے ہیں "...... کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا تو ریکھا بے
اختیار ہنس پڑی ۔

" جو کچھ تم سمجھ رہی ہو ۔ وہ بات نہیں ہے ۔ تمہیں معلوم ہے کہ
وزیراعظم صاحب سیاسی آدمی ہیں اور سیاسی آدمی کو اپنی سیٹ قائم
رکھنے کے لئے ایسے افراد کی ضرورت ہوتی ہے جو انہیں ان کے حریف
سیاسی لیڈروں کی کمزوریوں کے ثبوت مہیا کرتے ہیں تاکہ ان حریف
سیاسی لیڈروں کو اپنی مرضی سے کنٹرول کیا جا سکے اور یہی کام ان
طویل ملاقاتوں میں ہوا اور اس کا نتیجہ ہے کہ اب وزیراعظم صاحب کی
سیاسی پوزیشن پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہو گئی ہے اور اب وہ میری

فیور کر رہے ہیں "...... ریکھا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ اب بات سمجھ میں آئی ہے ۔ بہرحال یہ مشن واقعی
اہم ہے اور اس میں ہمیں دو اطراف میں کام کرنا پڑے گا "...... کاشی
نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" تم فکر نہ کرو ۔ تم نے ابھی ریکھا کی صلاحیتیں دیکھی نہیں ۔ تم
دیکھنا کہ کاکانہ میں کیا ہوتا ہے "...... ریکھا نے بڑے بااعتماد لہجے
میں کہا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا۔ بلیک زیرو احتراماً کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" آج انتہائی شاندار قسم کی چائے پلواؤ بلیک زیرو۔ آج بڑے عرصے کے بعد سیکرٹ سروس کا ایک اہم مسئلہ حل ہونے کا سکوپ بنا ہے"...... عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کون سا مسئلہ۔ آج آپ ضرورت سے زیادہ ہی خوش نظر آ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

"خوش کیوں نہ ہوں۔ وہ کیا گیت ہے کہ میرا یار بنے گا دولہا۔ بس ایسا ہی ہے۔ بہرحال جہاں اکٹھے پانچ دولہا ہوں وہاں خوشی بھی تو پانچ گنا ہونی چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب...... کیا آپ نے کوئی میرج بیورو کھول لیا ہے یا میرج کلب۔ یہ اکٹھے پانچ دولہا اور آپ کی یہ مسرت میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آ رہی"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم چائے لے آؤ۔ ابھی سب سمجھ میں آجائے گا اور کیسے نہیں آئے گا جب سمجھانے والی موجود ہو تو پھر سمجھ کیوں نہ آئے گی"۔ عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی مسکراتا ہوا ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ٹائیگر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" مجھے معلوم تھا کہ تم ابھی اپنے کمرے میں ہی ہو گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہ باس آپ اور اتنی صبح۔ خیریت"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

" اتنی صبح۔ واہ آج پتہ چلا کہ صبح کب ہوتی ہے۔ دس بج چکے ہیں اور دس بجے کو اگر تم اتنی صبح کہہ رہے ہو تو پھر صبح واقعی شام کو ہی ہوا کرتی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" باس۔ میری لائف کا جو سیٹ اپ بن گیا ہے اس میں تو واقعی یہ وقت اتنی صبح کا ہی ہے۔ بہرحال حکم"...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"خلیج بنگال میں ایک جزیرہ ہے کاکانہ۔ اسے سمگلروں کی جنت بھی کہا جاتا ہے اور تم جیسے نیک آدمی کے ظاہر ہے لازماً ان لوگوں سے تعلقات بھی ہوں گے جو اس جنت میں آتے جاتے رہتے ہوں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بلیک زیرو چائے کی دو پیالیاں اٹھائے واپس آیا اور اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری اٹھائے وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"کاکانہ۔ جی ہاں۔ وہ تو ملکوں کے سمگلروں کی واقعی بڑی پسندیدہ جگہ ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کوئی ایسا آدمی تلاش کرو جس کا کاکانہ جزیرے میں خاصا سیٹ اپ ہو۔ ایک اہم مشن کاکانہ میں شاید درپیش آجائے لیکن ایک بات کا خیال رکھنا۔ تمہارے آدمی کے یا ان لوگوں کے جن کی ٹپ تمہارا آدمی دے ان کا تعلق کافرستان یا ایکریمیا دونوں ملکوں کے سمگلروں یا ایجنٹوں سے نہیں ہونا چاہئے"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"زیر زمین دنیا میں تو ایسے کئی لوگ مل جائیں گے باس۔ لیکن درست آدمی کے انتخاب کے لئے اگر آپ کچھ مزید وضاحت کر دیں تو آسانی ہو جائے گی"..... ٹائیگر نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کاکانہ جزیرے میں ایکریمین خفیہ اڈہ اور زیر زمین سائنسی تجربہ گاہ ہے۔ وہاں کچھ روز بعد ایک اہم سائنسی دفاعی ہتھیار کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ یہ ہتھیار ایکریمیا سے کافرستان خرید رہا ہے اور حکومت پاکیشیا کو

اس ہتھیار سے دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ سیکرٹ سروس کا چیف اس سلسلے میں کوئی کارروائی کرے۔ میں چاہتا ہوں کہ پہلے سے ہی وہاں ایسے آدمیوں کی ٹپ مل جائے کہ اگر کارروائی کا حکم ملے تو پھر وقت ضائع نہ ہو۔ کیونکہ یہ مشن صرف چند روز میں ہی مکمل ہونا ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ میں اب درست آدمی تلاش کروں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"شام تک مجھے تفصیلی اور حتمی رپورٹ مل جانی چاہئے"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھ کر اس نے چائے کی پیالی اٹھائی اور چسکیاں لینا شروع کر دیں۔

"یہ آپ کاکانہ جزیرے میں کس مشن کی بات کر رہے تھے"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ایک ایسا مشن جو اس بار صدر مملکت نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بجائے ایک دوسری سروس کو دے دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دوسری سروس کو دے دیا ہے۔ کیا مطلب۔ سیکرٹ سروس کا مشن کسی دوسری سروس کو کیسے دیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس بار واقعی ایسا ہی ہوا ہے۔ ایک نئی فورس قائم کی گئی ہے۔ پنک فورس اور یہ مشن پنک فورس کے حوالے کر دیا گیا ہے"۔

عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو کے چہرے پر اور زیادہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"پنک فورس۔ یہ کیسا نام ہے۔ یہ تو عورتوں والا نام ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"صرف نام ہی عورتوں والا نہیں ہے بلکہ یہ فورس ہی عورتوں پر مشتمل ہے۔ فی الحال اس میں پانچ عورتیں شامل ہیں اور انہیں عورتیں بھی نہیں کہا جانا چاہئے۔ لڑکیاں زیادہ بہتر لفظ ہے۔ اس لئے تو کہہ رہا تھا کہ سیکرٹ سروس کا دیرینہ مسئلہ حل ہونے کا وقت آگیا ہے۔ چلو تم سمیت پانچ تو دولہا بن جائیں گے۔ باقیوں کا اللہ مالک ہے"...... عمران نے چائے کا آخری گھونٹ لے کر پیالی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ کھل کر بات کریں۔ مجھے واقعی بے حد الجھن ہو رہی ہے"۔ بلیک زیرو نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں تو معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کی عمریں بہرحال بڑھ ہی رہی ہیں گھٹ تو نہیں رہیں۔ آخر وہ کب تک کنوارے رہ سکتے ہیں لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اس قدر تربیت یافتہ اور مخلص ارکان کو نہ ہی سیکرٹ سروس سے آف کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان کی شادیاں عام لڑکیوں سے کرائی جا سکتی تھیں۔ کیونکہ عام لڑکیوں سے شادی کے بعد ظاہر ہے سیکریسی لیک ہونے کے خطرات بڑھ جانے تھے اور دوسری بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز

تو ہر وقت کسی نہ کسی مشن میں الجھے رہتے ہیں اس لئے ان کی عام بیویوں نے تو یہی سمجھنا ہے کہ صاحب کا زیادہ تر وقت جو گھر سے باہر گزرتا ہے تو لامحالہ یہ کسی دوسری خاتون کے چکر میں ہیں چنانچہ یہی نتیجہ نکلنا تھا کہ سیکرٹ ایجنٹ صاحب تو کسی مجرم کا تعاقب کر رہے ہوں گے اور ان کی بیگم صاحب ان کے تعاقب میں ہوں گی اور اگر کوئی خوبصورت لڑکی مجرم ہوئی جس کا تعاقب سیکرٹ ایجنٹ صاحب کر رہے ہوں تو پھر ان سیکرٹ ایجنٹ صاحب کو بھرے بازار میں بھی جوتیاں پڑ سکتی ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ اس لئے گھر نہیں آتے کہ اس کلموہی کے پیچھے بھاگتے رہتے ہو"...... عمران نے باقاعدہ نقشہ کھینچتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی بات تو درست ہے۔ ہو گا تو یہی۔ لیکن"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس لئے مجھے شدت سے انتظار تھا کہ ان کے لئے کہیں سے ایسی دلہنیں تلاش کر سکوں جو انہی کی طرح سیکرٹ ایجنٹ ہوں اور اب وہ موقع آگیا ہے جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ ایک نئی فورس قائم ہوئی ہے جس کا نام پنک فورس رکھا گیا ہے۔ یہ فورس وزارت دفاع کے تحت قائم ہوئی ہے۔ پہلے اس کا نام ملٹری سیکرٹ سروس رکھا جا رہا تھا لیکن پھر شاید سیکرٹ سروس کے چیف سے ڈر کر انہوں نے اس کا نام بدل دیا کہ کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ان کی بنی بنائی سیکرٹ سروس پر بھی قبضہ نہ جما لے۔ اس میں پانچ لڑکیاں شامل ہیں

ان کی لیڈر کا نام صالحہ ہے۔ پانچوں لڑکیاں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ یونائیٹڈ کارمن کی سیکرٹ ایجنسیوں سے خاص تربیت بھی حاصل کر چکی ہیں۔ چونکہ ان کا تعلق پاکیشیا سے تھا اس لئے یونائیٹڈ کارمن نے باقاعدہ انہیں خفیہ سروسز میں شامل کرنے سے انکار کر دیا اور اس انکار کے بعد ان کا جذبہ حب الوطنی جوش میں آ گیا اور وہ یونائیٹڈ کارمن چھوڑ کر پاکیشیا شفٹ ہو گئیں۔ مس صالحہ کے والد کا نام سیف اللہ خان ہے اور وہ دارالحکومت کے مشہور ہوٹل ہالیڈے کے مالک ہیں۔ چیف آف آرمی سٹاف ان کے عزیز ہیں چنانچہ انہوں نے مس صالحہ اور اس کی فرینڈز کی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے یہ نئی فورس قائم کرا دی ہے۔ اس کا سیٹ اپ بظاہر پرائیویٹ رکھا گیا ہے لیکن بہرحال سرکاری طور پر ان کا تعلق وزارت دفاع سے ہو گا اور جس طرح تم ایکسٹو ہو۔ اس طرح اس فورس کا سربراہ بھی بنایا گیا ہے جس کا کوڈ نام کرنل پاشا ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ ہمیں تو اس بارے میں اطلاع ہی نہیں دی گئی"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چونکہ اس فورس کا تعلق فوج سے تھا اس لئے اطلاع دینے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی گئی۔ بہرحال یہ فورس وجود میں آ چکی ہے اور دارالحکومت میں اس کا خفیہ ہیڈ کوارٹر بھی بن چکا ہے اور جیسے ہی مجھے اس کی اطلاع ملی میں نے سکون کے ایک نہیں اکٹھے پانچ سانس لئے۔ پانچ سانس اس لئے کہ پنک ایجنٹوں بلکہ ایجنٹیوں کی تعداد ہی پانچ

ہے اور سکوپ یہ بن گیا کہ ان کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کی شادیاں کرائی جا سکتی ہیں۔ لیکن اب مسئلہ ہے دولہا اور دولہن کے انتخاب کا۔ صالحہ تو لیڈر ہے اس لئے چلو اس کے ساتھ تو تمہارا جوڑا فٹ بیٹھتا ہے لیکن باقی چار پنک ایجنٹیوں کے لئے انتخاب کا مسئلہ ٹیڑھا ہے۔ کیونکہ سیکرٹ سروس کے ممبروں کی تعداد جولیا کے علاوہ سات ہے اور پنک ایجنٹیاں ہیں چار۔ چنانچہ اب یہی صورت ہے کہ باقاعدہ سوئمبر رچایا جائے پھر جس کی قسمت یاوری کرے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ تو ٹائیگر سے کاکانہ جزیرے میں کسی مشن کا ذکر کر رہے تھے"...... بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے مشن بھی تو رنگین ہے۔ واہ پانچ دولہے۔ پانچ براتیں۔ پانچ ولیمے۔ واہ۔ مزہ آ جائے گا"...... عمران نے چٹخارے لیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے بسی سے ہنس پڑا۔

"میں کاکانہ والے مشن کی بات کر رہا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ مشن پنک فورس نے مکمل کرنا ہے۔ سیکرٹ سروس نے نہیں۔ اس لئے ہم اس کے بارے میں کیوں سر کھپائیں۔ ہمیں تو اپنے مشن کی فکر کرنی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر آپ کی مجوزہ دلہنیں اس مشن میں ناکام رہیں تو پھر"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"عورتیں پہلے کبھی کسی مشن میں ناکام رہی ہیں جو اب رہیں گی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہزاروں نہیں تو سینکڑوں عورتیں میں گنوا سکتا ہوں جو آپ کے مقابل آکر ناکام رہی ہیں"...... بلیک زیرو نے بھی باقاعدہ بحث شروع کر دی۔

"ارے میری بات چھوڑو۔ میں تو ہوں ہی سبز قدم۔ جو میرے مقابل آتا ہے بیچارے پر میرا سایہ ایسا پڑتا ہے کہ ناکام ہو جاتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا چلیں یہ تو بتا دیں کہ کاکانہ والے مشن کی تفصیل کیا ہے"۔ بلیک زیرو نے قدرے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"ارے بالکل عام سا مشن ہے۔ ایکریمیا نے ایک انتہائی جدید اور خفیہ ہتھیار تیار کیا ہے جس کا نام اس نے ریڈ بلاسٹ رکھا ہے۔ وہ یہ ہتھیار کافرستان کو فروخت کر رہا ہے اور اس کا تجربہ وہ کاکانہ جزیرے میں کر رہا ہے۔ پنک فورس نے وہ ہتھیار اڑانا ہے تاکہ اس کی ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھا سکے۔ اب تم خود ہی بتاؤ۔ یہ کوئی مشن ہے۔ اس ہتھیار کا وزن کتنا ہو گا دو چار کلو نہیں تو دس بارہ کلو ہو گا۔ اسے اٹھا کر پاکیشیا لے آنا کون سا مشکل کام ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا۔ اچانک میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"براڈوے بول رہا ہوں باس ولنگٹن سے"...... دوسری طرف سے ایکریمیا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے مخصوص فارن ایجنٹ براڈوے کی آواز سنائی دی اور عمران اس کے اس طرح اچانک کال کرنے پر بے اختیار چونک پڑا۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"باس۔ مجھے ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ ایکریمیا کے ایک خفیہ ایجنٹ کراؤن کو خلیج بنگال میں واقع ایک جزیرے کاکانہ میں ایک خصوصی مشن پر بھیجا جا رہا ہے۔ اس مشن کے بارے میں جو تفصیلات سامنے آئی ہیں اس کے مطابق کاکانہ میں ایکریمیا کا ایک خفیہ سائنسی اڈہ ہے۔ وہاں ایک انتہائی خفیہ ہتھیار کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ یہ ہتھیار کافرستان خرید رہا ہے۔ کافرستان کا نام سامنے آنے کی وجہ سے میں نے سوچا کہ آپ کو یہ اطلاع دے دوں"...... براڈوے نے کہا۔

"اس ہتھیار کے بارے میں ہمیں اطلاع مل چکی ہے۔ لیکن وہ تو ایکریمیا خود فروخت کر رہا ہے۔ پھر اسے کراؤن کو وہاں بھیجنے کی کیا ضرورت پیش آگئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ کراؤن ساڈان کے ایجنٹوں کے خلاف وہاں مشن پر جا رہا ہے۔ حکومت ایکریمیا کو اطلاع مل چکی ہے کہ حکومت ساڈان بھی اس ہتھیار میں دلچسپی لے رہی ہے اور ساڈان کا کوئی خفیہ گروپ جسے ریگی

گروپ کہا جاتا ہے اس ہتھیار کو اڑانے کے لئے کاکانہ جزیرے میں کام کر رہا ہے۔ کراؤن کو اس ریگی گروپ کے خاتمے کے لئے بھیجا جا رہا ہے لیکن باس۔ ایک اور بات کا بھی پتہ چلا ہے کہ کراؤن کو یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ وہاں کافرستان کی کوئی جاسوس مادام ریکھا بھی پہنچ رہی ہے اور کراؤن نے اس کی بھی مدد کرنی ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مادام ریکھا وہاں پاکیشیا کی کسی نئی فورس سے نمٹنے کے لئے پہنچ رہی ہے"...... براڈوے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس قدر تفصیل سے یہ معلومات کیسے مل گئیں"۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں نے ایکریمیا کی خفیہ ایجنسیوں میں اپنے خاص مخبر رکھے ہوئے ہیں۔ کراؤن گروپ کا ایک آدمی بھی میرا مخبر ہے اور اس مخبر کو بھی علم ہے کہ میں پاکیشیا سے متعلق معلومات میں دلچسپی رکھتا ہوں۔ چنانچہ جب کراؤن نے اپنے گروپ کو مشن کے بارے میں تفصیلات بتائیں تو اس میں پاکیشیا کا ذکر بھی آگیا چنانچہ میرے آدمی نے مجھے اطلاع دی۔ میں بھی چونک پڑا اور پھر میں نے تفصیلات حاصل کر لیں اور آپ کو کال کر دی"۔ براڈوے نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تمہاری کارکردگی پسند آئی ہے۔ اس کراؤن اور اس کے گروپ کے بارے میں تفصیلات تمہیں معلوم ہوں گی۔ تم وہ تفصیلات سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے سیکرٹری وزارت خارجہ سر

سلطان کے ذاتی پتے پر بھجوا دو۔ وہ مجھے مل جائیں گی"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی بھجوا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ...... اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ کھچڑی پکے گی وہاں کاکانہ میں۔ حکومت ساڈان بھی کود پڑی میدان میں اور کافرستان کی طرف سے ریکھا آ رہی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں بات کراتا ہوں سر"...... سیکرٹری کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ میں سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"سر سلطان۔ ولنگٹن سے میرا ایک ایجنٹ آپ کے ذاتی نام پر سپیشل کوریئر سروس سے ایک لفافہ بھیج رہا ہے۔ جیسے ہی وہ آپ کو ملے آپ اسے میرے خصوصی نمائندے علی عمران کے فلیٹ پر بھجوا دیں"...... عمران نے اسی طرح سرد اور سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... سر سلطان نے اسی طرح

مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور عمران نے مزید کچھ کہے بغیر کریڈل دبا دیا
چند لمحوں بعد اس نے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا اور اپنے فلیٹ کے نمبر
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے
سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ سرسلطان کا آدمی فلیٹ پر ایک
لفافہ دے جائے گا۔ جیسے ہی وہ لفافہ تمہیں موصول ہو۔ تم اسے
میرے پاس دانش منزل پہنچا دینا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

"بہتر صاحب"...... سلیمان نے جواب دیا اور عمران نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا اب بھی آپ نہ بتائیں گے کہ یہ سب چکر کیا ہے"۔ بلیک
زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تفصیلات تو تم نے سن لی ہیں۔ اب بتانے کے لئے باقی کیا رہ
گیا ہے۔ اس ہتھیار کو اڑانے کے لئے نہ صرف پاکیشیا کام کرنا چاہتا
ہے بلکہ ساڈان بھی میدان میں اتر آیا ہے اور پاکیشیا کی پنک فورس
کے مقابلے کے لئے کافرستان نے بھی ریکھا کو بھیجا ہے۔ ادھر ساڈان
سے بھی کوئی خاتون ریگی اور اس کا گروپ آ رہا ہے۔ بس یہ کراؤن
کلب میں ہڈی بن رہا ہے ورنہ یہ مکمل لیڈیز مشن کہلانے کا حقدار بن
سکتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو آپ اس مشن میں مداخلت نہ کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔
حالانکہ میرا خیال ہے کہ یہ مشن پاکیشیا کے لئے انتہائی اہم مشن ہے
اور یہ کسی نئی سروس کے بس کا روگ بھی دکھائی نہیں دیتا"۔ بلیک
زیرو نے کہا۔

"میں نے سرسلطان کے دفتر میں پنک فورس کے ممبروں کی
پرسنل فائلز منگوا کر دیکھی ہیں۔ ان کے مطابق تو وہ خاصی باصلاحیت
اور تجربہ کار دکھائی دیتی ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ انہیں اس مشن
میں آزما لیا جائے تو آخر کیا حرج ہے"...... عمران نے کہا۔

"اور اگر وہ ناکام رہیں تو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو پھر کیا ہو جائے گا۔ زیادہ سے زیادہ ہتھیار کافرستان پہنچ جائے گا
ہم وہاں سے بھی تو اسے حاصل کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو اسی لئے آپ اس میں دلچسپی نہیں لے رہے۔ لیکن عمران
صاحب۔ میرا خیال ہے کہ کافرستان سے اس کا حصول بے حد مشکل
ہو جائے گا۔ کیونکہ انہوں نے اسے اس قدر خفیہ رکھنا ہے کہ کسی
طرح بھی اس کے بارے میں معلومات حاصل نہ ہو سکیں گی جبکہ
یہاں ایک ٹارگٹ سامنے آ ہی گیا ہے تو کیوں نہ یہاں ٹرائی کی
جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر تم وہاں کسی کو بھیجنے پر بھی بضد ہو تو پھر کیوں نہ اکیلی جولیا
کو بھیج دیا جائے تاکہ ہر طرف سے خواتین ہی کا سلسلہ مکمل ہو
جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اکیلی جولیا وہاں کیا کر سکتی ہے۔ جولیا کے ساتھ لامحالہ ٹیم کو تو بھیجا ہی جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو پھر ایسا کرو کہ جولیا کے ساتھ واقعی ٹیم بھیج دو۔ اس بار جولیا کو چیف بنا کر بھیجو۔ پھر دیکھتے ہیں کہ خواتین کی یہ جنگ کس نتیجے پر پہنچتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن۔ آپ خود وہاں کیوں نہیں جانا چاہتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس لئے کہ میرا مس صالحہ سے ٹکراؤ ہو چکا ہے اور اس نے کہا ہے کہ میں ڈھیٹ آدمی ہوں اور اب میں وہاں کاکانہ جزیرے میں اس کے پیچھے پہنچ کر اس لقب کو مزید تقویت نہیں پہنچانا چاہتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صالحہ سے آپ کا ٹکراؤ۔ کہاں۔ کس طرح"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا اور عمران نے مختصر طور پر صالحہ کے خود آکر کار میں بیٹھنے سے ہوٹل پہنچنے اور پھر وہاں کسی کی کال آنے پر صالحہ کے اٹھ کر چلے جانے تک ساری بات بتا دی۔

"یہ کال کس کی تھی۔ آپ نے معلوم کیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس وقت تو معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کال پنک فورس کے سربراہ کرنل پاشا کی طرف سے ہی ہو گی۔ اسی لئے صالحہ بڑے مؤدبانہ لہجے میں یس سر۔ یس سر۔ کہہ رہی

تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر آپ خود نہیں جانا چاہتے تھے اور نہ ٹیم کو بھیجنا چاہتے تھے تو پھر آپ نے ٹائیگر کو وہاں کے لئے ٹپس حاصل کرنے کی ہدایت کیوں کی تھی"...... بلیک زیرو نے اچانک چونک کر ایسے لہجے میں کہا جیسے اس بات کا خیال اسے اب آیا ہو۔

"تمہیں تو اب وکالت کی پریکٹس شروع کر دینی چاہئے۔ خاصے کامیاب رہو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میں نے جرح کر کے آخر کار اصل بات اگلوا ہی لی ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں...... اب واقعی میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم چائے بناتے وقت کان ادھر ہی لگائے رکھتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"میں نے اس بار فیصلہ کیا ہے کہ پنک فورس کو آزما ہی لیا جائے اگر یہ لڑکیاں واقعی اس مشن میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو اس طرح ان پر آئندہ بھی اعتماد کیا جا سکے گا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پر خاصا بوجھ کم ہو جائے گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ میرا پروگرام تھا کہ میں وہاں ٹائیگر کے ساتھ جا کر صرف نگرانی کروں گا۔ اگر مداخلت کی ضرورت پڑی تو

مداخلت کروں گا ورنہ نہیں ۔ لیکن اب تمہاری بات سن کر کہ کافرستان میں ریڈ بلاسٹ کو ٹریس کرنا واقعی مشکل ہو جائے گا ۔ میں یہ سوچ رہا ہوں کہ جولیا کی سرکردگی میں وہاں ٹیم بھیج دوں ۔ جو پنک فورس سے مل کر کام کرے ۔ اس طرح یہ مشن یقینی ہو جائے گا ۔ اور خود میں علیحدہ رہ کر دہی نگرانی والا کام ہی کروں "........ عمران نے کہا ۔

" آپ کا یہ فیصلہ واقعی درست رہے گا لیکن آپ اگر ٹائیگر کی بجائے مجھے ساتھ لے جائیں تو میرا خیال ہے یہ زیادہ بہتر رہے گا "...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" نہیں ...... یہاں دانش منزل کو بھی خالی نہیں چھوڑا جا سکتا "........ عمران نے کہا تو بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا ۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے

"جولیا سپیکنگ "........ رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی

" ایکسٹو "........ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا ۔

" یس سر "........ جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا ۔

" میں نے اس بار تمہیں چیف بنا کر ایک اہم مشن پر بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے "........ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا ۔

" آپ کا مطلب ہے کہ عمران ہمارے ساتھ نہیں جائے گا "۔ دوسری طرف سے جولیا کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" ہاں ۔ میں چاہتا ہوں کہ اب تم لوگ عمران کے بغیر ہی اہم مشن مکمل کرنے شروع کر دو کیونکہ عمران مغرور ہو گیا ہے اور اس نے اب نخرے دکھانے شروع کر دیئے ہیں ۔ اس کا خیال ہے کہ اس کے بغیر سیکرٹ سروس کوئی مشن مکمل نہیں کر سکتی اور میں اس کا یہ غرور توڑنا چاہتا ہوں "۔ عمران نے جان بوجھ کر کہا ۔

" اوہ جناب ۔ عمران دل کا بہت اچھا ہے ۔ وہ بس ویسے ہی ایسی الٹی سیدھی باتیں کرتا رہتا ہے ۔ آپ اس کی ان باتوں کو سنجیدگی سے نہ لیا کریں "...... جولیا نے فوراً ہی عمران کی سفارش کرنا شروع کر دی اور ساتھ بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ سی پھیل گئی ۔

" تمہارا مطلب ہے کہ تم عمران کے بغیر مشن پر جانے کے لئے تیار نہیں ہو "........ عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا ۔

" میرا یہ مطلب نہ تھا جناب ۔ مشن کے لئے تو ہماری جانیں بھی حاضر ہیں ۔ میں تو .... " جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" میں جو فیصلہ کرتا ہوں اس میں ترمیم کرنے کا عادی نہیں ہوں آئندہ اس بات کا خیال رکھنا "........ عمران نے غراتے ہوئے کہا ۔

" یس باس "........ جولیا کی سہمی ہوئی سی آواز سنائی دی ۔

" یہ مشن خلیج بنگال کے ایک جزیرے کاکانہ میں مکمل ہونا ہے ۔ میں تمہیں اس کی تفصیل بتا دیتا ہوں "........ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہاں ایکریمین اڈے اور ہتھیار کے تجربے کے

بارے میں تفصیل بتا دی۔

"یس باس۔ میں سمجھ گئی ہوں۔ ہم نے وہاں سے یہ ہتھیار حاصل کرنا ہے"........ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اس ہتھیار کے بارے میں تفصیل تمہارے فلیٹ پر پہنچ جائے گی لیکن اس ہتھیار کو حاصل کرنے والی ٹیم صرف تمہاری ہی نہیں ہو گی بلکہ جو اطلاعات مجھے ملی ہیں ان کے مطابق ساڈان کی خفیہ ایجنسی کا ایک گروپ جسے ریگی گروپ کہا جاتا ہے۔ بھی اس ہتھیار کو حاصل کرنے کے لئے کاکانہ پہنچ چکا ہے اور اس کے خاتمے کے لئے حکومت ایکریمیا کا ایک خفیہ ایجنٹ کراؤن بھی اپنے گروپ کے ساتھ وہاں بھیجا گیا ہے اس کے علاوہ کافرستان کو بھی اس بات کی اطلاع مل چکی ہے کہ حکومت پاکیشیا اس ہتھیار میں دلچسپی لے رہی ہے اس لئے پاکیشیا کے خلاف کام کرنے کے لئے کافرستان نے پاور ایجنسی کو مادام ریکھا کی سربراہی میں وہاں بھیجا ہے۔ ادھر میری منظوری سے حکومت پاکیشیا نے ملٹری کی ایک نئی سروس قائم کی ہے جس کا نام پنک فورس ہے اس فورس میں پانچ لڑکیاں شامل ہیں جس کی انچارج ایک لڑکی صالحہ نامی ہے۔ ان پانچوں لڑکیوں نے یونائیٹڈ کارمن میں تربیت حاصل کی ہے۔ وہاں کی خفیہ ایجنسیوں میں کام بھی کیا ہے۔ لیکن اب وہ مستقل طور پر پاکیشیا میں کام کر رہی ہیں۔ حکومت پاکیشیا اس مشن میں پنک فورس کو آزمانا چاہتی ہے اس لئے میری منظوری سے صدر مملکت نے یہ مشن سیکرٹ سروس کی بجائے اس

پنک فورس کو ٹرانسفر کر دیا ہے۔ چنانچہ سرکاری طور پر پنک فورس اس مشن پر کام کرے گی لیکن چونکہ بہرحال یہ نئی سروس ہے۔ اس لئے میں نے تمہاری سرکردگی میں ٹیم وہاں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تم نے اس پنک فورس کے ساتھ مل کر وہاں کام کرنا ہے۔ تم نے وہاں اپنے آپ کو سپیشل فورس کے نام سے متعارف کرانا ہے۔ پنک فورس کو اس بات کی اطلاع بھجوا دی جائے گی۔ بظاہر تم نے پنک فورس سے ہٹ کر کام کرنا ہے لیکن ساتھ ساتھ اس پنک فورس کی نگرانی بھی کرنی ہے۔ اگر وہ ناکام ہونے لگے تو پھر تم نے اس کی مدد کے لئے آگے بڑھنا ہے۔ ویسے نہیں۔ کیا تم پوری بات سمجھ گئی ہو"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر"........ جولیا نے جواب دیا۔

"کراؤن اور پنک فورس کے بارے میں تفصیلات تمہیں مل جائیں گی۔ ریکھا اور اس کی ایجنسی سے تم واقف ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ کاکانہ جزیرے میں ایسے افراد کی ٹپس بھی تمہیں مہیا کر دی جائیں گی جو بوقت ضرورت تمہاری مدد کر سکیں گے۔ مجھے بہرحال اس مشن میں کامیابی چاہئے"........ عمران نے کہا۔

"یس باس...... انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا"........ جولیا نے جواب دیا۔

"تمہاری ٹیم تم سمیت پانچ افراد پر مشتمل ہو گی اس لئے باقی چار ساتھیوں کا انتخاب تم خود کرو گی۔ انہیں تفصیلات بتا دینا۔ کل تمہاری روانگی کے انتظامات کر دیئے جائیں گے"........ عمران نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے ممبران کا انتخاب جولیا پر چھوڑ دیا ہے"......... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس نے تمام حالات سننے کے بعد کن ممبران کا انتخاب کرنا ہے ۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو تو اس نے لازماً ساتھ لے جانا ہے ۔ باقی ممبران میں سے وہ کسی ایک کا چناؤ کرے گی"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"اور آپ صرف ٹائیگر کو ساتھ لے جائیں گے"......... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ میں صرف ٹائیگر کو ساتھ لے جاؤں گا کیونکہ جوزف اور جوانا دونوں کے ڈیل ڈول ایسے ہیں کہ وہ فوراً پہچان لئے جاتے ہیں اور ان کی وہاں موجودگی کی اطلاع ملتے ہی جولیا سمجھ جائے گی کہ مجھے ان سے علیحدہ وہاں بھیجا گیا ہے اور جیسے ہی اسے یہ احساس ہوا اس کے ذہن نے کام کرنا چھوڑ دینا ہے"......... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بات بھی درست ہے کیونکہ آپ کی موجودگی میں کسی دوسرے کو ذہن استعمال کرنے کی ضرورت بھی تو نہیں رہتی"......... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی اس کی بات سن کر مسکرا دیا۔

کاکانہ جزیرے کی ایک کمرشل عمارت کے تہہ خانے میں صالحہ اور اس کی ساتھی لڑکیاں کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں ۔ درمیان میں موجود میز پر ایک نقشہ پھیلا ہوا تھا اور صالحہ ہاتھ میں سرخ پنسل لئے اس پر نشانات لگانے میں مصروف تھی ۔ اس نے نقشے کے ساتھ ہی ایک کاغذ رکھا ہوا تھا جس پر مختلف نام اور ہندسے لکھے ہوئے تھے اور وہ ان ناموں اور ہندسوں کو دیکھ دیکھ کر سرخ پنسل سے نقشے پر نشانات لگانے میں مصروف تھی جبکہ اس کی ساتھی لڑکیاں خاموش بیٹھی اسے ایسا کرتے دیکھ رہی تھیں ۔ تھوڑی دی بعد صالحہ نے سرخ پنسل سے نقشہ کے دائیں کونے میں ایک دائرہ لگایا اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے سرخ پنسل میز پر رکھ دی ۔

"اس ناٹو کی اطلاع کے مطابق تو یہ جگہ بنتی ہے اس خفیہ ایکریمین اڈے کی"......... صالحہ نے اپنی ساتھی لڑکیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" لیکن کیا ناٹو پر اعتماد کیا جاسکتا ہے صالحہ "...... اس کی ساتھی لڑکی فائزہ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" بظاہر تو شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے ۔ ناٹو بطور ٹرک ڈرائیور اس اڈے میں سپلائی لے جاتا رہا ہے ۔ گو بقول اس کے وہ صرف اس کے بیرونی حصے تک ہی جاسکتا تھا لیکن بہر حال اس سے جگہ تو کنفرم ہو جاتی ہے "...... صالحہ نے جواب دیا۔

" فائزہ کی بات درست ہے صالحہ ۔ ہمیں صرف ناٹو کی بات پر اعتماد نہیں کر لینا چاہئے ۔ اس سلسلے میں مزید تصدیق کی جانی بھی ضروری ہے کیونکہ اگر یہ اطلاع غلط نکلی تو نہ صرف یہ کہ ہم سامنے آجائیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ایکریمیا اور کافرستانی ایجنٹس بھی ہمیں گھیر لیں "۔ دوسری لڑکی مائرہ نے کہا۔

" لیکن کس طرح چیکنگ کریں ۔ اس ناٹو کا پتہ بھی بڑی مشکل سے ملا تھا اور پھر اس نے رقم بھی بھاری اینٹھ لی ہے "...... صالحہ نے کہا۔ وہ پانچوں اس وقت ایکریمین میک آپ میں تھیں اور ان پانچوں نے ہی جینز کی پتلونیں ۔ شرٹس اور اوپر سیاہ رنگ کی جیکٹیں پہنی ہوئی تھیں۔

" اکیلا ناٹو تو سپلائی کے لئے نہ جاتا رہتا ہو گا اور بھی لوگ ہوں گے اس لئے ہم ناٹو کی طرح دوسروں کو بھی ٹریس کر سکتے ہیں اور اگر دوسرے آدمی نے بھی یہی سپاٹ بتایا تو پھر یہ کنفرم ہو جائے گا "۔ اس بار تیسری لڑکی نے جس کا نام راحت تھا بات کرتے ہوئے کہا۔

" تمہارا کیا خیال ہے تصور ۔ تم اب تک خاموش بیٹھی ہوئی ہو "...... صالحہ نے چوتھی لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" میں اس دوران یہ سوچتی رہی ہوں کہ اس اڈے کو کیسے کنفرم کیا جائے ۔ ایکریمین بغیر شراب کے نہیں رہ سکتے اور بے تحاشہ شراب پینے کے بھی عادی ہیں ۔ اس لئے لامحالہ وہ یہاں کے شراب کے کسی بڑے سٹور سے اکٹھی شراب خرید کرتے ہوں گے ۔ اگر ہم ایسے کسی سٹور کا پتہ چلالیں تو شاید ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں "۔ چوتھی لڑکی تصور نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ بات تو تم نے پتے کی بتائی ہے ۔ مین مارکیٹ سے گزرتے ہوئے ایک بڑا سٹور شراب کا مجھے نظر تو آیا تھا ۔ اس کا نام بھی ایکریمین تھا ۔ میرا خیال ہے اس سٹور کے کسی آدمی سے ملاقات کی جاسکتی ہے "۔ صالحہ نے کہا۔

" لیکن ۔ کس طرح ۔ کیا ناٹو کی طرح رقم دے کر "...... مائرہ نے کہا۔

" ظاہر ہے یہاں تو رقم کے بغیر کوئی منہ سے بھاپ بھی نہیں نکالتا "۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" کیوں نہ ہم اس سٹور کے مینجر کو اغوا کر کے لے آئیں اور پھر اس پر تشدد کر کے اس سے پوچھ گچھ کر لیں ۔ اگر ہم نے اس طرح رقم بانٹنی شروع کر دی تو شاید ہمیں اپنے کھانے کے لئے بھی بھیک مانگنی پڑ جائے گی "...... راحت نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار

ہنس پڑیں۔

"ٹھیک ہے یہاں سے چلو۔ جیسا ماحول ہو گا ویسا ہی کر لیں گی"...... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشہ تہہ کر کے اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ باقی لڑکیاں بھی اٹھیں اور اس کے پیچھے ہی دروازے کی طرف بڑھنے لگیں۔ چند لمحوں بعد وہ سب کار میں بیٹھیں مین مارکیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ مین مارکیٹ کے باہر بنی ہوئی پارکنگ میں پہنچ گئیں۔ کار وہیں چھوڑ کر اور پارکنگ بوائے سے ٹوکن لے کر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتیں مین مارکیٹ کی طرف بڑھنے لگیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ شراب کے سٹور کے سامنے پہنچ گئیں۔ یہ واقعی بہت بڑا سٹور تھا اور یہاں ہر قسم کی اور ہر کوالٹی کی شراب برائے فروخت موجود تھی۔ صالحہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ اس کی ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی اندر داخل ہو گئیں۔ سٹور میں خاصا رش تھا۔ مقامی عورتوں اور مردوں کے ساتھ ساتھ وہاں غیر ملکی بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔ ایک طرف شیشے کا دروازہ تھا جس پر منیجر کی تختی لگی ہوئی تھی۔ باہر ایک چپڑاسی بیٹھا ہوا تھا۔

"منیجر صاحب اندر ہیں"...... صالحہ نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے چپڑاسی سے کہا۔

"یس میڈم"...... چپڑاسی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ کھول دیا اور صالحہ اپنی ساتھیوں سمیت اندر

داخل ہو گئی۔ دفتر خاصا بڑا تھا۔ ایک سائیڈ پر بڑی سی دفتری میز تھی جس کے پیچھے ایک ایکریمین نوجوان بیٹھا ہوا کچھ لکھنے میں مصروف تھا صالحہ اور اس کی ساتھیوں کو اندر آتے دیکھ کر اس نے چونک کر انہیں دیکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"تشریف لائیے۔ میں منیجر ہوں۔ میرا نام جوزف ہے"...... منیجر نے مسکراتے ہوئے کاروباری لہجے میں کہا۔

"منیجر۔ ہم ایک بڑے سودے کے لئے آئے ہیں۔ میرا نام مارگریٹ ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس میڈم۔ تشریف رکھیں اور پلیز۔ آپ بھی"...... منیجر نے صالحہ اور اس کی ساتھیوں کی طرف دیکھ کر صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا اس دفتر کے علاوہ کوئی ایسا کمرہ ہے جہاں کھل کر بات چیت ہو سکے"...... صالحہ نے بیٹھنے کی بجائے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم۔ آئیے"...... منیجر نے کہا اور میز کی سائیڈ سے نکل کر ایک سائیڈ میں بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسری طرف ایک بڑا کمرہ تھا۔ جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"یہ محفوظ کمرہ ہے۔ فرمائیے"...... منیجر نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہاں ایک خفیہ ایکریمین سائنسی اڈہ ہے۔ وہاں شراب کی سپلائی آپ کے سٹور سے کی جاتی ہے۔ ہم اس سلسلے میں ایک بڑا آرڈر

دینا چاہتی ہیں"...... صالحہ نے کرسی پر بیٹھتے ہی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ ریڈ لیب کی بات کر رہی ہیں لیکن وہاں کی سپلائی کے آرڈر تو وہاں کے چیف پرچیز آفیسر جناب مارتھن کے ذریعے ہی ملتے رہتے ہیں۔ آپ کا کیا تعلق ہے"...... مینجر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہمارا تعلق بھی بنتا ہے تب ہی ہمیں یہاں آنا پڑا ہے۔ اصل مسئلہ سپلائی لے جانے والوں کا ہے۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ریڈ لیب کے خلاف شوگرانی ایجنٹ کام کر رہے ہیں اور وہ شراب کی سپلائی سے ہی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں"...... صالحہ نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے مس مارگریٹ۔ سپلائی لے جانے والے تو ریڈ لیب کے صرف بیرونی حصے تک ہی محدود رہتے ہیں"...... مینجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کون لے جاتا ہے سپلائی۔ کون ساتھ جاتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"سپلائی تو ہمارے بڑے گودام سے کی جاتی ہے اور کنوائے انچارج ہمارا سیل سپروائزر جیکب ہے۔ آپ نے اگر مزید بات کرنی ہے تو اس سے کر لیں۔ میں تو صرف آرڈر دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیکب صاحب یہاں آسکتے ہیں"...... صالحہ نے پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ وہ مستقل بڑے گودام میں ہی رہتے ہیں لیکن ایک منٹ میں معلوم کرتا ہوں۔ مجھے یاد آرہا ہے کہ دو روز پہلے وہ مجھے کہہ رہا تھا کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور وہ ایک ہفتے کی چھٹی کر کے آرام کرنا چاہتا ہے"...... مینجر نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"جوزف بول رہا ہوں۔ جیکب موجود ہے یہاں"...... مینجر نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اس نے اوکے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال درست ثابت ہوا۔ وہ ایک ہفتے کی چھٹی پر ہے۔ اب تو آپ کی اس سے ایک ہفتے بعد ہی ملاقات ہو سکتی ہے"...... مینجر نے کہا۔

"نہیں۔ ہم ایکریمیا سے خصوصی طور پر اسی کام کے لئے یہاں آئی ہیں اور ہم نے فوراً واپس بھی جانا ہے۔ آپ اس کی رہائش گاہ کا پتہ بتا دیں۔ ہم اس سے وہیں مل لیں گی اور پھر اس سے رپورٹ لے کر ہم واپس چلی جائیں گی"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اب سمجھ گیا ہوں۔ آپ کو حکومت ایکریمیا نے چیکنگ کے لئے یہاں بھیجا ہے۔ اسی لئے آپ محفوظ کمرے کی بات کر رہی تھیں۔ ویسے آپ فکر نہ کریں۔ یہاں سب اوکے ہے"۔ مینجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے ہونا بھی چاہئے۔ وہ پتہ"...... صالحہ نے کہا۔

"جیکب لارڈز پلازہ کے فلیٹ نمبر ایک سو ایک چوتھی منزل پر رہتا ہے ۔ اکیلا آدمی ہے ۔ اس نے شادی نہیں کی"...... جوزف نے پتہ بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ شکریہ ۔ ویسے آپ خاصے سمجھدار ہیں ۔ میرے خیال میں آپ کو یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں ہے کہ ہماری یہاں آمد اور آپ سے ہونے والی گفتگو کا کسی کو علم نہیں ہونا چاہئے ۔ کیونکہ یہ سیکرٹ ہے "...... صالحہ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ آپ بے فکر رہیں "...... مینجر جوزف نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور صالحہ اس کا شکریہ ادا کر کے اس کمرے سے دفتر اور پھر وہاں سے سٹور سے ہوتی ہوئی باہر آ گئی ۔ اس کی ساتھی بھی اس کے پیچھے تھیں ۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار اس سڑک کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس پر لارڈز پلازہ تھا ۔ کاکانہ جزیرے میں پہنچ کر انہوں نے سب سے پہلے یہاں کا تفصیلی نقشہ دیکھا تھا اور پھر صرف نقشہ دیکھنے تک ہی اپنے آپ کو محدود نہ رکھا تھا بلکہ رہائش اور کار کا بندوبست کرنے کے بعد انہوں نے کار میں سوار ہو کر نقشے کے مطابق پورے کاکانہ جزیرے کو گھوم پھر کر دیکھ لیا تھا ۔ جزیرہ بہت بڑا بھی نہ تھا اس لئے وہ ایک دن میں اس کی شہری آبادی کو اچھی طرح دیکھ لینے میں کامیاب ہو گئی تھیں ۔ کاکانہ جزیرے کے صرف شمالی حصے میں شہری آبادی تھی ۔ باقی تینوں اطراف میں گھنے جنگل تھے جہاں دور دور تک صرف چھوٹے چھوٹے گاؤں تھے لیکن ان جنگلوں

میں بھی حکومت کاکانہ کی طرف سے باقاعدہ پختہ سڑکیں بنائی گئی تھیں اور فون اور بجلی کا نظام بھی قائم کیا گیا تھا لیکن صالحہ اور اس کی ساتھیوں نے اپنی توجہ فی الحال شہری آبادی تک ہی رکھی ہوئی تھی کیونکہ ویسے ان جنگلوں میں گھومنے سے وہ مشکوک بھی ہو سکتی تھیں ۔ انہیں بتا دیا گیا تھا کہ کافرستان ساڈان اور ایکریمین ایجنٹ بھی یہاں پہنچ چکے ہیں اس لئے وہ بے حد محتاط انداز میں کام کر رہی تھیں ۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار چار منزلہ رہائشی پلازہ کے سامنے پہنچ گئی ۔ ایک طرف باقاعدہ پارکنگ بنی ہوئی تھی اور وہاں کافی تعداد میں کاریں بھی موجود تھیں ۔ صالحہ نے کار پارکنگ میں روکی کیونکہ ڈرائیونگ سیٹ پر وہ خود موجود تھی ۔ کار سے اتر کر وہ پانچوں ایک لفٹ کی طرف بڑھ گئیں وہاں بیک وقت تین لفٹیں کام کر رہی تھیں کیونکہ لوگ مسلسل آ جا رہے تھے جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی ۔ چوتھی منزل پر پہنچ کر وہ طویل راہداری سے گزرتی ہوئیں آگے بڑھتی چلی گئیں اور چند لمحوں بعد وہ فلیٹ نمبر ایک سو ایک کے دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئیں ۔ دروازے پر جیکب کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی ۔ دروازہ بند تھا ۔ صالحہ نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی ۔

" کون ہے "...... اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" مارگریٹ "...... صالحہ نے ایکریمین لہجے میں کہا تو اندر سے چرچرانے کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا ۔ ایک لمبے چوڑے ٹھوس جسم کا آدمی جس کے جسم پر بنیان اور پتلون تھی ۔ دروازے

پر نمودار ہوا۔

"آپ ۔ آپ کون ہیں"........ اس نے حیرت سے صالحہ اور اس کے پیچھے موجود اس کی چاروں ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مینیجر جوزف صاحب نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے ۔ ایک ضروری بات کرنی ہے ۔ کیا آپ ہمیں اندر آنے کے لئے نہ کہیں گے"........ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوزف نے بھیجا ہے ۔ اوہ ۔ اچھا ۔ آیئے تشریف لایئے"۔ دروازے کے درمیان کھڑے جیکب نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا اور صالحہ اور اس کی ساتھی لڑکیاں اندر داخل ہو گئیں ۔ جیکب نے عقب میں دروازہ بند کیا اور پھر وہ انہیں لے کر ایک بڑے کمرے میں آ گیا جسے ڈرائینگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا ۔ یہ لگژری فلیٹ تھا اور چار پانچ کمروں پر مشتمل تھا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گی"........ جیکب نے پوچھا۔

"فی الحال کچھ نہیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ آپ سے چند ضروری باتیں کرنی ہیں ۔ صالحہ نے کہا اور جیکب سر ہلاتا ہوا ان کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جی فرمایئے"........ جیکب نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق ایکریمیا کی ایک سرکاری خفیہ ایجنسی سے ہے ۔ آپ کو تو معلوم ہو گا کہ کاکانہ میں ایکریمیا کا ایک خفیہ سائنسی اڈہ موجود

ہے جسے عام طور پر ریڈ لیب کہا جاتا ہے"........ صالحہ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ۔ معلوم ہے"........ جیکب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"حکومت کو خفیہ اطلاع ملی ہے کہ شوگرانی ایجنٹ اس ریڈ لیب کو تباہ کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں اور یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ ریڈ لیب کو سامان کی سپلائی کرنے والے افراد میں سے کوئی ان کا مخبر ہے ۔ ہمیں یہاں اس پوائنٹ کو چیک کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے ۔ ہمیں معلوم ہے کہ آپ کا سٹور وہاں شراب سپلائی کرتا ہے اور سپلائی کے عملی طور پر انچارج آپ ہیں ۔ اس لئے ہمیں آپ کے پاس آنا پڑا ہے"........ صالحہ نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی اطلاع درست ہے ۔ واقعی میں شراب سپلائی کرنے کا انچارج ہوں لیکن اگر آپ کا خیال ہے کہ ہمارا آدمی مخبری کر رہا ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ ہمارے آدمی صرف بیرونی ایریئے تک ہی جا سکتے ہیں ۔ آگے نہیں"........ جیکب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ شراب کی سپلائی ریڈ لیب نمبر ایک پر کرتے ہیں یا نمبر دو پر"........ صالحہ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نمبر ایک ۔ نمبر دو ۔ کیا مطلب ۔ یہ دو کیسے ہو گئیں ۔ یہاں تو ایک ہی ریڈ لیب ہے آج تک تو میں نے دوسری کے بارے میں نہیں سنا"........ جیکب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور صالحہ بے

اختیار ہنس پڑی۔

" مسٹر جیکب ۔آپ صرف بزنس کرتے ہیں ۔ یہ خفیہ معاملات اس قدر سادہ نہیں ہوتے جس قدر آپ کا بزنس ۔یہاں ایک نہیں دو ریڈ لیب ہیں اور دونوں علیحدہ علیحدہ علاقوں میں ہیں اور دونوں کو علیحدہ علیحدہ سپلائی ہوتی ہے ۔ خطرہ لیب نمبر ایک کی طرف سے ہے ۔ آپ یہ بتائیں کہ آپ جس لیب کو شراب سپلائی کرتے ہیں وہ کس علاقے میں ہے اس طرح میں سمجھ جاؤں گی"........ صالحہ نے بڑی ذہانت سے لیب کا علاقہ معلوم کرنے کے لئے جال پھیلایا تھا۔

" ڈوشان جنگل میں جو لیب واقع ہے ۔ وہاں "........ جیکب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہم یہاں پہلی بار آئی ہیں ۔ اس لئے آپ پلیز نقشے کو دیکھ کر نشاندہی کریں"........ صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں موجود تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے کھول کر درمیانی میز پر رکھ دیا۔جیکب اس پر جھک گیا۔

"یہی علاقہ ہے ۔جہاں آپ نے یہ سرخ رنگ کا دائرہ لگایا ہوا ہے ۔ یہی ڈوشان جنگل کہلاتا ہے"........ جیکب نے جواب دیا تو صالحہ اور اس کی ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے۔

"آپ خود وہاں جاتے رہتے ہیں"........ صالحہ نے کہا۔

" جی ہاں بے شمار بار گیا ہوں کیونکہ بڑی سپلائی کے وقت بطور ڈیوٹی مجھے ساتھ جانا پڑتا ہے"........ جیکب نے کہا۔

" تو پھر یہ لیجئے پنسل اور نقشہ دیکھ کر ذرا تفصیل سے اس پر مارکنگ کر دیجئے ۔ آپ اپنے گودام سے لیب تک کن راستوں سے جاتے ہیں"........ صالحہ نے جیکٹ کی جیب سے سرخ پنسل نکال کر جیکب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور جیکب نقشے پر جھک گیا ۔پہلے اس نے اس علاقے پر نشان لگایا جہاں ان کا بڑا گودام تھا اور پھر اس نے پنسل سے لکیر بناتے ہوئے سڑکوں کی نشاندہی کرنا شروع کر دی لکیر اس نشان زدہ علاقے تک پہنچی اور پھر اس علاقے کے انتہائی شمال میں واقع ایک گاؤں پر جا کر رک گئی۔

" اس گاؤں کا نام فیلڈ ہے ۔زیادہ بڑا گاؤں نہیں ہے ۔اس گاؤں کا سب سے بڑا سرخ رنگ کا مکان گاؤں کے سردار کا سمیر کا ہے ۔اس کے احاطے سے راستہ کھلتا ہے اور ٹرک نیچے اتر جاتے ہیں اور پھر ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ کر رک جاتے ہیں ۔وہاں مال سپلائی کر کے ٹرک واپس آ جاتے ہیں ۔ تمام آفیسرز وہاں موجود ہوتے ہیں جو مال چیک کر کے وصول کرتے ہیں اور رسید دے دیتے ہیں"۔جیکب نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" او ۔کے ۔ بے حد شکریہ مسٹر جیکب ۔اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ آپ نے ہماری آمد اور اس ساری گفتگو اور کارروائی کے بارے میں زبان نہیں کھولنی ۔ ورنہ آپ جانتے ہیں کہ ایکریمیا کے خفیہ ادارے کیا نہیں کر سکتے"........ صالحہ نے نقشہ سمیٹ کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں بالکل کسی سے ذکر نہیں کروں گا"۔ جیکب نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"او۔کے۔اب اجازت۔تعاون کا شکریہ"...... صالحہ نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ چند لمحوں بعد ان کی کار ایک بار پھر اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے سب کچھ معلوم کر لیا ہے صالحہ۔ لیکن اب پروگرام کیا ہے"...... فائزہ نے کہا۔

"پروگرام کیا بنانا ہے۔اب مکمل تیاری کر کے ہم اس لیب کے بیرونی حصے میں گھسیں گی۔یہ ایکریمین لامحالہ ہر جگہ عورتوں کی مخصوص تعداد رکھتے ہیں۔ہم نے وہاں موجود اپنے قدوقامت کی عورتوں کو مار کر ان کا میک اپ کرنا ہے۔اس کے بعد آگے بڑھیں گے"...... صالحہ نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر وہاں عورتیں نہ ہوئیں تو"...... راحت نے کہا۔

"تو پھر ہمیں مجبوراً مرد بننا پڑے گا"...... صالحہ نے جواب دیا اور کار بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

سرخ رنگ کی کار کاکانہ کی بڑی شاہراہ پر دوسری کاروں کے درمیان خاصی تیز رفتاری سے چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اس کا رخ شہری آبادی کے اس علاقے کی طرف تھا جو رہائشی کالونیوں کے لئے مخصوص تھا۔ڈرائیونگ سیٹ پر ریگی تھی جبکہ اس کے ساتھ ایک لمبے قد کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔عقبی سیٹ خالی تھی۔

"کیا ڈاکٹر فریگی اس اڈے کے بارے میں تفصیلات جانتا ہو گا مادام"...... نوجوان نے ریگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔وہ وہاں کافی عرصے تک کام کر چکا ہے۔میں نے بڑی جدوجہد کے بعد اس کا سراغ لگایا ہے"...... ریگی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور نوجوان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔کار ابھی کچھ ہی آگے بڑھی تھی کہ اچانک ریگی کی جیکٹ سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز ابھرنے لگی۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ٹرانسمیٹر کال" .... ریگی نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر جانے کا اشارہ دینا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر کے بعد اس نے کار سائیڈ پر کر کے روک دی ۔ ٹوں ٹوں کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں ۔ ریگی نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما ٹرانسمیٹر نکالا ۔ یہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر تھا ۔ ریگی نے اس کا بٹن دبایا تو اس میں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"روجر کالنگ ۔ اوور" .... بولنے والا بار بار کال دے رہا تھا ۔

"یس ۔ ریگی اٹنڈنگ یو ۔ اوور" .... ریگی نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا ۔

"مادام ۔ آپ کے لئے ایک اہم اطلاع ہے ۔ ایکریمیا کا ایجنٹ کراؤن جزیرے پر موجود ہے اور نہ صرف موجود ہے بلکہ آپ کے خلاف کام کرنے کے لئے خصوصی طور پر یہاں آیا ہے ۔ اوور" .... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"کراؤن ۔ اوہ کیسے رپورٹ ملی ۔ تفصیل بتاؤ ۔ اوور" .... ریگی نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"کراؤن ہمارے ہی ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے ۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں ہوٹل کی فون ایکس چینج میں کام کرتا ہوں ۔ اس نے کمرے سے کسی میکملن نامی آدمی کو کال کیا ۔ میکملن کو میں جانتا ہوں وہ ایکریمین ہے اور یہاں مخبری کا خفیہ دھندہ کرتا ہے ۔ میکملن کی وجہ سے میں نے کال سنی تو پتہ چلا کہ کال کراؤن کی طرف سے کی جا رہی

ہے اور اس نے میکملن سے آپ کو ٹریس کرنے کے لئے کہا ہے ۔ میکملن سے اس کے خاصے گہرے تعلقات ہیں اس لئے اس نے اس سے تفصیل سے بات کی ہے ۔ وہی بات جو میں نے آپ کو بتائی ہے ۔ اوور" .... روجر نے کہا ۔

"کیا یہ اصل نام سے تمہارے ہوٹل میں ٹھہرا ہے ۔ اوور" ۔ ریگی نے کہا ۔

"میں نے چیک کر لیا ہے ۔ وہ ڈاکٹر باب کے نام سے یہاں ٹھہرا ہے ۔ آج ہی اس نے کمرہ لیا ہے ۔ اوور" .... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"وہ یقیناً اکیلا نہ آیا ہو گا ۔ پورے گروپ کے ساتھ آیا ہو گا ۔ لیکن میں اس کی عادت سے واقف ہوں ۔ وہ ہوٹل میں اکیلا ہی ٹھہرنے کا عادی ہے ۔ اس کا گروپ کسی اور جگہ ٹھہرا ہوا ہو گا ۔ اس لئے اسے آسانی سے اغوا کیا جا سکتا ہے ۔ میں آرنلڈ کو کال کر کے تمہارے پاس بھیج دیتی ہوں ۔ تم اسے کراؤن کے کمرے کی نشاندہی کر دینا ۔ باقی کام وہ خود کر لے گا ۔ اوور" .... ریگی نے کہا ۔

"یس میڈم ۔ اوور" .... دوسری طرف سے کہا گیا اور ریگی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور کار کو آگے بڑھا کر جلد ہی وہ دوبارہ سڑک پر آ گئی ۔

"یہ کراؤن کون ہے مادام" .... نوجوان نے پوچھا ۔

"ایکریمین ایجنٹ ہے ..... ساڈان میں میرے ساتھ کام کر چکا ہے

خاصا تیز طرار اور ہوشیار ایجنٹ ہے۔اس کی یہاں آمد اور خاص طور پر میرے متعلق معلومات حاصل کرنے کا مطلب ہے کہ ہماری یہاں آمد کا علم ایکریمیا کو ہو چکا ہے۔اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس کے یہاں آتے ہی ہمیں اس کے بارے میں علم ہو گیا۔ورنہ وہ لامحالہ ہمارے لئے مسئلہ بن سکتا تھا"...... ریگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اسے اغوا کرنے کی بات کی ہے۔گولی مار کر ختم کر دینا تھا"...... نوجوان نے کہا تو ریگی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تاکہ اس کے گروپ کو ٹریس نہ کیا جاسکے اور اس کی لاش ملتے ہی اس کا گروپ چوکنا ہو جائے"...... ریگی نے ہنستے ہوئے کہا اور نوجوان شرمندہ سے انداز میں ہنس پڑا۔

"اوہ۔سوری مادام۔اب میں آپ کی ذہانت کا تو مقابلہ نہیں کر سکتا"...... نوجوان نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور ریگی نے مسکراتے ہوئے ایک بار پھر سائیڈ پر گاڑی لے جانے کا اشارہ دینا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سڑک کے کنارے بنے ہوئے پیٹرول پمپ اور اس سے ملحقہ ریستوران کے سامنے کار روک چکی تھی۔ریستوران کے باہر برآمدے میں ہی پبلک فون بوتھ موجود تھا۔کار روک کر ریگی نیچے اتری تو نوجوان بھی نیچے اتر آیا۔

"تم اندر ریستوران میں چلو جانسن میں فون کر کے آرہی ہوں"۔ ریگی نے نوجوان سے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا ریستوران کے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ریستوران تقریباً خالی ہی تھا۔وہ ایک میز پر جا کر بیٹھ گیا۔اسی لمحے ویٹر اس کے قریب پہنچ گیا۔

"ابھی ٹھہرو۔میری ساتھی خاتون فون کرنے میں مصروف ہے۔اس کے آنے پر آرڈر دوں گا"...... جانسن نے کہا اور ویٹر "یس سر" کہہ کر واپس چلا گیا۔تھوڑی دیر بعد ہی ریگی ریستوران میں داخل ہوئی اور سیدھی اس میز کی طرف بڑھ آئی جس پر جانسن بیٹھا ہوا تھا۔

"میں نے آرنلڈ کو کال کر کے روجر کے پاس جانے کا کہہ دیا ہے۔اب ہم اس وقت تک یہیں رہیں گے جب تک کراؤن اغوا ہو کر اڈے پر پہنچ نہیں جاتا"...... ریگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو اشارے سے بلوایا۔ویٹر کے قریب آنے پر اس نے اسے شراب کا آرڈر دے دیا۔

"اگر کراؤن ایکریمیا کا ایجنٹ ہے تو کیا وہ اتنی آسانی سے آرنلڈ کے ہاتھ چڑھ جائے گا"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ویسے تو شاید ایسا نہ ہو سکتا۔لیکن اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ اسے قطعاً اس بات کا علم نہیں ہے کہ ہمیں اس کی یہاں آمد اور اپنی مخالفت کا علم ہو چکا ہے۔اس لئے وہ مطمئن ہو گا اور اس اطمینان کی وجہ سے شاید وہ مار کھا جائے۔ویسے میں نے آرنلڈ کو تفصیلی ہدایات دے دی ہیں۔اگر کراؤن اغوا نہ ہو سکا تو وہ اسے گولی سے اڑا دے گا"...... ریگی نے جواب دیا۔

"اسی لمحے ویٹر شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس میز پر رکھ گیا اور ان دونوں نے شراب گلاسوں میں ڈال کر اس کے گھونٹ لینے شروع کر دیئے۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ویٹر تیزی سے ان کے قریب آیا۔

"آپ کا نام روزی ہے مس"....... ویٹر نے قریب آکر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا میرا فون آیا ہے"....... ریگی نے چونک کر کہا۔

"یس مس۔" ویٹر نے کہا اور ریگی اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی کاونٹر کی طرف بڑھ گئی جہاں رسیور ایک طرف رکھا ہوا موجود تھا۔ ریگی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ روزی بول رہی ہوں"....... ریگی نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں میڈم۔ کام مکمل ہو گیا ہے"....... دوسری طرف سے آرنلڈ کی آواز سنائی دی۔

"پہلی شرط کے مطابق یا دوسری شرط کے مطابق"....... ریگی نے کہا۔

"پہلی شرط کے مطابق ہی کام ہو گیا اور انتہائی آسانی سے۔ وہ پوری طرح مطمئن تھا"....... آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حریف کمپنیوں کو تو اس کام کی تکمیل کا علم نہیں ہو سکا"۔ ریگی نے پوچھا۔

"نو میڈم۔ ہم نے مکمل طور پر جائزہ لے کر کام مکمل کیا ہے"۔

آرنلڈ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اس کا ہر طرح سے خیال رکھنا۔ بہتر یہی ہے کہ مال سیلڈ ہی رہے۔ میں ایک اور کاروباری میٹنگ میں جا رہی ہوں۔ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد واپس آؤں گی"....... ریگی نے کہا۔

"یس میڈم"....... دوسری طرف سے آرنلڈ نے جواب دیا اور ریگی نے "اوکے" کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر ہاتھ کے اشارے سے اس نے جانسن کو بلایا۔ اسے پیمنٹ کرنے کا کہہ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد اس کی کار ایک بار پھر تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"میڈم۔ میرا خیال ہے کہ آپ ڈاکٹر فریگی کی بجائے پہلے اس کراؤن سے نمٹ لیں تو زیادہ بہتر ہے"....... جانسن نے کہا۔

"کراؤن سے صرف اس کے ساتھیوں کے بارے میں ہی معلوم کرنا ہے اور بس۔ اس سے زیادہ اہم ہمارا مشن ہے۔ جب تک ہمیں اس سٹور کا صحیح محل وقوع اور اس کی اندرونی کیفیت کا علم نہ ہو جائے ہم ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اس لئے اس ڈاکٹر سے ملنا کراؤن سے ملنے سے زیادہ اہم کام ہے"....... ریگی نے کہا اور جانسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً نصف گھنٹے کی مزید ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئے اور پھر ایک درمیانے درجے کی کوٹھی کے سامنے جا کر ریگی نے کار روکی۔ ستون پر ڈاکٹر فریگی کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔ کار روک کر ریگی نیچے اتری اور اس نے کال بیل

کا بٹن دبا دیا ۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر نکلا جس کا انداز اور لباس ہی بتا رہا تھا کہ وہ ملازم ہے ۔

" ڈاکٹر صاحب سے کہو کہ روزی آئی ہے ۔ ہماری ان سے فون پر بات ہو چکی ہے "........ ریگی نے ملازم سے کہا۔

" یس میڈم ۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں ۔ آپ کار اندر لے آئیں "........ ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس چلا گیا جبکہ ریگی اور جانسن دوبارہ کار میں بیٹھ گئے ۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور ریگی کار اندر پورچ میں لے گئی جہاں پہلے ہی ایک کار موجود تھی ۔ کار روک کر وہ دونوں نیچے اترے تو اسی لمحے پھاٹک بند کر کے ملازم واپس آگیا۔

" آیئے ۔ ڈرائینگ روم میں تشریف رکھیئے ۔ میں ڈاکٹر صاحب کو اطلاع کرتا ہوں "۔ ملازم نے کہا اور پھر انہیں برآمدے کے کونے میں بنے ہوئے ایک درمیانے سائز کے ڈرائینگ روم میں چھوڑ کر واپس چلا گیا ۔ ڈرائینگ روم کا فرنیچر خاصا پرانا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا ایکریمی اندر داخل ہوا ۔ اس کی آنکھوں پر نظر کا چشمہ تھا اور جسم پر گاؤن پہنا ہوا تھا ۔ ہاتھ میں ایک چھڑی تھی ۔ ریگی اور جانسن دونوں سمجھ گئے کہ یہی ڈاکٹر فریگی ہو گا ۔ وہ دونوں اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ۔

" تشریف رکھیئے ۔ میرا نام ڈاکٹر فریگی ہے "........ بوڑھے آدمی نے قریب آکر کہا۔

" میرا نام روزی ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں مسٹر جانسن "۔ ریگی نے اپنا اور اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر رسمی جملوں کی ادائیگی کے بعد وہ تینوں صوفوں پر بیٹھ گئے ۔

" آپ نے فون پر کہا تھا کہ آپ میری بیٹی جولینا کا کوئی اہم پیغام لے کر آ رہی ہیں ۔ کیا پیغام ہے وہ تو مجھے ہر ہفتے باقاعدگی سے فون کرتی رہتی ہے اور ابھی پرسوں اس کا فون آیا تھا ۔ اس نے تو کسی اہم بات کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا "........ ڈاکٹر نے قدرے حیرت اور پریشانی کے ملے جلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یہ بات تو میں نے صرف اس لئے کہی تھی کہ آپ ملاقات کا وقت دے دیں ۔ ورنہ میری تو آپ کی بیٹی سے ملاقات ہی نہیں ہوئی "........ ریگی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں "........ ڈاکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر صاحب ۔ آپ کا کانہ میں موجود ایکریمین خفیہ اڈے میں کام کر چکے ہیں اور ہمیں اس اڈے کا درست محل وقوع اور اس کا اندرونی نقشہ اور خاص طور پر اس میں موجود اس سٹور کا محل وقوع چاہئے جس میں ریڈ بلاسٹ نامی جدید میزائل کو سٹور کیا گیا ہے ۔ اگر آپ یہ سب بتا دیں تو ہم آپ کو آپ کا منہ مانگا معاوضہ ادا کرنے کے لئے تیار ہیں اور کسی کو اس کی کانوں کان خبر بھی نہ ہو گی "........ ریگی نے براہ

راست بات کرتے ہوئے کہا تو تو ڈاکٹر کے چہرے پر یکلخت شعلے سے لپک اٹھے ۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔

" اگر آپ میرے گھر میں موجود نہ ہوتیں تو میں لامحالہ پولیس کو بلا لیتا ۔ آپ برائے مہربانی تشریف لے جائیں ۔ ڈاکٹر فریگی جیسا سائنسدان غدار نہیں ہو سکتا اور نہ مجھے رقم کی ضرورت ہے اور نہ میں کچھ بتاؤں گا "....... ڈاکٹر نے تیز لہجے میں کہا ۔

" ڈاکٹر ۔ آپ جتنی دولت کہیں ۔ آپ کو مل سکتی ہے "....... ریگی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا ۔

" میں لعنت بھیجتا ہوں ایسی دولت پر اور تم اب فوراً یہاں سے نکل جاؤ ۔ فوراً ۔ ورنہ میں پولیس بلا لوں گا "........ ڈاکٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔

" او ۔ کے ڈاکٹر ۔ ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ تو سودا تھا ۔ اگر تم نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی "........ ریگی نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف قدم بڑھا دیئے ۔ جانسن بھی اس کے پیچھے تھا پھر جیسے ہی ریگی دروازے کے قریب پہنچی ۔ اچانک اس کا بازو گھوما اور بوڑھا ڈاکٹر چیختا ہوا اچھل کر نیچے قالین پر جا گرا ۔

" باہر جا کر سب کو ختم کر دو جانسن ۔ لیکن خیال رکھنا کہ شور نہ ہو "........ ریگی نے ڈاکٹر کو ضرب لگانے کے ساتھ ہی جانسن سے کہا اور جانسن بھاگتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا ۔ ڈاکٹر نیچے گر کر اٹھنے

کی کوشش کر رہا تھا کہ ریگی نے لات چلائی اور ڈاکٹر کے حلق سے ایک بار پھر ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ ساکت ہو گیا ۔ اس کی عینک اور چھڑی دور جا گری تھی ۔

" رقم لے لیتے تو اچھے رہتے ڈاکٹر "...... ریگی نے کہا اور ایک طرف پڑے صوفے پر جا کر اطمینان سے بیٹھ گئی ۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جانسن واپس آ گیا ۔

" وہ ملازم تھے ۔ دونوں کی گردنیں توڑ دی ہیں "........ جانسن نے اندر آ کر کہا ۔

" اب اس ڈاکٹر کو اٹھا کر صوفے پر بٹھا دو اور سٹور سے رسی لے کر اس کے ہاتھ عقب میں باندھ دو ۔ اب یہ خود ہی سب کچھ بتلائے گا "........ ریگی نے کہا اور جانسن نے اس کی ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیا ۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر کے ہاتھ عقب میں باندھے جا چکے تھے ۔

" اب اسے ہوش میں لے آؤ ۔ لیکن خیال رکھنا اسے جواب دینے کے قابل رہنا چاہئے "........ ریگی نے کہا اور جانسن سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس نے ڈاکٹر کے دونوں گالوں پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے ۔ پانچویں یا چھٹے تھپڑ پر ڈاکٹر چیخ مار کر ہوش میں آ گیا اور جانسن پیچھے ہٹ گیا ۔

" یہ ...... یہ ...... یہ کیا کیا تم نے ۔ اوہ ۔ اوہ "....... ڈاکٹر نے اٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے انتہائی پریشان اور کربناک لہجے میں کہا ۔

" ڈاکٹر کی عینک قالین سے اٹھا کر اس کی آنکھوں پر لگا دو "........

ریگی نے بڑے مطمئن لہجے میں جانسن سے کہا۔اور جانسن نے آگے بڑھ کر قالین پر پڑی ہوئی ڈاکٹر کی عینک اٹھائی اور پھر اس کی آنکھوں پر لگا دی۔

" دیکھو ڈاکٹر۔ ہم نے بہر حال یہ معلومات تو حاصل کرنی ہی ہیں۔ تم چاہے معاوضہ لے کر معلومات ہمیں دو یا اپنی بوڑھی ہڈیاں تڑوا کر اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ بولو۔ معاوضہ لو گے .... یا تمہاری ہڈیاں توڑنے کا کام شروع کیا جائے"......... ریگی نے سرد لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ نہیں۔ میں غدار نہیں ہوں۔ میں مر تو سکتا ہوں لیکن غداری نہیں کر سکتا"......... ڈاکٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

" جانسن۔ خنجر نکالو اور اپنا کام شروع کر دو"........ ریگی نے تیز لہجے میں کہا اور جانسن نے کوٹ کی جیب سے ایک خنجر نکالا اور دوسرے لمحے کمرہ ڈاکٹر کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔جانسن نے ایک ہی وار میں ڈاکٹر کا آدھا ناک اڑا دیا تھا۔

" بولو۔ ورنہ اس بار آنکھیں نکال دوں گا"........... جانسن نے سرد لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ ہرگز نہیں"......... ڈاکٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

" کام جاری رکھو جانسن"......... ریگی نے سفاک لہجے میں کہا اور پھر تو جیسے کمرے میں ڈاکٹر کی چیخوں کا طوفان سا آ گیا۔

" جانسن نے انتہائی بیدردی اور سفاکی سے ڈاکٹر کے جسم پر خنجر کے

زخم ڈالنے شروع کر دیئے۔ ڈاکٹر کئی بار بے ہوش ہوا لیکن خنجر کے ہر اگلے وار سے وہ خود ہی تکلیف کی شدت سے ہوش میں آ جاتا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ مجھے پانی پلاؤ۔ رک جاؤ"........ اچانک ڈاکٹر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پھر بے ہوش ہو گیا۔

" پانی لے آؤ اور اس کے زخموں پر ڈال دو۔ تاکہ خون نکلنا بند ہو جائے اور اس کے حلق میں بھی ڈالو"......... ریگی نے کہا اور جانسن نے خون آلود خنجر ایک طرف رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا پانی سے بھرا ہوا جگ موجود تھا۔اس نے پانی ڈاکٹر کے زخموں پر ڈالا اور پھر اس کا منہ کھول کر پانی اس کے حلق میں اتارنا شروع کر دیا۔ پانی حلق سے نیچے اترتے ہی ڈاکٹر کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا تو جانسن نے جگ میں موجود باقی پانی بھی اس کے زخموں پر انڈیلا اور پیچھے ہٹ کر اس نے جگ ایک طرف رکھا اور خون آلود خنجر دوبارہ اٹھا لیا۔ ڈاکٹر مسلسل کراہ رہا تھا۔اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔

" اب بولو ڈاکٹر۔ لیکن خیال رکھنا۔ مجھے آدھی سے زیادہ معلومات پہلے سے ہی حاصل ہیں اس لئے اگر تم نے غلط بیانی کی تو پھر تمہارا انجام اس سے بھی زیادہ عبرت ناک ہو سکتا ہے"۔ ریگی کا لہجہ پہلے کی طرح سفاک ہی تھا۔

"تم ...... تم کیا پوچھنا چاہتی ہو" ...... ڈاکٹر نے کراہتے ہوئے کہا۔

"ساری تفصیل جو تم جانتے ہو" ...... ریگی نے کہا تو ڈاکٹر نے رک رک کر بتانا شروع کر دیا اور اس بار اس نے واقعی سب کچھ بتا دیا ریگی نے اس سے سوالات کر کے باقی ماندہ معلومات بھی اس سے حاصل کیں اور پھر وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"آؤٹ کر دو اسے" ...... ریگی نے جانسن سے کہا اور جانسن نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑا ہوا خون آلود خنجر ڈاکٹر کے سینے میں اتار دیا۔ ڈاکٹر کے حلق سے آخری کربناک چیخ نکلی اور وہ چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔

"خنجر نکال کر صاف کر لو۔ اس کے ہاتھ بھی کھول دو اور اس کی لاش کو نیچے پھینک دو اور گھر میں اس طرح چیزوں کو الٹ پلٹ دو کہ یہ ڈکیتی کی واردات معلوم ہو" ...... ریگی نے جانسن سے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان اور مسرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں کیونکہ وہ ڈاکٹر سے انتہائی اہم معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار اس رہائشی کالونی سے نکل کر ایک بار پھر اندرون شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"ڈاکٹر نے خاصی معلومات فراہم کر دی ہیں" ...... جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ انتہائی قیمتی معلومات حاصل ہو گئی ہیں۔ اب ہم اطمینان سے فائنل آپریشن کی منصوبہ بندی کر سکیں گے" ...... ریگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو اس کراؤن اور اس کے گروپ کا خاتمہ کرنا ہو گا"۔ جانسن نے کہا اور ریگی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ریکھا اور کاشی دونوں تیز تیز قدم اٹھاتیں سپر سٹور کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئیں اور ایک طرف کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان کی طرف بڑھ گئیں وہ دونوں اس وقت مقامی میک اپ میں تھیں۔

"جی فرمائیے"...... کاؤنٹر کے عقب میں کھڑے نوجوان نے ان کے قریب آتے ہی کاروباری لہجے میں پوچھا۔

"مسٹر لارک سے ملنا ہے۔ انہیں کہیں کہ پاور ایجنسی نے ہمیں بھیجا ہے"...... ریکھا نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دائیں ہاتھ پر سیڑھیاں اوپر جا رہی ہیں۔ اوپر باس کا دفتر ہے آپ مل لیں"...... نوجوان نے کہا اور ریکھا اور کاشی دونوں سر ہلاتی ہوئی مڑیں اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئیں۔ اوپر واقعی ایک دفتر تھا جس کے دروازے پر چیئرمین لارک کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ دروازہ بند تھا ریکھا نے دروازے پر دستک دی۔

"یس۔ کم ان پلیز"...... اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور ریکھا نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتی ہوئی اندر داخل ہو گئیں۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا اور اسے انتہائی جدید اور قیمتی فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔ دفتری میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا نوجوان موجود تھا جو ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"تشریف رکھیئے۔ مجھے کاؤنٹر سے بتایا گیا ہے کہ آپ کو پاور ایجنسی نے بھیجا ہے۔ فرمائیے"...... لارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ریکھا ہے اور یہ میری اسسٹنٹ کاشی ہے"...... ریکھا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مادام آپ خود۔ اوہ۔ آپ نے مجھے بلوا لینا تھا"۔ لارک کے چہرے پر انتہائی تیزی سے حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے اور وہ جلدی سے میز کے پیچھے سے باہر آ گیا۔

"کام ہمارا ہے۔ اس لئے ہمیں خود آنا پڑا ہے۔ بیٹھو"...... ریکھا نے کہا اور خود بھی وہ ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔ کاشی بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔

"پہلے آپ فرمائیے کہ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گی"...... لارک نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ تم بیٹھو"...... ریکھا نے کہا اور لارک خاموشی سے سامنے رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔ لارک کافرستان کا فارن ایجنٹ

تھا اور اسے پاور ایجنسی کے کاکانہ آنے کے متعلق اطلاع پہلے ہی سرکاری طور پر مل چکی تھی۔

"ہم نے یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ ساتھ ایک نئی سروس جسے پنک فورس کا نام دیا گیا ہے اسے تلاش کرنا ہے اور ان کا خاتمہ کرنا ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"یس مس۔ مجھے پہلے ہی اطلاع دی جا چکی ہے اور میں نے اس سلسلے میں خاصا کام کر بھی لیا ہے۔ مجھے آپ کی طرف سے رابطے کا انتظار تھا"...... لارک نے کہا۔

"گڈ۔ کیا کام کیا ہے تم نے"...... ریکھا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ میں نے اطلاع ملتے ہی اپنے آدمیوں کو کاکانہ جزیرے میں آنے والے تمام راستوں پر پھیلا دیا تھا۔ اس کے علاوہ شہر میں بھی میرے آدمی کام کرتے رہے اور مجھے جو اطلاعات ملی ہیں اس کے مطابق پانچ لڑکیوں کے ایک گروپ کو مشکوک قرار دیا گیا۔ یہ پانچوں لڑکیاں ایکریمین ہیں۔ میں نے ان کی نگرانی کا حکم دے دیا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ یہ گروپ ایکریمین اڈے کو سپلائی کرنے والے ایک ادارے کے رکن ناٹو سے ملی ہیں۔ میرے آدمی نے ان کے جانے کے بعد میری ہدایت پر ناٹو کو گھیر لیا اور پھر ناٹو سے جو کچھ معلوم ہوا اس سے یہ بات کنفرم ہو گئی کہ یہی ہمارا مطلوبہ گروپ ہے کیونکہ انہوں نے ناٹو سے ریڈ لیب کے بارے میں ہی معلومات حاصل کی تھیں۔

میرے آدمیوں نے ان کی رہائش گاہ چیک کر لی ہے اور ان کی نگرانی بھی کر رہے ہیں"...... لارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے ان کی رہاش گاہ"...... ریکھا نے پوچھا۔

"پیلس روڈ پر سپر پلازہ نام کی ایک بڑی کمرشل عمارت ہے۔ اس کا ایک بڑا تہہ خانہ انہوں نے ہائر کر رکھا ہے۔ اس تہہ خانے کا نمبر زیرو تھری ہے۔ اس عمارت کے نیچے اس قسم کے دو تہہ خانے ہیں"۔ لارک نے جواب دیا۔

"انہوں نے کوئی کار بھی ہائر کی ہو گی"...... ریکھا نے پوچھا۔

"یس میڈم اور وہ ایک ہی کار میں اکٹھی گھومتی رہتی ہیں"۔ لارک نے جواب دیا۔

"اپنے آدمیوں سے پوچھو کہ اس وقت یہ پانچوں کہاں ہیں"۔ ریکھا نے کہا تو لارک سر ہلاتا ہوا اٹھا اور میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈارن سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ آواز واضح طور پر ریکھا اور کاشی دونوں کو سنائی دے رہی تھی شاید لارک نے فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا۔

"لارک بول رہا ہوں ڈارن۔ وہ پانچ ایکریمین لڑکیوں کے گروپ کے بارے میں تازہ ترین معلومات کیا ہیں"...... لارک نے پوچھا۔

"ناٹو سے ملنے کے بعد وہ کافی دیر تک اپنی رہائش گاہ میں رہیں۔ اس کے بعد وہ مین مارکیٹ پہنچیں وہاں کے سب سے بڑے شراب کے

سٹور میں گئیں اور کافی دیر تک وہاں مینجر کے دفتر میں رہیں ۔اس کے بعد وہاں سے نکل کر وہ ایک رہائشی پلازہ میں گئیں اور اس رہائشی پلازہ میں رہنے والے ایک آدمی جیکب کے فلیٹ میں کافی دیر تک رہیں ۔اس کے بعد واپس اپنی رہائش گاہ میں آ گئیں اور اس وقت وہیں ہیں"........ دوسری طرف سے تفصیلی جواب دیتے ہوئے بتایا گیا۔

" او کے ۔نظر میں رکھنا انہیں"......... لارک نے کہا اور رسیور رکھ کر واپس ریکھا اور کاشی کی طرف مڑ آیا۔

"آپ نے لاؤڈر پر رپورٹ سن لی ہو گی ڈارن کی"......... لارک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیا تمہارے آدمی ان پانچوں کو بے ہوش کر کے اس عمارت سے نکال سکتے ہیں"........ ریکھا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

" یس میڈم ۔لیکن ایک بات عرض کر دوں میڈم ۔یہ پانچوں لڑکیاں خاصی تیز اور فعال بتائی گئی ہیں ۔ابھی تک انہیں اس بات کا احساس نہیں ہوا کہ ان کی نگرانی کی جا رہی ہے ۔اس لئے وہ پوری طرح مطمئن ہیں ۔لیکن اگر ایک بار بھی انہیں اس بات کا احساس ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ چکنی مچھلی کی طرح ہمارے ہاتھ سے پھسل جائیں"........ لارک نے جواب دیا۔

" تم انہیں راکش روڈ کی عمارت ایسٹ ون ایٹ پر پہنچوا دو ۔یہ ہمارا خاص اڈہ ہے ۔اس کے بعد وہ قبر میں اتر جائیں گی"......... ریکھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ کام تو وہیں اس کمرشل عمارت میں ہی آسانی سے ہو سکتا ہے مادام ۔بے ہوش کرنے والی گیس کی بجائے زہریلی گیس فائر کی جا سکتی ہے"......... لارک نے جواب دیا۔

" نہیں ۔انہیں ختم کرنے سے پہلے میں ان سے تفصیلی بات چیت کرنا چاہتی ہوں"......... ریکھا نے کہا۔

" یس مادام ۔میرا مطلب صرف اتنا تھا کہ اس کے بعد انہیں بچ کر نہیں نکلنا چاہئے"....... لارک نے کہا۔

" تم ہمیں احمق سمجھتے ہو لارک"........ ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔نہیں مادام ۔میری یہ جرأت کہاں ۔میں نے تو بس ایک خدشے کا اظہار کیا تھا"........... لارک نے معذرت آمیز لہجے میں کہا۔

" آئندہ محتاط رہ کر بات کیا کرنا ۔بولو ۔کب تک پہنچ جائیں گی یہ"۔ریکھا نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" دو گھنٹوں کے اندر مادام"........ لارک نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی کاشی بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

" احتیاط کرنا ۔ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کی نگرانی کر رہی ہو"....... ریکھا نے کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس ۔کیا مطلب ۔کیا آپ کا مطلب پاکیشیا کے علی عمران صاحب سے ہے"........... لارک نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں ۔کیا تم اسے جانتے ہو"........ ریکھا نے حیرت بھرے لہجے

میں پوچھا۔

"یس مادام۔ میں طویل عرصہ تک پاکیشیا میں کام کر چکا ہوں۔ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں"......... لارک نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو اچھا ہوا۔ تم اپنے آدمیوں کو اس کے بارے میں تفصیلات بتا کر انہیں تلاش کرنے کا کہہ دو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ بھی یہاں آئے ہوئے ہوں"......... ریکھا نے کہا۔

"لیکن مادام آپ نے تو کہا تھا کہ نئی فورس یہاں آ رہی ہے۔ ایک گروپ کی موجودگی میں دوسرے گروپ کی کیا ضرورت ہے"۔ لارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے لارک۔ یہ لوگ حد سے زیادہ عیار اور شاطر ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے نئی فورس کا چکر ہی اس لئے چلایا ہو کہ ہماری تمام توجہ اس نئی فورس کی طرف رہے اور وہ خاموشی سے اپنا کام کر جائیں"......... ریکھا نے کہا۔

"اوہ۔ یس مادام۔ واقعی آپ بے حد ذہین ہیں۔ او کے۔ میں اپنے آدمیوں کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ انہیں اغوا کرتے وقت بھی انتہائی احتیاط سے کام لیں اور اس کے ساتھ ساتھ عمران اور ان کے ساتھیوں کو بھی تلاش کریں۔ یہ میرا دعویٰ ہے مادام کہ اگر عمران اور ان کے ساتھی واقعی کاکانہ آئے ہیں تو وہ کم از کم میرے آدمیوں سے نہ بچ سکیں گے"......... لارک نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور ریکھا سر ہلاتی ہوئی واپس بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی۔ کاشی بھی اس کے

پیچھے ہی مڑی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتی واپس نیچے جنرل سٹور کے ہال میں پہنچیں اور چند لمحوں بعد وہ سٹور سے باہر آ چکی تھیں۔

"مادام۔ کیا یہ گروپ واقعی اس قدر احمق ہو گا کہ اب تک اپنی نگرانی بھی چیک نہ کر سکا ہو گا"..... کاشی نے کار میں بیٹھتے ہی کہا۔

"نئے لوگوں سے ایسی حماقت کی توقع تو کی جا سکتی ہے۔ میں بھی جب نئی تھی تو اسی طرح کام کرتی تھی"۔ ریکھا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کاشی بھی بے اختیار ہنس دی۔

کاکانہ جزیرے کی ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی میں اس وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس موجود تھی ۔ وہ آج ہی پاکیشیا سے کاکانہ پہنچی تھی ۔ یہ کوٹھی یہاں کے ایک ایجنٹ نے پہلے ہی ان کے لئے خرید لی تھی ۔ اس میں دو کاروں کے ساتھ ساتھ ضرورت کا دیگر سامان بھی پوری طرح موجود تھا ۔ یہ ایجنٹ جس کا نام راہول تھا مقامی آدمی تھا ۔ یہاں کاکانہ میں ایک گیم کلب کا مالک تھا اور یہاں کی زیرزمین دنیا میں کافی اثرورسوخ کا مالک تھا ۔ کمرے میں اس وقت صفدر، کیپٹن شکیل اور خاور موجود تھے ۔ جولیا اور تنویر ابھی تھوڑی دیر پہلے راہول کے ساتھ کار میں بیٹھ کر کہیں گئے تھے ۔

" اس بار عمران کو کیوں نظرانداز کیا گیا ہے صفدر"...... خاور نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے کہ چیف نے اس بار عمران کو نظرانداز کر

دیا ہے ۔ لیکن میرا خیال دوسرا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"کیا"...... خاور نے چونک کر پوچھا ۔

" میرا خیال ہے کہ عمران علیحدہ رہ کر کام کر رہا ہو گا ۔ وہ ایسا آدمی نہیں ہے کہ اسے نظرانداز کیا جا سکے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" لیکن اگر ایسا ہوتا تو چیف ہمیں بتا نہ دیتا ۔ اسے یہ بات چھپانے کی کیا ضرورت تھی"...... خاور نے بحث کرتے ہوئے کہا ۔

" عمران اپنی مرضی سے کام کرتا ہے خاور اور میں نے محسوس کیا ہے کہ چیف کو بھی اس کا کہنا ماننا پڑتا ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ عمران کی ہی خواہش ہو کہ اس کے سیٹ اپ کو اوپن نہ کیا جائے" ۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تمہاری بات درست ہے صفدر ۔ میں نے اس پر غور کیا ہے اور میرے نقطہ نظر سے چونکہ اس بار پاکیشیا نے ایک نیا گروپ میدان میں اتارا ہے اس لئے عمران نے علیحدہ رہ کر کام کرنے کا فیصلہ کیا ہو گا کیونکہ یہ اطلاعات تو مل چکی ہیں کہ کافرستان نے اس نئے گروپ کو چیک کرنے کے لئے پاور ایجنسی کو یہاں بھیجا ہے اور پاور ایجنسی عمران سے براہ راست واقف ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور جولیا اور تنویر اندر داخل ہوئے ۔ راہول ان کے ساتھ نہ تھا ۔

"اس نئے گروپ کا تو پتہ چل گیا ہے ۔انہوں نے ایک کمرشل عمارت کے نیچے تہہ خانے میں اڈا بنایا ہوا ہے" .... جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس قدر جلد کیسے پتہ چل گیا" .... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے معلوم تھا کہ مادام ریکھا نے لامحالہ انہیں ٹریس کرنے کے لئے یہاں کے کسی ایسے آدمی کی خدمات حاصل کرنی ہیں جس کا تعلق کافرستان سے ہو گا ۔چنانچہ میں نے راہول سے اس بارے میں معلومات حاصل کیں تو راہول نے بتایا کہ یہاں کے ایک سپر سٹور کا مالک لارک کافرستان کا ایجنٹ ہے اور اس نے اپنا پورا گروپ بنایا ہوا ہے اور وہ اس کے ایک آدمی کو جانتا ہے ۔میں اور تنویر راہول کے ساتھ اس آدمی کی تلاش میں گئے تھے اور اتفاق سے وہ اپنے فلیٹ میں مل گیا۔تنویر کے دو ہاتھ پڑنے پر اس نے بتا دیا کہ لارک گروپ نے اس نئے گروپ کو ٹریس کر لیا ہے اور اس کی نگرانی کی جا رہی ہے ۔یہ ایکریمین میک اپ میں ہیں" ...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے" .... صفدر نے کہا۔

"وہ اپنے طور پر مشن پر کام کرتے رہیں ۔ہم اپنے طور پر مشن مکمل کریں گے اور اس سلسلے میں ایک آدمی کا پتہ چلا ہے جو اس ایکریمین اڈے پر کام کرتا رہا ہے ۔میں نے راہول کو کہہ دیا ہے کہ وہ اس آدمی

کو اغوا کرا کر یہاں ہمارے پاس بھجوا دے ۔اس سے معلومات حاصل کرنے کے بعد ہم کوئی منصوبہ بندی کریں گے" .... جولیا نے جواب دیا اور صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

"اس آدمی کے پاس ہم چلے جاتے ہیں ۔اسے یہاں منگوانے کی کیا ضرورت ہے" .... خاور نے کہا۔

"وہ ایک بار کا مالک ہے اور وہیں بار کے اوپر ہی رہتا ہے ۔وہاں اس سے پوچھ گچھ نہیں ہو سکتی ۔اس لئے اسے یہاں منگوایا ہے تاکہ اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ ہو سکے" .... جولیا نے جواب دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" .... جولیا نے آواز بدل کر کہا۔

"راہول بول رہا ہوں" .... دوسری طرف سے راہول کی آواز سنائی دی ۔

"یس جولیا سپیکنگ ۔کیا رپورٹ ہے" .... جولیا نے اس بار اصل آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مادام ۔فرینک کو اغوا کر لیا گیا ہے ۔لیکن میں نے سوچا کہ اگر اس سے آپ نے پوچھ گچھ ہی کرنی ہے تو اسے ایک ایسے اڈے پر لے جایا جائے کہ بعد میں اسے ٹریس ہی نہ کیا جا سکے ۔اس لئے میں نے اسے اپنے ایک خفیہ اڈے پر پہنچا دیا ہے" ...... راہوال نے کہا۔

"کیا اسے زندہ واپس بھجوانا ہے"........ جولیا نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"یس مادام۔ وہ انتہائی لالچی آدمی ہے اگر اسے بھاری رقم دی جائے تو وہ نہ صرف معلومات مہیا کر دے گا بلکہ ہمارے ساتھ کام کرنے پر بھی آمادہ ہو جائے گا جبکہ دوسری صورت میں اس کا گروپ خاصا طاقتور ہے۔ اس کی لاش ملنے کے بعد یہ گروپ لامحالہ ہمیں ٹریس کرنے اور ہمارے خلاف کام کرنا شروع کر دے گا"........ راہول نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا اغوا ہونے کے بعد وہ ہم سے تعاون کرنے پر رضامند ہو جائے گا"........ جولیا نے کہا۔

"مادام۔ اسے جبراً اغوا نہیں کیا گیا بلکہ اس کے ایک دوست کو اس کے پاس پلاننگ کے تحت بھیجا گیا۔ وہ اسے لے کر کار میں باہر نکلا تو ایک اور کار میں ہمارے آدمیوں نے اس پر فائر کھول دیا۔ ساتھ ہی بے ہوش کر دینے والی گیس بھی فائر کی گئی۔ وہ دونوں بے ہوش ہو گئے تو انہیں دوسری کار میں ڈال کر اس خفیہ اڈے پر پہنچا دیا گیا ہے اور اس کے دوست کو ہوش میں لے آیا گیا ہے۔ اب اسے ہوش میں لایا جائے گا تو اس کا دوست اسے بتائے گا کہ اس پر حملہ اس کے کسی حریف گروپ نے کیا تھا لیکن اس کا دوست اسے ہماری مدد سے بچا لایا ہے۔ اس طرح وہ الٹا ہمارا ممنون ہو جائے گا"........ راہول نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح ہمارے سامنے آجانے پر تو وہ لامحالہ بدک جائے گا"........ جولیا نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"آپ اس بات کی فکر نہ کریں۔ وہ جس طبیعت کا آدمی ہے وہ میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ اسے اگر اس کا بدترین دشمن بھی بھاری رقم دے دے تو وہ اس سے بھی تعاون کرنے پر آمادہ ہو جانے والا آدمی ہے اور وہ ہمارے لئے انتہائی فائدہ مند ثابت ہو گا"........ راہول نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے یہ تمہارا خفیہ اڈہ"........ جولیا نے پوچھا۔

"میں نے اپنا خاص آدمی آپ کے پاس بھیج دیا ہے۔ کوڈ ہی گرین سگنل ہو گا۔ آپ اطمینان سے اس کے ساتھ آجائیں"........ راہول نے کہا اور جولیا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ خواہ مخواہ اسے بچانے کے چکر میں پڑا ہوا ہے"........ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ آدمی ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے تو ٹھیک ہے اسے مارنے کی ضرورت ہی کیا ہے"........ جولیا نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد راہول کا بھیجا ہوا آدمی وہاں پہنچ گیا۔ چونکہ کوڈ درست تھا اس لئے وہ سب اس کے ساتھ ہی کاروں میں بیٹھ کر اس خفیہ اڈے پر پہنچ گئے۔

"صرف صفدر میرے ساتھ اس آدمی سے ملاقات کرے گا"۔ جولیا نے اس اڈے پر پہنچنے کے بعد اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر سوائے

صفدر کے باقی سب باہر ہی ٹھہر گئے۔ جولیا اور صفدر، راہول کے ساتھ اس کمرے میں گئے جہاں ایک دبلا پتلا آدمی صوفے پر بے ہوش پڑا ہوا تھا اور ایک اور آدمی اس کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ ڈامرہ ہے۔ میرا ساتھی اور راڈرک کا دوست"........ راہول نے دوسرے آدمی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤں باس"..... ڈامرہ نے راہول سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ راہول نے کہا اور ڈامرہ نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن کھولا اور شیشی کا دھانہ صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اسے بند کر کے واپس جیب میں رکھ لیا۔ جولیا، صفدر اور راہول سامنے پڑے صوفوں پر بیٹھ گئے تھے۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"راڈرک۔ راڈرک۔ ہوش میں آؤ راڈرک"........ ڈامرہ نے آگے بڑھ کر راڈرک کو دونوں ہاتھوں کو جھنجوڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا۔ یہ کیا ہوا۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ وہ فائرنگ"...... راڈرک نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری جان بچ گئی راڈرک۔ ورنہ تمہارے مخالفوں نے تو اس بار تمہارا پتہ کاٹ ہی دیا تھا"........ ڈامرہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا انہوں نے۔ اوہ۔ وہ لازماً راجر گروپ ہو گا۔ میں ان سے اب نمٹ لوں گا۔ مگر"........ راڈرک نے سر جھٹکتے ہوئے کہا لیکن پھر اس کی نظریں راہول پر جم گئیں۔

"راہول تم"....... راڈرک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں۔ راہول اور ان کے مہمانوں نے تمہاری زندگی بچائی ہے انہوں نے تمہارے مخالفوں پر فائر کھول دیا اور وہ بھاگ گئے اور پھر راہول تمہیں اس تباہ شدہ گاڑی سے نکال کر یہاں لے آیا"۔ ڈامرہ نے کہا۔

"اوہ۔ بے حد شکریہ راہول تمہارا اور تمہارے مہمانوں کا بھی۔ میں احسان مند ہوں"........ راڈرک نے کہا۔

"اب اگر تم سے اس انداز میں ملاقات ہو گئی ہے تو کیوں نہ تمہیں دھندہ کرنے کا بھی موقع دے دیا جائے"....... راہول نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دھندہ۔ کیسا دھندہ"....... راڈرک نے چونک کر کہا۔ اس کی آنکھوں میں دھندے کا لفظ سنتے ہی یکلخت تیز چمک ابھر آئی تھی اور جولیا اور صفدر دونوں اس چمک کو دیکھ کر سمجھ گئے تھے کہ راہول نے اس کے متعلق جو کچھ کہا تھا وہ درست ہے۔

"میرے ان مہمانوں کا تعلق ایک تنظیم سے ہے اور یہ بھاری معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ انہیں ریڈلیب کے بارے میں تفصیلی معلومات چاہئیں۔ تم وہاں کافی عرصہ کام کر چکے ہو۔ اس لئے مجھے

خیال آگیا ہے کہ کیوں نہ یہ بھاری معاوضہ تمہیں مل جائے "۔ راہول نے کہا۔

" ریڈ لیب ۔ اوہ ۔ مگر وہ تو ایکریمین اڈہ ہے اور........ " راڈرک نے انتہائی پریشان سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور بات کرتے کرتے وہ یکلخت رک گیا تھا۔

" ہم تمہاری ہچکچاہٹ اور پریشانی سمجھتے ہیں مسٹر راڈرک ۔ لیکن اگر تمہیں یہ ضمانت دے دی جائے کہ تمہارا نام کسی صورت میں بھی سامنے نہ آئے گا تو تم کیا کہتے ہو ۔ ویسے ایک بات یہ بھی سن لو کہ ہم تمہیں یہ معاوضہ راہول کے کہنے پر دینے کے لئے تیار ہو گئے ہیں ورنہ ہماری بات چیت ایک اور آدمی سے تقریباً طے ہو چکی تھی اور ہم راہول کے ساتھ اس کو ملنے جا رہے تھے کہ راستے میں تم پر حملہ ہوتے دیکھا اور راہول کے کہنے پر ہم نے تمہارے حریفوں پر فائر کھول کر انہیں بھگا دیا "........ صفدر نے باوقار لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ اگر تم وعدہ کرو کہ میرا نام درمیان میں نہیں آئے گا تو میں تمہیں نہ صرف پوری تفصیلات مہیا کر سکتا ہوں بلکہ تمہاری اور بھی مدد کر سکتا ہوں ۔ لیکن معاوضہ میں اپنی مرضی کا ہی لوں گا ۔ راڈرک نے کہا۔

" کتنا معاوضہ لو گے " .... صفدر نے کہا۔

" ایک لاکھ ڈالر "........ راڈرک نے جلدی سے کہا۔

" سوری مسٹر راڈرک ۔ ہمیں جب یہ معلومات بیس ہزار ڈالر میں

مل رہی ہیں تو ہم اتنا معاوضہ کیوں ادا کریں ۔ مسٹر راہول ۔ آپ کے دوست کی جان بچ گئی ۔ فی الحال یہی کافی ہے ۔ آیئے ۔ اب ہم اس آدمی کے پاس چلیں "........ صفدر نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" ٹھیک ہے جناب ۔ راڈرک نے تو شاید یہ سمجھ لیا ہے کہ میرے مہمان ڈاکو ہیں ۔ ان کے پاس لوٹ کا مال ہو گا "........ راہول نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے ۔ ارے چلو پچاس ہزار ڈالر ہی دے دینا اور سنو کوئی آدمی تمہیں ایسی معلومات مہیا نہیں کر سکتا ۔ جیسی میں کروں گا "۔ راڈرک نے کہا۔

" مسٹر راڈرک ہم تمہیں تیس ہزار ڈالر دیں گے اور یہ دس ہزار ڈالر بھی اس لئے زائد دے رہے ہیں کہ تم نے وعدہ کیا ہے کہ تم ہماری مزید مدد کرو گے ۔ اب اگر تمہیں منظور ہو تو بات کرو ۔ ورنہ ہمارے پاس ضائع کرنے کے لئے مزید وقت نہیں ہے "........ صفدر نے کہا

" او ۔ کے ۔ ٹھیک ہے ۔ تیس ہزار ڈالر ہی دے دینا ۔ لیکن وہ وعدہ ضرور یاد رکھنا کہ میرا نام سامنے نہ آئے ۔ ورنہ ایکریمین مجھے کیا میرے سارے گروپ کو گولیوں سے اڑا دیں گے "........ راڈرک نے کہا۔

" ہم بار بار وعدہ کرنے کے عادی نہیں ۔ ایک بار کہہ دیا کہ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا "........ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔نکالو رقم"........ راڈرک نے کہا۔

"رقم موجود ہے۔ تمہیں مل جائے گی"......... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑے مالیت کے نوٹوں کی گڈیاں باہر نکال کر واپس جیب میں رکھ لیں۔

"ٹھیک ہے۔ تم کیا معلومات چاہتے ہو۔ کس قسم کی معلومات"......... راڈرک نے کہا۔

"مسٹر ڈامرہ"........ صفدر نے ڈامرہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ڈامرہ۔اب تم جاؤ۔تمہارا شکریہ"......... راہول نے کہا تو ڈامرہ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا اور اس کے بعد صفدر اور جولیا نے راڈرک سے ریڈ لیب کے بارے میں تفصیلات پوچھنا شروع کر دیں۔راڈرک نے بھی واقعی انتہائی تفصیل سے انتہائی قیمتی معلومات مہیا کر دی تھیں۔صفدر نے اسے مطلوبہ معاوضہ دیا اور پھر وہ جولیا کی کار میں بیٹھ کر واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔

"ہمیں وقت ضائع کئے بغیر ریڈ لیب سے اس ہتھیار کو نکالنا ہے اس لئے آج رات ہی مشن مکمل کیا جائے گا"........ جولیا نے راڈرک سے ملنے والی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ مشن کی تفصیلات طے کرنے میں مصروف ہو گئے۔

عمران اور ٹائیگر دونوں ایکریمی میک اپ میں ایک کار میں بیٹھے کاکانہ جزیرے کے انتہائی جنوبی حصے میں واقع ایک گیم کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔یہ گیم کلب شہر کے ہنگاموں سے ہٹ کر قدرے علیحدہ جگہ پر بنا ہوا تھا۔اس گیم کلب کا مالک روڈلف تھا جس کی ٹپ ٹائیگر نے پاکیشیا میں اپنے ایک دوست سے حاصل کی تھی اور اس وقت وہ اس ٹپ کے حوالے سے روڈلف سے ملنے جا رہے تھے۔روڈلف سے ملنے کا مقصد ایکریمین اڈے کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تھیں۔

"باس۔کیا اس بار ہم دونوں اس اڈے پر ریڈ کریں گے"۔ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔وہ ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جبکہ عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"نہیں۔تین مزید پارٹیاں ریڈ کرنے والی یہاں موجود ہیں اور دو

پارٹیاں انہیں روکنے والی ہیں ۔ ہم نیوٹرل ہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پانچ پارٹیاں ۔ اوہ ۔ مگر "...... ٹائیگر نے حیرت بھرے انداز میں چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ پانچ پارٹیاں اس وقت کاکانہ میں کام کر رہی ہیں ۔ ایک تو پاکیشیا کا ایک نیا گروپ ہے جس کا نام پنک فورس ہے ۔ اس گروپ میں پانچ لڑکیاں ہیں جس کی لیڈر مس صالحہ نامی ایک لڑکی ہے ۔ اصل مشن اس کے سپرد کیا گیا ہے ۔ جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی میدان میں اتری ہے ۔ اسے پنک فورس کو کور دینے اور اس کی ناکامی کی صورت میں مشن مکمل کرنے کے لئے کہا گیا ہے ۔ ایک اور گروپ ملک ساڈان کا ہے ۔ اس گروپ کا نام ریگی گروپ ہے ۔ یہ گروپ بھی یہ ہتھیار اڑانا چاہتا ہے ۔ ان کے مقابلے میں ایکریمین کا ایک گروپ ہے جس کا انچارج کراؤن نامی آدمی ہے ۔ کراؤن کے ذمے ریگی گروپ کا خاتمہ ہے ۔ اس کے علاوہ کافرستان سے پاور ۶ ایجنسی یہاں پہنچی ہوئی ہے جس کی انچارج ریکھا ہے ریکھا کے ذمے پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہے اور کراؤن ریکھا کی بھی امداد کرے گا اور یہ سب پارٹیاں یہاں پہنچ چکی ہیں اور لامحالہ کام شروع بھی کر چکی ہوں گی "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اور ہم "...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم اس بار صرف مبصر ہیں ۔ کانفرنس کے مندوبین نہیں ہیں ۔

عمران نے جواب دیا۔

" آپ کا مطلب ہے کہ اس بار ہم صرف نگرانی کریں گے ۔ لیکن کس طرح "...... ٹائیگر نے کہا۔

" اس طرح کہ ہم وہ ہتھیار حاصل کر لیں گے اور لامحالہ تینوں پارٹیاں وہ ہتھیار حاصل کرنے کے لئے ہمارے پیچھے دوڑیں گی اور انہیں روکنے والی دونوں پارٹیاں ان کے پیچھے ۔ اس طرح ریس شروع "...... عمران نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ تو آپ اپنے طور پر پہلے ہتھیار حاصل کر لینا چاہتے ہیں "۔ ٹائیگر نے کہا۔

" کوشش تو یہی ہو گی ۔ اصل بات یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ۔ پنک فورس اور ریگی گروپ تینوں نے لامحالہ اس ایکریمین اڈے میں داخل ہونا ہے اور کراؤن اور ریکھا نے انہیں روکنا ہے ۔ اس لئے لازماً پانی پت کی یہ جنگ اڈے کے باہر یا اندر برپا ہو گی اس لئے نگرانی صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ہم بھی وہیں موجود ہوں "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد کار گیم کلب کی عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑی اور پھر ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھ گئی ۔ پارکنگ میں خاصی تعداد میں کاریں موجود تھیں ۔ ٹائیگر نے کار پارکنگ میں روکی اور وہ دونوں نیچے اتر کر کلب کی طرف بڑھ گئے ۔ کلب میں آنے جانے والے افراد کھاتے پیتے گھرانوں کے لوگ لگ

رہے تھے ۔ کلب کے ہال میں ہر طرف جوئے کی مشینیں نصب تھیں اور لوگ جوا کھیلنے میں مصروف تھے لیکن ہال کا ماحول انتہائی پرامن اور پرسکون تھا ۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف موجود کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جس پر ایک نوجوان کھڑا تھا ۔

" مسٹر روڈلف سے ملنا ہے "....... عمران نے کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" اوہ ۔ کیا نام بتاؤں انہیں "....... کاؤنٹر مین نے کاؤنٹر پر پڑے ہوئے انٹرکام کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا ۔

" انہیں کہہ دیں کہ پاکیشیا سے مسٹر ستار نے ان کی ٹپ دی ہے "....... عمران نے کہا تو کاؤنٹر مین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور رسیور اٹھا کر اس نے ایک نمبر پریس کر دیا ۔

" کاؤنٹر سے بول رہا ہوں جناب ۔ دو ایکریمیز آپ سے ملنا چاہتے ہیں ۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں پاکیشیا سے مسٹر ستار نے آپ کی ٹپ دی ہے "....... کاؤنٹر مین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور رکھ دیا ۔

" بائیں ہاتھ پر راہداری ہے ۔ اس کے آخر میں ان کا کمرہ ہے ۔ وہ آپ کے منتظر ہیں "....... کاؤنٹر مین نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا ۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا ۔ اس پر روڈلف کے نام کی پلیٹ لگی ہوئی تھی ۔ عمران نے دروازے پر دستک دی ۔

" یس ۔ کم ان پلیز "....... اندر سے ایک آواز سنائی دی ۔ لہجہ ایکریمی ہی تھا ۔ عمران نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور وہ اندر داخل ہو گیا ۔ یہ ایک خوبصورت انداز میں سجا ہوا دفتر تھا جس کے کونے میں موجود بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر ایکریمی بیٹھا ہوا تھا ۔ عمران اور اس کے پیچھے ٹائیگر کے دفتر میں داخل ہوتے ہی وہ ادھیڑ عمر ایکریمی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔

" میرا نام روڈلف ہے "....... اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا ۔

" رابرٹ اور مائیکل "....... عمران نے اپنا اور ٹائیگر کا نام بتاتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ مصافحہ اور رسمی فقرات کے بعد صوفوں پر بیٹھ گئے ۔

" آپ تو ایکریمیز ہیں پھر آپ نے پاکیشیا کے ستار صاحب سے کیسے ٹپ حاصل کر لی "....... روڈلف نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" مسٹر ستار ایکریمیا آتے جاتے رہتے ہیں "....... عمران نے جواب دیا ۔

" اوہ ۔ اچھا ٹھیک ہے ۔ فرمایئے ۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں "۔ روڈلف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" مسٹر روڈلف ۔ ہمیں یہاں موجود ایکریمین سائنسی اڈے کے بارے میں معلومات چاہئیں "....... عمران نے کہا ۔

" اڈے کے بارے میں معلومات ۔ کیوں "....... روڈلف نے بری

طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"کیوں کے جواب میں معقول معاوضہ پیش کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ نہیں۔ سوری۔ میں خود ایکریمی ہوں اور آپ بھی ایکریمی ہیں اس لئے اپنے ہی اڈے کے خلاف میں کیسے کام کر سکتا ہوں"۔ روڈلف نے کہا۔

"آپ نے کیسے سمجھ لیا کہ ہم اڈے کے خلاف کام کریں گے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خلاف کام نہیں کریں گے تو پھر آپ کو معلومات خریدنے کی کیا ضرورت ہے"۔ روڈلف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مسٹر روڈلف۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ ہم ایکریمین ہوتے ہوئے ایکریمیا کے مفادات کے خلاف کام کریں گے۔ یہ بات نہیں۔ آپ صرف ایک گیم کلب چلاتے ہیں۔ آپ کو کبھی ایسے حالات سے نہیں گزرنا پڑا جو انتہائی پیچیدہ ہوتے ہیں۔ میں آپ کو مختصر طور پر بتا دیتا ہوں تا کہ آپ صحیح پس منظر سمجھ سکیں۔ اصل بات یہ ہے کہ چند روز بعد اس اڈے کے اندر ایک خفیہ ہتھیار کا تجربہ ہونے والا ہے۔ اس کی سکیورٹی کے لئے حکومت ایکریمیا کے سکیورٹی ایجنٹ وہاں کام کر رہے ہیں لیکن حکومت کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت ساڈان کے ایجنٹ انتہائی خفیہ طریقے سے یہ ہتھیار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ایکریمیا اور ساڈان کے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات موجود ہیں۔ اس لئے

ساڈان نے اپنے ایجنٹ براہ راست بھیجنے کی بجائے ایک غیر متعلقہ تنظیم کے آدمی یہاں بھیجے ہیں جن کے متعلق کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ کون ہیں۔ اس لئے حکومت ایکریمیا نے بھی ہماری تنظیم کو یہاں ان ایجنٹوں کو روکنے کے لئے بھیجا ہے تا کہ براہ راست ایکریمیا کے سرکاری ایجنٹ سامنے نہ آئیں کیونکہ دونوں ممالک کے خفیہ مخبر اطلاعات ایک دوسرے کو مہیا کر دیتے ہیں اور اس مخبری کی غرض سے اڈے کا محل وقوع بھی ہمیں نہیں بتایا گیا لیکن یہ کہا گیا ہے کہ ہم صرف ان ایجنٹوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کریں لیکن مسٹر روڈلف اصل بات یہ ہے کہ اب کا کانہ میں موجود لاکھوں افراد میں سے ہم ان خفیہ ایجنٹوں کو بغیر کسی اطلاع کے تو نہیں تلاش کر سکتے۔ اس لئے ہم نے یہ منصوبہ بندی کی ہے کہ ہم اس اڈے کی خفیہ نگرانی کریں۔ یہ ایجنٹ لامحالہ اس اڈے میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ اس طرح ہم انہیں آسانی سے شناخت کر کے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ ہمیں یہ ٹپ ملی ہے کہ آپ اڈے کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں اس لئے ہم آپ کے پاس آئے ہیں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن اس کے باوجود میں معذرت خواہ ہوں میں یہ معلومات مہیا نہیں کر سکتا۔ یہ میرے اصول کے خلاف ہے کہ میں اپنے ہی ملک کے خلاف کام کروں۔ آپ کسی اور سے رابطہ کر لیں"۔ روڈلف نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ معلومات رکھتے ہیں لیکن بتانا نہیں چاہتے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں ۔ میں نے بتایا ہے کہ یہ میرے اصول کے خلاف ہے"۔ روڈلف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او ۔ کے ۔ اب اصول تو بہرحال اصول ہی ہوتا ہے"........ عمران نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں ایک بار پھر معذرت خواہ ہوں"........ روڈلف نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"معاوضہ آپ کی مرضی کا دیا جا سکتا ہے"........ عمران نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ یہ اصول کا مسئلہ ہے ۔ معاوضہ کی بات نہیں ہے"۔ روڈلف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر میز کے اوپر سے گھسٹتا ہوا ٹائیگر کے سامنے قالین پر ایک دھماکے سے جا گرا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر کی لات گھومی اور روڈلف کی کنپٹی پر پڑنے والی ضرب نے اسے ایک جھٹکے سے ساکت کر دیا۔ عمران نے جھک کر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران سیدھا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک پیر اس کی گردن پر رکھ دیا لیکن دباؤ نہ ڈالا۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی

روڈلف نے آنکھیں کھولیں۔ عمران نے نہ صرف پیر کا دباؤ ڈال دیا بلکہ پیر کو ذرا سا موڑ بھی دیا اور روڈلف کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا۔

"یہاں سے کوئی خفیہ راستہ ہے باہر جانے کا۔ بولو"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو ذرا سا اور موڑ کر پھر واپس کر دیا۔

"بتاؤ ورنہ اس بار تمہاری روح بھی زخمی ہو جائے گی"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں...... ہاں ہے........ مم۔ مم۔ مجھے کچھ نہ کہو۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں"...... روڈلف نے سب اصول وغیرہ بھول کر ہکلاتے ہوئے کہا۔

"راستہ بتاؤ"........ عمران نے پیر کو دوبارہ موڑتے ہوئے کہا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ پلیز۔ فار گاڈ سیک۔ یہ عذاب ہٹا لو۔ بتاتا ہوں"........ روڈلف نے ڈوبتے ہوئے مگر انتہائی کربناک لہجے میں کہا اور عمران نے پیر پیچھے ہٹا لیا۔

"بتاؤ"...... عمران نے کہا اور روڈلف نے راستہ بتانا شروع کر دیا جو اس کمرے سے نکل کر کلب کی عقبی سڑک پر جا کر نکلتا تھا۔ عمران نے پیر اس کی گردن سے ہٹا کر بوٹ کی ٹو اس کی کنپٹی پر پوری قوت سے جڑ دی۔ روڈلف کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"اس سے تفصیل سے بات ہو گی ۔ تم کار عقبی سڑک پر لے آؤ۔ میں اسے اٹھا کر لے آتا ہوں"...... عمران نے کہا۔ تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ عمران نے جھک کر قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے روڈلف کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر اس عقبی راستے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بے ہوش روڈلف کو کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان ڈال کر اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ رہائش گاہ پر پہنچ کر ٹائیگر نے روڈلف کو کار سے باہر نکالا اور پھر اٹھا کر کمرے میں لایا اور ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

"اسے اچھی طرح باندھ دو ۔ اس سے شاید طویل مذاکرات ہوں"۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں نائلون کی باریک رسی کا بنڈل موجود تھا ۔ اس نے روڈلف کو کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ دونوں بند کر دیئے ۔ چند لمحوں بعد روڈلف کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔

"بیٹھ جاؤ"......... عمران نے کہا اور ٹائیگر ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا ۔ چند لمحوں بعد روڈلف نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر شدید تکلیف کے تاثرات ابھر آئے ۔ شاید

لاشعوری طور پر وہ ابھی اسی تکلیف میں مبتلا تھا۔

"مسٹر روڈلف ۔ تم نے محسوس کر لیا ہو گا کہ تکلیف کسے کہتے ہیں"......... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تت ۔ تم ۔ تم نے کیا کیا تھا۔ مم ۔ میری روح اب تک لرز رہی ہے"........ روڈلف نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہم ایکریمیا کے مفاد میں کام کر رہے ہیں مسٹر روڈلف ۔ اور ایکریمیا کا مفاد تمہارے اصولوں سے زیادہ قیمتی ہے ۔ جہاں تک اس تکلیف کا تعلق ہے یہ صرف ایک اشارہ تھا۔ اب تم ایک ایسے اڈے پر ہو جہاں تمہاری آواز یا چیخ و پکار سننے والا کوئی نہیں ہے ۔ اب اگر تم نے پھر اصول پر قائم رہنے والی بات کی ۔ تو پھر تم ایک ایسے عذاب سے گزرو گے جس کے بعد شاید تم عذاب کے معنی ہی ہمیشہ کے لئے بھول جاؤ"......... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ تو کیا تم مجھے گیم کلب سے نکال لائے ہو ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ میرے آدمی"......... روڈلف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے خفیہ راستے کا پتہ لاشعوری طور پر بتایا تھا اس لئے اسے خود بھی اس بارے میں یاد نہ تھا۔

"ہم تمہیں تمہارے خفیہ راستے سے نکال لائے ہیں"......... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ مگر ۔ مگر ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا اوہ مجھے یاد آ رہا ہے کہ

اس غیر انسانی تکلیف کے وقت شاید تم خفیہ راستے کا ہی پتہ پوچھ رہے تھے“ .... روڈلف نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔اس لئے کہ وہاں تم سے اس انداز میں بات چیت کرنے کا موقع نہ ملتا۔اب تم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ایکریمیا کے مفادات کے مقابلے میں تم اپنے خود ساختہ اصول پر قائم رہنا چاہتے ہو یا اڈے کے بارے میں معلومات ہمیں مہیا کرنے پر تیار ہو۔یہ بھی بتا دوں کہ تقریباً تین چوتھائی معلومات ہمیں پہلے سے ہی حاصل ہیں اس لئے کسی قسم کی غلط بیانی تمہارا انجام انتہائی عبرت ناک ہی بنا سکتی ہے“۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم۔تم کس قسم کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو“۔روڈلف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اس اڈے کے متعلق وہ سب کچھ جو تم جانتے ہو۔تفصیل سے بتا دو“۔عمران نے کہا۔

”میں تو اس کے صرف بیرونی حصے تک ہی جاتا رہا ہوں۔اندر تو سائنسدان جاتے ہیں۔عام آدمی جا ہی نہیں سکتا“........ روڈلف نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔جو کچھ تم جانتے ہو بتا دو۔لیکن آخری بار کہہ رہا ہوں کہ غلط بیانی ناقابل معافی ہو گی“........ عمران نے کہا تو روڈلف نے اڈے کا محل وقوع بتانا شروع کر دیا۔اس نے جو تفصیلات بتائیں اس کے بعد عمران نے مختلف سوالات کر کے مزید تفصیلات بھی

معلوم کر لیں اور جب اسے احساس ہو گیا کہ وہ اب مزید کچھ نہیں جانتا تو اس نے سوالات بند کر دیئے۔

”اب بتاؤ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔اگر تم یہی باتیں وہیں اپنے دفتر میں ہی بتا دیتے تو شاید تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ بھی مل جاتا۔لیکن اب تمہیں معاوضہ تو نہیں مل سکتا البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں گولی سے اڑا دیا جائے تاکہ تم کسی کو یہ راز بتا ہی نہ سکو“۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں.....وہ۔وہ..... تو میں اپنے اصول کی وجہ سے مجبور تھا۔پلیز مجھے مت مارو۔میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گا۔میں اپنا منہ بند رکھوں گا“........ اس بار روڈلف نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

”چونکہ تم نے اصول کی بات کی ہے اور اصول پر عمل بھی کیا تھا اور مجھے بااصول لوگ پسند ہیں۔اس لئے میں تمہاری جان بخشی کر رہا ہوں لیکن اگر تم نے کسی کو ایک حرف بھی ہماری اور اپنی ملاقات کے متعلق بتایا تو پھر نتیجے کا تصور تم خود کر لینا“........ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”مم۔مم۔میں کسی کو نہ بتاؤں گا۔میں وعدہ کرتا ہوں“۔ روڈلف نے جلدی سے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ایک اس کی کنپٹی پر پڑا تھا۔ایک ہی بھرپور ضرب سے روڈلف کی گردن

سائیڈ پر جھک گئی۔ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

"ٹائیگر۔ اسے اٹھا کر کار میں ڈالو اور کسی بھی ویران جگہ پر اتار کر واپس آجاؤ"........ عمران نے ساتھ کھڑے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور خود وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران ایک راہداری کراس کر کے ایک اور کمرے میں داخل ہوا جہاں میز پر ایک فون موجود تھا۔ اس نے کرسی گھسیٹ کر اس میز کے نزدیک کی جس پر فون رکھا ہوا تھا اور پھر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ باہر سے کار سٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ ٹائیگر ہدایت کے مطابق روڈلف کو باہر لے جا رہا ہے۔ اس نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رافٹ کرافٹ وڈ کارپوریشن"........ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رافٹ سے بات کرائیں۔ میں پرنس بول رہا ہوں"........ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ رافٹ بول رہا ہوں"........ بولنے والے کا لہجہ خاصا کرخت تھا۔

"کاش تمہارا نام سافٹ ہوتا۔ کم از کم سافٹ آواز میں تو بات کرتے۔ اب تو یوں لگتا ہے کہ جیسے بولنے کی بجائے غرا رہے ہو"۔

عمران نے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ لیکن مجھے تو بتایا گیا ہے کہ کوئی پرنس بات کر رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ اگر سافٹ لہجے میں بات کی تو پرنس پر رعب ہی نہ پڑے گا"........ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے جواب دیا گیا۔

"اچھا تو تم رعب ڈالنے کے لئے اس طرح غرا رہے تھے۔ اس طرح رعب تو اس پرنس پر کیا پڑتا البتہ اس نے سرکاری چڑیا گھر والوں کو ضرور فون کر دینا تھا"........ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے زوردار قہقہے کی آواز سنائی دی۔

"یہاں کاکانہ میں تو نہ کوئی سرکاری چڑیا گھر ہے اور نہ پرائیویٹ"۔ رافٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے جدید دور ہے۔ اب وہ جالی دار پنجروں والے چڑیا گھر متروک ہو گئے ہیں"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رافٹ نے ایک زوردار قہقہہ مارا۔ وہ واقعی دل کھول کر ہنس رہا تھا۔

"تمہارے ہنسنے کی رفتار یہی رہی تو کاکانہ کی ساری آکسیجن تمہارے پھیپھڑوں نے جذب کر لینی ہے۔ تمہاری ذمے جو کام میں نے لگایا تھا وہ شاید ویسے کا ویسا ہی رہ جائے گا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کام میں نے پہلے ہی کر لیا ہے عمران صاحب۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس میری نظروں میں ہے۔ ان کی رہائش گاہ میں خصوصی آلات پہلے

ہی میں نے نصب کر دیئے ہیں"...... رافٹ نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خصوصی آلات۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آپ نے یہی کہا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مکمل نگرانی کرنی ہے۔ چنانچہ میں نے ان کی یہاں آمد سے پہلے ہی اپنے ذرائع سے معلوم کرا لیا کہ انہوں نے یہاں کے ایک فارن ایجنٹ راہول کے ذریعے یہاں ایک رہائش گاہ بک کرا لی ہے جس کے اندر دو کاریں بھی موجود ہیں۔ راہول کے گروپ میں میرے بھی آدمی موجود ہیں چنانچہ میں نے رہائش گاہ اور کاروں میں خفیہ اور خصوصی ٹیلی کام ویو بٹن فٹ کرا دیئے ہیں۔ اس لئے اب ان کی بھرپور اور مکمل نگرانی ہو رہی ہے"۔ رافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے کچھ کیا بھی ہے یا پکنک ہی مناتے رہے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"خاصا کام کر لیا ہے انہوں نے۔ راہول کے ذریعے انہوں نے یہاں کے ایک آدمی کو قابو کیا ہے اور اس سے ریڈ لیب کی پوری تفصیلات معلوم کر لی ہیں اور آج رات وہ ریڈ لیب پر دھاوا بولنے کی تیاری کر چکے ہیں"۔ دوسری طرف سے رافٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ وہ فلم جس میں ان کی یہ ساری پلاننگ موجود ہو۔ لے کر میرے پاس آجاؤ"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے پاس۔ یعنی پاکیشیا"...... دوسری طرف سے چونک کر

کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں کاکانہ سے ہی بول رہا ہوں۔ کارن ہلز کالونی کی کوٹھی نمبر ون فائیو نائن سے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھا کہ آپ پاکیشیا سے کال کر رہے ہیں"۔ رافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم فوراً آجاؤ۔ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ پھر تفصیلی باتیں ہوں گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"خواہ مخواہ روڈلف والی سردردی مول لی۔ رافٹ نے تو کام ہی مکمل کر لیا تھا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد کار کی آواز دوبارہ باہر سے سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا۔

"کہاں پہنچا آئے ہو اسے"...... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"یہاں سے کافی دور ایک پارک میں ڈال آیا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رافٹ سے میری فون پر بات ہوئی ہے۔ میں نے اسے یہیں بلایا ہے۔ وہ آنے والا ہوگا۔ تم اسے ساتھ لے کر یہاں آجاؤ۔ آج کی رات میرا خیال ہے مشن کی اہم ترین رات ہے۔ اس سے تفصیلی بات چیت کے بعد ہم بھی آج رات کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر لیں گے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

کراؤن کی آنکھیں کھلیں تو درد کی ایک تیز لہر اس کے پورے جسم میں دوڑتی چلی گئی۔ درد کی یہ لہر اس قدر تیز اور تکلیف دہ تھی کہ کراؤن کے منہ سے بے اختیار کراہ نکل گئی اور اس کراہ نے ہی اسے نیم شعوری کیفیت سے یکلخت شعور کی کیفیت میں لا کھڑا کیا اور اس کے ساتھ ہی کراؤن نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کرسی سے بندھا ہوا بیٹھا ہے جبکہ اس کے سامنے کرسی پر بیٹھی ریگی اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ ریگی اپنی اصل شکل میں تھی۔

"ریگی تم"...... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں کراؤن۔ میں ریگی ہوں۔ بڑے عرصے بعد تم سے ملاقات ہو رہی ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ یہ ملاقات دوستانہ ماحول میں نہیں ہو رہی۔ ورنہ میں تمہیں حسب سابق ضرور کسی اچھے سے ہوٹل میں ڈنر

کھلاتی"...... ریگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو اور یہ مجھے باندھ کیوں رکھا ہے۔ میں تو ہوٹل میں اپنے کمرے میں تھا"...... کراؤن نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

"تم جیسے سیکرٹ ایجنٹ کو اس طرح کی احمقانہ باتیں نہیں کرنا چاہئیں کراؤن۔ تم نے اپنے ہوٹل کے کمرے سے اپنے ساتھیوں کو میری تلاش کے بارے میں جو ہدایات دی تھیں ان ہدایات کا ٹیپ میں ایک بار نہیں تین بار سن چکی ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ تمہاری یہاں آمد کا مقصد مجھے اور میرے گروپ کو تلاش کر کے ختم کرنا ہے۔ میں نے سوچا کہ تم نجانے کہاں کہاں مجھے تلاش کرتے پھرو گے اس لئے کیوں نہ میں تمہیں ملاقات کے لئے خود ہی بلوا لوں"...... ریگی نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ریگی۔ میری یہاں آمد کا مقصد دوسرا ہے۔ تمہارے متعلق تو مجھے علم ہی نہیں ہے کہ تم بھی یہاں موجود ہو سکتی ہو"...... کراؤن نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم انتہائی تربیت یافتہ سیکرٹ ایجنٹ ہو اور وہ بھی ایکریمیا جیسی سپر پاور کے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ تم میرے متعلق بھی اچھی طرح جانتے ہو۔ اس لئے مزید ناکام اداکاری کرنے سے بہتر ہے کہ تم اپنے گروپ کے بارے میں مجھے تفصیلات خود ہی بتا دو تاکہ میں تمہارے گروپ کو بھی تمہاری طرح یہاں قید کر دوں۔ اس

کے بعد میں جس مشن پر آئی ہوں اسے مکمل کروں اور واپس چلی جاؤں میں تمہیں اور تمہارے گروپ کے کسی آدمی کو مارنا نہیں چاہتی ۔ کیونکہ آخر تمہاری اور میری کافی طویل دوستی رہی ہے ۔ گو تم بھی مشن لے کر یہاں آئے تھے لیکن بہرحال ریگی اور کراؤن میں کچھ تو فرق ہونا ہی چاہئے"...... ریگی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم میری بات پر یقین کیوں نہیں کر رہی ریگی ۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں درست کہہ رہا ہوں"...... کراؤن نے اس بار قدرے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو وہ ٹیپ تمہیں سنواؤں"...... ریگی نے کہا۔

"وہ جعلی ٹیپ ہو گی ۔ تم یقین کرو ۔ یہ کسی ہمارے مشترکہ دشمن کی سازش ہو گی"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"اچھا پھر بتاؤ کہ تمہاری آمد کیوں ہوئی ہے"...... ریگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں کافرستان کی ایک سرکاری خفیہ ایجنسی کام کر رہی ہے جس کا نام پاور ایجنسی ہے ۔ میں اس کی امداد کے لئے آیا ہوں کیونکہ کافرستان حکومت نے اس سلسلے میں ایکریمین حکومت سے باقاعدہ درخواست کی ہے"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"کافرستان کی پاور ایجنسی ۔ وہ یہاں کیا کر رہی ہے ۔ کیا ایکریمیا کے خلاف کام کر رہی ہے"...... ریگی نے کہا۔

"ایکریمیا کے خلاف کام کرتی تو پھر میں یہاں اس کی امداد کے لئے

کیوں آتا"...... کراؤن نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ جزیرہ تو ایکریمیا کی سرپرستی میں ہے ۔ پھر یہاں کافرستانی ایجنسی کیا کرنے آئی ہے"...... ریگی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کراؤن کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کافرستانی مفادات کے خلاف کام کر رہی ہے ۔ پاور ایجنسی اس کی سرکوبی کے لئے یہاں آئی ہے"۔ کراؤن نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں باقاعدہ کھچڑی پک رہی ہے ۔ بہت خوب کراؤن ۔ تم نے واقعی یہ انکشاف کر کے میرے حق میں بہتری کی ہے ۔ اب تم شرافت سے اپنے گروپ کے بارے میں تفصیلات بتا دو ۔ ورنہ پھر تم جانتے ہو کہ میں تشدد میں کس قدر آگے بڑھ سکتی ہوں ۔ تم میری طبیعت اور فطرت سے اچھی طرح واقف ہو"...... ریگی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو تم مجھ پر تشدد کرو گی ۔ مجھ پر ۔ کراؤن پر"...... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ اس لئے کہ تم اس وقت میرے دوست نہیں ہو بلکہ دشمن ہو"...... ریگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"او کے ۔ پھر یہ شوق بھی پورا کر لو ۔ زندگی میں بہت تجربات ہوئے ہیں ۔ ایک یہ بھی سہی ۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا ریگی کہ اس تجربے کے بعد تمہیں دوبارہ دوستی کلیم کرنے کا خیال نہیں آنا

چاہیئے"...... کراؤن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔ اس حالت میں"...... ریگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دھمکی نہیں دے رہا۔ حقیقت بتا رہا ہوں"...... کراؤن نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ تمہاری مرضی۔ جیسے تم چاہو"...... ریگی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر سائیڈ پر کھڑے اپنے آدمی کی طرف دیکھا جو اس ساری بات چیت کے دوران خاموش کھڑا رہا تھا۔

"جانسن"...... ریگی نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"...... جانسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر کراؤن کی بائیں آنکھ نکال دو"...... ریگی نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"...... جانسن نے کہا لیکن اسی لمحے کراؤن بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ واقعی بڑا سفاکانہ تشدد کرو گی۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے۔ او کے۔ اب میں تمہیں سب کچھ بتانے کو تیار ہوں۔ پوچھو کیا پوچھنا چاہتی ہو"...... کراؤن نے ہنستے ہوئے کہا اور ریگی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ تم گرگٹ کی طرح بار بار رنگ کیوں بدل رہے ہو"۔ ریگی نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"اس لئے مادام ریگی کہ مجھے حقیقتاً اس بات پر یقین نہ تھا کہ تم اس حد تک بھی جاؤ گی۔ لیکن تم نے جس سرد لہجے میں اپنے آدمی کو حکم دیا ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم واقعی سنجیدہ ہو اور میں نہیں چاہتا کہ میں ٹوٹے پھوٹے انداز میں زندہ رہوں۔ میں صحیح سالم زندہ رہنا چاہتا ہوں"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اچھا فیصلہ ہے۔ بتاؤ اپنے گروپ کے بارے میں تفصیلات بتاؤ"...... ریگی نے کہا۔

"ایک شرط میری بھی ہو گی"...... کراؤن نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شرط۔ کیسی شرط۔ کیا شرط ہے"...... ریگی نے چونک کر کہا۔

"تم مجھ سے سب معلومات حاصل کر کے مجھے رہا کر دو گی"۔ کراؤن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری شرط منظور ہے"...... ریگی نے جواب دیا۔

"سوچ لو"...... کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچ لیا ہے"...... ریگی نے جواب دیا تو کراؤن نے اسے وہ اڈہ بتا دیا جس میں اس کے گروپ کے آدمی رہائش پذیر تھے۔

"میں چیک کر لوں۔ تم نے درست کہا ہے یا نہیں"..... ریگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے شک چیک کر لو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"..... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ریگی اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔ جانسن بھی اس کے پیچھے ہی باہر چلا گیا اور اب کراؤن اس کمرے میں اکیلا رہ گیا اس نے دروازہ بند ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اپنا بوٹ ایڑی کی طرف سے فرش پر مارا تو اس کے بوٹ کی ٹو سے ایک تیز دھار چھری باہر کو نکل آئی۔ اس کے ساتھ ہی کراؤن نے اپنی پشت کی طرف اپنے جسم کو جھکایا اور دوسرے لمحے اس کی ٹانگ تیزی سے مڑی اور دوسرے لمحے انتہائی حیرت انگیز انداز میں اس کا پیر سائیڈ پر ہوتا ہوا اس کے گھٹنے سے اوپر رانوں کے گرد بندھی ہوئی رسی تک پہنچ گیا اور کراؤن نے پیر کو مخصوص انداز میں آگے پیچھے کیا۔ گو اس طرح کرنے سے اسے سخت تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن اسے معلوم تھا کہ ریگی نے اسے بہرحال زندہ نہیں چھوڑنا۔ اس لئے وہ اپنی زندگی کی بقا کے لئے اس وقت یہ تکلیف برداشت کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد تیز چھری نے ایک رسی کو کاٹ ڈالا اور اس رسی کے کٹتے ہی اس کی ٹانگوں کے گرد بندھی ہوئی رسیاں تیزی سے ڈھیلی پڑتی چلی گئیں اور نہ صرف ٹانگوں کے گرد بلکہ اوپر والے جسم کے گرد بھی بندھی ہوئی رسیاں جو پہلے بے حد سخت تھیں اب خاصی ڈھیلی پڑ گئی تھیں۔ کراؤن نے اپنے جسم کو تیزی سے دائیں بائیں اور آگے پیچھے حرکت دینا شروع کر دی اور

ایسا کرنے سے رسیاں مزید ڈھیلی ہوتی چلی گئیں اور پھر اس کے دونوں ہاتھ جو سائیڈوں پر رسیوں کی سخت گرفت کی وجہ سے حرکت نہ کر سکتے تھے حرکت میں آ گئے اور ہاتھوں کے حرکت میں آتے ہی اس نے باقی ماندہ رسیاں کھولیں اور کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ایڑی کو دوبارہ مخصوص انداز میں فرش پر مار کر اس نے چھری کو واپس بوٹ میں کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس نے دروازے کی دوسری طرف جھانکا تو وہاں ایک راہداری تھی جس کی ایک سائیڈ بند تھی جبکہ دوسری سائیڈ میں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں اور سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ کراؤن تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھا اور پھر ابھی وہ سیڑھیوں کے اختتام پر پہنچا ہی تھا کہ اسے دوسری طرف سے تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دی۔ قدموں کی آواز دروازے کی طرف ہی آ رہی تھی۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی اوٹ میں ہو گیا۔ اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان جس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگا۔ مگر دوسرے لمحے کراؤن کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور وہ نوجوان چیختا ہوا فضا میں اٹھا اور پھر ایک دھماکے سے نیچے راہداری میں جا گرا۔ مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گری تھی۔ اس نے نیچے گر کر بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کراؤن نے سب سے اوپر والی سیڑھی پر سے ہی اس پر چھلانگ لگا دی اور اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے اس نوجوان کو وہ

گھسیٹتا ہوا سائیڈ کی دیوار سے جاٹکرایا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ نوجوان سنبھلتا، کراؤن نے پوری قوت سے اس کی ناک پر سر کی ٹکر ماری اور اس نوجوان کے حلق سے یکلخت انتہائی کربناک سی چیخ نکلی اور اس کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا اس کی ناک سے خون کے فوارے چھوٹ پڑے تھے۔ کراؤن اسے چھوڑ کر تیزی سے مڑا اور پلک جھپکنے میں اس نے مشین گن اٹھالی۔ وہ نوجوان فرش پر کسی بورے کی طرح گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس کی ناک سے خون مسلسل بہہ رہا تھا۔ کراؤن نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر مشین گن لئے وہ بیک وقت دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر برآمدے میں پہنچ گیا۔ اس نوجوان کے گرنے کے دھماکے اور چیخوں کے باوجود ابھی تک کوئی اور آدمی نہ آیا تھا لیکن اس کے باوجود کراؤن چیک کر لینا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے چیک کر لیا کہ اس چھوٹے سے مکان میں اور کوئی نہ تھا اور نہ ہی اس مکان کے پورچ میں کوئی کار موجود تھی البتہ ایک کمرے میں فون موجود تھا اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انتھونی بول رہا ہوں"......... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"انتھونی۔ میں کراؤن بول رہا ہوں۔ ریگی اپنے آدمیوں کے ساتھ تمہارے اڈے پر ریڈ کرنے کے لئے پہنچنے والی ہے۔ تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس اڈے سے باہر نکل کر اسے اس طرح گھیرو کہ ریگی کو

تمہاری باہر موجودگی کا علم نہ ہو سکے اور پھر تم نے ریگی اور اس کے ساتھیوں کا شکار اس طرح کھیلنا ہے کہ ریگی کو زندہ پکڑ سکو جبکہ اس کے ساتھیوں کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جائے"....... کراؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے انتھونی نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں اب ٹرانسمیٹر پر بات کروں گا۔ پوری طرح ہوشیار رہنا۔ وہ بے حد شاطر ایجنٹ ہے"........ کراؤن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ...... میں اسے اور اس کے ساتھیوں کو اچھی طرح سنبھال لوں گا۔ ہم ویسے بھی پوری طرح ہوشیار تھے لیکن آپ کی اطلاع کے بعد تو ہم اور بھی چوکنا ہو گئے ہیں"....... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کراؤن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر مشین گن جو اس نے میز کی سائیڈ پر رکھ دی تھی اٹھا کر دوبارہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ وہ نوجوان ابھی تک راہداری میں بے ہوش پڑا ہوا تھا لیکن اب اس کی ناک سے خون بہنا بند ہو گیا تھا۔ کراؤن نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور پھر گھسیٹتا ہوا اس کمرے میں لے گیا جہاں اسے باندھا گیا تھا۔ اس نے اسے کرسی پر بٹھا کر اسی رسی سے باندھنا شروع کر دیا جس رسی سے اسے باندھا گیا تھا۔ جب وہ نوجوان اچھی طرح جکڑا گیا تو کراؤن نے اس کے گالوں پر تھپڑوں کی بارش کر دی اور تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر نوجوان نے چیخ مارتے ہوئے

آنکھیں کھول دیں۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... کراؤن نے پیچھے ہٹتے ہوئے سرد لہجے میں پوچھا۔

"برنارڈ۔ مگر تم تو بندھے ہوئے تھے۔ تم کیسے آزاد ہو گئے"۔ برنارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات تو موجود تھے لیکن اس نے ذہنی طور پر اپنے آپ کو حیرت انگیز طور پر سنبھال لیا تھا۔

"تمہاری مادام کو ابھی کراؤن کے بارے میں پوری طرح علم نہیں ہے۔ ورنہ وہ مجھے زندہ چھوڑ کر واپس نہ جاتی۔ بہرحال اب تم مجھے بتاؤ گے کہ ریگی اور اس کے گروپ کا اڈہ کہاں ہے۔ کتنے افراد اس کے ساتھ ہیں۔ پوری تفصیل بتانی ہو گی"...... کراؤن نے کہا۔

"مجھے کچھ معلوم ہو گا تو بتاؤں گا۔ میں تو اس اڈے میں رہتا ہوں"...... برنارڈ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے کراؤن کا وہ ہاتھ گھوما جس میں اس نے مشین گن پکڑی ہوئی تھی اور کمرہ برنارڈ کے حلق سے نکلنے والی تیز چیخ سے گونج اٹھا۔ اس نے مشین گن کا دستہ انتہائی بے دردی سے اس کے جبڑے پر مار دیا تھا۔ کڑک کی آواز بھی ساتھ ہی ابھری تھی جو برنارڈ کے جبڑا ٹوٹنے کی آواز تھی۔

"بولو۔ ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا۔ بولو کہاں ہے ریگی کا اڈہ"...... کراؤن نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم...... مجھے نہیں معلوم"...... برنارڈ نے اٹک اٹک کر کہا لیکن

اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ایک اور زوردار چیخ نکلی اور پھر تو جیسے کمرے میں چیخوں کا طوفان سا آ گیا۔ کراؤن نے مشین گن کو نال سے پکڑ کر انتہائی بے دردی سے اسے لاٹھی کی طرح استعمال کرتے ہوئے برنارڈ کے جسم پر پوری قوت سے مارنا شروع کر دیا تھا۔

"مم...... میں کچھ نہیں جانتا۔ مم۔ میں"...... برنارڈ نے چیخنے کے درمیان کہا اور پھر اس کی آواز ڈوبتی چلی گئی وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"تم تو کیا تمہارے فرشتے بھی بتائیں گے برنارڈ۔ میرا نام کراؤن ہے کراؤن"...... کراؤن نے دانت پیستے ہوئے کہا اور مشین گن ایک طرف رکھ کر اس نے ایک بار پھر بے ہوش برنارڈ کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔ تھوڑی دیر بعد برنارڈ ایک بار پھر چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔

"کیا کر رہے ہو تم۔ پاگل ہو گئے ہو۔ میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے کچھ نہیں معلوم۔ تم مجھے مارے چلے جا رہے ہو"...... ہوش میں آتے ہی برنارڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"تمہیں سب معلوم ہے اور تمہیں سب کچھ بتانا پڑے گا۔ سمجھے"۔ کراؤن نے غراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مار ڈالو مجھے۔ اب مزید کیا تشدد کرو گے۔ مار ڈالو مجھے"...... برنارڈ نے پہلے سے زیادہ زور سے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی تمہیں معلوم نہیں ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ کراؤن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے واقعی معلوم نہیں ہے۔ مادام ایسی باتوں کا خاص طور پر خیال رکھتی ہے"...... برنارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کس لئے آرہے تھے اس کمرے میں"...... کراؤن نے کہا۔

"میں تمہارا خیال رکھنے کے لئے آرہا تھا۔ مادام نے جاتے ہوئے کہا تھا کہ میں تمہارے کمرے میں ہی رہوں"...... برنارڈ نے کراہتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ واپس آئے گی"...... کراؤن نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... برنارڈ نے جواب دیا تو کراؤن نے یکلخت مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور برنارڈ کے حلق سے نکلنے والی آخری چیخ سے گونج اٹھا۔ کراؤن تیزی سے مڑا اور پھر دوڑتا ہوا اس کمرے سے نکلا اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر کمرے میں آگیا۔ اس نے مشین گن ایک طرف پھینکی اور برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر وہ بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اس کے کانوں میں ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ وہ تیزی سے مڑا اور پھر دوڑتا ہوا اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں فون موجود تھا۔ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ کراؤن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... کراؤن نے حتی الوسع حلق سے برنارڈ جیسی آواز نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کون بول رہا ہے"...... دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز

سنائی دی۔

"برنارڈ"...... کراؤن نے کہا۔

"کراؤن کو گولی مار دی ہے تم نے یا نہیں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا اور کراؤن نے بے اختیار چونک پڑا۔

"مار دی ہے"...... کراؤن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"او کے...... اب یہ اڈہ چھوڑ کر پوائنٹ نو پر رپورٹ کرو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کراؤن نے بجلی کی سی تیزی سے کریڈل دبایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سپروائزر سنٹرل ایکس چینج سپیکنگ"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"چیف کمشنر بول رہا ہوں۔ ایک نمبر نوٹ کرو۔ ابھی اس نمبر پر ایک کال کی گئی ہے۔ تم معلوم کر کے بتاؤ کہ یہ کال کس نمبر سے کی گئی ہے"...... کراؤن نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔ لیکن لہجہ مقامی تھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور کراؤن نے فون پیس پر درج نمبر پڑھ دیا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کراؤن نے ہونٹ بھینچ لئے۔ تقریباً پانچ منٹ بعد سپروائزر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"........ سپروائزر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس"........ کراؤن نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے بتائے ہوئے نمبر پر کال اس نمبر سے کی گئی ہے جناب"........ سپروائزر نے کہا۔

"نمبر بتاؤ احمق۔ یہ اس نمبر کیا ہوتا ہے"........ کراؤن نے غراتے ہوئے کہا۔

"بتا رہا ہوں سر"........ دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور پھر ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"اب مجھے معلوم کر کے بتاؤ کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے۔ جلدی معلوم کرو"........ کراؤن نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں سر"........ سپروائزر نے کہا اور تھوڑی دیر بعد اس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو سر"........ سپروائزر نے کہا۔

"یس"........ کراؤن نے کہا۔

"سر۔ کال کرنے والا نمبر آرتھر ٹاؤن کی کوٹھی نمبر ٹرپل ون سی بلاک میں نصب ہے اور مسٹر رونالڈ کے نام پر لگا ہوا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھی طرح چیک کیا ہے ناں"........ کراؤن نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس سر"........ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"او کے۔ اب یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ پولیس کیس ہے"۔ کراؤن نے کہا۔

"نو سر۔ میں سمجھتا ہوں سر"........ سپروائزر نے جواب دیا اور کراؤن نے کریڈل دبا دیا۔ جب ٹون آ گئی تو اس نے سپروائزر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس"........ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ کرخت ہی تھا۔

"مسٹر رونالڈ سے بات کرائیں۔ میں یونائیٹڈ کارمن سے بول رہا ہوں ڈاکٹر مرقی"........ کراؤن نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا

"مسٹر رونالڈ۔ وہ تو یہاں نہیں رہتے"........ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یہاں نہیں رہتے۔ کیوں۔ کیا انہوں نے کوٹھی فروخت کر دی ہے۔ یہ کوٹھی نمبر ٹرپل ون۔ سی بلاک آرتھر کالونی نہیں ہے"۔ کراؤن نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"یہی ہے۔ لیکن یہ کوٹھی اب ہمارے پاس کرائے پر ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ یہ مسٹر رونالڈ کہاں چلے گئے ہیں"........ کراؤن نے کہا۔

"ہمیں ان کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔ آپ سٹار اسٹیٹ ایجنسی سے بات کر لیں۔ ہم نے ان کے ذریعے کوٹھی کرائے پر لی

ہے"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو
گیا اور کراؤن کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ اب یہ بات
کنفرم ہو گئی تھی کہ سپروائزر نے درست پتہ بتایا ہے اور ریگی کا اصل
ہیڈ کوارٹر یہی کوٹھی ہے۔ اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور تیزی سے
مڑ کر بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ کوٹھی سے باہر نکل کر اسے
تھوڑی دیر بعد ہی خالی ٹیکسی مل گئی۔

"روز مری پلازہ پر لے چلو"........ کراؤن نے ٹیکسی میں بیٹھتے
ہوئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے
بڑھا دی۔ تقریباً پندرہ منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک آٹھ منزلہ
رہائشی پلازہ کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ ٹیکسی رکتے ہی کراؤن نیچے اترا۔
اس نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ لفٹ کی
طرف بڑھتا چلا گیا۔ روز میری پلازہ میں اس کے نام سے ایک فلیٹ نہ
صرف بک تھا بلکہ اس میں ضرورت کی ہر چیز بھی موجود تھی۔ یہ اڈہ اس
نے ہنگامی حالات کے لئے کاکانہ آنے سے پہلے ہی بک کرالیا تھا اور ظاہر
ہے اب یہ ہنگامی حالات درپیش تھے۔ وہ واپس ہوٹل نہ جانا چاہتا تھا
اس لئے اس نے اس فلیٹ کا رخ کیا تھا۔ فلیٹ کے دروازے پر
نمبروں والا تالا موجود تھا۔ اس نے نمبر ملا کر تالا کھولا اور پھر فلیٹ میں
داخل ہو گیا۔ سب سے پہلے اس نے فلیٹ کی الماریاں چیک کرنا
شروع کر دیں اور پھر ایک الماری سے اسے ٹرانسمیٹر مل گیا۔ اس نے
ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے لا کر میز پر رکھا اور پھر کرسی گھسیٹ کر وہ میز کے

روپ دھار چکا تھا۔ اس نے ایک اور الماری کھولی اور اس میں سے کچھ
اسلحہ اور کاغذات وغیرہ نکال کر جیب میں ڈالے اور پھر کار اور گیراج کی
چابی کے ساتھ ساتھ اس نے فلیٹ کی چابی بھی اٹھائی اور تیز تیز قدم
اٹھاتا فلیٹ سے باہر آگیا۔ اس بار نمبروں والا تالا لگانے کی بجائے اس
نے چابی سے لاک بند کیا اور لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ پلازہ کے نچلے
حصے میں گیراج بنے ہوئے تھے۔ ایک گیراج میں سیاہ رنگ کی کار
موجود تھی۔ جس کی چابیاں اس کے پاس تھیں۔ اس نے گیراج کھولا
اور کار باہر نکالی اور پھر گیراج بند کر کے وہ کار میں بیٹھ کر اسے چلاتا ہوا
مین روڈ پر آگیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی
ہوئی اس کالونی کی طرف بڑھنے لگی جہاں اس کے گروپ کا اڈہ تھا اور
جہاں ریگی نے حملہ کر کے اس کے گروپ کا خاتمہ کر دیا تھا۔ جب وہ
اس جگہ پہنچا جہاں اس کا اڈہ تھا تو ہر طرف پولیس اور ایمبولینس
گاڑیوں کے ساتھ ساتھ پولیس کے سپاہی اور کالونی کے افراد پھیلے
ہوئے نظر آنے لگے۔ کراؤن نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور اسے لاک
کر کے وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کوٹھی مکمل
طور پر تباہ ہو چکی تھی۔

"کیا ہوا ہے"........ کراؤن نے ایک پولیس آفیسر سے مخاطب ہو
کر کہا۔

"کوٹھی کو میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا ہے"........ پولیس آفیسر نے
خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنے افراد ہلاک ہوئے ہیں"........ کراؤن نے پوچھا۔

"سوری۔ یہ پولیس سیکرٹ ہے"........ پولیس آفیسر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں جرنلسٹ ہوں"........ کراؤن نے کہا اور جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس نے پولیس آفیسر کے سامنے کر دیا۔ یہ کارڈ ان کاغذات میں شامل تھا جو اس نے فلیٹ کی الماری سے اٹھائے تھے۔

"ہوں۔ ٹھیک ہے۔ آپ اندر جا سکتے ہیں۔ اندر پولیس چیف موجود ہیں۔ وہ آپ کو بریف کر دیں گے"........ پولیس آفیسر نے کہا اور اس کے لئے راستہ بنا دیا۔ کراؤن تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا کوٹھی واقعی مکمل طور پر تباہ کر دی گئی تھی اور اب پولیس کے افراد اس کا ملبہ ہٹا ہٹا کر نیچے سے لاشیں اور زخمیوں کو نکالنے میں مصروف تھے۔

"میں جرنلسٹ ہوں"........ کراؤن نے پولیس چیف کے قریب پہنچ کر کارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جی۔ اس کی بریفنگ شام کو ہیڈ کوارٹر میں دے دی جائے گی۔ آپ وہاں سے لے سکتے ہیں۔ ابھی تو کام ہو رہا ہے"........ پولیس چیف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کوئی زخمی یا تندرست آدمی ملا تھا"........ کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی تک صرف ایک زخمی ملا ہے۔ اس کے پاس ٹرانسمیٹر بھی تھا

اور وہ بے ہوش پڑا ہوا تھا لیکن وہ تھا شدید زخمی۔ وہ ایسے حصے میں پڑا تھا جو پوری طرح گرنے سے محفوظ رہا تھا لیکن اس کے زخموں کی نوعیت ایسی تھی کہ جیسے ہی اسے ایمبولینس میں لے جانے کے لئے اٹھایا گیا اس کی حرکت قلب بند ہو گئی۔ اس کے علاوہ اور کوئی زخمی نہیں ملا۔ البتہ آٹھ لاشیں مل چکی ہیں"........ پولیس چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کچھ شواہد ملے ہیں کہ یہ کن لوگوں کا کام ہے"........ کراؤن نے جان بوجھ کر یہ سوال کیا تھا تاکہ پولیس چیف کو یقین آ جائے کہ وہ واقعی جرنلسٹ ہے۔ ورنہ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ صرف زخمیوں اور لاشوں کا پوچھ کر ہی واپس چلا گیا تو یہ یقیناً اس پر شک کرنا شروع کر دیں گے۔

"لاشیں ایکریمیز کی ہیں اور زخمی اور بعد میں مر جانے والے کے پاس سے ٹرانسمیٹر بھی ملا ہے۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سب غیر ملکی تنظیموں کے آپس کے جھگڑے کا نتیجہ ہے"........ پولیس چیف نے کہا تو کراؤن اس کا شکریہ ادا کر کے اور شام کو پولیس ہیڈ کوارٹر میں بریفنگ میں شرکت کا کہہ کر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ وہ انتھونی کی وجہ سے یہاں آیا تھا لیکن اب پولیس چیف نے انتھونی کے متعلق بتا دیا تھا کہ وہ مر چکا ہے۔ اس نے لاشوں کی جو تعداد بتائی تھی اس سے بھی یہی ثابت ہوتا تھا کہ اس کا پورا گروپ ختم ہو چکا ہے اس لئے اب یہاں مزید ٹھہرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ چنانچہ وہ کار میں بیٹھا اور

پھر اس کالونی سے نکل کر وہ آرتھر ٹاؤن کی طرف بڑھ گیا جہاں کا پتہ فون سپروائزر نے اسے بتایا تھا۔ آرتھر ٹاؤن میں پہنچ کر اس نے سی بلاک چیک کرنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سی بلاک کی کوٹھی نمبر ٹرپل ون کے سامنے سے گزر رہا تھا لیکن اس نے پھاٹک کو دیکھتے ہی کار کو سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ پھاٹک تھوڑا سا کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور پھاٹک کو اس طرح کھلا دیکھ کر ہی اسے احساس ہوا تھا کہ کوٹھی خالی پڑی ہے۔ ورنہ رہائشی کوٹھی کا پھاٹک بغیر ضرورت کھلا نہیں رکھا جاتا۔ کار روک کر وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے کھلے پھاٹک سے اندر جھانکا۔ درمیانے درجے کی اس کوٹھی کا پورچ خالی تھا۔ کراؤن نے پھاٹک کے ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ اندر دور سے گھنٹی کی آواز سنائی دی لیکن جب کچھ دیر تک اندر سے کوئی آدمی باہر نہ آیا تو وہ پھاٹک کو مزید کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے معلوم ہو چکا تھا کہ کوٹھی خالی ہے لیکن اس میں سے ایسے شواہد بہرحال اسے مل گئے تھے کہ کوٹھی میں کچھ افراد رہتے رہے تھے اور اسے کچھ دیر پہلے ہی خالی کیا گیا ہے۔

"ہونہہ۔ خاصا تیز جا رہا ہے یہ ریگی گروپ"...... کراؤن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک بار پھر انتہائی تفصیل سے کوٹھی کے مختلف کمروں کی چیکنگ شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد اس کی چیکنگ کا ایک مثبت نتیجہ بھی نکل آیا۔ ایک کاغذ اسے فرش کے

کونے میں پڑا نظر آ گیا تھا۔ اس نے کاغذ اٹھایا تو یہ ہوٹل بلیو سٹار کا پیڈ تھا اور اس پر ایک فون نمبر درج تھا۔ وہ تیزی سے مڑا اور اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور کاغذ پر لکھا ہوا فون نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے ہی کراؤن چونک پڑا۔ کیونکہ وہ پہچان گیا تھا کہ یہ آواز ریگی کی ہے۔

"ہوٹل براڈوے"...... کراؤن نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ رانگ نمبر"...... دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا اور کراؤن نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس چیف بول رہا ہوں"...... کراؤن نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر...... حکم سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کرو اور چیک کر کے بتاؤ کہ یہ کہاں نصب ہے۔ اور اچھی طرح چیک کرنا۔ یہ انتہائی اہم ہے"...... کراؤن نے

کہا۔

"یس سر"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور کراؤن نے کاغذ پر لکھا ہوا وہ فون نمبر بتادیا جس سے ریگی کی آواز اس نے سنی تھی۔

"ہولڈ آن کریں سر"....... آپریٹر نے کہا اور کراؤن نے ہونٹ بھینچ لیئے۔

"ہیلو سر"........ چند لمحوں بعد فون آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں بولو"........ کراؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"کاونٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ٹو۔ فور۔ فور میں یہ فون نصب ہے سر اور ڈاکٹر ریگمنڈ کے نام سے لگا ہوا ہے"........ آپریٹر نے کہا۔

"اچھی طرح چیک کر لیا ہے"........ کراؤن نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے پوری احتیاط سے چیک کیا ہے"........ دوسری طرف سے آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از پولیس کیس"........ کراؤن نے کہا۔

"نو سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"....... آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور کراؤن نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کاونٹ کالونی۔ کوٹھی نمبر ٹو فور فور........ تو یہاں ہے محترمہ ریگی اپنے گروپ کے ساتھ"....... کراؤن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ ایک بار پھر فون کی طرف مڑ گیا۔ اس نے ایک جھٹکے سے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر

دیئے۔

"یس۔ پلومر گیم کلب"........ ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"پلومر سے بات کراؤ پولیس چیف بول رہا ہوں"........ کراؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ ہولڈ آن کریں سر"........ دوسری طرف سے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ پلومر بول رہا ہوں جناب"....... پلومر کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔ شاید اس کے آدمی نے اسے بتایا تھا کہ فون پولیس چیف کا ہے اور کراؤن جانتا تھا کہ کاکانہ جزیرے میں پولیس کو کس قدر وسیع اختیارات حاصل ہیں۔

"کیا تمہارا فون محفوظ ہے"........ کراؤن نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"محفوظ۔ ایک منٹ سر۔ ہولڈ آن کریں سر"........ دوسری طرف سے پلومر نے جلدی سے کہا اور کراؤن بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ پلومر محفوظ سے یہی سمجھا ہوگا کہ پولیس چیف اس سے خفیہ طور پر رشوت کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوگا کیونکہ یہاں جرائم پیشہ افراد اور گیم کلب وغیرہ پولیس کو رشوت دیئے بغیر چل ہی نہ سکتے تھے۔

" یس سر۔ اب فون محفوظ ہے سر۔ حکم فرمایئے"........ چند لمحوں بعد پلومر کی آواز سنائی دی۔

" میں کراؤن بول رہا ہوں پلومر۔ پولیس چیف اس لئے بننا پڑا تاکہ تم سے بات تو ہو سکے ورنہ تو تمہارے آدمی نے یہی بتانا تھا کہ باس موجود ہی نہیں ہے"........ اس بار کراؤن نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ کراؤن تم۔ اچھا ٹھیک ہے۔ خاصے ذہین آدمی ہو۔ ورنہ واقعی مجھ سے مشکل سے بات ہو سکتی۔ کیا بات ہے خیریت"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا۔

" تمہارے لئے ایک منافع بخش کام ہے میرے پاس۔ لیکن کام فوری طور پر کرنے کا ہے"......... کراؤن نے کہا۔

" ارے تمہارا کام نہیں کروں گا تو اور کس کا کروں گا۔ بتاؤ۔ چٹکی بجاتے ہی ہو جائے گا"........ پلومر نے کہا۔

" ایک کوٹھی کو فوری طور پر میزائلوں سے تباہ کرانا ہے"۔ کراؤن نے کہا۔

" ہو جائے گا۔ پتہ بتاؤ"........ پلومر نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

" تمہارے آدمیوں کے پاس ایسے سائنسی آلات ہیں کہ وہ پہلے کوٹھی کو اندرونی طور پر چیک کر سکیں کہ اس میں کتنے افراد موجود ہیں"...... کراؤن نے کہا۔

" ہاں۔ اس کا بھی بندوبست ہو جائے گا۔ لیکن تم جانتے ہو کہ معاوضہ بھی ساتھ ہی بڑھ جائے گا"...... پلومر نے جواب دیا۔

" معاوضے کی فکر مت کرو پلومر۔ تم جانتے تو ہو کہ معاوضہ دینے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا میں نے اور تمہارا انتخاب اس لئے کیا ہے کہ تم کام بے داغ طریقے سے کرتے ہو"........ کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے۔ فکر مت کرو۔ جیسے کہو گے ویسے ہی ہو گا"...... پلومر نے جواب دیا۔

" تم ایسا کرو کہ اپنے گروپ کو الرٹ کر دو۔ میں خود تمہارے پاس آرہا ہوں۔ وہاں آکر تفصیل بتاؤں گا۔ تم کاؤنٹر پر کہہ دو کہ سٹاک کا نام لیتے ہی وہ مجھے تمہارے پاس پہنچا دیں"........ کراؤن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آجاؤ۔ میں منتظر ہوں"....... پلومر نے جواب دیا اور کراؤن نے او کے کہہ کر رسیور رکھا اور تیزی سے کمرے سے نکل کر پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پلومر کے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ پلومر نوجوان آدمی تھا اور چہرے مہرے سے خاصا ہوشیار اور ذہین نظر آرہا تھا۔

" دیکھو پلومر۔ تمہیں معلوم ہے کہ میرا تعلق ایکریمیا کی ایک سرکاری تنظیم سے ہے یہاں کاکانہ میں ایکریمیا کا ایک خفیہ سائنسی اڈہ موجود ہے اور وہاں ایک خاص ہتھیار کا تجربہ ہونے والا ہے۔ اس ہتھیار کو اڑانے کے لئے ساڈان حکومت نے اپنا ایک خاص گروپ

بھیجا ہے جس کی انچارج ریگی ہے۔ ریگی بہت ہوشیار اور تیز ایجنٹ ہے
میں جب یہاں پہنچا تو میں نے ہوٹل سے ایک فون کال کی۔ ریگی کے
آدمی شاید ہوٹل میں کام کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے ٹریس کر لیا اور پھر
انہوں نے مجھے اغوا کر لیا اور اپنے ایک خاص اڈے پر لے گئے جہاں
ریگی نے مجھ سے میرے گروپ کے بارے میں تفصیلات پوچھیں۔
ورنہ وہ مجھ پر غیر انسانی تشدد کرنا چاہتی تھی۔ میرا گروپ انتہائی ہوشیار
افراد پر مشتمل ہے اور میں نے فوری طور پر اپنے آپ کو تشدد سے
بچانے اور وقت حاصل کرنے کے لئے اڈے کا پتہ بتا دیا اور ریگی واپس
چلی گئی۔ میں نے رسیاں کاٹ دیں اور پھر باہر آ کر میں نے فون پر اپنے
اڈے کے انچارج انتھونی کو الرٹ کر دیا لیکن ریگی اس دوران وہاں
پہنچ چکی تھی۔ اس نے اڈہ میزائلوں سے تباہ کر دیا اور میرا پورا گروپ
ختم ہو گیا۔ میں نے اپنے طور پر ریگی کا سراغ لگا لیا ہے۔ ریگی اس وقت
کاونٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ٹو فور فور میں موجود ہے۔ میں نے فون کر
کے اس کی آواز چیک کر لی ہے۔ اب میں اس کوٹھی کو میزائلوں سے
تباہ کرانا چاہتا ہوں تاکہ اپنے آدمیوں کا انتقام بھی لے سکوں اور اپنا
مشن بھی مکمل کر سکوں۔ لیکن ریگی بے حد ہوشیار عورت ہے۔ ہو
سکتا ہے کہ وہ وہاں اکیلی رہتی ہو اور اس کا گروپ کسی اور جگہ ہو۔
اس لئے اس کوٹھی کو تباہ کرانے سے پہلے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں
کہ اندر کتنے افراد موجود ہیں"...... کراؤن نے پوری تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

"تم نے اچھا کیا کراؤن کہ مجھے پوری تفصیل بتا دی۔ اب سب کچھ
بالکل درست انداز میں ہو جائے گا۔ لیکن اب ہمیں ہیڈ کوارٹر جانا ہو گا
وہاں ایسی مشینری نصب ہے کہ وہیں بیٹھے بیٹھے ہم اس کوٹھی کے
اندرونی حصوں کو چیک کر سکیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ سب کچھ
اپنے آدمیوں پر نہ چھوڑوں بلکہ تم خود چیک کر لو۔ پھر ریڈ کیا جائے۔
آؤ میرے ساتھ"...... پلومر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو اور بھی اچھا ہے"...... کراؤن نے مسکراتے ہوئے
کہا اور پلومر کے ساتھ ہی وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد کراؤن
ایک کوٹھی کے تہہ خانے میں پلومر کے ساتھ موجود تھا۔ تہہ خانے
میں واقعی انتہائی جدید اور قیمتی مشینری نصب تھی۔

"خاصا لمبا چوڑا کام کر رکھا ہے تم نے۔ مجھے تو اندازہ ہی نہ
تھا"...... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو پلومر بے اختیار
مسکرا دیا۔

"جب تم یہاں ہوتے تھے اس وقت میں یہاں کی ایک چھوٹی مچھلی
تھا لیکن اب میں مگرمچھوں میں شامل ہو چکا ہوں"...... پلومر نے کہا
اور کراؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں اس وقت ایک
مستطیل شکل کی مشین کے سامنے موجود تھے جس کی سائیڈ پر ایک
آپریٹر کھڑا تھا۔ پلومر نے اپنے گروپ کو ہدایات اور ضروری آلات دے
کر کاونٹ کالونی بھجوا دیا تھا۔ منصوبہ یہ تھا کہ پلومر کے آدمی مطلوبہ
کوٹھی کے اندر ایک مخصوص ٹیلی ویو بٹن پش فائر کر کے پھینکیں گے

اور پھر اس کا سلسلہ یہاں ہیڈ کوارٹر میں موجود مشین سے کر دیا جائے گا تاکہ یہاں بیٹھے بیٹھے کوٹھی کی چیکنگ کی جا سکے اور پھر تقریباً پون گھنٹے بعد مشین سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے کئی بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور پلومر اور کراؤن دونوں چونک پڑے۔

" رابرٹ کی کال آ گئی ہے۔ اس نے انتظامات کر لئے ہوں گے "...... پلومر نے کہا۔ اسی لمحے ساتھ کھڑے آپریٹر نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ رابرٹ کالنگ "...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس۔ پلومر اٹنڈنگ یو "...... پلومر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس مشین پر ایسا سسٹم موجود تھا کہ بولنے کے بعد اوور کہہ کر بات ختم کرنے کا اشارہ نہ دینا پڑتا تھا۔

" باس۔ میں نے ایکس سی اندر پہنچا دیا ہے اور اس نے کام بھی شروع کر دیا ہے۔ اندر ایک عورت اور چار مرد موجود ہیں اور وہ کسی نقشے پر جھکے کسی اڈے پر ریڈ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں "۔ دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

" مشین پر چیک کراؤ "...... پلومر نے کہا۔

" یس باس "...... رابرٹ نے جواب دیا اور چند لمحوں بعد مشین کے درمیان موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس پر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ جس میں واقعی کرسیوں پر ایک نوجوان

عورت اور چار مرد بیٹھے ہوئے تھے درمیان میں رکھی میز پر نقشہ بھی موجود تھا اور وہ سب اس نقشے پر جھکے ہوئے تھے۔

" یہ واقعی ریگی ہے۔ اس کے دائیں ہاتھ پر موجود آدمی کا نام جانسن ہے۔ یہ اس وقت ریگی کے ساتھ تھا "...... کراؤن نے کہا۔

" مادام۔ اگر کراؤن کو ختم نہ کر دیا جاتا تو اس سے اس اڈے کے بارے میں مکمل تفصیلات آسانی سے حاصل کی جا سکتی تھیں "۔ جانسن کی آواز سنائی دی۔

" نہیں۔ وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے۔ اگر اسے ذرا بھی موقع مل جاتا تو وہ سچوئشن پلٹ بھی سکتا تھا۔ ڈاکٹر فریگی سے جو معلومات ملی ہیں وہ بھی کام کرنے کے لئے کافی ہیں اور میں آج رات اس کام کو نمٹا دینا چاہتی ہوں "...... ریگی نے کہا۔

" لیکن مادام۔ کراؤن نے تو بتایا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اس مشن پر کام کر رہی ہے "...... جانسن نے کہا۔

" کر رہی ہو گی۔ ہمارا اس سے کیا واسطہ۔ ہم نے تو اپنا کام کرنا ہے "...... ریگی نے کہا اور ایک بار پھر نقشے پر جھک گئی۔

" ٹھیک ہے پلومر۔ اب اس کوٹھی کو تباہ کر دو "...... کراؤن نے کہا۔

" اگر کہو تو بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کرا دوں اور پھر انہیں اغوا کرا کر یہاں بھی لایا جا سکتا ہے "...... پلومر نے کہا۔

"لیکن یہ انتہائی تیز لوگ ہیں۔ایسا نہ ہو کہ یہ چانس بھی ہاتھ سے نکل جائے"........ کراؤن نے کہا۔

"نہیں۔ایسی کوئی بات نہیں۔میرے آدمی ہر لحاظ سے تربیت یافتہ ہیں"........ پلومر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں...... میں اب مزید کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم کوٹھی تباہ کرانے کی بجائے پہلے انہیں بے ہوش کرو اور پھر تمہارے آدمی اندر داخل ہو کر انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیں اور ہم یہاں بیٹھے یہ سب کچھ ہوتا دیکھتے رہیں"........ کراؤن نے جواب دیا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے۔اس طرح میزائلوں کی فائرنگ سے پولیس بھی نہ چونکے گی"........ پلومر نے کہا۔اور پھر وہ آپریٹر سے مخاطب ہو گیا۔

"رابرٹ سے بات کراؤ"........ پلومر نے کہا۔

"یس باس"........ آپریٹر نے کہا اور ایک بٹن دبا دیا۔

"رابرٹ۔باس سے بات کرو"........ آپریٹر نے کہا۔

"یس باس"........ رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ۔کوٹھی کو میزائلوں سے تباہ کرنے کی بجائے اس کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کرو اور پھر اندر جا کر اندر موجود تمام افراد کے جسم گولیوں سے چھلنی کر دو"........ پلومر نے کہا۔

"یس باس"........ رابرٹ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی کھٹ

سی کٹک کی آواز سنائی دی۔اس کا مطلب تھا کہ رابطہ ختم ہو گیا ہے۔

"ریگی اور اس کے ساتھی مسلسل منصوبہ بندی میں مصروف تھے کہ اچانک وہ سب بری طرح چونک پڑے۔

"یہ آوازیں کیسی ہیں باہر"........ جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ لیکن ابھی وہ دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ بے اختیار لڑکھڑا کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔اس کے ساتھ ہی ریگی اور اس کے باقی تین ساتھیوں نے بھی کرسیوں سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر وہ بھی لڑکھڑا کر نیچے گرے اور ساکت ہو گئے۔

"گڈ"........ کراؤن کے منہ سے نکلا۔پھر تقریباً بیس منٹ کے وقفے کے بعد اس کمرے میں چار آدمی داخل ہوتے دکھائی دیئے۔ان کے ہاتھوں میں سائیلنسر لگے مشین پسٹل موجود تھے اور انہوں نے کمرے میں داخل ہوتے ہی فرش پر بے ہوش پڑی ریگی اور اس کے ساتھیوں پر فائر کھول دیا۔گولیاں ریگی اور اس کے ساتھیوں کے جسموں میں پیوست ہوتی چلی جا رہی تھیں اور ان کے جسموں سے خون کے فوارے سے نکلنے لگے تھے۔

"باس۔یہ ختم ہو گئے ہیں"........ اچانک ایک آدمی نے منہ دروازے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔یہ رابرٹ تھا۔

"کوٹھی میں اور تو کوئی آدمی نہیں ہے"........ پلومر نے آپریٹر کو اشارہ کرنے کے بعد کہا۔آپریٹر نے اس کے اشارہ کرتے ہی ایک بٹن

دبا دیا تھا۔

"نو باس۔ہم نے چیک کر لیا ہے"........ رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوکے۔اب خاموشی سے واپس آجاؤ"......... پلومر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ویری گڈ پلومر۔تم نے واقعی بے داغ انداز میں کام کیا ہے۔اب میں پوری طرح مطمئن ہوں"......... کراؤن نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا جبکہ آپریٹر نے مشین آف کرنا شروع کر دی تھی۔

"اور کوئی حکم"......... پلومر نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔فی الحال اور کوئی کام نہیں ہے۔اب تم اپنا معاوضہ بتاؤ تاکہ میں ایکریمیا کال کر کے انہیں کہہ دوں کہ وہ معاوضہ تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دیں"......... کراؤن نے اس مشین ہال سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"اور کوئی ہوتا تو میں اس کام کے اس سے کم از کم دس لاکھ ڈالر لیتا۔ تم جو چاہے دے دو"......... پلومر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دس لاکھ ہی دوں گا ڈیئر پلومر"......... کراؤن نے ہنستے ہوئے کہا اور پلومر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔اس کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ دس لاکھ ڈالر واقعی خاصا بڑا معاوضہ تھا جبکہ کام اتنا بڑا ثابت نہ ہوا تھا۔

درد کی ایک تیز لہر صالحہ کے جسم میں برقی رو کی طرح دوڑتی چلی گئی اور اس درد کی وجہ سے اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی روشنی میں تبدیل ہوتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اس کے ذہن میں وہ منظر ابھر آیا جب وہ اپنی ساتھیوں کے ساتھ اپنی رہائش گاہ میں بیٹھی مشن کے بارے میں تفصیلات طے کر رہی تھی کہ اچانک اس کا دماغ کسی لٹو کی طرح گھوما تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اپنے آپ کو سنبھالتی۔اس کے ذہن پر تاریک پردہ سا پھیلتا چلا گیا اور یہ پردہ اب درد کی تیز لہر کی وجہ سے ہی سمٹا تھا۔اس نے پوری طرح شعور میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر چونک پڑی۔اس نے دیکھا کہ وہ نہ صرف ایک کرسی پر رسی سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی بلکہ اس کے ساتھ ہی اس کی ساتھی لڑکیاں بھی اسی طرح بندھی ہوئی موجود تھیں۔یہ ایک بڑا کمرہ تھا لیکن ان کرسیوں کے علاوہ اس

کمرے میں اور کوئی فرنیچر وغیرہ نہ تھا۔ ایک لمبے قد کا آدمی قطار میں سب سے آخر میں موجود فائزہ کی ناک سے ایک شیشی لگا رہا تھا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اسے بند کر کے جیب میں ڈالا اور مڑنے لگا تو صالحہ نے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں اور سر کو اسی طرح سائیڈ پر کر لیا۔

"لڑکیاں ہیں۔ اس لئے دس منٹ تو لگ ہی جائیں گے انہیں ہوش میں آتے آتے"...... اس آدمی کی بڑبڑاہٹ سنائی دی اور صالحہ نے ذرا سی آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا سامنے موجود دروازے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جب اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند ہو گیا تو صالحہ نے آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے اپنے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ رسیاں بے حد سختی سے بندھی ہوئی تھیں۔ اسی لمحے اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی مائرہ کے کراہنے کی آواز سنائی دی اور پھر ایک ایک کر کے ساری لڑکیاں ہوش میں آ گئیں۔

"یہ کیا ہو گیا ہے۔ یہ ہم کہاں ہیں"...... سب نے ہی حیرت بھرے انداز میں صالحہ اور ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یہ بعد میں سوچتے رہیں گے۔ ہم نے فوری طور پر ان رسیوں سے نجات حاصل کرنی ہے۔ اپنے اپنے طور پر کوششیں کرو"...... صالحہ نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی کوشش کرتی رہی۔ وہ اپنے جسم کو سکیڑ کر اور آگے کی طرف جھٹکے دے کر رسیوں کو ڈھیلا

کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن رسیاں اس انداز میں بندھی ہوئی تھیں کہ وہ کسی طرح بھی ڈھیلی نہ ہو رہی تھیں۔

"میں نے گانٹھ کھول لی ہے"...... اچانک راحت کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور صالحہ سمیت وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگیں۔ راحت کے جسم کے گرد موجود رسیاں واقعی ڈھیلی پڑ گئی تھیں۔

"جلدی کرو۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے"...... صالحہ نے تیز لہجے میں کہا اور راحت نے ہاتھوں کی حرکت کو تیز کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ رسی کی گرفت سے آزاد ہو چکی تھی لیکن ابھی وہ اٹھ کر کھڑی ہی ہوئی تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے صالحہ نے اس آدمی کو اندر داخل ہوتے دیکھا جس نے انہیں ہوش دلایا تھا۔

"ارے تم"...... اس نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی بری طرح اچھلتے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب کی طرف بڑھا ہی تھا کہ راحت توپ سے نکلنے والے گولے کی طرح اچھل کر اس سے جا ٹکرائی اور وہ دونوں ہی ایک دھماکے سے نیچے گرے لیکن راحت گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے قلا بازی کھا کر سیدھی ہوئی اور دوسرے لمحے اس کی ٹانگ گھومی اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا وہ آدمی کنپٹی پر لات کھا کر چیختا ہوا دوبارہ نیچے جا گرا۔ پھر تو راحت کی ٹانگ میں جیسے کوئی مشین سی فٹ ہو گئی اور چند لمحوں بعد ہی وہ نوجوان ساکت ہو چکا تھا۔

"اس کی جیب میں اسلحہ ہو گا وہ نکالو اور پہلے باہر دیکھو۔ جلدی کرو ورنہ کوئی اور اندر آجائے گا"...... صالحہ نے چیختے ہوئے کہا اور راحت فرش پر پڑے اس نوجوان پر جھک گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک ریوالور اس کی جیب سے برآمد کر چکی تھی۔

"پہلے ہم میں سے کسی ایک کو کھول دو۔ تم اکیلی باہر پھنس بھی سکتی ہو۔ نجانے باہر کتنے آدمی ہوں"...... اس بار فائزہ نے کہا اور راحت تیزی سے مڑی اور صالحہ کے عقب میں آکر اس نے گانٹھ کھولنی شروع کر دی۔ چونکہ گانٹھ ایک خاص انداز میں لگائی گئی تھی اور اس انداز سے راحت اچھی طرح واقف تھی اس لئے اس نے چند ہی لمحوں میں گانٹھ کھول دی اور پھر خود ہی اس نے تیزی سے صالحہ کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد صالحہ بھی آزاد ہو چکی تھی لیکن جیسے ہی وہ کرسی سے اٹھی۔ اسی لمحے باہر سے قدموں کی آوازیں دروازے کی طرف آتی سنائی دیں تو وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈوں کی طرف بڑھ گئیں۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اندر آنے والا ایک ہی تھا۔

"کیا کر رہے ہو جی"...... اچانک ایک آدمی نے کھلے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے صالحہ بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹی اور وہ آدمی ہوا میں قلابازی کھاتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے گرا ہی تھا کہ راحت بجلی کی سی تیزی سے کھلے دروازے سے باہر نکل گئی۔ نیچے گر کر اس آدمی نے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ

صالحہ کی ٹانگ بھی مشین کی سی تیزی سے حرکت میں آگئی اور اس نے اس آدمی کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا اور چند لمحوں میں وہ بھی دنیا و مافیہا سے بیگانہ ہو چکا تھا۔ اسی لمحے باہر سے ریوالور کے دھماکے سنائی دینے لگے تو صالحہ تیزی سے اس آدمی پر جھکی اور اس نے واقعی انتہائی برق رفتاری سے اس کی جیب سے ایک ریوالور نکالا اور اسی طرح برق رفتاری سے چھلانگ لگا کر دروازہ پار کر کے دوسری طرف راہداری میں پہنچ گئی۔ ریوالور کے دھماکے اب بند ہو چکے تھے اور دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز اس راہداری کے آخری سرے سے سنائی دینے لگی تھی لیکن دوڑنے کی آواز سے ہی صالحہ سمجھ گئی کہ یہ راحت ہے۔

"راحت"...... صالحہ نے چیخ کر کہا۔

"وہ چار تھے۔ میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے"...... راحت نے راہداری کے سرے سے نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

"اور تو کوئی نہیں۔ اچھی طرح چیک کر لو۔ میں دوسری ساتھیوں کو کھولتی ہوں"...... صالحہ نے کہا اور راحت واپس مڑ گئی جبکہ صالحہ واپس اس کمرے میں پہنچ گئی جہاں اس کی باقی ساتھی لڑکیاں ابھی تک بندھی ہوئی تھیں۔

"کیا ہوا ہے باہر"...... صالحہ کے اندر داخل ہوتے ہی مائرہ نے پوچھا۔

"باہر چار آدمی تھے۔ راحت نے انہیں ختم کر لیا ہے"...... صالحہ نے کہا اور تیزی سے مائرہ کے عقب میں پہنچ کر گانٹھ کھولنا شروع کر دی

تھوڑی دیر بعد راحت بھی واپس آ گئی۔

" کوٹھی میں اور کوئی نہیں ہے"........ راحت نے اندر آتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمیں اغوا کس نے کیا ہے"........ فائزہ نے پوچھا۔

" اب یہ بتائیں گے"........ صالحہ نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے دونوں نوجوانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر صالحہ کے کہنے پر ان دونوں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے جکڑ دیا گیا۔

" فائزہ۔ راحت اور تصور۔ تم تینوں باہر نگرانی کرو۔ میں اور مائرہ یہاں ان دونوں سے پوچھ گچھ کریں گی"........ صالحہ نے کہا اور اس کی تینوں ساتھی لڑکیاں باہر چلی گئیں۔

"پہلے ان میں سے ایک کو ہوش میں لانا پڑے گا"...... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر اس آدمی کے چہرے پر زور دار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ جس نے انہیں ہوش دلایا تھا اور پھر شاید یہ دیکھنے کے لئے آیا تھا کہ وہ ہوش میں آ چکی ہیں یا نہیں...... چند زور دار تھپڑ کھانے کے بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" تم۔ تم۔ یہ سب۔ تم نے رسیاں کیسے کھول لیں"........ اس آدمی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارا نام کیا ہے"........ صالحہ نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"میرا نام فریڈ ہے"........ اس آدمی نے جواب دیا۔

"تمہیں یہاں کون لایا ہے اور تم کس کے آدمی ہو"........ صالحہ نے پوچھا۔

" باس لارک نے تمہیں تمہاری رہائش گاہ سے بے ہوش کرا کر یہاں بھجوایا ہے اور باس لارک نے فون کیا تھا کہ وہ پہلے خود تم سے پوچھ گچھ کریں گے پھر تمہیں کسی پارٹی کے حوالے کرنا تھا۔ ان کا فون آیا تھا کہ ان کے آنے تک تمہیں ہوش میں لے آیا جائے۔ چنانچہ میں نے بے ہوشی کی گیس کا اثر ختم کرنے والی گیس تمہیں سونگھا دی۔ یہ گیس آٹھ دس منٹ بعد اثر کرتی ہے۔ چنانچہ میں باہر اپنے ساتھیوں کے پاس چلا گیا لیکن پھر باس کا فون آیا کہ وہ ایک ضروری کام کی وجہ سے ایک گھنٹے بعد آئے گا۔ میں نے انہیں بتایا کہ ان کے حکم کے مطابق میں نے تمہیں ہوش دلا دیا ہے تو انہوں نے کہا کہ تمہیں دوبارہ بے ہوش کر دیا جائے تاکہ تم لوگ کوئی غلط حرکت نہ کر سکو۔ میں بے ہوش کرنے والی گیس لے کر یہاں آیا تو تم نے مجھ پر اچانک حملہ کر دیا اور میں بے ہوش ہو گیا"...... فریڈ نے پوری تفصیل سے خود سب کچھ بتا دیا۔

"ہمیں کس پارٹی کے حوالے کیا جانا تھا اور ہمارا کس طرح سراغ لگایا گیا تھا"...... صالحہ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"تفصیل کا علم تو باس لارک کو ہی ہو گا لیکن اتنا مجھے معلوم ہے کافرستان کی کوئی سرکاری تنظیم ہے کیونکہ باس لارک کافرستان

کے لئے کام کرتا ہے۔ تمہاری رہائش گاہ اور تمہاری سرگرمیوں کی ہم لوگ باقاعدہ نگرانی کرتے رہے تھے"...... فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ہمارا سراغ کیسے ملا"...... صالحہ نے پوچھا۔

"ہمیں تمہاری تلاش کے لئے حکم دیا گیا تھا کہ اور یہ بتایا گیا تھا کہ تمہارا گروپ پانچ لڑکیوں پر مشتمل ہے۔ پھر تمہارا پانچ لڑکیوں پر مشتمل گروپ سامنے آیا۔ گو تم ایکریمیز تھیں لیکن تم نے ایک آدمی سے ایکریمین اڈے کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو ہم کنفرم ہوگئے کہ تم ہی مطلوبہ پارٹی ہو۔ پھر تمہاری نگرانی شروع ہو گئی۔ پھر تمہیں اغوا کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہ حکم دیا گیا تھا کہ تمہیں اغوا کر کے براہ راست کافرستان پارٹی کے پاس لے جایا جائے لیکن پھر یہ حکم تبدیل کر کے تمہیں یہاں لایا گیا۔ یہ باس لارک کا اپنا ذاتی اڈہ ہے"...... فریڈ نے انتہائی شرافت سے پوری تفصیل بتا دی۔

"لارک کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... صالحہ نے پوچھا۔

"ہمیں نہیں معلوم۔ وہ اسے خفیہ رکھتا ہے"...... فریڈ نے جواب دیا۔

"تم نے اس قدر تفصیل سے اور درست طور پر سب کچھ چونکہ خود ہی بتا دیا ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں تمہارے باقی ساتھیوں کی طرح ہلاک نہ کیا جائے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"کیا۔ کیا تم نے باقی افراد کو ہلاک کر دیا ہے"...... فریڈ نے

چونک کر پوچھا۔

"صرف تم دونوں زندہ ہو اور اب صرف تم ہی زندہ رہو گے کیونکہ تم نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے"...... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا رخ ساتھ والی کرسی پر بندھے ہوئے مگر بے ہوش دوسرے آدمی کے سینے کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ دھماکے کے ساتھ ہی گولی اس آدمی کے دل میں اترتی چلی گئی اور وہ بے ہوشی کے عالم میں ہی چند لمحے کراہنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ فریڈ کا چہرہ اپنے ساتھی کی اس بے دردی سے ہونے والی موت پر خوف کی وجہ سے یکلخت سفید پڑ گیا تھا۔

"فون سے مسلسل کال آ رہی ہے"...... اسی لمحے راحت نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون تھا۔

"باس کا فون ہو گا"...... فریڈ نے کہا۔

"سنو فریڈ۔ اب تمہاری زندگی کا انحصار اس بات پر ہے کہ تم لارک کو یہاں آنے پر مجبور کر دو۔ اگر تم نے کوئی اشارہ کیا تو دوسرے لمحے گولی تمہارے دل میں اتر جائے گی اور تم اتنا تو جانتے ہو کہ زندگی ہے تو سب کچھ ہے"...... صالحہ نے فون پیس راحت کے ہاتھ سے لیتے ہوئے فریڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بے فکر رہو۔ مجھے زندگی واقعی عزیز ہے۔ اس لئے تو میں نے خود ہی تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے"...... فریڈ نے جواب دیا۔ اب وہ پوری

طرح سنبھل چکا تھا اور صالحہ نے فون کا بٹن آن کر کے فون بندھے
ہوئے فریڈ کے کان سے لگا دیا۔
" ہیلو...... لارک کالنگ "...... ایک تیز اور تحکمانہ آواز سنائی دی
لاؤڈر کا بٹن آن ہونے کی وجہ سے اس کی آواز واضح طور پر سنائی دے
رہی تھی۔
" فریڈ بول رہا ہوں باس "...... فریڈ نے مؤدبانہ لیکن مطمئن لہجے
میں کہا۔
" کیا بات ہے۔ اتنی دیر بعد کال کیوں اٹنڈ کی ہے تم نے "۔ لارک
نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
" باس۔ ہم اس کمرے میں تھے جہاں وہ لڑکیاں قید ہیں۔ ان میں
سے ایک کو اچانک خود بخود ہوش آ گیا تھا اور اس نے چیخنا شروع کر دیا
تھا۔ اس کے چیخنے کی آوازیں ہم تک اوپر پہنچ گئیں اور ہم سب حیران ہو
کر اکٹھے ہی اس کمرے کی طرف دوڑ پڑے۔ ایک لڑکی نیم بے ہوشی کی
کیفیت میں تھی۔ میں نے اس کے سر پر ریوالور کا دستہ مار کر اسے بے
ہوش کر دیا اور پھر ہم اس بات پر حیران ہو رہے تھے کہ بے ہوش کر
دینے والی گیس کے اثرات کے باوجود یہ لڑکی خود بخود ہوش میں کیسے
گئی۔ لیکن ہماری سمجھ میں کوئی بات نہ آئی اور میں نے جیمز اور لارس
دونوں کی ڈیوٹی وہیں لگا دی اور باقی ہم اوپر آ گئے تب پتہ چلا کہ آپ کی
کال آ رہی ہے "...... فریڈ نے بڑے خوبصورت انداز میں بات بناتے
ہوئے کہا اور صالحہ نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے فریڈ کی یہ کہانی اسے

پسند آئی ہو۔
" کوئی خطرے والی بات تو نہیں ہے "...... لارک نے پوچھا۔
" خطرہ کیسا باس۔ لڑکیاں بے ہوش بھی ہیں اور بندھی ہوئی بھی
ہیں "...... فریڈ نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔
" او کے۔ میں آ رہا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" باس۔ کیا پہلے کی طرح آپ کے آنے سے پہلے انہیں ہوش میں
لایا جائے "...... فریڈ نے پوچھا۔
" نہیں۔ اب میں انہیں اپنے سامنے ہوش میں لاؤں گا "۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔
" یس باس "...... فریڈ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا تو صالحہ نے فون پیس اس کے کان سے علیحدہ کر کے اسے
آف کر دیا۔
" گڈ۔ تم نے واقعی تعاون کیا ہے۔ کیا یہ لارک اکیلا آئے گا "۔
صالحہ نے پوچھا۔
" ہاں۔ اکیلا ہی آئے گا۔ لیکن کیا تم اسے ختم کرنا چاہتی ہو "۔ فریڈ
نے کہا۔
" نہیں۔ میں نے صرف اس سے اس کافرستانی پارٹی کے بارے
میں چند معلومات حاصل کرنی ہیں اور بس "...... صالحہ نے جواب دیا
اور فریڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
" فی الحال تمہیں بے ہوش کرنا پڑے گا۔ مجبوری ہے "۔ صالحہ نے

چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی"...... فریڈ نے چونک کر کہا لیکن اس کا فقرہ ادھورا ہی رہ گیا۔ صالحہ نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا دستہ پوری قوت سے اس کی کھوپڑی پر جما دیا تھا اور پہلی ہی ضرب اس کے لئے کافی ثابت ہوئی۔

"اسے ختم کر دینا تھا"...... مائرہ نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ ہو سکتا ہے اس عمارت میں کوئی خفیہ سسٹم وغیرہ ہو۔ میں سوچ رہی ہوں کہ لارک کو پکڑنے کے بعد ہم اس عمارت کو ہی اپنے اڈے کے طور پر استعمال کریں۔ کیونکہ ہماری وہ رہائش گاہ تو اب ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے"...... صالحہ نے واپس دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے صالحہ کہ ہمیں مشن مکمل کرنے سے پہلے اس پاور ایجنسی کا خاتمہ کرنا پڑے گا۔ جب تک یہ ختم نہیں ہو گی ہم اطمینان سے مشن مکمل نہیں کر سکیں گے"...... راحت نے صالحہ کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"وہ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ اگر ہم ان کے چکر میں الجھ گئے تو پھر اصل مشن کی طرف توجہ نہ دے سکیں گے اور اب تجربے میں صرف دو یا تین روز باقی رہ گئے ہیں۔ بہرحال اس کا فیصلہ لارک کے ہاتھ آنے کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے"...... صالحہ نے کہا اور پھر وہ اپنی باقی ساتھیوں کے پاس پہنچ گئیں اور صالحہ نے انہیں لارک کی آمد اور اسے

پکڑنے کے بارے میں ہدایات دینا شروع کر دیں اور وہ سب تیزی سے ادھر ادھر آڑ لے کر چھپنے لگ گئیں۔ راحت پھاٹک کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی جبکہ صالحہ پورچ کے قریب ایک چوڑے ستون کی اوٹ میں رک گئی۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد پھاٹک کے باہر کار رکنے کی آواز سنائی دی اور پھر تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا گیا تو صالحہ کے اشارے پر پھاٹک کے پاس کھڑی ہوئی راحت نے پھاٹک کا کنڈا کھولا اور اس یک طاقہ پھاٹک کو کھولنا شروع کر دیا۔ چونکہ پھاٹک یک طاقہ تھا اس لئے وہ اس کے پٹ کے پیچھے ہی آ گئی تھی۔ دوسرے لمحے سفید رنگ کی ایک بڑی سی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور سیدھی پورچ میں آ کر رک گئی۔ کار میں ایک ہی آدمی موجود تھا۔ اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھا لو لارک"...... اچانک صالحہ نے ستون کی اوٹ سے باہر نکلتے ہوئے کہا اور کار سے اترنے والا آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے اپنی جیب کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ دوسرے لمحے وہ رک گیا۔ جب اس نے ادھر ادھر سے دوسری لڑکیوں کو بھی ہاتھوں میں ریوالور تھامے نمودار ہوتے دیکھا۔ لارک کا چہرہ یکلخت اتر گیا تھا۔

"ہاتھ اٹھا دو ورنہ"...... صالحہ نے غراتے ہوئے کہا تو لارک نے جلدی سے دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لئے۔

"ہم نے صرف تم سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں اور بس۔ اس

لیے اگر تم مرنا نہیں چاہتے تو کوئی غلط حرکت نہ کرنا"...... صالحہ نے اس کے عقب میں آتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کوئی غلط حرکت نہ کروں گا"...... لارک نے رک رک کر کہا لیکن اسی لمحے صالحہ نے اچھل کر اس کی پشت پر پوری قوت سے لات ماری اور لارک چیختا ہوا دو قدم آگے بڑھا اور پھر منہ کے بل نیچے فرش پر گرا ہی تھا کہ مائرہ اور فائزہ دونوں کی لاتیں بیک وقت حرکت میں آئیں اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا لارک دونوں طرف سے کنپٹیوں پر ضربیں کھا کر چیختا ہوا نیچے گرا اور ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔

"اب اسے اٹھا کر اس کمرے میں لے آؤ"...... صالحہ نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا اور دو لڑکیوں نے مل کر بے ہوش لارک کو اٹھایا اور چند لمحوں بعد لارک فریڈ کے ساتھ والی کرسی پر نہ صرف بٹھا دیا گیا تھا بلکہ اسے رسی سے جکڑ بھی دیا گیا تھا۔

"یہ آدمی اتنی آسانی سے زبان نہیں کھولے گا۔ جتنی آسانی سے فریڈ نے کھول دی تھی۔ اس لیے یہاں سے کوئی خنجر تلاش کرو۔ اس پر تشدد کرنا پڑے گا"...... صالحہ نے اپنی ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا

"یہاں باقاعدہ کچن موجود ہے۔ میں وہاں سے چھری اور سرخ مرچوں کا ڈبہ لے آتی ہوں"...... راحت نے کہا اور صالحہ کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار چھری اور سرخ مرچوں کا ایک بڑا ڈبہ

موجود تھا۔ صالحہ نے آگے بڑھ کر لارک کے چہرے پر زوردار طمانچے مارنے شروع کر دیئے اور چند طمانچوں کے بعد ہی لارک نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اور صالحہ پیچھے ہٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گئی

"تم نے کیسے رہائی حاصل کر لی۔ اوہ۔ یہ فریڈ بھی یہاں موجود ہے اور یہ جیمز۔ اسے تم نے گولی مار دی۔ یہ سب کیسے ہو گیا"...... لارک نے حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا خیال تھا لارک کہ پاکیشیا کی پنک فورس تم جیسے تھرڈ کلاس ایجنٹوں کو کور کرنے کے بھی قابل نہ ہو گی"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کاش مجھ سے یہ حماقت نہ ہوتی کہ تمہیں میں پہلے اس اڈے پر پہنچاتا"...... لارک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو تم سے اور بھی بہت سی حماقتیں ہونی ہیں۔ مثلاً ایک حماقت یہ بھی ہونی ہے کہ تم نے اپنے آپ کو مضبوط اعصاب کا ثابت کرنے کے لیے میرے سوالوں کا جواب نہیں دینا اور میں نے تمہارے جسم پر زخم ڈال کر ان میں سرخ مرچیں بھر دینی ہیں۔ یہ دیکھو میری ساتھی کے ہاتھ میں تیز چھری اور سرخ مرچوں کا ڈبہ دیکھ رہے ہو۔ یہ تمہاری حماقت کا علاج ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم کیا پوچھنا چاہتی ہو"...... لارک نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے کافرستان کی پاور ایجنسی کے کہنے پر ہمیں تلاش کیا۔ ہماری

نگرانی کرائی اور پھر ہمیں بے ہوش کر کے اغوا کرا لیا۔ تمہارا آدمی فریڈ ہمیں بتا چکا ہے کہ پاور ایجنسی نے ہمیں اپنے اڈے پر پہنچانے کا کہا تھا لیکن تم نے ہمیں وہاں پہنچانے کی بجائے یہاں پہنچا دیا۔ اس کی وجہ بتاؤ"...... صالحہ نے کہا۔

"مادام ریکھا نے کہا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی یہاں آئی ہوئی ہے اور اس کے لیڈر علی عمران کو میں جانتا ہوں۔ میں کافی عرصہ پاکیشیا میں رہ چکا ہوں۔ وہ انتہائی خطرناک۔ ہوشیار اور شاطر آدمی ہے۔ مادام ریکھا نے کہا تھا کہ انہیں بھی تلاش کرنا ہے میں نے سوچا کہ تمہارا تعلق بھی پاکیشیا سے ہے اس لئے لازماً تم دونوں کے درمیان رابطہ ہو گا اس لئے تم پر تشدد کر کے تم سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ مادام ریکھا نے بھی تم سے یہی کچھ پوچھنا تھا اس لئے اس نے تمہیں وہیں تمہاری رہائش گاہ پر ہلاک کرانے کی بجائے تمہیں بے ہوش کر کے لے آنے کا حکم دیا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ اس کی بجائے میں پہلے تم سے یہ ساری باتیں کیوں نہ پوچھ لوں۔ اس طرح کافرستان میں میری قدر اور بڑھ جائے گی۔ لیکن یہ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم اس طرح بھی پوزیشن بدل سکتی ہو"...... لارک نے جلدی جلدی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اب سمجھدار ہو گئے ہو اور مزید حماقتیں کرنے پر آمادہ نہیں ہو۔ اس لئے سب کچھ بغیر زخم کھائے اور

ان میں سرخ مرچیں بھروائے بتاتے چلے جا رہے ہو"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے خواہ مخواہ تشدد سہنے کی کیا ضرورت ہے"...... لارک نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے۔ پھر یہ بھی بتا دو کہ یہ مادام ریکھا کیا پاور ایجنسی کی سربراہ ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں اور اس کے ساتھ اس کی نمبر ٹو مادام کاشی بھی ہے"۔ لارک نے جواب دیا۔

"ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... صالحہ نے پوچھا۔

"یہ مجھے معلوم نہیں ہے اور نہ انہوں نے بتایا ہے"...... لارک نے جواب دیا۔

"اچھا وہ اڈہ بتا دو جہاں انہوں نے ہمیں پہنچانے کا کہا تھا"۔ صالحہ نے کہا۔

"مادام ریکھا نے تمہیں راکش روڈ کی عمارت اے ٹ ون ایسٹ پر پہنچانے کا کہا تھا"...... لارک نے جواب دیا۔

"تم یہاں کے رہائشی ہو۔ تم نے یقیناً یہ عمارت دیکھی ہوئی ہو گی اس کی تفصیل بتاؤ"...... صالحہ نے پوچھا۔

"اس روڈ پر بے شمار عمارتیں ہیں۔ رہائشی بھی اور کمرشل بھی۔ اب میں کیا بتا سکتا ہوں"...... لارک نے کہا۔

"وہاں کا فون نمبر"...... صالحہ نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ میں نے پوچھا ہے"...... لارک نے جواب دیا۔

"ہم نے ہمیں وہاں کیسے پہنچانا تھا"...... صالحہ نے پوچھا۔

"بے ہوش کر کے وہاں بھجوا دیتا اور کیسے پہنچاتا"...... لارک نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"میرے خیال میں اب تم نے سمجھداری چھوڑ کر دوبارہ حماقت سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ اس لئے تمہارے ساتھ ویسا ہی سلوک ہونا چاہئے"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ جو کچھ میں جانتا ہوں وہ میں نے بتا دیا ہے"...... لارک نے کہا۔

"اچھا ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ"...... صالحہ نے کہا اور پھر وہ ساتھ کھڑی راحت سے مخاطب ہوئی۔

"کام شروع کرو راحت۔ تاکہ لارک صاحب کو سچ اور جھوٹ کے درمیان فرق کا اندازہ ہو جائے"...... صالحہ نے راحت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی لو"...... راحت نے کہا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سرخ مرچوں والا ڈبہ نیچے زمین پر رکھا اور لمبی سی تیز چھری کو ہاتھ میں تولتی ہوئی لارک کی طرف بڑھنے لگی۔

"رک جاؤ...... رک جاؤ...... میں بتاتا ہوں...... وہ سرخ رنگ کی عمارت ہے۔ اسے ڈیوک ہاؤس بھی کہتے ہیں۔ خاصی بڑی عمارت ہے

اور اس کے اندر تہہ خانے بھی ہیں"...... لارک نے چیخ کر کہا

"فون نمبر بتاؤ"...... صالحہ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فون نمبر مجھے معلوم نہیں ہے۔ انکوائری سے معلوم ہو سکتا ہے ڈیوک ہاؤس کہہ کر"...... لارک نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مائرہ۔ فون اٹھا کر دو مجھے"...... صالحہ نے مائرہ سے کہا اور مائرہ نے آگے بڑھ کر ایک طرف پڑا ہوا کارڈلیس فون اٹھا کر صالحہ کے ہاتھ میں دے دیا۔

"انکوائری کا کیا نمبر ہے"...... صالحہ نے لارک سے پوچھا۔ تو لارک نے نمبر بتا دیا۔ صالحہ نے فون آن کر کے انکوائری کا نمبر پریس کر دیا۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"راکش روڈ پر ڈیوک ہاؤس کا نمبر دیں"...... صالحہ نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک نمبر بتا دیا گیا۔ اور صالحہ نے فون آف کر دیا۔

"دیکھو لارک۔ تم درمیانی آدمی ہو۔ اس لئے ہمیں تمہاری موت یا زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو پھر مادام ریکھا کو کال کر کے اسے یہاں آنے پر مجبور کرو۔ اگر تم نے تعاون کیا تو میرا وعدہ ہے کہ تم زندہ رہو گے ورنہ نہیں"...... صالحہ نے

سپاٹ لہجے میں کہا۔

" وہ یہاں کبھی نہیں آئے گی ۔ وہ انتہائی ہوشیار عورت ہے " ۔ لارک نے کہا۔

" تو پھر ڈیوک ہاؤس میں اس سے بات کرواور اسے کہو کہ تم ہمیں لے کر وہاں آرہے ہو "....... صالحہ نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ وہ ڈیوک ہاؤس میں موجود نہ ہو "........ لارک نے کہا۔

" اگر موجود نہ ہو تو تم وہاں موجود آدمی سے کہو کہ وہ اسے وہاں بلا لے ۔ کوئی ایسی بات کرو کہ جس سے وہ فوری طور پر وہاں پہنچنے پر مجبور ہو جائے "....... صالحہ نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں بات کرتا ہوں "...... لارک نے رضامند ہوتے ہوئے کہا اور صالحہ نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کیا اور پھر اٹھ کر فون لارک کے کان سے لگا دیا ۔ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی آن تھا۔

" یس ڈیوک ہاؤس "........ چند لمحوں بعد ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ کرخت تھا۔

" لارک بول رہا ہوں ۔ مادام ریکھا ہیں یہاں "....... لارک نے کہا۔

" نہیں ۔ میں یہاں کا انچارج جوشن بول رہا ہوں ۔ مادام کئی بار فون کر چکی ہیں ۔ آپ نے چند افراد کو یہاں بھجوانا تھا "........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" انہی افراد کے سلسلے میں تو مادام سے بات کرنی ہے ۔ وہ جہاں

بھی ہوں ان کا فون نمبر بتادو ۔ انتہائی اہم بات کرنی ہے "........ لارک نے کہا۔

" میں بات کراتا ہوں ۔ ہولڈ آن کریں "........ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کچھ دیر تک خاموشی طاری رہی ۔ پھر ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" ہیلو ... ریکھا بول رہی ہوں "........ بولنے والی کا لہجہ تحکمانہ تھا

" لارک بول رہا ہوں مادام "........ لارک نے کہا۔

" تم کہاں مر گئے ہو لارک ...... تم نے ان لڑکیوں کو وہاں سے تو اغوا کر لیا ۔ اس کے بعد نہ ہی لڑکیاں میرے اڈے پر پہنچی ہیں اور نہ تمہاری کال آئی ہے "........ ریکھا نے انتہائی غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" مادام ۔ اسی لئے تو میں نے آپ کو اب کال کیا ہے ۔ ان لڑکیوں کو جب اغوا کرایا تو میں نے سوچا کہ پہلے ان کے میک اپ وغیرہ چیک کرالوں پھر آپ کے اڈے پر بھیجوں ۔ کیونکہ جس طرح آسانی سے یہ قابو میں آگئی تھیں اس سے مجھے شک پڑ گیا تھا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ نہیں ہو سکتیں ۔ آپ تو جانتی ہی ہیں کہ پاکیشیائی ایجنٹ کس قدر تیز اور ہوشیار ہوتے ہیں ۔ بہرحال میں انہیں پہلے اپنے ایک اڈے پر لے گیا اور میں نے ان کا میک اپ صاف کرانے کی کوشش کی تو مادام ان کے چہروں پر میک اپ تھا ہی نہیں ۔ وہ ایکریمیزی تھیں ۔ میں نے ان سے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ ان کا تعلق ایکریمیا کی ایک خفیہ مجرم

تنظیم آکٹوپس سے ہے اور آکٹوپس نے بھی اس ایکریمی اڈے سے وہ
ہتھیار حاصل کرنے کی بکنگ کی ہوئی ہے اور وہ اس ہتھیار کے حصول
کے سلسلے میں یہاں آئی ہوئی ہیں۔ مزید پوچھ گچھ پر انہوں نے البتہ
پاکیشیائی گروپ کے بارے میں ایک ٹپ دے دی۔ میں اس ٹپ
کے پیچھے لگ گیا اور پھر میں نے ان پاکیشیائی لڑکیوں کو ڈھونڈ نکالا ت
اور انہیں بے ہوش بھی کر دیا ہے۔ وہ پاکیشیائی میک آپ میں ہی ہیں
اس وقت وہ میرے ایک اڈے پر موجود ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میرے
اڈے پر آجائیں۔ چاہیں تو میں انہیں آپ کے بتائے ہوئے اڈے پر
پہنچا دیتا ہوں"...... لارک نے کہا۔

"کہاں ہے تمہارا اڈہ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکسن کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ۔ ڈی بلاک۔ میں بھی وہیں سے
بات کر رہا ہوں مادام"...... لارک نے کہا۔

"کیا نمبر ہے تمہارے فون کا"۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا اور
لارک نے فون نمبر بتا دیا۔

"او کے میں آرہی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ صالحہ نے فون پیس ہٹا لیا۔

"لو اب تو تمہاری خواہش پوری ہو گئی ہے۔ وہ یہیں آرہی
ہے"...... لارک نے کہا۔

"نہیں۔ تم نے انتہائی احمقانہ کہانی سنائی ہے اسے۔ وہ مشکوک
ہو گئی ہے۔ اس نے فون نمبر پوچھا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ وہ

پہلے انکوائری سے اس فون نمبر کے ذریعے اس ایڈریس کو کنفرم کرے
گی اور پھر یہاں فون کر کے دوبارہ تم سے بات کرے گی۔ اس کے بعد
ہو سکتا ہے وہ یہاں آجائے"...... صالحہ نے کہا اور پھر اس کا اندازہ سو
فیصد درست ثابت ہوا۔ تقریباً دس منٹ بعد فون سے کال آنا شروع
ہو گئی۔

"بات کرو"...... صالحہ نے فون آن کر کے لارک کے کانوں سے
لگاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ہیلو"...... مادام ریکھا کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یس۔ لارک بول رہا ہوں"...... لارک نے کہا۔

"لارک۔ میں تمہارے اڈے پر نہیں آسکتی۔ میں اپنے آدمی بھیج
رہی ہوں۔ تم ان آدمیوں کے ساتھ ان پاکیشیائی لڑکیوں کو
بھجوا دو"۔ مادام ریکھا کی آواز سنائی دی۔

"یس مادام۔ جیسے آپ کا حکم"...... لارک نے کہا اور دوسری طرف
سے رابطہ ختم ہو گیا۔ صالحہ نے فون پیس لارک کے کانوں سے ہٹا کر
اسے آف کیا اور آگے بڑھ کر اسے کرسی پر رکھ دیا۔ پھر جیب سے
ریوالور نکال لیا۔

"تم دونوں چھٹی کرو۔ ریکھا یہاں نہیں آرہی اور وہ مشکوک
ہو گئی ہے۔ اس لئے اب تمہارا زندہ رہنا ہمارے لئے نقصان دہ
ہو سکتا ہے"...... صالحہ نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ
لارک کچھ بولتا۔ صالحہ نے ٹریگر دبا دیا اور ایک دھماکے سے گولی

سیدھی لارک کے دل میں اتر گئی ۔ صالحہ نے ریوالور کا رخ بدلا اور دوسری گولی اس نے بندھے ہوئے اور بے ہوش ساتھی فریڈ کے دل میں اتار دی ۔

" آؤ اب یہاں سے نکل چلیں "...... صالحہ نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ چند لمحوں بعد وہ پانچوں لارک کی کار میں بیٹھی اس کوٹھی سے نکلیں اور آگے بڑھتی چلی گئیں ۔

" یہ کار لارک کی ہے اور یقیناً اس کا گروپ اسے پہچانتا ہوگا "۔ راحت نے کہا ۔

" مجھے معلوم ہے ۔ میں آگے جاکر اسے چھوڑ دوں گی ۔ کالونی سے باہر جانے کیلئے اس کا حصول ضروری تھا "...... صالحہ نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا ۔

" اب کیا کرنا ہے ۔ کیا اس ڈیوک ہاؤس پر ریڈ کرنا ہے "۔ بابرہ نے پوچھا ۔

" وہاں جانا فضول ہے ۔ اب ہم پوائنٹ ٹو پر جائیں گے ۔ وہاں میک اپ اور لباس تبدیل کرنے کے بعد ہم اپنے اس مشن پر آج رات کام کریں گی ۔ میں ادھر ادھر کے چکروں میں نہیں الجھنا چاہتی "۔ صالحہ نے کہا ۔

" لارک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بات کر رہا تھا ۔ کیا واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آئی ہوئی ہوگی ۔ لیکن کیوں "۔ پہلی بار فائزہ نے کہا ۔

" مشن تو ہمیں دیا گیا ہے اس لئے اگر وہ آئی بھی ہوگی تو کسی اور چکر میں آئی ہوگی "...... صالحہ نے جواب دیا ۔

" اس لارک نے کسی علی عمران کا نام لیا ہے ۔ کیا تم اسے جانتی ہو "...... فائزہ نے پوچھا ۔

" ہاں ۔ ایک ملاقات اس سے ہو چکی ہے ۔ میں نے اس کی بڑی تعریفیں سنی تھیں ۔ اس لئے میں نے سوچا تھا کہ اس سے ملاقات ہونی چاہیئے ۔ وہ ایک فلیٹ میں رہتا ہے ۔ وہاں جانے کی تو فرصت نہیں ملی البتہ ایک روز ایک ٹریفک سگنل پر اس کی کار رکی ہوئی میں نے دیکھ لی ۔ میں بغیر کسی تعارف کے جاکر اس کی کار میں بیٹھ گئی "...... صالحہ نے جواب دیا ۔

" اچھا پھر "...... سب نے انتہائی دلچسپی سے پوچھا تو صالحہ نے تفصیل بتانا شروع کر دی اور وہ سب بے اختیار ہنسنے لگیں ۔

" ابھی ملاقات جاری تھی کہ کرنل پاشا کا فون آگیا ۔ اس کے بعد ہم یہاں آگئیں اس لئے مزید ملاقات نہیں ہو سکی ۔ اب واپس جاکر اس سے تفصیلی ملاقات کروں گی "...... صالحہ نے کہا ۔

" ہم بھی ساتھ چلیں گی "...... سب نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سرہلا دیا ۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور کرسی پر بیٹھی ہوئی ریکھا نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے کاشی اندر داخل ہو رہی تھی۔

"آؤ کاشی بیٹھو"........ ریکھا نے کاشی سے مخاطب ہو کر کہا اور کاشی سر ہلاتی ہوئی ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"اس لارک کی کال کے بعد کیا ہوا ریکھا"........ کاشی نے پوچھا۔

"میں نے جوشن کو کہہ دیا ہے کہ وہ اپنے آدمی لے کر وہاں جائے اور پھر جو بھی صورتحال ہو۔ اس سے مجھے مطلع کرے۔ مجھے لارک کی کہانی انتہائی بیگانہ لگی ہے۔ میرا خیال ہے کہ لارک ہمیں ڈاج دے رہا ہے۔ بہرحال ابھی معلوم ہو جائے گا"...... ریکھا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی ساتھ ہی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ریکھا نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"........ ریکھا نے رسیور اٹھا کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جوشن بول رہا ہوں مادام"........ دوسری طرف سے جوشن کی دہشت بھری آواز سنائی دی اور ریکھا اس کا لہجہ سن کر چونک پڑی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"........ ریکھا نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"مادام۔ یہ جگہ تو مذبح خانہ بنی ہوئی ہے۔ یہاں ایک کمرے میں چار افراد کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور ایک اور کمرے میں کرسیوں پر بندھے ہوئے تین افراد کو ہلاک کیا گیا ہے۔ ان میں لارک بھی شامل ہے۔ وہ کرسی سے بندھا ہوا ہے"........ جوشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ صورت حال میرے تصور سے بھی زیادہ سنگین ہے"........ ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ ویسے یہاں کمرے میں ایک تیز چھری اور ایک سرخ مرچوں کا ڈبہ بھی پڑا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں باندھ کر ان پر تشدد کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا لیکن پھر کسی وجہ سے یہ ارادہ ملتوی کر دیا گیا"....... جوشن نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے مطلوبہ معلومات مہیا کر دی ہیں۔ جوشن فوراً ڈیوک ہاؤس فون کر کے وہاں سے اپنے آدمی اٹھا دو۔ یقیناً اس اڈے کے بارے میں انہیں معلوم ہو گیا ہو گا۔ ہو سکتا ہے وہ وہاں ریڈ کریں"...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آدمی باہر لگا دوں تاکہ اگر وہ

ریڈ کریں تو ہم ان کا خاتمہ کر سکیں"...... جوشن نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ لیکن انتہائی احتیاط سے سب کام کرنا۔ لارک کی اس طرح موت کے بعد یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ یہ پنک فورس اناڑی نہیں ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام"...... جوشن نے کہا تو ریکھا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مگر یہ سب کیسے ہو گیا ہے۔ تم نے تو اس پنک فورس کو اپنے اڈے پر بھیجے جانے کا کہا تھا۔ پھر"...... کاشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لارک کی حماقت کی وجہ سے سارا مسئلہ خراب ہو گیا ہے۔ اس نے میری ہدایت پر عمل نہیں کیا۔ کیوں نہیں کیا۔ اب اس کے بارے میں تو کچھ نہیں کہہ سکتی۔ البتہ میرا ایک اڈہ ان کی نظروں میں آ گیا ہے اور اب وہ لوگ چوکنا بھی ہو گئے ہوں گے"...... ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ریکھا کہ ہمیں کوئی واضح منصوبہ بندی کرنی چاہئے اس طرح ہم مار کھا جائیں گے"...... کاشی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو ریکھا چونک پڑی۔

"ہاں بتاؤ۔ کیسی منصوبہ بندی"...... ریکھا نے کہا۔

"دیکھو ریکھا۔ اگر موجودہ صورتحال کا غیر جانبدارانہ انداز سے

تجزیہ کیا جائے تو اس وقت کاکانہ جیسے چھوٹے سے جزیرے میں تین پارٹیاں ایک ہی مشن پر کام کر رہی ہیں جبکہ دو پارٹیاں انہیں اس مشن سے روکنے پر مامور ہیں۔ لیکن جہاں پر اصل مشن واقع ہونا ہے وہاں کے بارے میں کوئی فکر مند ہی نہیں ہے"...... کاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم الجھی ہوئی باتیں کر رہی ہو کاشی۔ میں نے تمہیں اپنی اسسٹنٹ اس لئے بنایا ہے کہ تم ذہین ہو۔ اور تمہاری ذہانت سے پاور ایجنسی نے کئی بار فائدہ اٹھایا ہے۔ لیکن تم الجھی ہوئی باتیں کرو گی تو پھر کیا منصوبہ بندی ہو سکے گی"...... ریکھا نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"غصے کی ضرورت نہیں ہے ریکھا۔ تم بااختیار ہو۔ میں تو صرف مشورہ دے سکتی ہوں۔ میں نے جو کچھ کہا ہے اس کی وضاحت اس طرح سے کی جا سکتی ہے کہ اصل مشن ایک ہتھیار ہے جس کا کاکانہ جزیرے میں واقع ایکریمین سائنسی اڈے جسے کوڈ میں ریڈ لیب کہا جاتا ہے میں تجربہ ہونا ہے۔ اس ہتھیار کا سٹاک بھی ریڈ لیب کے اندر ہے اسے باہر سے ریڈ لیب میں نہیں لے جایا جانا کہ اسے حاصل کرنے والی پارٹیاں باہر ہی اپنا کام دکھا دیں اس لئے لامحالہ جو پارٹیاں اس ہتھیار کو حاصل کرنے کا مشن لے کر آئی ہیں وہ ریڈ لیب کے اندر داخل ہو کر ہی اسے حاصل کر سکتی ہیں۔ اس لئے سارا کھیل ریڈ لیب کے اندر یا اس کے باہر ہی کھیلا جائے گا۔ اب رہ گئیں اس کے لئے کام

کرنے والی پارٹیاں ۔ تو ہتھیار کو حاصل کرنے کا مشن لے کر تین پارٹیاں آئی ہیں ۔ پاکیشیائی پنک فورس اور پاکیشیا کی سیکرٹ سروس اس کے ساتھ ہی ساڈان کا ریگی گروپ بھی اسی مقصد کے لئے یہاں پہنچا ہوا ہے ۔ انہیں روکنے کے لئے دو پارٹیاں ہیں ایک تو کراؤن گروپ ہے جو ریگی گروپ کو روکے گا دوسری پاور ایجنسی ہے جس کے ذمے پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روکنا ہے ۔ پاور ایجنسی کی ذمہ داری ڈبل ہے ۔ اب میں پاور ایجنسی کے اب تک کے اقدامات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہوں گی کہ پاور ایجنسی نے یہاں آنے کے بعد پنک فورس کا سراغ لگایا لیکن پنک فورس قابو میں آجانے کے باوجود ہاتھ سے نکل گئی اور اب نجانے کس روپ میں اور کس انداز میں اور کہاں ہو گی ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ابھی تک کوئی اطلاع پاور ایجنسی کے پاس ہے ہی نہیں ۔ دوسری طرف پاور ایجنسی نہ ہی ریگی گروپ کے بارے میں کچھ جانتی ہے اور نہ اس کے مخالف کراؤن گروپ کے بارے میں اس کے پاس کوئی معلومات ہیں ۔ اس تمام تجزیئے سے جو صورتحال سامنے آتی ہے اس میں میرے خیال کے مطابق ہمیں اس طرح پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پیچھے بھاگنے کی بجائے ریڈ لیب اور اس کے گرد محاصرہ کرنا چاہئے کیونکہ یہ دونوں یا تینوں پارٹیاں جہاں بھی ہوں گی بہرحال یہ ریڈ لیب میں لازماً پہنچیں گی اور اگر کسی طرح کراؤن سے رابطہ ہو جائے تو پھر پاور ایجنسی کی طاقت بھی دوگنا ہو جائے گی "...... کاشی نے کہا تو ریکھا کے

چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات نمودار ہو گئے ۔

" ویری گڈ کاشی ۔ رئیلی ویری گڈ ۔ تم نے واقعی انتہائی غیر جانبدارانہ اور بے لاگ تجزیہ کیا ہے ۔ کراؤن والی بات تو میرے ذہن سے ہی نکل گئی تھی ۔ میں ابھی اس سے رابطہ کرتی ہوں ۔ وہ اس ریڈ لیب میں کام بھی کر چکا ہے اس لئے اس کی مدد سے ہم ریڈ لیب میں یا اس کے باہر سب گروپوں کے خلاف بہترین مورچہ بندی کر سکتے ہیں "...... ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس انکوائری پلیز "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی ۔

" بلوفن کلب کے سیکرٹری رافیل کا نمبر دیں "...... ریکھا نے کہا اور دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا ۔ ریکھا نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا ۔

" یس بلوفن کلب "...... ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" سیکرٹری رافیل صاحب سے بات کراؤ ۔ میں ریکھا بول رہی ہوں چیف آف پاور ایجنسی کافرستان "...... ریکھا نے بڑے نخوت بھرے لہجے میں کہا ۔

" اوہ ۔ یس میڈم "...... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے اس کے پاس ریکھا کے بارے میں پہلے سے ہدایات پہنچ چکی ہوں ۔

" ہیلو رافیل بول رہا ہوں سیکرٹری بلوفن کلب "... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"چیف آف پاور ایجنسی کافرستان ریکھا بول رہی ہوں۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ مسٹر کراؤن کے ساتھ رابطے کے لئے آپ کام کریں گے"۔۔۔۔۔۔ ریکھا نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ دو گھنٹے قبل مسٹر کراؤن کا فون آیا تھا۔ وہ آپ کے متعلق دریافت کر رہے تھے لیکن چونکہ آپ نے اب تک رابطہ نہ کیا تھا اس لئے ہم رابطہ نہ کرا سکے۔ آپ کس نمبر سے بات کر رہی ہیں تاکہ میں مسٹر کراؤن کو تلاش کرنے کے بعد آپ کو بتا سکوں"۔ دوسری طرف سے رافیل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ریکھا نے اسے اپنا فون نمبر بتا دیا۔

"یس میڈم۔ میں تھوڑی دیر بعد آپ کو رنگ کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ریکھا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب اصل بات اس ریڈ ییب کے بارے میں تفصیلات جاننے کی ہے تاکہ پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریپ کیا جائے"۔ ریکھا نے کہا۔

"اگر کراؤن مل جاتا ہے تو وہ اس معاملہ میں آپ کا بہترین گائیڈ بن سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔ کاشی نے جواب دیا اور ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ریکھا نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔۔۔ ریکھا نے کہا۔

"مادام بلو فن کلب سے سیکرٹری رافیل صاحب بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ریکھا کی اسسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

"ہاں بات کراؤ"۔۔۔۔۔۔ ریکھا نے کہا۔

"ہیلو رافیل بول رہا ہوں بلو فن کلب سے"۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد رافیل کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ریکھا بول رہی ہوں۔ کراؤن صاحب کا کچھ پتہ چلا"۔ ریکھا نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"یس میڈم۔ وہ فون پر موجود ہیں۔ آپ براہ راست ان سے بات کر لیں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے رافیل کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ کراؤن بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"ریکھا بول رہی ہوں مسٹر کراؤن۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ آپ بھی یہاں کام کر رہے ہیں"۔۔۔۔۔۔ ریکھا نے کہا۔

"ہاں مادام ریکھا اور میں نے تو اپنا کام ختم بھی کر لیا ہے۔ اپنا کام ختم کرنے کے بعد میں نے رافیل کو فون کیا تھا کیونکہ اس کے بعد میرا خیال تھا کہ آپ سے رابطہ کر کے یہ معلوم کیا جائے کہ کیا آپ کو میری امداد کی ضرورت ہے یا نہیں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کراؤن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ آپ نے کام ختم کر لیا ہے۔ مطلب ہے کہ ساڈان"۔ ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"سوری مادام۔ یہ باتیں فون پر مناسب نہیں ہیں۔ آپ مجھے کوئی جگہ بتا دیں تاکہ ہم ذاتی طور پر مل سکیں۔ پھر تفصیل سے بات ہو سکتی ہے"...... کراؤن نے اسے درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ آپ ایسا کریں ہوٹل سیسل میں آجائیں۔ میں اور میری اسسٹنٹ مس کاشی دونوں ہال کی میز نمبر بارہ پر موجود ہوں گی۔ رابطہ کے لئے اصل نام"...... ریکھا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دس منٹ میں پہنچ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"آؤ کاشی۔ اس کراؤن سے مل لیں۔ وہ تو کہہ رہا ہے کہ اس نے اپنا کام ختم کر لیا ہے۔ مطلب ہے کہ ساؤان کے رنگی گروپ کا اس نے خاتمہ کر دیا ہے"...... ریکھا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر واقعی ایسا ہے تو پھر اس کی کارکردگی واقعی قابل تحسین ہے"...... کاشی نے بھی اٹھ کر سرہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے سیسل ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سیسل ہوٹل کاکانہ کا سب سے شاندار ہوٹل تھا اس لئے ریکھا نے اس ہوٹل کی ایک میز مستقل طور پر ریزرو کرا لی تھی تاکہ جب بھی وہ وہاں جائیں تو انہیں کوئی پریشانی نہ ہو اور اس میز کا حوالہ اس نے کراؤن کو دیا تھا۔ سیسل ہوٹل پہنچ کر وہ اطمینان سے بارہ نمبر میز پر جا کر بیٹھ گئیں جس پر ریزرو کا کارڈ رکھا ہوا تھا۔ ویٹرس نے ان کے بیٹھتے ہی وہ

کارڈ اٹھا لیا۔

"یس میڈم"...... ویٹرس نے خوش اخلاقی سے پوچھا۔

"ہمارے ایک مہمان آنے والے ہیں۔ اس کے بعد آرڈر دیں گے"...... ریکھا نے جواب دیا اور ویٹرس سرہلاتی ہوئی واپس مڑ گئی۔ پھر چند منٹ بعد ہوٹل کے مین گیٹ پر ایک لمبا تڑنگا ایکریمین نوجوان کھڑا نظر آیا جو غور سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے ایک ویٹرس کو بلا کر کچھ پوچھا تو ویٹرس نے ریکھا اور کاشی کی طرف اشارہ کر دیا اور وہ نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھنے لگا۔

"تو یہ ہے ایکریمیا کا کراؤن۔ خاصا وجیہہ آدمی ہے"...... ریکھا نے کہا اور کاشی نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"میرا نام کراؤن ہے"...... کراؤن نے میز کے قریب پہنچ کر آہستہ سے کہا۔

"آیئے آیئے تشریف رکھیئے۔ ہم آپ کی ہی منتظر تھیں۔ میرا نام ریکھا ہے اور یہ میری اسسٹنٹ مس کاشی ہے"...... ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کراؤن سرہلاتا ہوا ان کے ساتھ خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ رسمی جملوں کی ادائیگی کے بعد ریکھا نے ویٹرس کو بلا کر شراب لانے کا آرڈر دیا اور چند لمحوں بعد ہی ان کی میز پر ان کی مطلوبہ شراب کے پیگ سرو کر دیئے گئے۔

"آپ کہہ رہے تھے کہ آپ نے اپنا مشن مکمل کر لیا ہے۔ اتنی جلدی یہ سب کیسے ہو گیا"...... ریکھا نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے

کہا۔

" اسے اتفاق ہی سمجھیں ورنہ ریگی خاصی ہوشیار اور تیز ایجنٹ تھی"...... کراؤن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے مختصر طور پر ریگی کے ساتھ ٹکراؤ اور پھر اس کے خاتمے کی کہانی سنا دی۔

" آپ نے واقعی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے مسٹر کراؤن"...... ریکھا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو کراؤن نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

" اب آپ بتایئے کہ آپ کے دشمنوں کی کیا پوزیشن ہے۔ ویسے میرا خیال ہے کہ اگر ہم یہاں کھلے عام ایسی باتیں کرنے کی بجائے کسی محفوظ جگہ پر ڈسکس کریں تو زیادہ بہتر ہے"...... کراؤن نے کہا تو ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" آیئے۔ اب آپ سے تفصیلی تعارف ہو ہی گیا ہے تو میں آپ کو اپنے ہیڈ کوارٹر لے چلتی ہوں۔ وہاں تفصیل سے بات بھی ہو جائے گی اور ضروری منصوبہ بندی بھی"...... ریکھا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ کاشی نے بل کی ادائیگی کی اور پھر وہ ہوٹل سے باہر آگئے۔ کراؤن علیحدہ کار میں آیا تھا اس لئے ریکھا نے اس کالونی کا نام اور کوٹھی کا نمبر بتا دیا جس میں اس کا ہیڈ کوارٹر تھا اور پھر دونوں کاریں تیزی سے ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکلیں اور سڑک پر آگے پیچھے دوڑتی ہوئی اس کالونی کی طرف بڑھ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد کراؤن، ریکھا اور کاشی کے ساتھ ریکھا کے خاص کمرے میں موجود تھا۔

" مجھے بتایا گیا تھا کہ اس ہتھیار کو حاصل کرنے کے لئے پاکیشیا سے ٹیم آ رہی ہے اور آپ نے اسے روکنا ہے"...... کراؤن نے بیٹھتے ہی کہا۔

" ایک نہیں دو ٹیمیں۔ ایک تو نئی ٹیم ہے جس کا نام پنک فورس ہے۔ اس میں پانچ لڑکیاں ہیں۔ ان کی لیڈر کا نام صالحہ ہے اور دوسری پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ جس کا لیڈر یقیناً عمران ہو گا"...... ریکھا نے کہا تو کراؤن چونک پڑا۔

" آپ علی عمران کی بات کر رہی ہیں"...... کراؤن نے چونک کر کہا۔

" ہاں۔ کیا آپ اسے جانتے ہیں"...... ریکھا نے چونک کر پوچھا۔

" ذاتی طور پر تو نہیں جانتا۔ لیکن اس کے متعلق میں نے بہت کچھ سن رکھا ہے۔ بہرحال اب آپ بتائیں کہ آپ نے ان دونوں کے خلاف کیا کیا ہے"...... کراؤن نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ریکھا نے اسے پنک فورس کی نگرانی سے لے کر جوشن کے آخری فون آنے تک کی تفصیل بتا دی۔

" یہ تو پنک فورس کی حد تک کام ہوا۔ اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سلسلے میں کیا ہوا ہے"...... کراؤن نے پوچھا۔

" اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں ہوا۔ نہ ہی ان کے بارے میں کچھ معلومات مل سکی ہیں اور نہ ہی یہ بات حتمی طور پر معلوم ہے کہ وہ واقعی یہاں آئے بھی ہیں یا نہیں۔ کیونکہ سرکاری طور پر جو معلومات ملی

ہیں ان کے مطابق تو یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بجائے پنک فورس کو دیا گیا ہے۔لیکن مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس قدر اہم مشن کے سلسلے میں خاموش نہیں رہ سکتی۔البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔پنک فورس کی کارکردگی کی صرف نگرانی کر رہی ہو"........ ریکھا نے جواب دیا۔

" پھر آپ نے اب کیا سوچا ہے"...... کراؤن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" کاشی سے میری ابھی اس بارے میں تفصیلی ڈسکس ہوئی ہے"۔ ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاشی سے ہونے والی گفتگو مختصر طور پر سنا دی۔

" ویری گڈ..... مس کاشی کا تجزیہ سو فیصد درست ہے اور واقعی آپ کو ایسا ہی کرنا چاہئے"........ جہاں تک میرا تعلق ہے۔میرا وہ گروپ جو میں ساتھ لایا تھا وہ ختم ہو گیا ہے اور ایکریمیا سے دوسرا گروپ منگوانے میں کافی وقت لگ جائے گا اور چونکہ یہ ہتھیار میرے ملک کی ملکیت ہے اس لئے اس کی حفاظت بھی میرا فرض ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا"....... کراؤن نے کہا۔

"آپ میرے گروپ سے کام لے سکتے ہیں مسٹر کراؤن"....... ریکھا نے پیشکش کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں مس ریکھا۔آپ کا گروپ کافرستانی افراد پر مشتمل ہو گا اس لئے ہماری ذہنی ہم آہنگی آپ کے لوگوں کے ساتھ نہیں ہو سکتی۔

میں نے اس سلسلے میں ایک اور پلان بنایا ہے۔میں نے رافیل کی مدد سے ریگی اور اس کے آدمیوں کا خاتمہ کیا ہے۔وہ گروپ میرا کام کر سکتا ہے اس لئے میں اس گروپ کو ساتھ لے کر آپ کی مدد کروں گا"۔ کراؤن نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔جیسے آپ مناسب سمجھیں لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں اس ریڈ لیب کے بارے میں مکمل معلومات ہی حاصل نہیں ہیں"........ ریکھا نے کہا۔

" اس کی آپ فکر نہ کریں۔میں طویل عرصے تک ریڈ لیب کا سیکورٹی آفیسر رہا ہوں اس لئے مجھے اس کے ایک ایک چپے کا علم ہے لیکن چونکہ اب میں ملازمت میں نہیں ہوں اس لئے قانون کے مطابق میں اندر نہیں جا سکتا اور نہ ہی اندر کسی سے رابطہ کر سکتا ہوں اس لئے آپ اور میرا گروپ دونوں ریڈ لیب کی بیرونی ناکہ بندی کریں گے"....... کراؤن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔آپ تفصیل بتائیں۔اس کے مطابق منصوبہ بندی کر لیتے ہیں"......... ریکھا نے کہا۔

" آپ مجھے ایک بڑا سا کاغذ مہیا کریں تاکہ میں ریڈ لیب کا بیرونی نقشہ اس پر بنا سکوں۔اس کے بعد اس بارے میں بات کریں گے"۔ کراؤن نے کہا تو ریکھا نے انٹرکام پر اپنی سیکرٹری کو کاکانہ جزیرے کا تفصیلی نقشہ اور بڑا سفید کاغذ لانے کا حکم دے دیا۔تھوڑی دیر بعد دونوں چیزیں پہنچ گئیں۔کراؤن نے نقشہ میز پر پھیلا لیا اور سرخ پنسل

ہاتھ میں لے لی۔

" یہ دیکھئے۔ یہ وہ علاقہ ہے جسے ڈوشان جنگل کہا جاتا ہے۔ اس ڈوشان جنگل کے انتہائی شمال میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے اس گاؤں کا نام فیلڈ ہے۔ یہاں مقامی لوگ رہتے ہیں۔ اس گاؤں کے درمیان ایک سرخ رنگ کا بڑا سا مکان ہے جس میں گاؤں کے سردار کاسمیر کی رہائش ہے۔ اس مکان کے احاطے میں سے ریڈ لیب کا راستہ کھلتا ہے لیکن اس راستے کو صرف ہنگامی حالت میں کھولا جاتا ہے ورنہ ریڈ لیب کا اصل راستہ فیلڈ گاؤں سے جنوب مشرق کی طرف ایک گھنے جنگل میں واقع ہے۔ وہاں بھی ایک گاؤں ہے لیکن یہ گاؤں سیکورٹی گاؤں کہلاتا ہے یہاں تمام عمارتیں سیکورٹی کے نقطہ نظر سے بنائی گئی ہیں اور ان عمارتوں میں ایکریمین سیکورٹی کے لوگ رہتے ہیں۔ اس گاؤں کو جو سڑک جاتی ہے وہ ڈوشان جنگل سے متصل جنگل ڈاس سے جاتی ہے وہاں ایک سخت سیکورٹی چیک پوسٹ ہے اور اس سیکورٹی چیک پوسٹ سے لے کر سیکورٹی گاؤں تک سڑک کو دونوں اطراف سے اونچی اور اوپر جا کر آپس میں مل جانے والی خاردار تاروں سے بند کر دیا گیا ہے۔ یہ خاردار تاریں سیکورٹی گاؤں تک بھی جاتی ہیں۔ سیکورٹی گاؤں کے گرد اونچی فصیل نما چار دیواری ہے جس کے چاروں طرف باقاعدہ واچ ٹاور بنے ہوئے ہیں جہاں مسلح افراد بھی رہتے ہیں اور وہاں ایسے سائنسی آلات بھی نصب ہیں کہ رات کو بھی دور دور تک معمولی سی نقل و حرکت کو چیک کیا جا سکتا ہے اور کوئی ہیلی کاپٹر بغیر خصوصی

اجازت کے اس علاقے میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ ورنہ اسے میزائلوں سے ہٹ کر دیا جاتا ہے"...... کراؤن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ لیکن یہ ہنگامی راستہ تو کھلا ہوا ہے۔ وہاں سے کوئی بھی ٹیم آسانی سے اندر داخل ہو سکتی ہے"...... ریکھا نے کہا۔

" جی نہیں۔ یہ راستہ اندر سے کھلتا ہے۔ باہر سے ایسا کوئی سسٹم ہی نہیں ہے اور باہر سے چاہے اس پر ایٹم بم ہی کیوں نہ مارے جائیں اسے کسی صورت بھی نہیں کھولا جا سکتا۔ اس لئے اس کی طرف سے تو آپ قطعی بے فکر رہیں"...... کراؤن نے جواب دیا۔

" پھر اب یہ پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ لیب میں کیسے داخل ہوں گی"...... ریکھا نے کہا۔

" اول تو وہ کسی صورت داخل ہی نہیں ہو سکتیں اور اگر داخل بھی ہوں گی تو وہ اس فیلڈ گاؤں کی طرف سے کوشش کریں گی۔ سیکورٹی گاؤں تو ان کے لئے موت کا پھندہ بن جائے گا لیکن ہمیں دونوں اطراف میں نگرانی کرنی ہو گی۔ میں چونکہ سیکورٹی آفیسر رہا ہوں اس لئے میں چیف سیکورٹی آفیسر سے بات کر کے خود اپنے گروپ کے ساتھ سیکورٹی گاؤں کے باہر نگرانی کروں گا۔ آپ فیلڈ گاؤں کی طرف نگرانی کریں۔ کاسمیر سے میں بات کرتا ہوں وہ آپ کو مکمل تعاون مہیا کرے گا"...... کراؤن نے کہا۔

" کس طرح بات کریں گے"...... ریکھا نے پوچھا۔

"فون پر۔ دونوں جگہ فون موجود ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں
ابھی فون کروں تاکہ جو کچھ بھی ہے ابھی طے ہو جائے اور ہم رات کو
اپنی اپنی جگہ ڈیوٹی پر پہنچ جائیں"........ کراؤن نے کہا اور ریکھا نے
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا کر اسے
ڈائریکٹ کر دیا اور پھر فون سیٹ کراؤن کی طرف بڑھا دیا۔

رات کا اندھیرا خاصا گہرا ہو چکا تھا۔ فیلڈ گاؤں سے تقریباً چار کلو میٹر
دور جنوب مشرق میں واقع ایک گھنے جنگل کے اندر گھاس پھونس سے
بنے ہوئے ایک کافی بڑے جھونپڑے کے باہر ایک آدمی کھڑا تھا۔ اس
کے ہاتھ میں ایک عجیب سی ٹارچ تھی۔ لیکن یہ ٹارچ روشن نہ تھی
البتہ اس کی کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی کے ہندسے اور سوئیاں اس
گھپ اندھیرے میں بھی اس طرح چمک رہے تھے جیسے انہیں روشنی
سے بنایا گیا ہو۔ وہ بار بار گھڑی دیکھتا اور پھر سامنے کے رخ دیکھنا
شروع کر دیتا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک بار پھر گھڑی دیکھی اور پھر
ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹارچ کو سیدھا کر کے اس نے اس کا بٹن دبایا تو
ٹارش کا شیشہ روشن ہو گیا لیکن یہ روشنی مدھم سی تھی جیسے شیشے کے
اندر بند ہو۔ باہر روشنی کی کوئی کرن نہ نکل رہی تھی۔ اس نے ٹارچ
کو ہوا میں مخصوص انداز میں دو تین بار لہرایا اور پھر ٹارچ کا بٹن بند کر

دیا۔ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد اس نے تین بار ایسا کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر اس گھاس پھونس کے جھونپڑے میں گھس گیا۔ وہاں دروازے کے پاس ہی ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر موجود تھا جس پر دو چھوٹے چھوٹے رنگین بلب مسلسل جل بجھ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد یکلخت یہ دونوں بلب مسلسل جلنے لگے اور اس کے ساتھ ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو۔ آر۔ آر۔ ٹو کالنگ۔ اوور"...... بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ غیر ملکی ہے۔

"یس۔ آر۔ آر۔ تھرٹین اٹنڈنگ۔ اوور"...... ٹارچ والے نے جھک کر تیز لہجے میں کہا۔

"کاشن دے دیا ہے تھرٹین۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یس باس۔ اوور"...... ٹارچ والے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ جب وہ لوگ پہنچ جائیں تو پھر میری بات ان کے لیڈر سے کرا دینا۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں چھوٹے بلب ایک بار پھر جلنے بجھنے شروع ہو گئے اور ٹارچ والا تیزی سے باہر نکل کر دوبارہ اسی پہلے والی جگہ پر آ کر کھڑا ہو گیا وہ ایک بار پھر گھڑی دیکھنے میں مصروف ہو گیا تھا پھر تقریباً دس منٹ بعد اچانک دور ایک جگنو سا چمکا اور وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹارچ کو ایک لمحے کے لئے روشن کیا۔ سامنے جگنو دوسری

بار چمکا تو اس نے بھی دوسری بار ٹارچ کو ایک لمحے کے لئے روشن کر دیا۔ چند لمحوں بعد دور سے چار افراد آتے دکھائی دیئے وہ اندھیرے میں سائے سے نظر آ رہے تھے۔ اس آدمی نے ٹارچ کو ایک بار پھر روشن کیا اور پھر بجھا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چاروں افراد اس جھونپڑے کے سامنے پہنچ گئے۔ ان میں سے ایک عورت تھی۔ ان کے جسموں پر سیاہ رنگ کے لباس تھے اور ان کے کاندھوں پر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے تھیلے لدے ہوئے تھے۔

"آر۔ آر۔ تھرٹین"...... ٹارچ والے نے ان کے قریب آنے پر اونچی آواز میں کہا۔

"آر۔ آر۔ ون"...... اس عورت نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس .... مادام"...... ٹارچ والے نے سر جھکا کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کال آئی تھی"...... اس عورت نے پوچھا۔

"یس مادام"...... تھرٹین نے جواب دیا اور پھر وہ انہیں ساتھ لئے اس جھونپڑے میں آ گیا جہاں وہ ٹرانسمیٹر موجود تھا جس پر بلب اب بھی جل بجھ رہے تھے۔ ٹارچ والے نے ایک بٹن دبایا تو بلب مسلسل جلنے لگے۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ آر۔ آر۔ تھرٹین کالنگ۔ اوور"...... ٹارچ والے نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس ...... آر۔ آر۔ ٹو اٹنڈنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد

ٹرانسمیٹر سے وہی بھاری آواز سنائی دی۔

"آر۔ آر۔ ون سے بات کریں۔ اوور"........ ٹارچ والے نے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔

"ہیلو۔ آر۔ آر۔ ون کالنگ۔ اوور"........ اس عورت نے آگے ہوتے ہی تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس ...... آر۔ آر۔ ٹو اٹنڈنگ۔ اوور"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"راتھر۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"........ اس بار عورت نے اسے اصل نام سے پکارتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ یہاں فیلڈ گاؤں کے پاس ایک کافرستانی گروپ موجود ہے۔ وہ قریبی جنگل میں چھپا ہوا ہے۔ آٹھ افراد اور ایک عورت پر یہ گروپ مشتمل ہے۔ اس عورت کا نام مادام ریکھا ہے۔ فیلڈ گاؤں کا سردار کاسمیرا اسے لمحہ لمحہ کی رپورٹ دے رہا ہے۔ ان رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا کے دو گروپ پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے یہاں پہنچنے کا ان کو خطرہ ہے اور یہ مادام ریکھا اور اس کا گروپ ان کے خاتمے کے لئے یہاں موجود ہے۔ اوور"........ راتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کراؤن کے بارے میں کوئی رپورٹ ملی ہے۔ اوور"۔ عورت نے پوچھا۔

"یس مادام۔ ایک بار اس ریکھا کی کراؤن سے ٹرانسمیٹر پر بات

ہوئی ہے۔ اس بات سے پتہ چلا ہے کہ کراؤن اپنے گروپ کے ساتھ کسی اور راستے پر موجود ہے جسے وہ سیکورٹی گاؤں کہہ رہا تھا۔ اوور"۔ اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیکورٹی گاؤں۔ وہ کہاں ہے مرفی"........ عورت نے مڑ کر اس ٹارچ والے سے پوچھا۔

"مادام...... سیکورٹی گاؤں شمال کی طرف ڈاس جنگل سے ملحقہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جہاں سب ایکریمی رہتے ہیں اور وہاں انتہائی سخت سیکورٹی ہے۔ اس گاؤں کو باقاعدہ قلعہ کی شکل دی ہوئی ہے۔ وہاں واچ ٹاور بھی بنے ہوئے ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ ایکریمیز کی جیل ہے۔ ایکریمی قیدیوں کو وہاں رکھا جاتا ہے"........ اس آدمی نے جواب دیا۔

"ہیلو راتھر۔ کیا تم اس ریکھا کی آواز مجھے سنوا سکتے ہو۔ اوور"۔ عورت نے کہا۔

"یس مادام۔ میرے پاس اس کے اور کراؤن کے درمیان ہونے والی بات چیت کا ٹیپ موجود ہے۔ میں سنواتا ہوں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک نسوانی آواز سنائی دینے لگی۔ وہ کراؤن سے بات کر رہی تھی۔ کراؤن کی آواز سن کر اندھیرے میں بھی اس مادام کے چہرے پر غصے کی روشنی سی پھیلتی صاف دکھائی دی تھی۔ کچھ دیر بعد گفتگو بند ہو گئی۔

"آپ نے ٹیپ سن لیا ہے مادام۔ اوور"........ وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"کس فریکونسی پر یہ بات چیت ہوئی ہے۔ اوور"...... عورت نے پوچھا اور دوسری طرف سے ایک فریکونسی بتا دی گئی۔

"او۔ کے۔ تم پوری طرح چوکنے رہو۔ اوور اینڈ آل"...... اس عورت نے کہا اور اس ٹارچ والے نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن آف کر دیا۔

"اب کراؤن کی فریکونسی ایڈجسٹ کرو مرفی"...... عورت نے کہا۔

"تو کیا آپ کراؤن سے بات کریں گی مادام"...... اس عورت کے ساتھ آنے والے ایک آدمی نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"ہاں رائسن ...... میں اس کراؤن سے اس سیکورٹی گاؤں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ میرا خیال ہے کہ یہ سیکورٹی گاؤں صرف جیل نہیں ہو سکتی۔ لازماً وہاں سے بھی ریڈ لیب کو راستہ جاتا ہو گا۔ اس لئے کراؤن وہاں موجود ہے"...... عورت نے کہا۔

"لیکن مادام۔ کراؤن تو آپ کو مردہ سمجھ چکا ہے۔ اب اگر آپ نے اس سے بات کی تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ آپ زندہ ہیں اور وہ ایک بار پھر آپ کے مقابلے پر آ جائے گا"...... اس آدمی نے کہا۔

"میں ریکھا بن کر اس سے بات نہیں کروں گی رائسن۔ میں تو اس مادام ریکھا کے لہجے میں بات کروں گی۔ اس عورت کا لہجہ ایسا ہے کہ میں آسانی سے اس کی نقل کر لوں گی"...... اس عورت نے کہا۔ مرفی نے اس دوران ٹارچ روشن کر کے مطلوبہ فریکونسی ایڈجسٹ کر دی تھی۔

"مادام فریکونسی ایڈجسٹ ہو گئی ہے"...... مرفی نے کہا۔

"آن کرو"...... عورت نے کہا اور مرفی نے ایک بٹن دبایا تو ایک سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔

"ہیلو ہیلو۔ مادام ریکھا کالنگ۔ اوور"...... اس عورت کے حلق سے مختلف آواز نکلی۔

"یس کراؤن اٹنڈنگ یو۔ کیا بات ہے مادام۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کراؤن کی آواز سنائی دی۔

"یہاں تو دور دور تک کسی کی آمد کے کوئی آثار نہیں ہیں مسٹر کراؤن۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں آپ کے پاس ہی آ جانا چاہئے۔ اوور"۔ عورت نے کہا۔

"مادام ریکھا۔ آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ یہاں آ کر آپ کیا کریں گی۔ یہاں میں سیکورٹی آفیسر سے مل کر پوری طرح چوکنا ہوں۔ آپ کا وہاں رہنا بے حد ضروری ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ آج رات نہ آئیں۔ کل آئیں۔ اوور"...... کراؤن نے اس بار قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں اس سیکورٹی آفیسر سے یہ تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ تجربہ کب ہو رہا ہے۔ اوور"...... عورت نے کہا۔

"تجربے میں ابھی چار روز باقی ہیں۔ ابھی اس کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اوور"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"لیکن کراؤن۔ کاسمیر کا تو کہنا یہی ہے کہ یہاں آج تک کوئی بھی

نہیں آیا ۔ پہلے بھی جو گروپ آئے وہ سیکورٹی گاؤں ہی آئے تھے ۔
اوور"۔ عورت نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ایسا ہوا ہو ۔ لیکن تم سیکورٹی گاؤں کی طرف سے بے فکر رہو ۔ یہاں کا راستہ ہر طرف سے محفوظ ہے ۔ یہاں تو فوج بھی اندر داخل نہیں ہو سکتی ۔ یہاں ہر طرف کمپیوٹرائزڈ میزائل نصب ہیں ۔ البتہ اگر کوئی گروپ وہاں آئے تو تم مجھے فوراً کال کر کے اطلاع دے دینا ۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گا ۔ اوور"...... کراؤن نے کہا۔

"او ۔ کے ۔ اوور اینڈ آل"...... عورت نے کہا اور مرفی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میرا اندازہ درست نکلا کہ سیکورٹی گاؤں کی طرف سے بھی راستہ موجود ہے"...... عورت نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مادام ۔ اگر وہاں راستہ ہے بھی سہی تو وہاں سے اندر جانا ناممکن ہے ۔ میں ایک بار وہاں گیا تھا ۔ وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں ۔ ہمیں اپنے منصوبے پر ہی عمل درآمد کرنا چاہئے"...... مرفی نے کہا۔

"لیکن اس ریکھا گروپ کا کیا کیا جائے ۔ اس کے متعلق تو ہمیں علم ہی نہ تھا"...... عورت نے کہا۔

"مادام ۔ ہم جس راستے سے جائیں گے وہ اس گروپ سے کافی دور جا کر نکلے گا ۔ اس لئے ہمارا ان سے ٹکراؤ ہی نہ ہو گا"...... مرفی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس عورت نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ لیکن

پھر اس سے پہلے کہ کوئی بات ہوتی اچانک ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور عورت کے ساتھ ساتھ وہاں موجود سب افراد بری طرح چونک پڑے۔

"یہ کس کی کال ہو سکتی ہے"...... عورت نے کہا۔

"راتھر ہی کال کر سکتا ہے اور کون کرے گا"...... مرفی نے کہا۔

"ہاں اسی کی ہو سکتی ہے ۔ بٹن آن کرو"...... عورت نے کہا اور مرفی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔ برانٹ کالنگ ۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عورت کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"یس ۔ ریگی اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... عورت نے پہلی بار اپنا نام لیتے ہوئے کہا۔

"مادام ۔ میں نے سپیشل وے کھول دیا ہے ۔ اب آپ آسانی سے اس وے کے ذریعے زیرو پوائنٹ تک پہنچ سکتی ہیں ۔ آگے میں رہنمائی کروں گا ۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور ریگی اور اس کے ساتھیوں کے چہرے کھل اٹھے۔

"اوہ ۔ ویری گڈ برانٹ ۔ کیا اس کراؤن نے ریڈ لیب کے اندر تو کوئی خاص انتظامات نہیں کرائے ۔ یہ چیک کر لیا ہے ۔ اوور"۔ ریگی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کراؤن نے چیف سیکورٹی آفیسر ڈارسن سے بات کی تھی ۔ لیکن اس نے اسے آپ کے متعلق یہی بتایا تھا کہ آپ کو آپ کے گروپ

سمیت ختم کر دیا گیا ہے۔ البتہ اس نے پاکیشیا کے دو گروپوں پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ذکر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ڈارسن کو بتایا ہے کہ ان کی سرکوبی کے لئے فیلڈ گاؤں کی طرف کافرستان کی پاور ایجنسی موجود ہے اور سیکورٹی گاؤں کی طرف وہ خود موجود ہے۔ اس نے چیف سیکورٹی آفیسر سے کہا تھا کہ وہ کسی صورت بھی اندرونی طرف سے کوئی راستہ نہ کھولے اور چیف سیکورٹی آفیسر نے اس سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ ایسا ہی کرے گا۔ اوور"۔ برانٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ اسے اس غلط فہمی میں ہی رہنا چاہئے۔ اوور اینڈ آل"...... ریگی نے کہا اور مرفی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چلو مرفی۔ اب یہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہمیں جلد از جلد برانٹ تک پہنچنا ہے"...... ریگی نے مرفی سے کہا۔

"یس مادام۔ آیئے میں آپ کو راستہ دکھا دیتا ہوں"...... مرفی نے کہا اس کے ساتھ ہی وہ انہیں ساتھ لئے ہوئے جھونپڑے کے اندرونی طرف بنے ہوئے ایک اور کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے کمرے کے ایک کونے میں پڑے ہوئے گھاس پھونس کا ڈھیر ہٹایا اور پھر جھک کر اس نے ہاتھ کو جھٹکا دیا تو کمرے کے دوسرے کونے میں زمین کا ایک ٹکڑا صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھتا چلا گیا۔

"ٹارچ جلاؤ مرفی"...... ریگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں سے ایک لمبی سی ٹارچ نکالی اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے ڈھکن اٹھنے سے نیچے جاتا ہوا راستہ جو گھپ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا تیز روشنی سے منور ہو گیا۔

"آؤ"...... ریگی نے کہا اور پھر وہ اور اس کے ساتھ آنے والے چاروں مرد اس راستے سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ یہ قدرتی راستہ تھا اس میں انسانی کاریگری نظر نہ آ رہی تھی۔

"مادام۔ اس میدانی علاقے میں اس قسم کا راستہ اور وہ بھی قدرتی ہو عجوبہ ہی ہے"۔ مرفی نے مادام ریگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ راستہ خود بخود نہیں بنا بلکہ کسی اسلحے کے دھماکے سے بنایا گیا ہے لیکن پھر اسے ترک کر دیا گیا۔ اس لئے یہ اس ٹوٹی پھوٹی حالت میں ہے"...... ریگی نے جواب دیا اور مرفی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راستہ بے حد طویل تھا لیکن بالکل سیدھا جا رہا تھا اس میں ایک موڑ بھی نہ آیا تھا۔ کہیں کہیں سے ہلکی ہلکی روشنی بھی اندر آ رہی تھی اور انہی سوراخوں سے تازہ ہوا بھی آ رہی تھی اس لئے اس راستے میں کہیں بھی انہیں گھٹن کا احساس نہ ہو رہا تھا۔ تقریباً نصف گھنٹے تک مسلسل چلنے کے بعد راستے میں پہلی بار موڑ آیا اور پھر تھوڑا سا آگے بڑھنے کے بعد وہ راستہ بند ہو گیا۔ سامنے ایک چٹان تھا۔ ریگی نے وہاں پہنچتے ہی ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کے ونڈ بٹن کو مخصوص انداز میں کھینچا اور پھر سوئیوں کو گھما کر خاص ہندسوں پر ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن کو آہستہ سے تھوڑا سا پریس کر دیا۔

دوسرے لمحے گھڑی کے ڈائل کے درمیان ایک نقطہ سا تیزی سے جلنے بجھنے لگا چند لمحوں بعد ہی وہ نقطہ مسلسل جلنے لگا اور پھر چند لمحے مسلسل جلنے کے بعد بجھ گیا۔اس کے ساتھ ہی سرر کی تیز آواز سنائی دی اور راستے کو بند کرنے والی چٹان تیزی سے ایک طرف ہٹتی چلی گئی۔ دوسری طرف ایک بڑا سا کمرہ تھا۔اس کمرے میں ایک لمبے قد کا نوجوان کھڑا ہوا تھا۔کمرے کی چھت پر ایک بلب جل رہا تھا۔

"آیئے مادام۔ جلدی آجایئے۔میں آپ کا شدت سے انتظار کر رہا تھا"........ پہلے سے موجود نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر سائیڈ کی طرف موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ریگی اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اس دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ دروازے کی دوسری طرف ایک تنگ سی راہداری تھی لیکن یہ راہداری انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی تھی۔اس راہداری میں داخل ہوتے ہی پہلے سے موجود نوجوان نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا تھا اس لئے وہ سب خاموش، لیکن انتہائی محتاط انداز میں چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔یہ راہداری اوپر کی طرف اٹھتی چلی جا رہی تھی۔کچھ دور جانے کے بعد اچانک اس راہداری کے سامنے بھی ایک ٹھوس دیوار سی آگئی لیکن اس نوجوان نے اس کی سائیڈ پر ایک جگہ ہاتھ رکھ کر اسے مخصوص انداز میں دبایا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹتی چلی گئی اور وہ نوجوان تیزی سے اسے کراس کر کے دوسری طرف چلا گیا۔اس کے پیچھے ریگی اور اس کے ساتھی بھی جب

دوسری طرف پہنچ گئے تو اس نوجوان نے ایک بار پھر مڑ کر سائیڈ پر ایک مخصوص جگہ پر ہاتھ رکھا تو دیوار تیزی سے دوبارہ برابر ہو گئی۔

"اب ہم محفوظ ہیں مادام۔وہاں ایسا سسٹم موجود تھا کہ انسانی آواز فوراً اوپر چیک کر لی جاتی"........ اس نوجوان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب اس مخصوص اسلحے والے سٹور تک ہم کیسے پہنچیں گے برانٹ"........ ریگی نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے یہ نقشہ بنایا ہے مادام۔اسے آپ دیکھ لیں اور اس سلسلے میں کوئی تفصیلی لائحہ عمل تیار کر لیں"........ برانٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک کاغذ نکالا اور اسے سب کے سامنے کھول کر رکھ دیا۔ریگی سمیت سب ساتھی اس پر جھک گئے۔

"یہ دیکھئے مادام۔یہ جگہ ہے جہاں ہم اس وقت موجود ہیں۔یہ راستہ سیدھا اس سٹور تک جاتا ہے جہاں یہ میزائل سٹور کیا گیا ہے لیکن اس راستے کے ہر انچ میں انتہائی جدید سائنسی آلات نصب ہیں جو انسان تو انسان کسی مکھی کو بھی آگے نہیں بڑھنے دے سکتے۔بلکہ جیسے ہی کوئی چیز اس راستے میں داخل ہوتی ہے انتہائی طاقتور لیزر شعاعیں اسے جو چھت فرش اور دونوں طرف کی دیواروں سے اچانک نکلتی ہیں دھواں بنا کر اڑا دیتی ہیں۔اس راستے کے آخر میں یہ دروازہ ہے جسے صرف ریڈ لیب کا انچارج ڈاکٹر فورڈ ہی کھول سکتا ہے۔اب آپ خود ہی کوئی منصوبہ بندی کر لیں۔ویسے یہ راستہ بھی اسی طرح دبے ہوئے

حصے پر ہاتھ رکھنے سے کھل سکتا ہے"......... برانٹ نے کہا۔

"ڈاکٹر فورڈ کہاں ہے"......... ریگی نے پوچھا۔

"وہ تو دوسری طرف ہے جہاں سائنسی لیبارٹریاں ہیں۔ ان کا راستہ تو بالکل مختلف ہے اگر ہم ادھر جائیں تو پھر اس سٹور تک کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے۔ راستے میں ہی مارے جائیں گے۔ سب سے قریب ترین یہی راستہ ہے جسے میں نے جان پر کھیل کر کھولا ہے"......... برانٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سٹور کتنا بڑا ہے اور اس دروازے کے علاوہ بھی تو اس کے دوسرے دروازے ہوں گے جہاں سے یہ میزائل باہر نکالے جاتے ہوں گے"۔ ریگی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دروازہ یہی ایک ہے۔ اسے یہاں سپیشل ڈے کہا جاتا ہے۔ اس راستے سے وہ ایکریمیا سے آنے والے ہتھیار سٹور تک پہنچاتے ہیں۔ اس کے علاوہ سائنسی لیبارٹریوں کی طرف سے میزائل اور دوسرے ہتھیار باہر نکالنے کے لئے باقاعدہ سائنسی مشینیں نصب ہیں۔ انسان کسی طرح بھی اندر نہیں جا سکتا"۔ برانٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ صرف میزائل کا سٹور نہیں ہے اس میں دوسرا اسلحہ بھی سٹور ہے"۔ ریگی نے کہا۔

"مادام۔ یہ بہت بڑا ایریا ہے جسے سٹور کہا جاتا ہے۔ اس کے اندر علیحدہ علیحدہ کمرے بنے ہوئے ہیں جہاں مختلف قسم کا اسلحہ بھی سٹور کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی سائنسی کیمیکلز بھی یہیں سٹور کئے جاتے

ہیں۔ اس کے اندر جا کر میزائل کا سٹور تلاش کرنا ہوگا البتہ یہ مجھے معلوم ہے کہ اس پر اس کا مخصوص کوڈ "آر بی ایم" جلی حروف میں لکھا ہوا ہوگا"۔ برانٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سٹور کے اوپر کون سا علاقہ ہے۔ میرا مطلب ہے جنگل ہے یا گاؤں ہے یا اور کوئی چیز ہے"۔ ریگی نے پوچھا۔

"اس کے اوپر سائنسی لیبارٹریاں ہیں پھر ان کے اوپر رہائشی عمارتیں ہیں اور ان کے اوپر اصل زمین ہے جس پر جنگل ہے لیکن نیچے سے اسے باقاعدہ اس طرح تعمیر کیا گیا ہے کہ اوپر تو جنگل ویسے ہی قائم ہے لیکن اوپر سے بم مار کر بھی زمین کو پھاڑا نہیں جا سکتا"۔ برانٹ نے جواب دیا۔

"اس لحاظ سے تو واقعی تم نے کمال کر دکھایا ہے برانٹ کہ اگر ہم صرف اسی راستے کو کسی طرح عبور کر لیں تو ہم براہ راست اس سٹور میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ویری گڈ"......... ریگی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن مادام۔ اس راستے کو عبور کرنے اور اس دروازے کو اس طرح کھولنا کہ اوپر اس کا کاشن نہ ہو۔ یہی تو اصل مسئلہ ہے"۔ برانٹ نے کہا۔

"یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے برانٹ۔ مجھے پہلے سے اندازہ تھا کہ ایکریمینز نے کس قسم کے سیکورٹی انتظامات یہاں کر رکھے ہونگے۔ اس لئے میں خصوصی طور پر ایسے آلات ساتھ لے آئی تھی جو ان

انتظامات کو ناکارہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے تم اب فکر مند مت ہو۔ یہ ہمارا کام ہے۔ ہم کر لیں گے"۔ ریگی نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

" اچھی طرح سوچ لیجئے مادام۔ میں نے تو اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اب آگے آپ کا اپنا کام ہے"........ برانٹ نے کہا۔

" تم اب واپس کس طرف سے جاؤ گے"........ ریگی نے کہا۔

" اسی ہال کمرے سے ایک لفٹ اوپر کو جاتی ہے۔ میں اس لفٹ کے ذریعے اوپر جاؤں گا"........ برانٹ نے جواب دیا۔

" تمہارے یہاں سے جانے کے کتنی دیر بعد ہم ایکشن لیں تاکہ تم محفوظ جگہ پر پہنچ جاؤ"........ ریگی نے کہا۔

" دس منٹ بعد مادام"........ برانٹ نے جواب دیا۔

" اوکے۔ تم اب جاؤ اور فکر مت کرو۔ ہم خاموشی سے یہاں سے میزائل حاصل کر کے اسی راستے سے واپس چلے بھی جائیں گے اور کسی کو اس کی کانوں کان خبر تک نہ ہو گی"........ ریگی نے کہا۔

" یس مادام۔ گڈ بائی"........ برانٹ نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ریگی نے اس کے جانے کے بعد گھڑی دیکھی اور پھر اپنی پشت پر لدا ہوا بیگ اتار کر نیچے رکھ دیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے بیگ میں سے ایک ایک سیاہ رنگ کا لباس نکال لیا۔ یہ لباس اس انداز کے تھے جیسے خلائی جہازوں کے مسافر پہنتے ہیں۔ ان لباسوں کے ساتھ ساتھ انہوں نے بیگ میں سے ایک ایک چپٹا سا پسٹول بھی نکال کر باہر رکھ لیا۔ باقی افراد کے بیگز

میں سے تو یہی سامان نکلا تھا جبکہ ریگی کے بیگ میں ایک چھوٹا سا نوکدار پسٹول بھی موجود تھا جس کی نال کا سرا آگے جا کر پنسل کی طرح باریک ہو جاتا تھا۔

" لباس پہن لو۔ جلدی کرو۔ یہ بیگز ہم یہیں چھوڑ جائیں گے۔ واپسی پر لباس اتار کر دوبارہ ان بیگز میں رکھ لیں گے"........ ریگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیگ میں سے نکالا ہوا لباس اپنے جسم پر موجود چست لباس کے اوپر پہننا شروع کر دیا۔ اس لباس میں جوتے تک شامل تھے اور سر پر گردن تک شیشے کا ایک بڑا سا گولہ تھا جس کے اندر گفتگو کے لئے باقاعدہ ٹرانسمیٹر نصب تھا اور اس گولے کے اوپر دو چھوٹی چھوٹی سلاخیں ایک دوسرے سے مخالف سمتوں میں مڑی ہوئی تھیں جن کے سرے گول اور انتہائی چمکدار تھے۔ یہ فضا میں سے خالص آکسیجن کشید کر کے انہیں پہنچانے کا سسٹم تھا۔ فضا جس قدر بھی زہر آلود ہو۔ یہ سسٹم اس میں سے خالص آکسیجن کشید کر لیتا تھا۔ ریگی کے چاروں ساتھیوں نے لباس پہن لئے اور پھر ان سب نے انہیں باقاعدہ چیک کیا۔ اس کے بعد انہوں نے چپٹے چپٹے پسٹول ہاتھوں میں پکڑ لئے جبکہ ریگی کے ایک ہاتھ میں وہ چپٹا سا پسٹول تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں نوکدار پسٹول تھا۔

" اچھی طرح چیک کر لو۔ کوئی رخنہ نہ رہ جائے ورنہ سب مارے جائیں گے"........ ریگی نے کہا تو اس کی آواز اس کے ساتھیوں کے کانوں میں پہنچ گئی۔

"چیک کر لیا ہے مادام"...... سب کی آوازیں باری باری ریگی کو سنائی دیں۔

"میرے دونوں ہاتھ مصروف ہیں مرفی۔ تم آگے بڑھ کر دیوار پر بنے ہوئے دبے ہوئے حصے پر ہاتھ رکھ کر اسے دباؤ تاکہ راستہ کھل جائے اور جب تک میں ایس ایس کو آن نہ کر لوں کوئی اندر داخل نہیں ہو گا بلکہ پہلے میں اندر جاؤں گی پھر تم لوگوں نے جانا ہے"۔ ریگی نے کہا۔

"یس مادام"...... مرفی کی آواز سنائی دی اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے جلدی سے ایک سائیڈ کی دیوار کے ایک کونے میں قدرے دبی ہوئی جگہ پر اپنا دستانے والا ہاتھ رکھا اور اسے زور سے دبا دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی آواز سنائی دی اور پھر دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی۔ اب دوسری طرف ایک راہداری نظر آ رہی تھی جو بظاہر بالکل سادہ تھی عام سی راہداری لیکن ریگی نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے نوکدار پستول کا رخ اس راہداری کی طرف کیا اور اس کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے اس پستول کی نال کی نوک سے سرخ رنگ کے دھوئیں کی دھار سی نکلی اور اس راہداری میں پھیلتی چلی گئی ریگی نے مسلسل ٹریگر دبائے رکھا اور سرخ رنگ کا دھواں تیزی سے آگے ہی آگے پھیلتا چلا گیا۔ جب یہ دھواں آدھی سے زیادہ راہداری میں پھیل گیا تو ریگی نے ٹریگر آف کیا اور پھر آہستہ سے قدم آگے بڑھا دیئے۔ راہداری میں پھیلا ہوا دھواں راہداری کے آگے کی طرف تھا

ادھر وہ نہ آیا جدھر ریگی اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ شاید کسی خاص دباؤ کی وجہ سے ایسا ہو رہا تھا۔ بہرحال وہ آگے ہی آگے بڑھتا ہوا پوری راہداری میں پھیلتا چلا جا رہا تھا۔ ریگی اور اس کے ساتھی اس دھوئیں میں داخل ہوئے اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ راہداری کی دیواریں چھت اور فرش پہلے کی طرف ساکت تھے۔ کوئی شعاع یا کوئی روشنی یا کوئی سائنسی حربہ حرکت میں نہ آیا تھا۔ آگے بڑھتے بڑھتے آخر کار وہ اس راہداری کو طے کر کے اس دروازے تک پہنچ گئے جس کا ذکر برانٹ نے کیا تھا۔ یہ فولادی دروازہ تھا۔ اس بار ریگی نے دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اس چپٹے پستول کی نال اس دروازے سے نصف انچ کے فاصلے پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ پستول سے زرد رنگ کی شعاع سی نکلی اور دروازے سے ٹکرائی۔ دروازے کا وہ حصہ جہاں شعاع ٹکرائی تھی اس طرح غائب ہو گیا جیسے وہ کاغذ کا بنا ہوا ہو اور وہ جگہ آگ لگنے سے جل کر راکھ ہو گئی ہو۔ گو اس شعاع کی وجہ سے ایک باریک سا سوراخ بنا تھا لیکن پھر یہ سوراخ تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا دروازہ غائب ہو چکا تھا۔ اب دوسری طرف ایک اور راہداری تھی جس کی سائیڈوں میں اس طرح کے فولادی دروازوں کی قطاریں دونوں طرف دور دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں ریگی نے نوکدار پستول کو سیدھا کیا اور اس کا ٹریگر دبا دیا۔ پستول سے سرخ رنگ کے دھوئیں کی دھار نکلی اور آگے موجود راہداری میں پھیلتی چلی گئی۔ جب وہ پہلے کی طرح اس رہداری میں پھیل گئی تو ریگی

نے قدم آگے بڑھا دیا اور پھر وہ سب پہلے کی طرح آگے بڑھتے چلے گئے لیکن اب وہ دروازوں پر لکھے ہوئے سرخ رنگ کے موٹے حروف پڑھتے چلے جا رہے تھے اور پھر تقریباً آدھی راہداری انہوں نے کراس کی تھی کہ ایک دروازے کے سامنے وہ رک گئے ۔ اس دروازے پر "آر بی ایم" کے الفاظ لکھے ہوئے تھے ۔ ریگی نے چپٹے پستول کا رخ اس فولادی دروازے کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا ۔ وہی زرد رنگ کی شعاع پستول سے نکل کر دروازے سے ٹکرائی اور چند لمحوں بعد وہی عمل دوبارہ شروع ہو گیا جو پہلے بڑے دروازے پر ہوا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ فولادی دروازہ بھی غائب ہو گیا ۔ ریگی نے نوکدار پستول کا رخ اندر ہال نما کمرے کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا ۔ سرخ رنگ کے دھوئیں کی دھار اندر اس ہال نما کمرے میں پھیلتی چلی گئی ۔ جب وہ پورے کمرے میں پھیل گئی تو ریگی نے اندر قدم رکھ دیئے ۔ اس کے پیچھے اس کے چاروں ساتھی بھی اندر آ گئے ۔ اندر دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی پیٹیاں رکھی ہوئی تھیں جو کسی چمکدار دھات کی بنی ہوئی تھیں لیکن ان کے اوپر والے حصے میں باقاعدہ کنڈے لگے ہوئے تھے جن کے ساتھ فولادی زنجیریں تھیں ۔ ریگی نے چپٹے پستول سے ان زنجیروں پر زرد شعاعیں ڈالیں اور یہ فولادی زنجیریں غائب ہو گئیں تو اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر سر کو جھٹکا دے کر مخصوص اشارہ کیا اور مرفی تیزی سے آگے بڑھا ۔ اس نے اپنا پستول اپنے ساتھی کو دیا اور پھر کنڈے ہٹا کر اس نے ایک بڑی پیٹی کا ڈھکنا کھول دیا ۔ پیٹی کے اندر بڑے

بڑے بڑے میزائل خاص قسم کے چمکدار کاغذوں میں لپٹے ہوئے پڑے تھے ۔ مرفی نے ایک میزائل اٹھایا اور اسے باہر نکال کر اس نے کاغذ ہٹائے ۔ یہ میزائل دو رنگ کا تھا ۔ آدھا حصہ سرخ تھا جبکہ باقی آدھا حصہ گہرا نیلا تھا ۔ مرفی نے اسے زمین پر رکھا اور پھر مخصوص انداز میں ہاتھوں کو حرکت دے کر اسے کھولنا شروع کر دیا ۔ وہ بڑے ماہرانہ انداز میں یہ کام کر رہا تھا ۔ چند لمحوں بعد ہی اس نے نیلا حصہ سرخ حصے سے علیحدہ کر لیا پھر اس نے اس سرخ حصے کو دوبارہ اس چمکدار کاغذ میں لپیٹا اور اسے اٹھا کر واپس پیٹی کے اندر اسی جگہ رکھ دیا ۔ اس کے بعد اس نے دوسرا میزائل اٹھایا اور اس پر بھی پہلے والی کارروائی کر دی ۔ پھر دوسری پیٹی کھولی گئی اور اس میں موجود دو میزائلوں کے بھی نیلے حصے علیحدہ کر لئے گئے ۔ اس کے بعد ریگی کے علاوہ ان چاروں نے ایک ایک حصہ اٹھایا اور ریگی کے ساتھ تیزی سے واپس راہداری کی طرف مڑ گئے ۔ راہداری میں وہی سرخ رنگ کا دھواں موجود تھا ۔ وہ تیزی سے اس راہداری سے گزر کر پہلے والی راہداری میں آئے اور پھر اس میں سے گزرتے ہوئے تھوڑی دیر بعد وہ صحیح سلامت واپس اس جگہ پہنچ گئے جہاں ان کے بیگ پڑے ہوئے تھے ۔ اب سرخ دھواں یہاں بھی پھیل چکا تھا ۔ ان سب نے ہاتھوں میں موجود میزائل کے نیلے حصوں کو ان بیگوں میں بند کیا اور پھر بیگ اٹھائے وہ تیزی سے واپس مڑ گئے لباس انہوں نے پہلے کی طرح پہنے ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ مسلسل خاموش بھی تھے لیکن اپنی اس کامیابی پر ان کے چہرے چمک

اٹھے تھے ۔ درمیانی دیوار کو کھول کر وہ جب اس راہداری میں پہنچے جو
گھاس پھونس والے جھونپڑے تک پہنچتی تھی تو ان سب نے تیزی سے
لباس اتارنے شروع کر دیئے کیونکہ ان لباسوں کی وجہ سے وہ تیز نہ چل
سکتے تھے ۔

"ھرا وکٹری فار ساڈان"....... ریگی نے لباس اتارتے ہی انتہائی
مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس نعرے میں سارے ساتھی شامل ہو
گئے ۔ تھوڑی دیر بعد لباس اور وہ سب ہتھیار بیگوں میں ڈالنے کے بعد
انہوں نے بیگ واپس پشت سے لٹائے اور پھر ان کا واپسی کا سفر شروع
ہو گیا ۔ واپسی کا یہ سفر وہ انتہائی تیز رفتاری سے طے کر رہے تھے کیونکہ
انہیں معلوم تھا کہ اب وہ کسی حد تک محفوظ ہو چکے ہیں اور کسی کو
کانوں کان خبر بھی نہیں ہو سکی اور وہ ایک کی بجائے چار میزائل لے
آئے ہیں ۔ ایک لحاظ سے انہوں نے ناممکن کو ممکن بنا دیا تھا ۔ ایکریمیا
کے تمام جدید ترین سائنسی انتظامات بھی دھرے کے دھرے رہ گئے
تھے اور نہ صرف سائنسی آلات بلکہ ان کی حفاظت کے لئے اس نے
انسانوں کی جو فوج ظفر موج بھرتی کر رکھی تھی انہیں بھی پتہ نہ چل
سکا تھا ۔ ریگی جانتی تھی کہ یہ سرخ دھواں ایک گھنٹے بعد خود بخود غائب
ہو جائے گا ۔ اس کے بعد جب بھی وہ میزائل نکالنے کے لئے سٹور
کھولیں گے تب انہیں اس چوری کا علم ہو گا لیکن پھر وہ سر پٹختے رہ
جائیں گے مگر انہیں معلوم نہ ہو سکے گا کہ یہ سب کچھ کیسے اور کس نے
کیا ہے جبکہ اس دوران یہ ٹیکنالوجی ساڈان کی خفیہ لیبارٹریوں میں پہنچ

سیاہ رنگ کی بڑی سی جیپ آہستہ آہستہ گھنے جنگل کے اندر چلتی
ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ جیپ کے اندر بھی گہری تاریکی تھی اور
اس کی ہیڈ لائٹس اور بیرونی دوسری تمام لائٹیں بھی بند تھیں ۔ اس
جیپ میں پنک فورس سوار تھی ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر راحت تھی جبکہ
سائیڈ سیٹ پر صالحہ بیٹھی ہوئی تھی ۔ عقبی سیٹوں پر مائرہ ۔ فائزہ اور
مور تینوں بیٹھی ہوئی تھیں ۔ ان پانچوں کے جسموں پر سیاہ رنگ کا
چست لباس تھا اور کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں ۔
سوائے صالحہ کے باقی چاروں لڑکیوں کی پشت پر سیاہ رنگ کے تھیلے
لٹکے ہوئے تھے ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی راحت کو صالحہ باقاعدہ
راستہ بتا رہی تھی ۔ پھر اچانک صالحہ کے ساتھ سیٹ پر پڑی ہوئی ایک
مشین سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور وہ سب بے اختیار چونک
پڑیں ۔

"جیپ روک دو راحت"........ صالحہ نے تیز لہجے میں کہا اور راحت نے فوری طور پر بریک لگا دیئے ۔ جیپ کی رفتار پہلے ہی نہ ہونے کے برابر تھی اس لئے وہ فوری طور پر رک گئی ۔صالحہ نے مشین اٹھا کر اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ مادام ریکھا کالنگ ۔ اوور"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے ہی صالحہ سمیت سب چونک پڑیں ۔

"یس ۔ کراؤن اٹنڈنگ یو ۔ اوور"........ مشین سے ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ پھر ان دونوں کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی ۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو صالحہ نے بجلی کی سی تیزی سے مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا ۔ دوسرے لمحے مشین کے ایک کونے میں چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر ایک نقشہ سا ابھر آیا جس پر ایک جگہ سرخ رنگ کا نقطہ اور اس سے ہٹ کر ایک جگہ زرد رنگ کا نقطہ جلنے بجھنے لگا۔

"ہونہہ ۔ تو یہ مادام ریکھا اپنے گروپ کے ساتھ فیلڈ گاؤں میں پہلے سے موجود ہے اور یہ کراؤن وہاں سے کافی دور موجود ہے"........ صالحہ نے غور سے ان نقطوں اور روشن نقشے کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر بٹن آف کر دیا اس کے ساتھ ہی سکرین بھی تاریک ہو گئی ۔

"یہ تو مسئلہ بن گیا ۔ وہاں تو جاتے ہی ہم پر حملہ ہو جائے گا"۔ پیچھے بیٹھی ہوئی مائرہ نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

"اس کا مطلب ہے کہ پاور ایجنسی کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ہم فیلڈ

گاؤں پہنچ رہے ہیں ۔ لیکن یہ کراؤن کیوں دوسری جگہ پر ہے"۔ صالحہ نے کہا ۔

"لیکن ہمیں بہرحال جانا تو وہیں ہی پڑے گا ۔ اس کال سے البتہ یہ فائدہ ہو گیا ہے کہ ہمیں پیشگی اس بات کا علم ہو گیا ہے ورنہ ہم لاعلمی میں یقیناً مارے جاتے"........ راحت نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ۔ ایک بار پھر مشین میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور صالحہ سمیت وہ سب بے اختیار چونک پڑیں ۔ مشین ابھی تک صالحہ کی گود میں تھی ۔ صالحہ نے فوراً ہی اس کا ایک بٹن دبا دیا ۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ برانٹ کالنگ ۔ اوور"....... بٹن دبتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"یس ۔۔ ریگی اٹنڈنگ یو ۔ اوور"........ ایک نسوانی آواز سنائی دی یہ لہجہ غیر ملکی تھا اور ریگی کا نام سنتے ہی صالحہ چونک پڑی ۔ اسے معلوم تھا کہ یہ ساڈان کا ریگی گروپ ہے جس کا حوالہ ریکھا نے کراؤن سے بات کرتے وقت اشارتاً کہا تھا کہ کہیں وہ زندہ نہ ہو لیکن کراؤن نے سختی سے اس بات سے انکار کر دیا تھا کہ اس نے ریگی کو اپنی آنکھوں سے انہیں مرتے دیکھا ہے ۔

"مادام ۔ میں نے سپیشل وے کھول دیا ہے ۔ اب آپ آسانی سے اس وے کے ذریعے زیرو پوائنٹ تک پہنچ سکتی ہیں ۔ آگے میں رہنمائی کروں گا ۔ اوور"....... برانٹ نے کہا اور صالحہ اس کی بات سن کر

چونک پڑی ۔ سپیشل وے کا حوالہ اس کے لئے حیرت انگیز تھا ۔

" اوہ ۔ ویری گڈ برانٹ ۔ کیا اس کراؤن نے ریڈ لیب کے اندر تو خصوصی انتظامات نہیں کرا دیئے ۔ یہ چیک کر لیا ہے ۔ اوور " ۔ ریگی کی آواز سنائی دی اور پھر ان دونوں کے درمیان بات چیت ہوتی رہی ۔ جب گفتگو ختم ہو گئی تو صالحہ نے پہلے کی طرح ایک بٹن دبایا تو وہی سکرین دوبارہ روشن ہو گئی اور اس پر ایک بار پھر نقشہ روشن ہو گیا ۔ اس بار ایک سرخ رنگ کا نقطہ اور ایک نیلے رنگ کا نقطہ مختلف جگہوں پر جل بجھ رہا تھا ۔ صالحہ غور سے اس نقشے اور ان نقطوں کو دیکھتی رہی ۔ پھر اس نے بٹن آف کر دیا ۔

" حیرت انگیز ۔ یہ ریگی یہاں سے تھوڑی ہی دور موجود ہے جبکہ وہ برانٹ اس ریڈ لیب سے بول رہا ہے ۔ نیلے رنگ کا مطلب ہے کہ یہ کال انڈر گراؤنڈ ٹرانسمیٹر سے کی جا رہی ہے "..... صالحہ نے کہا ۔

" اوہ صالحہ ۔ ہمیں وہاں فیلڈ گاؤں جانے کی بجائے اس ریگی کے پاس پہنچ جانا چاہئے ۔ اس نے یقیناً ریڈ لیب میں جانے کا کوئی سپیشل وے تلاش کر لیا ہے "..... راحت نے کہا ۔

" اگر ایسی بات ہے تو پھر ہمیں انتظار کرنا ہو گا ۔ ساڈان حکومت نے یقیناً اس ریگی گروپ کو کسی خاص وجہ سے ہی منتخب کیا ہو گا ۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اس ریگی گروپ نے کوئی خصوصی راستہ ریڈ لیب میں جانے کا تلاش کر لیا ہے تو پھر یہ وہاں سے میزائل بھی نکال لائیں گے اور جب یہ میزائل لے کر واپس آئیں تو ہم ان پر جھپٹ پڑیں ۔ اس

طرح ہمیں ریڈ لیب جانے اور وہاں کے خطرات سے نمٹنا ہی نہ پڑے گا "..... صالحہ نے کہا اور سب نے اس کی بات کی تائید کر دی ۔

" چلو جیپ چلاؤ ۔ میں نے راستہ چیک کر لیا ہے ۔ میں تمہاری رہنمائی کروں گی ۔ ہم اس ریگی گروپ کو کور کرتے ہیں "..... صالحہ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور راحت نے جیپ آگے بڑھا دی ۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد صالحہ نے جیپ روکنے کے لئے کہا اور راحت نے جیپ روک دی ۔

" یہاں قریب ہی وہ جگہ ہو گی جہاں سے ریگی نے کال کی ہے ۔ مائرہ تم کسی درخت پر چڑھ کر نائٹ ٹیلی سکوپ سے ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لو "..... صالحہ نے کہا اور عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی مائرہ نے ایک تھیلے میں سے نائٹ ٹیلی سکوپ نکالی اور جیپ سے اتر کر قریب ہی ایک درخت کی طرف بڑھ گئی ۔ اس نے دور بین گلے سے لٹکائی اور پھر بندر کی سی پھرتی سے درخت پر چڑھتی ہوئی ان کی نظروں سے غائب ہو گئی ۔ لیکن پھر چند منٹ بعد وہ واپس نیچے اتری اور دوڑ کر جیپ کی طرف آنے لگی ۔

" یہاں سے تقریباً پانچ سو گز مشرق کی طرف گھنے درختوں کے اندر ایک بڑا سا جھونپڑا بنا ہوا ہے ۔ وہاں ایک آدمی بھی موجود ہے ۔ وہ غیر ملکی لگتا ہے ۔ مائرہ نے کہا ۔

" چلو بیٹھو ۔ ہم نے اس جھونپڑے کی عقبی طرف جانا ہے تاکہ وہ بھی جیپ کی آواز نہ سن سکے ۔ تم راحت کی رہنمائی کرو "..... صالحہ

نے سائیڈ سیٹ سے نیچے اترتے ہوئے مائرہ سے کہا اور مائرہ سرہلاتی ہوئی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ صالحہ اس کی جگہ عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔ مائرہ کی رہنمائی میں راحت نے ایک بار پھر جیپ چلانا شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد واقعی وہ گھاس پھونس کے بنے ہوئے ایک بڑے سے جھونپڑے کے عقب میں پہنچ چکی تھیں۔

"اب ہم نے گھاس میں کرالنگ کرتے ہوئے دونوں اطراف سے جھونپڑے کے سامنے جانا ہے جہاں وہ آدمی موجود ہے لیکن جب تک میں اشارہ نہ کروں اس آدمی پر حملہ نہیں کیا جائے گا"...... صالحہ نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دو گروپوں میں تقسیم ہو کر گھاس پھونس کے اس جھونپڑے کی دونوں سائیڈوں سے ہوتے ہوئے آگے کی طرف بڑھنے لگیں۔ ایک گروپ میں صالحہ کے ساتھ مائرہ اور تصور تھیں جبکہ دوسرے گروپ کی انچارج راحت تھی اور اس کے ساتھ صرف فائزہ تھی۔ فرنٹ پر برآمدہ تھا اور ایک آدمی برآمدے کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ وہ بڑے مطمئن انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں گروپ برآمدے کے اونچے فرش کے نیچے رینگتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ اچانک اندر سے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں۔

"اوہ...... شاید مادام واپس آ گئی ہیں"...... اس آدمی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے اٹھ کر وہ اندرونی کمرے میں غائب ہو گیا۔ اس کے اندر جاتے ہی دونوں گروپ تیزی سے سائیڈوں

طرف بڑھے۔

"کیا ہوا مادام"...... ایک آدمی کی ہلکی سی آواز دروازے سے سنائی دی۔

"وکٹری۔ ہم کامیاب لوٹے ہیں۔ ہم ایک کی بجائے چار میزائل لے آئے ہیں"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ مسرت سے بھرپور تھا اور اس کی یہ بات سن کر صالحہ اور اس کی ساتھی لڑکیاں سب حیرت سے بے اختیار اچھل پڑیں کیونکہ مادام ریگی نے اگر درست کہا تھا تو واقعی یہ انتہائی حیرت انگیز بات تھی۔

"وکٹری...... فار ساؤان مادام"...... وہی پہلے والی آواز سنائی دی لہجہ مسرت سے بھرپور تھا اور اس کے ساتھ ہی کئی مردانہ آوازیں ابھریں۔

"اب بتاؤ راتھر۔ کوئی یہاں آیا تو نہیں"...... عورت کی آواز سنائی دی۔

"نہیں مادام۔ یہاں کس نے آنا تھا"...... اس آدمی کی آواز سنائی دی۔

"چلو۔ اب ہمیں فوری روانہ ہونا ہے"...... عورت نے کہا اور اس کی آواز اس بار کافی نزدیک سنائی دی تھی۔ صالحہ نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں سے ایک گیند سی نکالی اور دوسرے لمحے اس نے یہ گیند ہاتھ بڑھا کر دروازے سے اندر کمرے میں فرش پر پھینک دی۔ ہلکی سی سرر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی

چند ہلکی سی انسانی آوازیں سنائی دیں اور پھر ایسی آوازیں سنائی دیں
جیسے کچھ انسان فرش پر گر رہے ہوں۔اب اس کمرے سے سیاہ رنگ کا
دھواں باہر نکلتا نظر آرہا تھا۔صالحہ اپنی ساتھیوں سمیت پیچھے ہٹ گئی۔
دوسری طرف کھڑی راحت اور فائزہ بھی پیچھے ہٹ گئیں۔اب کمرے
میں خاموشی طاری تھی۔صالحہ خاموش کھڑی رہی۔اب کمرے سے
دھواں نکلنا بند ہو گیا تھا۔کچھ دیر بعد صالحہ آگے بڑھی اور پھر اس نے
کھلے دروازے کے سامنے جا کر سانس لیا۔

"آجاؤ۔ گیس کا اثر ختم ہو گیا ہے۔ان کو اٹھا کر عقبی طرف لے
چلو"...... صالحہ نے کہا اور خود وہ کمرے کے اندر داخل ہو گئی۔کمرے
میں پانچ مرد اور ایک عورت ٹیڑھے میڑھے انداز میں فرش پر گرے
ہوئے تھے۔ان سب کی پشت پر بڑے بڑے سیاہ تھیلے لدے ہوئے
تھے۔صالحہ نے جلدی سے اس عورت کی پشت پر لدا ہوا تھیلا اتارا۔
تھیلا خاصا وزنی تھا۔

"مائرہ ٹارچ جلاؤ"...... صالحہ نے تھیلا اٹھاتے ہوئے کہا اور
دوسرے لمحے کمرہ تیز روشنی سے منور ہو گیا۔صالحہ نے تھیلا کھولا تو اس
میں عجیب سا لباس ٹھونسا ہوا تھا۔اس نے لباس باہر نکالا اور دوسرے
لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ تھیلے کے اندر میزائل کا نچلا آدھا
حصہ موجود تھا جو گہرے نیلے رنگ کا تھا جبکہ اس کے ساتھ تھیلے کے
اندر ایک چپٹی نال والا پستول اور ایک پنسل کی طرح نوکدار نال والا
پستول موجود تھا۔میزائل کے حصے پر "آر۔بی" کے الفاظ لکھے ہوئے

صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"چلو انہیں اٹھاؤ اور عقبی طرف لے چلو۔یہاں ہم خطرے میں ہیں
ہمیں کھلی جگہ پر جانا چاہئے"...... صالحہ نے تیز لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ان کے تھیلے اتار لینے چاہئیں اور ان
مردوں کو گولی سے اڑا دینا چاہئے۔اب کہاں انہیں لادتے پھریں گے۔
پھر گیس کے اثرات بھی جلد ہی ختم ہو جائیں گے اور یہ تربیت یافتہ
ایجنٹ ہیں۔ہوش میں آتے ہی ہمارے لئے خطرہ بن سکتے ہیں"۔
راحت نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔پھر سائیلنسر لگے پسٹل استعمال کرو اور صرف اس
عورت کو باہر لے آؤ۔اس سے میں نے پوری طرح تسلی کرنی ہے کہ
کیا واقعی یہ ہمارے مطلوبہ میزائل بھی ہیں یا نہیں"...... صالحہ نے کہا
اور تھیلا اٹھا کر وہ تیزی سے باہر برآمدے میں آگئی۔چند لمحوں بعد فائزہ
اور مائرہ اس عورت کو اٹھائے باہر آگئیں اور پھر وہ اسے لے کر عقبی
طرف پہنچ گئیں تھوڑی دیر بعد راحت اور دوسری ساتھی لڑکیاں بھی
وہاں پہنچ گئیں۔

"کیا ہوا ان مردوں کا"...... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

"وہی جو مردوں کا ہوتا ہے"...... راحت نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی سب لڑکیاں بے اختیار ہنس پڑیں۔

"راحت۔اب اس مادام ریگی کو پہلے باندھنا ہوگا پھر ہوش میں لے
آئیں اور ہاں۔باقی بیگ بھی چیک کر لو"...... صالحہ نے کہا۔

"ان میں بھی وہی عجیب سے لباس اور چپٹے پستول ہیں البتہ تین بیگوں میں میزائل ہیں"۔ اس بار فائزہ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب تم نے اس سے کیا پوچھنا ہے۔ ختم کرو اسے اور یہاں سے نکل چلو۔ ہم اس وقت بارود کے ڈھیر پر ہیں۔ میزائلوں کی چوری کا علم اب تک ہو چکا ہو گا اور کسی بھی لمحے ہم پر قیامت ٹوٹ سکتی ہے"۔ فائزہ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں چاہتی تھی کہ اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کروں تاکہ معلوم ہو سکے کہ آخر اس قدر جلد اس نے کس طرح یہ میزائل حاصل کر لئے"...... صالحہ نے کہا۔

"تو پھر اسے اٹھا کر جیپ میں ڈالو اور یہاں سے نکل چلو"...... فائزہ نے کہا اور صالحہ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ چنانچہ ریگی کو اٹھا کر جیپ میں ڈالا گیا اور وہ سب بھی جیپ میں سوار ہو گئیں۔ چند لمحوں بعد جیپ تیزی سے مڑ کر واپس روانہ ہو گئی۔

"کمال ہے اس بار تو خوش قسمتی ہمارے ساتھ ہے کہ ہم نے بغیر کچھ کئے مشن مکمل کر لیا ہے"...... فائزہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"وہ چاروں میزائل ایک ہی بیگ میں اکٹھے کر کے مجھے دے دو"...... صالحہ نے عقب میں بیٹھی ہوئی اپنی ساتھی لڑکیوں سے کہا اور چند لمحوں بعد ایک بیگ اس کی طرف بڑھا دیا گیا۔ اس میں چاروں میزائل موجود تھے۔ صالحہ نے بیگ اپنی جھولی میں رکھ لیا۔ اس کے

چہرے پر گہرے اطمینان اور سکون کے تاثرات نمایاں تھے۔ جیپ اس بار پہلے کی نسبت کچھ زیادہ تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ پھر جیسے ہی جیپ اونچی جھاڑیوں میں سے نکل کر قدرے کھلے حصے میں داخل ہوئی اچانک سرر کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے تیزی سے دوڑتی ہوئی جیپ یکلخت قلا بازیاں کھانے لگی اور صالحہ اور اس کی ساتھی لڑکیوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے ارد گرد کا ماحول گونج اٹھا۔

جولیا اپنے ساتھیوں سمیت اونچی جھاڑیوں کے درمیان رینگتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ خاصا گھنا جنگل تھا اور رات کی تاریکی میں ہر طرف گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا کہ اچانک دور سے کسی گیدڑ کے بولنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور کرالنگ کر کے آگے بڑھتی ہوئی جولیا اور اس کے ساتھی یکلخت ٹھٹھک کر رک گئے۔ دوسرے لمحے صفدر کے حلق سے بھی گیدڑ کی آواز نکلی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ وہ سب اپنی اپنی جگہ خاموش پڑے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دور سے ایک سایہ کرالنگ کرتا ہوا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ گیدڑ کی آواز کے کاشن کی وجہ سے وہ سمجھ گئے تھے کہ آنے والا خاور ہے اس لئے وہ اس سائے کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر بھی اسی طرح اطمینان اور سکون سے لیٹے رہے چند لمحوں بعد وہ سایہ ان کے قریب پہنچ گیا۔

"خاور"...... جولیا نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ یہ میں ہوں اور ہمارے لئے ایک بری خبر موجود ہے"۔ خاور نے قریب آ کر کہا۔

"کیا بری خبر ہے"...... جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں نے بھی چونک کر پوچھا۔

"فیلڈ گاؤں کے گرد پاور ایجنسی کی ریکھا اپنے گروپ کے ساتھ ہمارے انتظار میں موجود ہے۔ وہ لوگ پوری طرح چوکنا بھی ہیں اور مسلح بھی"...... خاور نے کہا۔

"کیسے معلوم ہوا۔ کیا تم قریب پہنچ گئے تھے"...... تنویر نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے ان میں سے دو آدمیوں کی بات چیت سنی ہے۔ انہیں ہمارا اور پنک فورس کا انتظار ہے اور فیلڈ گاؤں کا سردار کاسمیر بھی اپنے آدمیوں کے ساتھ ان کی مدد کر رہا ہے"...... خاور نے جواب دیا۔

"ان میں سے ایک کو اغوا کر کے یہاں لے آنا ضروری ہے تاکہ صحیح صورتحال کا علم ہو سکے"...... جولیا نے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ خاور۔ جولیا درست کہہ رہی ہے"...... تنویر نے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اٹھ کر جھکے جھکے انداز میں آگے بڑھتے چلے گئے۔

"مس جولیا۔ صورتحال ہمارے لئے انتہائی تشویشناک ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ فیلڈ گاؤں کے درمیان ایک سرخ رنگ کا احاطہ ہے جس کا مالک گاؤں کا سردار کاسمیر ہے اور اس احاطے سے ریڈیب کو راستہ جاتا ہے اور بس ۔ لیکن اب خاور کی یہ اطلاع کہ فیلڈ گاؤں کے گرد پاور ایجنسی نے گھیرا ڈال رکھا ہے اور کاسمیر بھی ان کی مدد کر رہا ہے ۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ پاور ایجنسی کو اس بات کی اطلاع مل چکی ہے کہ ہم وہاں پہنچیں گے اور فیلڈ گاؤں کے افراد بھی چوکنا ہوں گے ۔ ایسی صورت میں ہمارا یہ مشن کس طرح کامیاب ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ۔

"ہو سکتا ہے وہ اس پنک فورس کے انتظار میں ہوں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"کسی کے انتظار میں بھی ہوں مس جولیا۔ کیپٹن شکیل کا خدشہ درست ہے ۔ ہمیں اس پلان کو چھوڑ کر کچھ اور سوچنا چاہئے ۔ اس راستے سے ہم اندر نہ جا سکیں گے ۔ باہر اگر اس قدر سخت نگرانی ہو رہی ہے تو لامحالہ اندر اس سے بھی سخت انتظامات کئے گئے ہوں گے ۔ ہم نے تو یہ منصوبہ اس بنیاد پر بنایا تھا کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو گا کہ ہمیں اس راستے کا علم ہو چکا ہے"...... صفدر نے بھی تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور جولیا کے چہرے پر بھی گہری سوچ کے تاثرات پھیلتے چلے گئے ۔ وہ اس وقت فیلڈ گاؤں کے کافی قریب تھے ۔ خاور کو اسی لئے پہلے بھیجا گیا تھا تا کہ وہ حالات کا جائزہ لے کر انہیں رپورٹ دے سکے اور خاور کی واپسی پاور ایجنسی کی وہاں موجودگی کی خبر لے کر آئی تھی اور یہ

بات ان سب کے لئے حیران کن تھی کیونکہ ان کے خیال کے مطابق تو فیلڈ گاؤں کے بارے میں صرف ان کو علم ہوا تھا پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد خاور اور تنویر ایک آدمی کو اٹھائے واپس پہنچ گئے ۔ وہ آدمی بے ہوش تھا۔

"دوسرے کی میں نے گردن توڑ دی ہے"...... تنویر نے قریب آ کر کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کو فرش پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ پاور ایجنسی کا لگتا ہے اس لئے تربیت یافتہ آدمی ہو گا اور یہ جگہ فیلڈ گاؤں سے نزدیک ہے ۔ پوچھ گچھ کے دوران اس کی آواز اس خاموشی میں دور دور تک جا سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"عمران کے سٹائل میں پوچھ گچھ کرتے ہیں ۔ گردن پر پیر رکھ کر"...... تنویر نے کہا۔

"اس کی ہمیں پریکٹس نہیں ہے ۔ اس طرح یہ مر جائے گا ۔ معمولی سا زیادہ دباؤ شہ رگ کچل سکتا ہے ۔ اسے ہوش میں لے آؤ ۔ پوچھ گچھ تو بہر حال کرنی ہی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"اسے اٹھا کر دور لے چلتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے یہاں بہر حال خطرہ تو موجود رہے گا ہی"۔ صفدر نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس بے ہوش آدمی کو کاندھے پر اٹھائے واپس جا رہے تھے ۔ کافی دور آنے کے بعد انہوں نے اس بے ہوش آدمی کو زمین پر لٹایا اور خاور نے آگے بڑھ کر اس کی ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ اب وہ اتنی دور آ چکے تھے کہ اب اس

آدمی کے حلق سے نکلنے والی چیخیں باہر ایجنسی تک نہ پہنچ سکتی تھی ۔ چند لمحوں بعد وہ ہوش میں آگیا اور پھر اپنے گرد کھڑے ہوئے افراد کو دیکھ کر وہ یکلخت بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا" .... جولیا نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"را۔ راجیش" ...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریکھا کے ساتھی ہو" ...... اس بار صفدر نے پوچھا اور راجیش نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"ریکھا فیلڈ گاؤں کے باہر کس کی منتظر ہے" .... جولیا نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"پپ ۔ پپ ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کی ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ تو تم پاکیشیا ایجنٹ ہو ۔ مم ۔ مگر تم پنک فورس تو نہیں ہو ۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہو" .... اس بار راجیش نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب ذہنی طور پر خاصا سنبھلا ہوا نظر آرہا تھا۔

"تم ان دونوں ایجنسیوں کے بارے میں کیسے جانتے ہو" ۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مادام کو ان دونوں کا ہی انتظار ہے" ...... راجیش نے جواب دیا۔

"تمہاری مادام کو ان کے بارے میں کیسے علم ہوا ہے" ۔ صفدر نے پوچھا۔

"مادام کو سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ اس بار مشن پنک فورس کے ذمے لگایا گیا ہے جس میں پانچ لڑکیاں شامل ہیں اور اس کے علاوہ

پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی یہاں آئی ہوئی ہے ۔ تم میں چونکہ مرد زیادہ ہیں اس لئے تم پنک فورس تو نہیں ہو سکتے ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی تمہارا تعلق ہو سکتا ہے" .... راجیش نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"ہمارا تعلق ساڈان سے بھی تو ہو سکتا ہے" .... صفدر نے کہا۔

"نہیں ۔ اسے کراؤن ختم کر چکا ہے" ..... راجیش نے جواب دیا۔

"کراؤن اب کہاں ہے ۔ کیا وہ بھی ریکھا کے ساتھ ہے" ۔ صفدر نے پوچھا۔

"نہیں ۔ وہ علیحدہ سیکورٹی گاؤں میں ہے ۔ مادام سے اس کا ٹرانسمیٹر پر رابطہ ہے" .... راجیش نے جواب دیا۔

"سیکورٹی گاؤں ۔ وہ کہاں ہے" .... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔ مادام کو علم ہو گا" ..... راجیش نے جواب دیا۔

"ریکھا کے ساتھ کتنے آدمی ہیں" .... صفدر نے پوچھا۔

"بیس" .... راجیش نے جواب دیا۔

"ریکھا گاؤں کی کس سمت میں موجود ہے" .... صفدر نے پوچھا

"میں کچھ نہیں بتا سکتا ۔ جو کچھ میں بتا سکتا تھا میں نے بتا دیا ہے" .... یکلخت راجیش نے کہا اور دوسرے لمحے جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح وہ یکلخت اچھل کر تنویر اور خاور کے درمیان سے نکل کر بھاگنے لگا ۔ اس نے اپنے طور پر واقعی انتہائی پھرتی دکھائی تھی اور اس کا ایک ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف بھی جا رہا تھا لیکن دوسرے لمحے

کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی اردگرد کا علاقہ اس کی چیخ سے گونج اٹھا۔ صفدر کے ہاتھ میں موجود سائیلنسر لگے ریوالور کی گولی ٹھیک اس کی پشت میں گھستی چلی گئی تھی۔ وہ چیخ مار کر منہ کے بل الٹ کر نیچے گرا اور تڑپ کر سیدھا ہو ہی رہا تھا کہ کھٹک کی دوسری آواز کے ساتھ ہی دوسری گولی اس کے سینے میں گھس گئی اور وہ ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"اس کا ارادہ شاید خودکشی کرنے کا تھا۔ ورنہ اس جنگل میں بھاگ کر وہ کہاں جا سکتا تھا"...... تنویر نے کہا لیکن صفدر تیزی سے راجیش کی طرف بڑھا۔ راجیش کا ایک ہاتھ کوٹ کی جیب میں ہی تھا۔ صفدر نے اس کا ہاتھ تیزی سے باہر نکالا اور پھر جیب میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔ دوسرے لمحے وہ اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے کیونکہ صفدر کے ہاتھ میں ایک لوکیشن ویو ریڈیو کاشنز موجود تھا اور اس پر ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ صفدر نے جلدی سے اس کا بٹن آف کر دیا۔

"اوہ۔ اسی لئے یہ بھاگا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں کی لوکیشن ریکھا تک پہنچ گئی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ تو ہمارے فائدے میں جائے گا۔ وہ یہاں آئے گی۔ ہم راستہ بدل کر فیلڈ گاؤں پہنچ سکتے ہیں۔ اس طرح سچوئشن مکمل طور پر تبدیل کی جا سکتی ہے"...... تنویر نے کہا تو سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"ویری گڈ۔ واقعی تنویر کی بات درست ہے۔ اس بات کو ہم فیلڈ گاؤں پر کنٹرول حاصل کرنے اور ریکھا اور اس کے گروپ کا خاتمہ کرنے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"گڈ شو۔ تو ہمیں فوری طور پر لمبا چکر کاٹ کر فیلڈ گاؤں کی طرف روانہ ہو جانا چاہئے۔ آؤ اس طرف"...... جولیا نے کہا اور وہ سب راجیش کی لاش کو وہیں چھوڑ کر تیزی سے دائیں طرف کو بڑھتے چلے گئے تقریباً ایک گھنٹے کے تیز سفر کے بعد جب انہیں دور سے فیلڈ گاؤں نظر آنے لگا تو وہ سب وہیں رک گئے۔

"خاور۔ جا کر دوبارہ چیک کرو۔ ہو سکتا ہے ریکھا نے کچھ افراد یہاں چھوڑے ہوں"...... صفدر نے کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا اونچی اونچی جھاڑیوں میں سے ہوتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور وہ سب وہیں رک گئے۔ تھوڑی دیر بعد خاور واپس آگیا۔

"میدان صاف ہے۔ میں گاؤں کے گرد چکر لگا آیا ہوں۔ کوئی بھی نہیں"...... خاور نے کہا تو وہ سب سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ اس چھوٹے سے گاؤں کے اس قدر قریب پہنچ گئے کہ گاؤں کے مکان اور خاص طور پر وہ سرخ رنگ کا مکان اب انہیں سامنے واضح طور پر دکھائی دینے لگا تھا۔

"ریکھا لامحالہ چکر کاٹ کر واپس آئے گی اس لئے ہمیں ان کی طرف سے پوری طرح ہوشیار رہنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں"...... جولیا نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان

مزید کوئی بات ہوتی ۔اچانک ایک درخت کی چوٹی سے سرر کی تیز آواز انہیں قریب آتی سنائی دی اور پلک جھپکنے میں ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے ذہنوں کو کسی نے بجلی کے پوری رفتار سے گھومتے ہوئے پنکھوں سے باندھ دیا ہو ۔جولیا نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود چند لمحوں بعد اس کے ذہن پر تاریک چادر پھیلتی چلی گئی ۔

ریکھا فیلڈ گاؤں سے شمال مشرق کی طرف گھنے جنگل کے اندر ایک قدرے کھلی جگہ پر ایک ٹیلے کی اوٹ میں بیٹھی ہوئی تھی ۔اس کے سامنے ایک مستطیل شکل کی مشین پڑی ہوئی تھی جس پر مختلف رنگوں کے چھوٹے چھوٹے تقریباً آٹھ بلب مسلسل جل بجھ رہے تھے ۔ اس کے ساتھ اس کا ساتھی جوشن موجود تھا ۔

"مجھ سے یہ انتظار اب برداشت نہیں ہو رہا جوشن ۔یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس احمقوں کی طرح سیدھی یہاں نہیں آجائے گی ۔وہ یقیناً کوئی ایسا راستہ اختیار کریں گے جس کا ہمیں تصور بھی نہ ہو گا"۔ریکھا نے جوشن سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"مادام ریڈ لیب میں داخل ہونے کے دو ہی راستے ہیں ۔ایک یہ فیلڈ گاؤں کی طرف سے اور دوسرا سیکورٹی گاؤں والا ۔ان کے علاوہ تیسرا تو راستہ ہی نہیں ہے ۔وہ کس طرح ان راستوں کے علاوہ اندر جا سکتے

ہیں"....... جوشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بظاہر تو ایسا ہی ہے۔لیکن نجانے کیوں میرا دل کہہ رہا ہے کہ ضرور کوئی ایسا راستہ بھی ہے جس کا علم شاید کراؤن کو بھی نہیں ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"کراؤن یہاں چیف سکیورٹی آفیسر رہا ہے مادام۔اس لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ایسے راستے سے لاعلم رہا ہو"...... جوشن نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ ریکھا کوئی جواب دیتی۔اچانک مشین میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور ریکھا اور جوشن دونوں چونک کر مشین کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"اوہ کاشی کی کال ہے"........ ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو...... ہیلو...... کاشی کالنگ۔اوور"...... کاشی کی آواز سنائی دی۔

"یس ریکھا اٹنڈنگ یو۔اوور"....... ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریکھا۔مجھے تھرڈ نارتھ ڈگری سے ریڈ کاشن ملا ہے۔اوور"۔کاشی نے کہا۔

"ریڈ کاشن۔کیا مطلب۔یہ کیسے ہو سکتا ہے۔اوور"....... ریکھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس نمبر سے ریڈ کاشن ملا ہے میں نے اس جگہ کی طرف آدمی بھیجا

ہے۔وہ ابھی واپس آجائے گا تو مزید پتہ چلے گا۔ویسے ریڈ کاشن کی لوکیشن تو وہاں سے کافی فاصلے کا پتہ دے رہی ہے اس لئے میں چکرا سی گئی ہوں۔اوور"....... کاشی نے کہا۔

"کیا مطلب۔میں سمجھی نہیں تمہاری بات۔اوور"......... ریکھا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جس نمبر کا ریڈ لوکیشن ملا ہے اسے میں نے اپنے سے شمال مشرق کی طرف تقریباً دو سو گز دور نگرانی کے لئے تعینات کیا تھا۔لیکن ریڈ کاشن رسیور نے جو فاصلہ بتایا ہے وہ تقریباً وہاں سے دو کلو میٹر دور جنوب کی طرف بنتا ہے۔اوور"...... کاشی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ..... اوہ..... یہ تو انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔کس کا ریڈ کاشن ملا ہے تمہیں...... نام بتاؤ۔اوور"........ ریکھا نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"راجیش کی طرف سے ملا ہے۔اوور"....... کاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"راجیش۔اوہ۔وہ تو انتہائی ہوشیار آدمی ہے۔وہ کیسے اتنی دور بغیر اجازت کے جا سکتا ہے۔اوور"........ ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ابھی تھوڑی دیر میں پھر کال کروں گی۔اوور اینڈ آل"۔کاشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ راجیش اپنی مخصوص جگہ سے اتنی دور کیسے جا سکتا ہے اور پھر ریڈ کاشن تو ایسے وقت دیا جاتا ہے جب آدمی ہر طرف سے بے بس ہو چکا ہو"....... ریکھا نے مشین کا بٹن آف کرتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

"ہو سکتا ہے اسے کچھ شک پڑا ہو اور وہ اس شک کے لئے اتنی دور چلا گیا ہو"...... جوشن نے جواب دیا۔

"شک۔ کیسا شک"....... ریکھا نے چونک کر پوچھا۔

"کوئی بھی شک پڑ سکتا ہے۔ کسی آدمی کا اور ہو سکتا ہے اس نے کسی جانور کو دیکھ کر یہ سمجھ لیا ہو کہ کوئی آدمی ہے"...... جوشن نے گول مول سا جواب دیا لیکن ریکھا نے انکار میں سر ہلا دیا۔

"نہیں۔ راجیش کو میں اچھی طرح جانتی ہوں۔ وہ انتہائی ہوشیار اور تیز آدمی ہے۔ صرف شک پڑنے پر وہ دو کلو میٹر دور نہیں جا سکتا اور پھر اگر مسئلہ صرف شک کا ہوتا تو پھر اسے ریڈ کاشن دینے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ ٹرانسمیٹر پر براہ راست ہم سے یا کاشی سے بات بھی کر سکتا تھا۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ کوئی خطرناک صورتحال پیش آنے والی ہے"..... ریکھا نے اسی طرح بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز دوبارہ سنائی دی اور ریکھا نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھا کر بٹن آن کر دیا۔

"کاشی۔ کالنگ۔ اوور"......... کاشی کی وحشت بھری آواز سنائی

دی اور اس کا وحشت بھرا لہجہ سن کر ہی ریکھا کے چہرے کا رنگ بدلتا چلا گیا۔

"یس ریکھا سپیکنگ۔ کیا ہوا کاشی۔ اوور"........ ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ریکھا...... راجیش کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ جبکہ اس کے ساتھی ماتو کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کی لاش ملی ہے۔ گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے۔ اوور"........ کاشی نے اسی طرح وحشت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی گروپ ادھر آ رہا ہے۔ تم فوراً اپنے ساتھیوں سمیت میرے پاس پہنچ جاؤ۔ ہمیں فوری طور پر اس جگہ پہنچنا ہو گا جہاں سے ریڈ کاشن ملا ہے۔ اوور اینڈ آل"...... ریکھا نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکے بعد دیگرے دو اور بٹن دبا دیئے۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سب لوگ فوراً میرے پاس پہنچنے کی کریں۔ فوراً۔ اوور اینڈ آل"......... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کا بٹن آف کر دیا اور مشین پر جلنے بجھنے والے تمام بلب یکلخت بجھ گئے۔

"کیا آپ یہ محاصرہ چھوڑ کر وہاں جائیں گی"...... جوشن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ یہاں اگر اسی طرح بکھر کر ہم بیٹھے رہے تو وہ ایک ایک کر کے ہمارے سارے آدمیوں کو ختم کر دیں گے۔ ہمیں ان لوگوں کو

گھیرنا پڑے گا"...... ریکھا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور
جوشن ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

" پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے ادھر ادھر سے اس کے سارے
ساتھی وہاں اکٹھے ہونا شروع ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد کاشی بھی اپنے
ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ گئی۔

" سنو۔ ہمیں انہیں گ ت۔ اس لئے ہم ریڈ کاشن سے مخالف
سمت کی طرف سفر کرتے ہوئے وہاں پہنچیں گے"...... ریکھا نے کاشی
اور دوسرے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" لیکن مادام۔ پھر تو یہ جگہ خالی ہو جائے گی۔ ہو سکتا ہے جب تک
ہم وہاں پہنچیں وہ لوگ دوسری طرف سے گھوم کر ادھر آ جائیں"۔ کاشی
نے کہا۔

" ہاں...... ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا ہو بھی جائے تب
بھی ہم فائدے میں رہیں گے۔ اس طرح بھی وہ ہمارے گھیرے میں آ
جائے گے"...... ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار کاشی نے
بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر تک وہ نقشہ کھول کر اس کو غور
سے دیکھتے رہے اور پھر انہوں نے وہ راستہ طے کر لیا کہ جس راستے سے
انہوں نے اس جگہ پہنچنا تھا جہاں رابنیش نے ریڈ کاشن دیا تھا البتہ
ریکھا نے ایک آدمی کو وہاں درخت پر چڑھا کر نگرانی کا حکم دے دیا تھا
اور اسے ہدایت کر دی تھی کہ اگر یہاں کچھ لوگ اکٹھے آئیں تو وہ ان پر
بے ہوشی کے گیس والا میزائل فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دے اور

پھر ٹرانسمیٹر پر اطلاع کرے اور اگر وہ بکھرے ہوئے ہوں تو پھر صرف
نگرانی کرے اور ٹرانسمیٹر پر اطلاع کر دے۔ اس کے بعد وہ سب تیزی
سے اس راستے پر چل پڑے۔ وہ سب چار چار کی ٹولیوں میں چلتے ہوئے
آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی لمبا چکر کاٹ کر وہ ابھی آگے بڑھے چلے جا رہے
تھے کہ اچانک ایک آدمی چلتے چلتے ٹھٹھک کر رک گیا اور پھر وہ تیزی
سے زمین پر لیٹ گیا اور اس نے بایاں کان زمین سے لگا دیا۔ ریکھا،
کاشی اور دوسرے سارے لوگ اسے اس طرح اچانک زمین پر لیٹتے
دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گئے۔

" مادام۔ یہاں سے تھوڑی دور ایک جیپ جا رہی ہے۔ میں نے
اس کی آواز سن لی ہے"...... اس آدمی نے اٹھ کر تیز لہجے میں ریکھا سے
بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ...... درخت پر چڑھ کر نائٹ ٹیلی سکوپ سے چیک کرو۔
جلدی کرو"...... ریکھا نے کہا اور ایک آدمی جس کے گلے میں نائٹ
ٹیلی سکوپ موجود تھا دوڑ کر تیزی سے ایک اونچے درخت کی طرف بڑھا
اور پھر کسی بندر کی سی پھرتی سے درخت پر چڑھتا ہوا ان کی نظروں سے
غائب ہو گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ آدمی اسی طرح تیزی سے نیچے اترا۔

" مادام۔ مادام۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ ایک بڑی سی سیاہ رنگ
کی جیپ تیزی سے مشرق کی طرف جا رہی ہے اور اس میں عورتیں
بھری ہوئی ہیں۔ جیپ کی ہیڈ لائٹس بھی بند ہیں اور اندر بھی اندھیرا

ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہمیں اس جیپ کو روکنا ہو گا۔ عورتوں سے تو یہی لگتا ہے کہ یہ پنک فورس ہو گی۔ رام بھروسے۔ تمہارے پاس زیرو میگنم میزائل ہے۔ وہ لے لو اور مارٹن کے ساتھ پوری رفتار سے دوڑتے ہوئے اس طرف جاؤ۔ آگے سے ہو کر جانا ہے تم نے اور کسی درخت سے میزائل فائر کر دینا۔ اس طرح یہ لوگ ہلاک نہیں ہوں گے صرف بے ہوش ہونگے اور جب جیپ ہٹ ہو جائے تو فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر پر مجھے اطلاع دو"...... ریکھا نے تحکمانہ لہجے میں اپنے گروپ میں سے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں جن میں وہ آدمی بھی شامل تھا جس نے نائٹ ٹیلی سکوپ سے چیکنگ کی تھی۔ تیزی سے دوڑ پڑے اور دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے غائب ہو گئے۔

"وہ جگہ جہاں جیپ بتائی جا رہی ہے وہ تو ریڈ کاشن والی جگہ سے بالکل مخالف سمت میں ہے"...... کاشی نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میرا خیال ہے کہ یہ پنک فورس کا گروپ ہو گا۔ بہر حال دیکھو کیا صورتحال سامنے آتی ہے"...... ریکھا نے کہا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد اچانک ریکھا کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر میں سے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دی اور ریکھا نے تیزی سے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ رام بھروسے کالنگ مادام۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے رام بھروسے کی تیز اور پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس مادام ریکھا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام۔ میں نے جیپ کو ہٹ کر لیا ہے۔ جیپ قلابازیاں کھا کر الٹ گئی ہے۔ اس میں چھ عورتیں سوار تھیں۔ وہ سب بے ہوش ہو گئی ہیں۔ ان کے پاس بڑے بڑے تھیلے ہیں مادام۔ ان میں عجیب وغریب اسلحہ بھی ہے اور لباس بھی اور مادام۔ ایک تھیلے میں چار میزائلوں کے نچلے حصے بھی ہیں۔ اوور"...... رام بھروسے نے تیز لہجے میں کہا۔

"میزائلوں کے حصے۔ اوہ۔ اوہ۔ کہیں یہ وہی میزائل تو نہیں ہیں۔ اوہ۔ جلدی سے ایک آدمی ہمارے پاس بھیجو تاکہ ہم وہاں خود پہنچ سکیں اور خیال رکھنا ہمارے پہنچنے تک کوئی ہوش میں نہ آئے۔ اوور"...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ میں مارٹن کو بھیج رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام ریکھا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میزائلوں کے حصے۔ عجیب وغریب ہتھیار۔ چھ عورتیں۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... ریکھا نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میزائلوں والی بات عجیب ہے۔ یہ کون سے میزائل ہو سکتے ہیں"...... کاشی نے کہا۔

"وہ میزائل تو کسی صورت بھی نہیں ہو سکتے جو ریڈ لیب کے اندر سٹور ہیں۔ یہ شاید کوئی خاص قسم کے میزائل ہوں گے۔ جنہیں وہ ریڈ لیب میں استعمال کرنے کے لئے لے جا رہی ہوں گی"...... ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور تقریباً بیس منٹ بعد مارٹن آتا دکھائی دیا۔

"آیئے مادام"...... مارٹن نے قریب آکر کہا اور وہ سب مارٹن کی رہنمائی میں تقریباً دوڑتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں ایک بڑی سی جیپ الٹی پڑی تھی اور چھ عورتیں بے ہوش پڑی ہوئی تھیں۔ ساتھ ہی ان کا سامان بھی موجود تھا۔ ابھی ریکھا ٹارچ جلا کر ان عورتوں کے چہروں کو دیکھ ہی رہی تھی کہ اچانک ایک بار پھر ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور ریکھا نے چونک کر ٹارچ بند کی اور جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ہری رام کالنگ۔ اوور"...... ایک پرجوش آواز سنائی دی اور ریکھا ہری رام کا نام سن کر بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ ہری رام کو وہ فیلڈ گاؤں میں نگرانی کے لئے چھوڑ آئی تھی۔

"یس۔ مادام ریکھا انٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام۔ یہاں آپ کے جانے کے بعد ایک عورت اور چار مرد اکٹھے آئے۔ میں نے ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس کا میزائل فائر کر دیا تو وہ سب بے ہوش ہو گئے ہوں۔ اب ان کا کیا کرنا ہے۔ اوور"۔ ہری

رام نے کہا۔

"ایک عورت اور چار مرد۔ کیا قومیت ہے ان کی۔ اوور"۔ مادام ریکھا نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ایکریمین ہیں مادام۔ اوور"...... ہری رام نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ان کی نگرانی کرو۔ ہم پہنچ رہے ہیں۔ ہمارے پہنچنے تک ان میں سے کسی کو ہوش میں نہیں آنا چاہئے۔ اوور"۔ ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... ہری رام نے جواب دیا اور ریکھا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ تو ہر طرف سے عورتیں اور مرد اکٹھے چلے آ رہے ہیں۔ ایسا کرو جیپ کو سیدھا کر، اور اسے سٹارٹ کرو۔ شاید سٹارٹ ہو جائے تو میں ان بے ہوش عورتوں اور ان کے سامان کے ساتھ جیپ میں فیلڈ گاؤں جاؤں گی۔ باقی لوگ پیدل وہاں پہنچیں گے۔ ریکھا نے کہا اور پھر اس کی ہدایات پر عمل شروع ہو گیا۔ جیپ کو سیدھا کر کے جب سٹارٹ کیا گیا تو وہ سٹارٹ ہو گئی اور پھر ریکھا اور کاشی اس میں سوار ہو گئیں۔ چھ بے ہوش عورتوں کو بھی جیپ میں لاد دیا گیا اور ان کا سامان بھی جیپ میں رکھ دیا گیا اور پھر جیپ روانہ ہو گئی۔ جب جیپ فیلڈ گاؤں کے قریب پہنچی تو وہاں ایک جگہ واقعی ایک عورت اور چار مرد اکٹھے بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ریکھا نے جیپ ان کے قریب آکر رکوائی اور پھر وہ اور کاشی نیچے اتر آئیں۔ اسی لمحے ایک درخت کی آڑ سے ہری رام

نکل کر ان کی طرف بڑھ آیا۔

"یہ لوگ کس طرف سے آئے تھے ہری رام"...... مادام ریکھا نے ہری رام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس طرف سے مادام اور انتہائی چوکنا نظر آ رہے تھے"...... ہری رام نے ایک سمت اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ جا کر گاؤں سے کاسمیر کو بلا لاؤ۔ جلدی کرو"...... مادام ریکھا نے کہا اور ہری رام سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے گاؤں کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ گروپ تو مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا لگتا ہے"...... کاشی نے ایک عورت اور چار مردوں والے گروپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ان میں بہرحال عمران نہیں ہے۔ اس کا قد و قامت ان سے مختلف ہے"...... ریکھا نے جواب دیا اور کاشی نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ہری رام واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک مقامی آدمی تھا۔ وہ حیرت سے ان بے ہوش پڑے افراد کو دیکھ رہا تھا۔

"سمیر۔ یہ پاکیشیائی گروپ ہیں ریڈ لیب سے میزائل چرانے آئے تھے۔ میں نے انہیں بے ہوش کر دیا ہے۔ اب میں انہیں کسی ایسی جگہ منتقل کرنا چاہتی ہوں جہاں ان کا میک اپ صاف کر کے ان سے پوچھ گچھ کی جا سکے تاکہ ان کی شناخت ہو سکے۔ کیا تم ایسی جگہ مہیا

کر سکتے ہو۔ لیکن وہ جگہ ہر لحاظ سے محفوظ ہونی چاہئے"...... ریکھا نے کہا۔

"یس مادام...... گاؤں سے ہٹ کر ایک فارم ہے۔ اس کے نیچے ایک وسیع تہہ خانہ ہے۔ اس تہہ خانے میں ایسے انتظامات موجود ہیں کہ جہاں قیدیوں کو باندھا بھی جا سکتا ہے۔ اور مادام وہاں ٹارچنگ کا سامان بھی موجود ہے اور میک اپ واشر بھی۔ چیف سیکورٹی آفیسر اسے کبھی کبھار استعمال کرتا رہتا ہے"...... کاسمیر نے جواب دیا۔

"گڈ۔ پھر تم ایسا کرو کہ ہری رام کو ساتھ لے جاؤ اور اسے وہ جگہ دکھا لاؤ۔ میرے آدمی آ رہے ہیں۔ جب وہ یہاں پہنچ جائیں گے تو پھر میں ان سب کو اٹھوا کر وہاں لے جاؤں گی"...... ریکھا نے کہا اور کاسمیر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ہری رام کو ساتھ لے کر واپس گاؤں کی طرف چلا گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ریکھا کے آدمی واپس پہنچ گئے اور ریکھا نے جیپ میں موجود چھ بے ہوش عورتوں اور باہر پڑے ہوئے ایک عورت اور چار مردوں کے بے ہوش گروپ کو اپنے آدمیوں سے اٹھوایا اور ہری رام کے ساتھ اس فارم کے تہہ خانے میں پہنچ گئی۔ یہ تہہ خانہ واقعی خاصا وسیع تھا۔ اس کی دیواروں کے ساتھ مضبوط کنڈے اور ان کے ساتھ زنجیریں بھی لٹک رہی تھیں۔ اس کے علاوہ وہاں آٹھ ایسی کرسیاں بھی موجود تھیں جن میں راڈز کا میکنزم موجود تھا۔ ریکھا نے ان کرسیوں پر تو تمام عورتوں کو بٹھوا کر انہیں راڈز میں جکڑ دیا جبکہ چار مردوں کو اس نے زنجیروں والے کنڈوں میں

دیوار کے ساتھ جکڑوا دیا۔

"جوشن۔ اب میک اپ واشر لے کر ان سب کے میک اپ چیک کرو"...... ریکھا نے جوشن سے کہا اور جوشن نے ایک الماری میں موجود بیٹری سے چلنے والا جدید میک اپ واشر نکالا اور اپنا کام شروع کر دیا۔ ان سات عورتوں میں سے پانچ عورتوں کا جب میک اپ ختم ہوا تو ان کی پاکیشیائی قومیت ظاہر ہو گئی جبکہ ایک عورت کی قومیت یورپین تھی لیکن جب ساتویں عورت کا میک اپ صاف کیا گیا تو ریکھا بے اختیار چونک پڑی کیونکہ یہ سوئس عورت تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو عمران کی ساتھی جولیانا ہے"...... ریکھا نے اس سوئس نژاد عورت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ریکھا۔ یہ واقعی جولیا ہے۔ میرا اندازہ درست ثابت ہوا۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ ہے اور یہ پانچ پاکیشیائی لڑکیاں یقیناً وہ پنک فورس کی لڑکیاں ہیں۔ لیکن یہ ساتویں کون ہے۔ اس کا پتہ نہیں چل رہا"...... کاشی نے کہا۔

"ابھی سب پتہ چل جائے گا...... اس بار پاور ایجنسی وہ معرکہ مارے گی کہ پوری دنیا میں اس کا ڈنکا بج جائے گا"...... ریکھا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر جب جوشن نے دیوار کے ساتھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے مردوں کے میک اپ صاف کئے تو ریکھا اور کاشی دونوں بے اختیار اچھل پڑیں کیونکہ وہ انہیں جانتی تھیں۔ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا اور یہ عمران کے ساتھی تھے۔

"عمران ان میں شامل نہیں ہے ریکھا۔ ہمیں اس کی طرف سے پوری طرح چوکنا رہنا ہو گا"...... کاشی نے کہا۔

"ہاں۔ وہ اچانک کسی بھی وقت نمودار ہو سکتا ہے۔ تم خود باہر جاؤ اور سب کو پوری طرح ہوشیار کر آؤ"...... ریکھا نے کہا اور کاشی سر ہلاتی ہوئی مڑی اور تیزی سے تہہ خانے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"جوشن۔ اس یورپی عورت کو ہوش میں لے آؤ۔ یہ بھی گیس سے بے ہوش ہوئی لگتی ہے۔ اسے اینٹی گیس سنگھاؤ۔ یہ ان سب سے علیحدہ ہے۔ میں پہلے اس سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ یہ کون ہے اور پنک فورس کے ساتھ کیسے شامل ہو گئی ہے"...... ریکھا نے کہا اور جوشن سر ہلاتا ہوا اس یورپی عورت کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے ایک لمبی گردن والی چھوٹی سی بوتل نکالی۔ اس بوتل میں ایسا محلول موجود تھا جسے ہلانے سے گیس بنتی تھی اور یہ گیس ہر قسم کی بے ہوش کر دینے والی گیس کا تریاق تھی۔ اس نے شیشی کو اس یورپی عورت کے چہرے کے قریب لے جا کر خوب زور زور سے ہلایا اور پھر شیشی کا ڈھکن کھول کر اس نے اس کا دہانہ اس یورپی عورت کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اسے واپس جیب میں رکھ لیا۔ اسی لمحے کاشی واپس تہہ خانے میں آئی اور ریکھا نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"میں نے سب کو مکمل ہدایات دے دی ہیں۔ نہ صرف اس ذا م

ہاؤس کی حفاظت کے لئے بلکہ گاؤں کے اردگرد بھی ان کی ڈیوٹیاں لگا دی ہیں تاکہ اگر کسی طرف سے بھی کوئی آدمی آئے تو اسے چیک کیا جا سکے اور ہمیں اطلاع دی جا سکے" ...... کاشی نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا اور ریکھا نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے اس یورپی عورت کے کراہنے کی آواز سنائی دی اور ریکھا اور کاشی دونوں اس کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ سب لوگ۔ یہ کون ہیں" ..... اس عورت نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر اور سامنے کھڑی ریکھا اور کاشی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت جیسے نقش ہو کر رہ گئی تھی۔

"تمہارا نام کیا ہے" ...... ریکھا نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"ریگی۔ اوہ۔ مم۔ مگر تم کون ہو۔ یہ کون لوگ ہیں۔ یہ میں کہاں ہوں" ...... اس عورت نے پہلے تو بے خیالی میں اپنا نام بتا دیا لیکن پھر فوراً ہی اس طرح بات کو بدل گئی جیسے وہ نام بتانا تو نہ چاہتی تھی لیکن لاشعوری طور پر بتا گئی۔

"ریگی ...... اوہ۔ اوہ۔ تم ساؤان گروپ کی انچارج ہو۔ لیکن کراؤن تو کہہ رہا تھا کہ اس نے تمہیں اور تمہارے گروپ کو ہلاک کر دیا ہے" ...... ریکھا نے ریگی کا نام سن کر بے اختیار حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم پاور ایجنسی کی مادام ریکھا ہو" ...... ریگی نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو ریکھا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم۔ تم مجھے کیسے جانتی اور پہچانتی ہو" ...... ریکھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا اندازہ تھا لیکن یہ لوگ کون ہیں اور میں یہاں کیسے پہنچ گئی" ۔ ریگی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہارے ساتھ جو پاکیشیائی لڑکیاں موجود ہیں یہ پاکیشیا کا پنک فورس گروپ ہے اور تمہاری دوسری طرف جو سوئس نژاد لڑکی موجود ہے اس کا نام جولیانا ہے اور اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور یہ جو سائیڈ میں زنجیروں سے چار مرد جکڑے ہوئے کھڑے ہیں ان کا تعلق بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور میرا نام واقعی ریکھا ہے اور یہ میری اسسٹنٹ کاشی ہے اور ہمارا تعلق کافرستان کی پاور ایجنسی سے ہے" ...... ریکھا نے بڑے فاخرانہ انداز میں اپنا اور دوسروں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں یہاں کیسے پہنچی۔ وہ میرے ساتھی اور میرا سامان۔ وہ کہاں ہے" ...... ریگی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم نے پنک فورس کو ایک جیپ میں جاتے ہوئے چیک کیا تو اس پر میگنم میزائل فائر کر دیا۔ اس سے جیپ الٹ گئی۔ اس جیپ میں یہ پانچ لڑکیاں اور تم سوار تھیں۔ لیکن جیپ الٹنے سے تم میں سے کوئی زخمی نہیں ہوئی البتہ تم سب بے ہوش ہو گئیں اور جو سامان

جیپ سے نکلا ہے۔اس میں عجیب ساخت کے لباس۔ ہتھیار اور ایک
بیگ میں چار میزائلوں کے حصے بھی ہمارے ہاتھ آئے ہیں۔ اب یہ تم
بتاؤ گی کہ تم پنک فورس کے ساتھ کیسے شامل تھی اور یہ میزائل اور
ہتھیار کیا ہیں۔خاص طور پر یہ میزائل۔ یہ کس قسم کے ہیں۔ یہ مکمل
تو نہیں ہیں۔ پھر تم لوگ انہیں کیوں ساتھ اٹھائے ہوئے تھے"۔
ریکھا نے تیز لہجے میں کہا تو ریگی کے چہرے پر تشویش کے تاثرات پھیلتے
چلے گئے۔

"یہ میزائل میرے ہیں۔ یہ ہم ساڈان سے ساتھ لائے تھے۔ یہ ان
میزائلوں کے نمونے ہیں جو ہم نے ریڈ لیب سے حاصل کرنے تھے۔
ہماری حکومت نے شناخت کے لئے نمونے بنا کر ہمیں دیئے تھے تاکہ
ہم سٹور میں سے ان میزائلوں کو شناخت کر سکیں۔ میں اپنے ساتھیوں
سمیت فیلڈ گاؤں کی طرف جا رہی تھی کہ اچانک کوئی چیز سرر کی آواز
کے ساتھ آئی اور دھماکے سے ہمارے پیروں میں آ کر پھٹی اور اس کے
ساتھ ہی ہم بے ہوش ہو گئے اور اب مجھے پہلی بار یہاں ہوش آیا ہے۔
میرے ساتھی نجانے کہاں ہیں"...... ریگی نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ صرف نمونے ہیں۔یہی میں سوچ رہی تھی کہ یہ
کیسے میزائل ہیں۔ ریڈ لیب کے اصل میزائل تو ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ
وہاں تک کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اور
تمہارے ساتھیوں کو پنک فورس نے بے ہوش کر دیا اور پھر یہ تمہیں

اس سامان سمیت اپنی جیپ میں لاد کر لے جا رہی تھیں کہ ہمارے ہتھے
چڑھ گئیں"۔ ریکھا نے تجزیہ کرنے کے سے انداز میں کہا۔

"دیکھو۔ میری تمہاری تو کوئی لڑائی نہیں ہے۔ تمہاری لڑائی تو
پاکیشیا کے ایجنٹوں سے ہے۔ تم مجھے رہا کر دو اور میرا سامان بھی مجھے
واپس کر دو"۔ ریگی نے کہا۔

"تم بھی اس تجربے کی دشمن ہو ریگی۔ جو یہاں ایکریمیا اور
کافرستان مل کر رہے ہیں اور تم بھی یہاں وہ ہی میزائل چوری کرنے
آئی تھی جو کافرستان حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے تم بھی کافرستان کی
اتنی ہی دشمن ہو جتنی یہ پاکیشیائی۔ لیکن میں تمہیں خود ہلاک نہیں
کروں گی بلکہ تمہیں کراؤن کے حوالے کر دوں گی کیونکہ کراؤن نے
ہی ہماری مدد کی ہے"۔ ریکھا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کراؤن کو یہاں بلوا لیا جائے"۔ ساتھ کھڑی ہوئی کاشی نے کہا۔

"نہیں ابھی نہیں۔ ابھی میں ان پاکیشیائی گروپس سے نمٹ
لوں"۔ ریکھا نے کہا اور پھر وہ جوشن کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"جوشن...... اب پاکیشیائی لڑکیوں کو بھی ہوش میں لے آؤ اور
ان سیکرٹ سروس والوں کو بھی۔ تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ
کافرستان کی پاور ایجنسی سے ٹکرانا اپنی موت کو ہی دعوت دینا
ہے"...... ریکھا نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور جوشن سر ہلاتا ہوا
جولیا کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اور ٹائیگر دونوں سیاہ چست لباسوں میں ملبوس پشت پر سیاہ رنگ کے تھیلے لٹکائے اور ہاتھوں میں سائلنسر لگے ریوالور پکڑے گھنے جنگل کے اندر تیزی سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ رات کے گھپ اندھیرے میں جب کہ ہر طرف خاموشی طاری تھی ان دونوں کے چلنے سے پیروں تلے آ جانے والے سوکھے پتے چرچرا اٹھتے تھے۔

"باس۔ یہاں ان جنگلوں میں اب تک کوئی وحشی جانور نظر نہیں آیا اور نہ ہی ان کی آوازیں سنائی دی ہیں"...... ٹائیگر نے اچانک کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"پاکیشیائی ٹائیگر جس جنگل میں موجود ہو وہاں کسی اور کے آنے کی جرأت ہو سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور ساتھ ہی جب کہ ٹائیگر کا باس بھی ہو"...... ٹائیگر نے آہستہ

سے کہا اور اس بار ہنسنے کی باری عمران کی تھی۔

"ان جنگلوں میں وحشی درندے تو کیا بڑے جانور بھی نہیں پائے جاتے۔ یہ خاص آب و ہوا رکھنے والے جنگل ہیں"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ مسلسل سفر کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے کہ اچانک عمران کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور عمران چونک کر رک گیا۔ اس کے رکتے ہی ٹائیگر نے بھی لامحالہ رک جانا تھا۔ وہ بھی رک گیا۔ عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا۔ اس پر ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا اور ٹوں ٹوں کی آوازیں بھی اس میں سے نکل رہی تھیں۔ عمران نے اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹاگرہ کالنگ۔ اوور"۔ بٹن دبتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بس پرنس اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"پرنس۔ کراؤن یہاں سیکورٹی گاؤں کے باہر مغرب کی طرف ایک عارضی طور پر بناتے ہوئے جھونپڑے میں موجود ہے اس کے ساتھ چار مسلح افراد ہیں۔ میں نے انہیں چیک کر لیا ہے اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا صرف چار مسلح افراد ہیں یا ان کی تعداد زیادہ ہے۔ اوور"۔

عمران نے کہا۔

" چار ہیں ۔ میں نے چیک کر لیا ہے ۔ اوور " ۔ دوسری طرف سے ٹاگرہ نے کہا۔

" اوکے ۔ تم وہیں رکو ۔ ہم ادھر ہی آرہے ہیں ۔ جب ہم قریب پہنچیں گے تو پھر تم سے رابطہ کر لیں گے ۔ اوور اینڈ آل " ۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔

" باس ۔ سیکرٹ سروس تو ادھر فیلڈ گاؤں کی طرف گئی ہے ۔ اس سیکورٹی گاؤں کا آپ کو کیسے علم ہو گیا " ۔ ٹائیگر نے کہا۔

" کراؤن نے یہاں کے ایک مقامی گروپ رافیل کی امداد حاصل کی ہے اور رافٹ کے مخبر اس گروپ میں بھی موجود ہیں ۔ رافٹ کو یہ اطلاع مل گئی کہ ریڈ لیب کا راستہ صرف فیلڈ گاؤں کی طرف سے ہی نہیں بلکہ سیکورٹی گاؤں کی طرف بھی ہے اور کراؤن نے ریکھا کے ساتھ مل کر دونوں طرف نگرانی کی پلاننگ کی ہے ۔ ریکھا فیلڈ گاؤں کی طرف اور کراؤن سیکورٹی گاؤں کی طرف ۔ چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس فیلڈ گاؤں کی طرف گئی ہے اس لئے میں نے ادھر سیکورٹی گاؤں کی طرف جانے کا فیصلہ کر لیا ہے اور رافٹ کا آدمی ٹاگرہ اس سیکورٹی گاؤں میں باقاعدہ ملازمت کر چکا ہے اس لئے وہ یہاں کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے اس لئے اسے میں نے پہلے ہی بھیج دیا ہے تا کہ ہمارے پہنچنے تک وہ حالات کا جائزہ لے کر ہمیں رپورٹ دے سکے " ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن باس ۔ وہ پنک فورس کا کیا بنا ۔ اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں مل سکی " ۔ ٹائیگر نے کہا۔

" ریکھا ان کے خلاف کام کر رہی ہے اور ابھی تک ہمیں بھی ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوا ۔ چونکہ کراؤن اور ریکھا دونوں مل کر کام کر رہے ہیں ۔ اس لئے کراؤن سے ہی ان کے متعلق بھی معلومات مل جائیں گی " ...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل چلنے کے بعد عمران رک گیا ۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا ایک بٹن دبا دیا ۔ اور بٹن دبتے ہی ٹرانسمیٹر پر ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگ گیا۔

" ہیلو ہیلو ۔ پرنس کالنگ ۔ اوور " ...... عمران نے کال دینا شروع کر دی۔

" یس ٹاگرہ اٹنڈنگ یو ۔ اوور " ۔ چند لمحوں بعد ہی سرخ رنگ کا بلب سبز ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹاگرہ کی آواز بھی سنائی دی۔

" ہم سیکورٹی گاؤں سے شمال مشرق کی طرف تقریباً نصف کلو میٹر کے فاصلے پر موجود ہیں ۔ تم یہاں آجاؤ تا کہ کراؤن تک ہماری رہنمائی کر سکو ۔ اوور " ۔ عمران نے کہا۔

" یس سر ۔ میں آرہا ہوں ۔ شناخت کے لئے میں دونوں ہاتھ سر پر رکھے ہوئے ہوں گا ۔ اوور " ۔ ٹاگرہ نے کہا۔

" اوکے ۔ اوور اینڈ آل " ۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس

نے جیب میں ڈال لیا۔

" ٹائیگر درخت پر چڑھ جاؤ اور نائٹ ٹیلی سکوپ سے ٹاگرہ کو چیک کرتے رہو۔ گو یہ ٹرانسمیٹر جدید ساخت کا ہے اس لئے اس کی کال کیچ تو نہیں ہو سکتی لیکن پھر بھی ہمیں احتیاط کرنی چاہئے ورنہ ہو سکتا ہے کہ ٹاگرہ کی بجائے کوئی اور صاحب ہمیں ہینڈز اپ کرانے یہاں پہنچ جائے"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تیزی سے ساتھ ہی ایک درخت کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ درخت پر چڑھ کر اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ عمران ایک اونچی اور گھنی جھاڑی کی اوٹ میں اطمینان سے بیٹھ گیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد ٹائیگر درخت سے نیچے اتر آیا۔

" کیا ہوا"۔ عمران نے آواز دے کر پوچھا۔

" ٹاگرہ آ رہا ہے۔ میں نے اسے پہچان لیا ہے اور وہ اکیلا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" کس طرف سے آ رہا ہے"۔ عمران نے پوچھا تو ٹائیگر نے ایک سمت اشارہ کر دیا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد اس سمت سے ایک سایہ سا آتا دکھائی دیا۔ اس نے دونوں ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے۔

" آ جاؤ ٹاگرہ۔ ہم ادھر ہیں"۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو ٹاگرہ نے دونوں ہاتھ نیچے کئے اور تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگا اس نے قریب آ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں عمران کو سلام کیا۔

" ہاں۔ اب تفصیل سے بتاؤ کہ کراؤن کس پوزیشن میں

ہے"...... عمران نے کہا تو ٹاگرہ نے مزید تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔

" لیکن اس طرح تو وہ آسانی سے کور ہو سکتا ہے۔ اس نے اپنی سیکورٹی کے لئے کیا انتظامات کر رکھے ہیں"۔ عمران نے پوچھا

" سر۔ سیکورٹی گاؤں میں واچنگ ٹاورز موجود ہیں جن پر انتہائی جدید ترین آلات نصب ہیں۔ ان ٹاورز سے کئی کئی میل تک کے علاقے کو مسلسل چیک کیا جاتا ہے چونکہ میں وہاں کام کر چکا ہوں اس لئے میں وہاں تک اونچی جھاڑیوں کے بالکل اندر ہی اندر آگے بڑھتا رہا تھا اور میں نے حتی الوسع کسی کھلی جگہ پر آنے سے گریز کیا ورنہ لامحالہ مجھے چیک کر لیا جاتا پھر میں نے کافی فاصلے سے ایک گھنے درخت پر بیٹھ کر کراؤن اور اس کے ساتھیوں کو چیک کیا ہے اور وہیں سے آپ کو کال کیا تھا"۔ ٹاگرہ نے جواب دیا۔

" لیکن کیا اس طرح ہم اونچی جھاڑیوں سے ہوتے ہوئے اس کراؤن تک نہیں پہنچ سکتے"۔ عمران نے کہا۔

" نہیں جناب۔ سیکورٹی گاؤں سے چاروں طرف ڈیڑھ ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے تک زمین میں اور درختوں پر ایسے آلات خفیہ طور پر لگائے گئے ہیں کہ اس حدود میں اگر چیونٹی بھی رینگے تو اسے مشین پر چیک کیا جا سکتا ہے"۔ ٹاگرہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ... تو یہ بات ہے۔ اس لئے کراؤن مطمئن ہے۔ تم ایسا کرو کہ ان تمام حفاظتی انتظامات کی مجھے پوری تفصیل بتا دو تاکہ میں ان

کے مطابق کراؤن تک پہنچنے کا کوئی راستہ تلاش کر سکوں "..... عمران نے کہا ۔ تو ٹاگرہ نے تفصیلات بتانا شروع کر دیں ۔ عمران کافی دیر تک خاموشی سے کچھ سوچتا رہا ۔ پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑنے لگی

" ٹھیک ہے ۔ آؤ میرے ساتھ ۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ یہ کراؤن اتنے حفاظتی انتظامات کے باوجود کس طرح قابو میں نہیں آتا "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹاگرہ نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

" آئیے " ۔ ٹاگرہ نے کہا اور پھر اس کی رہنمائی میں وہ تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے چلے گئے ۔

" اب یہاں سے ہمیں جھاڑیوں کے اندر جھک کر سفر کرنا پڑے گا جناب ۔ اگر ہمارے جسم کا کوئی حصہ بھی کھلی جگہ پر آ گیا تو ہمیں چیک کر لیا جائے گا اور وہ لوگ بغیر کسی چیکنگ کے میزائل فائر کر دیتے ہیں "۔ ٹاگرہ نے جھاڑیوں کے ایک جھنڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا ۔

" ٹائیگر خنجر نکالو اور کافی ساری سبز جھاڑیاں بھی کاٹ لو اور ایسی بیلیں بھی جن سے ان جھاڑیوں کو جسموں کے گرد مضبوطی سے باندھا جا سکے "۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" کیا ۔ کیا مطلب جناب ۔ کیا آپ جھاڑیاں باندھ کر آگے جائیں گے ۔ مگر اس طرف تو وہ آسانی سے چیک کر لیں گے "۔ ٹاگرہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" نہیں ۔ ایسی چیکنگ مشینری میں جو ریز استعمال کی جاتی ہیں مجھے ان کے بارے میں معلوم ہے ۔ یہ صرف انسانی یا حیوانی جسم سے ٹکرائیں تب ہی کاشن دیتی ہیں ۔ اگر ہم اپنے جسموں کے گرد بڑے بڑے پتے لپیٹ کر اوپر سے جھاڑیاں باندھ لیں تو پھر یہ ریز ہمیں چیک نہ کر سکیں گی اور ہم اطمینان سے اس ایکریمین ٹارزن کی جھونپڑی تک پہنچ جائیں گے "..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر تو واقعی انہیں دھوکہ دیا جا سکتا ہے "..... ٹاگرہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ بھی ٹائیگر کے ساتھ ہی بڑے بڑے پتوں والی بیلوں اور جھاڑیوں کو کاٹنے میں مصروف ہو گیا ۔ تھوڑی دیر بعد بیلوں اور جھاڑیوں کا ایک ڈھیر کاٹ کر انہوں نے وہاں اکٹھا کر لیا تو عمران نے بیلوں سے لگے ہوئے بڑے بڑے پتے توڑ کر ٹائیگر کے جسم کے کھلے حصوں پر لپیٹے اور پھر انہیں بیلوں سے اچھی طرح باندھ کر اس نے پورے جسم کے گرد سر سے پاؤں تک جھاڑیاں باندھ دیں ۔ یہی کارروائی اس نے ٹاگرہ کے ساتھ بھی کی اور آخر میں اس نے خود اپنے تھیلے میں سے دستانے اور ماسک نکال کر اس نے ہاتھوں پر پہنے اور سر اور چہرے پر ماسک لگا کر اس نے صرف جھاڑیاں اپنے جسم کے گرد باندھیں اور ساتھ ہی اس نے اپنے ایک ہاتھ میں ایک چپٹے نال والا پستول تھام لیا ۔ اس کے بعد وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگے ۔ انہیں دیکھ کر یوں لگ رہا تھا جیسے جھاڑیاں حرکت کر رہی ہوں ۔

"ہمیں اس جھونپڑی کے عقبی طرف جانا ہو گا ٹاگرہ۔ تاکہ کراؤن ہمیں نہ دیکھ سکے کیونکہ ریز سے تو ہم بچ سکتے ہیں لیکن انسانی آنکھ سے نہ بچ سکیں گے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے ٹاگرہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پھر ہمیں قدرے لمبا چکر کاٹنا ہو گا جناب"۔ ٹاگرہ نے کہا۔

"کوئی بات نہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب سے آگے چلتے ہوئے ٹاگرہ نے اپنا رخ موڑ لیا اور پھر کافی دیر تک چلنے کے بعد انہیں دور سے باقاعدہ ایک قلعہ نما عمارت نظر آنے لگی جس کی باقاعدہ فصیل تھی اور کونوں میں واچ ٹاورز بھی موجود تھے اب انہوں نے اونچی جھاڑیوں میں سے گزرنا شروع کر دیا تھا تاکہ اگر واچ ٹاورز سے کوئی آدمی بغیر مشینوں کے بھی انہیں دیکھے تو یہی سمجھے کہ کسی جنگلی جانور کی وجہ سے جھاڑیاں ہل رہی ہیں۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد واقعی اس فصیل سے کچھ فاصلے پر انہیں گھاس پھونس کی تیار کی ہوئی ایک جھونپڑی نظر آنے لگ گئی۔ وہ اس جھونپڑی کے عقبی طرف سے اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ آہستہ آہستہ آگے بڑھتے بڑھتے وہ اس جھونپڑی کے بالکل قریب پہنچ گئے تو عمران نے ٹائیگر اور ٹاگرہ کو ہاتھ کے اشارے سے وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور خود وہ جھونپڑی کے سائیڈ سے آہستہ آہستہ بڑھتا ہوا اس کے سامنے کے حصے کی طرف جانے لگا۔ جھونپڑی کے کمرے کے آگے باقاعدہ برآمدہ سا بنا ہوا تھا۔ عمران نے سائیڈ پر رک کر جھاڑی والا سر آگے کی طرف کر کے دیکھا تو اس نے چار مسلح افراد کو برآمدے میں کھڑے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے

دیکھا۔ وہ بڑے مطمئن انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔ عمران ان کے اطمینان کی وجہ بھی اچھی طرح سمجھتا تھا کہ انہیں معلوم تھا کہ اس قدر سخت چیکنگ کی وجہ سے ادھر کوئی آدمی آ ہی نہیں سکتا۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پسٹول کا رخ ان کی طرف کیا اور ساتھ ہی ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ہلکی سے سٹک کی آواز سنائی دی۔ اور ایک سرخ رنگ کا کیپسول ان چاروں آدمیوں کے بالکل قریب زمین پر گرا اور ٹوٹ گیا۔

"ارے۔ یہ کیسی آواز تھی"۔۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک آدمی نے چونک کر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ جدھر عمران موجود تھا لیکن دوسرے لمحے وہ چاروں اس طرح لہرانے لگے جیسے اچانک انہیں کسی نے تیزی سے گھومتے ہوئے لٹو پر کھڑا کر دیا ہو۔

"یہ۔ یہ۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ۔۔۔" ان کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دیں اور پھر وہ سب یکے بعد دیگرے دھماکے سے نیچے گرتے چلے گئے۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا ہے"۔۔۔۔۔۔ اندرونی کمرے سے کسی کی تیز آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ کراؤن ہی ہو گا۔ اس نے پسٹول کا رخ اس طرف کئے رکھا۔ چند لمحوں بعد ایک لمبا تڑنگا ایکریمین کمرے کے دروازے سے نکل کر برآمدے میں آیا۔

"ارے یہ کیا ہوا تمہیں"۔۔۔۔۔۔ اس نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا اسی لمحے عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ سٹک کی آواز دوبارہ سنائی

دی اور دوسرا کیپسول ٹھیک کراؤن کے قدموں میں گر کر ٹوٹا۔ کراؤن نے بے اختیار جمپ لیا اور جیب سے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور نکالا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح لہرایا۔اس نے سنبھلنے کی بے حد کوشش کی لیکن پھر ساکت ہو گیا۔عمران برآمدے میں داخل ہو گیا اور برآمدے میں داخل ہونے سے پہلے اس نے ہاتھ کے اشارے سے باقی ساتھیوں کو بھی برآمدے میں آنے کا اشارہ کر دیا اور پھر عمران نے اشارے سے ہی برآمدے میں موجود ان پانچوں افراد کو اندرونی کمرے میں لے آنے کی ہدایت کی اور چند لمحوں بعد وہ پانچوں آدمی اندرونی کمرے میں پہنچ چکے تھے۔اندرونی کمرے میں ایک بڑی سی مستطیل مشین اور ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا اور بیٹری سے چلنے والی ایک لائٹ بھی جل رہی تھی۔عمران نے کمرے میں پہنچ کر اپنے جسم سے جھاڑیاں ہٹائیں اور انہیں ایک طرف ڈال دیا پھر چہرے سے ماسک اور ہاتھوں سے دستانے بھی اتار لئے اس کی پیروی کرتے ہوئے ٹائیگر اور ٹاگرہ نے بھی اپنے جسم کے گرد جھاڑیوں اور کھلے حصوں سے پتے ہٹا دیئے۔کمرے میں چھ کرسیاں بھی موجود تھیں جس میں سے ایک اس مشین اور ٹرانسمیٹر کے سامنے رکھے ہوئی تھی۔ باقی پانچ ایک طرف دیوار کے ساتھ پڑی تھیں۔

"اب یہاں گفتگو کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔میرا خیال ہے۔یہ جو اندر سے سب سے آخر میں باہر آیا تھا یہی کراؤن ہے ایکریمین ایجنٹ۔پہلے ان بیلوں کی مدد سے اس کے ہاتھ عقب میں

باندھ دو اور پھر اسے کرسی پر بٹھا کر باقی ماندہ بیلوں کی مدد سے اچھی طرح باندھ دو"۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے اس کے احکامات پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

"سر۔آپ نے حیرت انگیز ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے۔میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ہم ان جدید ترین چیکنگ مشینوں سے بچ کر یہاں تک پہنچ بھی سکتے ہیں"۔۔۔ ٹاگرہ نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی مشین انسانوں کی بنائی ہوئی مشینری سے ہر لحاظ سے افضل و برتر ہے۔اس لئے جو لوگ صرف انسانوں کی بنائی ہوئی مشینوں پر تکیہ کر لیتے ہیں وہ ہمیشہ نقصان اٹھاتے ہیں"۔عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹاگرہ نے اس طرح جلدی جلدی اثبات میں سر ہلانا شروع کر دیا جیسے اسے عمران کی بات پر مکمل یقین آ گیا ہو۔

"اتنے زور سے سر کو حرکت دینے سے تو اللہ میاں کی بنائی ہوئی مشین میں بھی زہریلی گیس پیدا ہو جائے گی"۔۔۔۔۔ عمران نے اسے جلدی جلدی اور زور زور سے سر ہلاتا دیکھ کر کہا تو ٹاگرہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس۔۔۔ میں نے اسے اچھی طرح باندھ دیا ہے"۔۔۔۔۔ اسی لمحے ٹائیگر نے کہا اور عمران کراؤن کی طرف متوجہ ہو گیا۔اس نے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں سے ایک شیشی نکالی اور اسے کراؤن کی ناک کے قریب لے جا کر اس کا ڈھکن ہٹا دیا۔چند لمحوں تک شیشی کا

دہانہ کراؤن کی ناک سے لگانے کے بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اسے دوبارہ اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں ڈال دیا اور پھر ایک کرسی گھسیٹ کر وہ اطمینان سے اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ ٹاگرہ بھی ایک کرسی اٹھانے کے لئے بڑھا لیکن ٹائیگر نے اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا اور پھر اشارے سے اسے سمجھایا کہ جب تک عمران خود بیٹھنے کے لئے نہ کہے ان کا بیٹھنا احترام کے منافی ہے تو ٹاگرہ نے ایک بار پھر زور زور سے اثبات میں سر ہلانا شروع کر دیا۔

"ٹائیگر تم برآمدے میں جاؤ اور نگرانی کرو۔ اچانک کوئی آنہ جائے لیکن احتیاط رکھنا تم نے برآمدے سے باہر کھلی جگہ پر نہیں جانا اور ٹاگرہ۔ تم برآمدے کے دوسرے کونے میں جا کر نگرانی کرو گے"۔ عمران نے مڑ کر ان دونوں سے کہا اور وہ دونوں خاموشی سے مڑے اور برآمدے کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد کراؤن نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ہلکی سی کراہ بھی نکل گئی۔ وہ اب بڑے غور سے ماحول کو اور پھر سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو دیکھ رہا تھا جو ایکریمین میک اپ میں ہی تھا۔

"کک۔ کک۔ کون ہو تم۔ اور یہاں کیسے پہنچ گئے۔ کس طرح پہنچ گئے"...... کراؤن کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے اسے عمران کی یہاں موجودگی کا آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود یقین نہ آ رہا ہو۔

"تمہارا نام کراؤن ہے۔ اور تم ایکریمین ایجنٹ ہو۔ لیکن تمہیں تو یہاں ریگی گروپ کے خاتمے کے لئے بھیجا گیا تھا جب کہ تم نے اپنا

مشن چھوڑ کر کافرستان کی پاور ایجنسی کی امداد شروع کر دی ہے"۔ عمران نے ایکریمین زبان اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ سرد اور تحکمانہ تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ کون ہو"۔ کراؤن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایس۔ ایس۔ اے کا نام سنا ہے تم نے کبھی"...... عمران نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایس۔ ایس۔ اے۔ وہ کیا ہوتا ہے"...... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے یقین تھا کہ تم نے نہیں سنا ہوگا۔ یہ ایکریمیا کی ایک ایسی سرکاری تنظیم ہے جو ایکریمیا کی تمام سرکاری ایجنسیوں کی کارکردگی کو خفیہ طور پر چیک کرتی ہے۔ سپروائز کرتی ہے۔ ایکریمین اعلیٰ حکام سیکرٹ ایجنٹوں کو کھلی چھٹی نہیں دے دیتے کہ وہ اپنا مشن سرانجام دینے کی بجائے دوسروں کی امداد کرتے پھریں"...... عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ مگر میں نے اپنا مشن مکمل کر لیا ہے۔ میں نے ریگی اور اس کے گروپ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ میں نے رپورٹ اپنے چیف کو بھجوا دی تھی اور پاور ایجنسی کی امداد کا بھی مجھے سرکاری طور پر ہی حکم ملا تھا"...... کراؤن نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم نے اپنے چیف کو رپورٹ دی ہو اور

تمہارے چیف نے ایس ۔ایس ۔اے کو رپورٹ نہ دی ہو ۔ تم جھوٹ بول رہے ہو"...... عمران نے اسی طرح سرد اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں"...... کراؤن نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ کس طرح ختم کیا ہے تم نے ریگی گروپ کو جب کہ ریگی کا گروپ خاصا فعال اور تیز گروپ ہے ساڈان کا"۔ عمران نے کہا تو کراؤن نے جلدی جلدی اسے وہ تمام واقعات بتانے شروع کر دیئے۔

"تم نے وہ لاشیں چیک کی تھیں ۔ کہ وہ واقعی ریگی اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہی تھیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کک ۔ کک ۔ کیا مطلب ۔ چیک کرنے کی کیا ضرورت تھی جب کہ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں اور میں نے اپنی آنکھوں سے انہیں گولیاں کھا کر مرتے ہوئے دیکھا ہے"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے مادام ریکھا کو سیکورٹی گاؤن کے بارے میں تفصیلات کیوں بتائیں اور پھر تم نے اسے وہاں فیلڈ گاؤن میں بھجوا دیا تمہیں معلوم ہے کہ ریڈ لیب ایکریمیا کا انتہائی خفیہ سائنسی اڈہ ہے اور اس بارے میں معلومات مہیا کرنا بھی جرم ہے"...... عمران نے کہا۔

"فیلڈ گاؤن کے بارے میں اسے خود علم تھا جب کہ سیکورٹی گاؤن

میں خود آیا تھا اور ان میں سے کسی کو ساتھ نہیں لے آیا۔ پھر یہ کیسے جرم ہو گیا"...... کراؤن نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک ایک طرف پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی۔

"اوہ ۔ یہ ریکھا کی کال ہو گی"...... کراؤن نے چونک کر کہا اور عمران کرسی سے اٹھا اور اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے کراؤن کے بندھے ہوئے گھٹنوں پر رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے کہ تم جیسے ایجنٹ کو یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ تم میرے بارے میں ریکھا سے کچھ کہو گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ۔ لیکن تم نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے ۔ کیا میں مجرم ہوں"...... کراؤن نے کہا۔

"ابھی تم سے مزید گفتگو ہونی ہے ۔ اس کے بعد تمہارے چیف سے ۔ پھر دیکھیں گے کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور کراؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تو عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔ مادام ریکھا کالنگ ۔ اوور"...... ریکھا کی پرجوش اور تیز آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کراؤن اٹنڈنگ ۔ اوور"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کراؤن ۔ تم نے تو بتایا تھا کہ تم نے ریگی گروپ کا خاتمہ کر دیا ہے جب کہ ریگی یہاں میرے سامنے بیٹھی ہوئی ہے ۔اوور" ۔ دوسری طرف سے مادام ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہی ہو ۔ ریگی تمہارے سامنے بیٹھی ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ کوئی مردہ کیسے زندہ ہو سکتا ہے ۔اوور"....... کراؤن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں..... تم نے تو اسے مردہ سمجھ کر چھوڑ دیا تھا ۔ لیکن بقول اس کے اس نے فائر پروف جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور چند گولیاں اس کے بازو اور ٹانگوں میں لگی تھیں لیکن ان میں سے کوئی مہلک ثابت نہ ہوئی ۔اس طرح وہ بچ گئی ۔اوور"....... ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ لیکن وہ تمہارے پاس کیسے پہنچ گئی ۔ اوور"....... کراؤن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ ہی نہیں بلکہ اس وقت میرے سامنے پاکیشیا کی پوری پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پورا گروپ سوائے اس علی عمران کے بے بس حالت میں بندھا ہوا موجود ہے اور میں انہیں اب گولیوں سے اڑانے والی ہوں ۔ تم چاہو تو میں تمہاری بات ریگی سے کرا دوں ۔ اوور"....... دوسری طرف سے ریکھا نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا کر کراؤن کو بات کرنے کا موقع دینے کی بجائے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ گھمایا اور دوسرے لمحے کرسی پر بندھے

بیٹھے کراؤن کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے پڑا اور کراؤن کے حلق سے چیخ نکلی اور دوسرے لمحے اس کی گردن ایک سائیڈ پر ڈھلک گئی اور عمران کا مقصد بھی یہی تھا کہ وہ پہلے ہی وار میں بے ہوش ہو جائے کیونکہ اب وہ کراؤن کے لہجے میں خود ریکھا سے بات کرنا چاہتا تھا۔

"تم نے کیسے ان سب لوگوں کو پکڑ لیا اور یہ ریگی تمہارے ہاتھ کیسے آ گئی ۔ کیا وہ اکیلی ہے ۔اوور"....... عمران نے بٹن دبا کر کراؤن کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ریکھا نے بڑے فاخرانہ انداز میں اپنے آدمی راجیش کے ریڈ کاشن سے لیکر فیلڈ گاؤں کے سردار کاسمیر کی مدد سے فارم ہاؤس کے تہہ خانے تک پہنچنے کے حالات تفصیل سے بتا دیئے۔

"لیکن تم تو کہہ رہی تھیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پورا گروپ تمہارے سامنے بے بس پڑا ہوا ہے ۔ کتنے افراد ہیں یہ اوور" ۔ عمران نے پوچھا۔

"ایک عورت جولیانا ہے اور چار مرد ہیں ۔ اوور"....... دوسری طرف سے ریکھا نے کہا۔

"کیا یہ ہوش میں ہیں ۔اوور"....... عمران نے پوچھا۔

"نہیں..... پہلے میں نے فیصلہ کیا تھا کہ انہیں ہوش میں لے آؤں لیکن پھر میں نے ارادہ بدل دیا ہے ۔اب میں انہیں اسی بے ہوشی کے

عالم میں ہی گولیوں سے اڑا دینا چاہتی ہوں اوور" ریکھا نے کہا۔

"کیا وہ پنک فورس کی لڑکیاں ہوش میں ہیں۔اوور" عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔وہ ہوش میں ہیں۔میں نے ان سے پوچھ گچھ کرنا چاہی تھی تاکہ میں ان سے معلوم کر سکوں کہ ریگی ان کے ہاتھ کیسے لگی اور انہوں نے جو کچھ بتایا ہے وہ انتہائی حیرت انگیز ہے۔اوور" ریکھا نے کہا۔

"کیا بتایا ہے۔اوور" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے بتایا ہے کہ ریگی اور اس کا گروپ جنگل میں بنے ہوئے جھونپڑے میں موجود تھے کہ ان لڑکیوں نے ان پر حملہ کر دیا ریگی کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا اور ریگی کو بے ہوش کر کے انہوں نے اپنی جیپ میں ڈال لیا تھا۔وہ ریگی کو اس جھونپڑے سے اپنے ساتھ اپنے اڈے پر لے جا رہی تھیں کہ ان کی جیپ پر حملہ ہو گیا۔میں نے ان سے بہت پوچھنے کی کوشش کی ہے کہ ریگی اور اس کے ساتھی اس جھونپڑے میں کیا کر رہے تھے اور یہ نمونے کے میزائل ان کے پاس اور کتنی تعداد میں تھے لیکن ان کا کہنا ہے کہ انہیں اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔اوور"۔ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نمونے کے میزائل ریگی کے پاس۔کیا مطلب کیسے میزائل۔اوور"۔عمران نے بھی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔میں ان کا ذکر کرنا ہی بھول گئی تھی۔پنک فورس اور

ریگی کو ہم نے اکٹھا ہی شکار کیا تھا۔ان کے پاس ایک بیگ تھا جس میں ریڈ بلاسٹ میزائلوں کے نچلے حصوں کے چار نمونے موجود تھے۔بالکل ریڈ بلاسٹ میزائلوں جیسے۔حتیٰ کہ ان پر نام بھی لکھا ہوا ہے لیکن بقول ریگی وہ ہیں نمونے۔اس کے چیف نے اسے اس لئے دیئے تھے تاکہ وہ ریڈ لیب میں داخل ہو کر اس کے سٹور سے "آر۔بی۔ایم" کو شناخت کر سکے۔اوور" ریکھا نے کہا۔

"سنو مادام ریکھا۔میں خود وہاں تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں۔میرے آنے تک تم ان میں سے کسی کو ہلاک نہ کرو گی۔کیونکہ میں خود ریگی سے اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے بات کرنا چاہتا ہوں۔یہاں مجھے چند ایسی اطلاعات ملی ہیں جن کی تصدیق ضروری ہے ورنہ ریڈ لیب سے "آر۔بی۔ایم" انتہائی پراسرار طور پر غائب ہو سکتے ہیں۔سمجھ گئی ہو۔اوور" عمران نے کہا۔

"کیسی اطلاعات۔اوور"۔اس بار ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ وہیں آ کر بتاؤں گا۔ٹرانسمیٹر پر بتانے والی بات نہیں ہے۔اوور" عمران نے کہا۔

"او کے۔آ جاؤ۔کب تک پہنچو گے۔اوور" ریکھا نے قدرے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"میں چار گھنٹوں میں پہنچوں گا کیونکہ یہاں ایسے سخت حفاظتی انتظامات ہیں کہ انہیں آف کرتے کرتے تین گھنٹے لگ جائیں گے۔

اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ..... آجاؤ۔ میں انتظار کر رہی ہوں۔ میں اپنے آدمیوں کو کہہ دوں گی۔ تم جیسے ہی فیلڈ گاؤں کے قریب پہنچو گے وہ تمہیں اپنے ساتھ میرے پاس لے آئیں گے۔ اوور"...... ریکھا نے کہا۔

"میرے ساتھ میرا ایک ساتھی جوزف بھی ہو گا۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آجاؤ۔ اوور اینڈ آل"...... ریکھا نے کہا اور عمران نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ٹائیگر۔ ٹاگرہ۔ جلدی سے اندر آجاؤ"...... عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے واپس اس کی پہلی والی جگہ پر رکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ دونوں اندر آگئے۔

"تمہارے پاس میک اپ باکس ہے۔ تم فوراً کراؤن کا میک اپ کرنا شروع کر دو۔ اس کا قد وقامت تمہارے جیسا ہے باقی اس کے لہجے وغیرہ کے بارے میں ہدایات تمہیں میں راستے میں دے دوں گا۔ ہم نے فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے اور پھر فیلڈ گاؤں پہنچنا ہے اور ٹاگرہ تم جلدی سے جھاڑیوں اور بیلوں والا عمل دوبارہ دوہرانا شروع کر دو"...... عمران نے کہا۔

"ان کا کیا کرنا ہے"۔ ٹائیگر نے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے کو اتارتے ہوئے کراؤن اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا۔

"جانے سے پہلے ان کا خاتمہ بھی ضروری ہے اور اس کے ساتھ ہی کراؤن اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں پر ایسا میک اپ بھی کرنا ہے کہ انہیں فوری طور پر نہ پہچانا جا سکے"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

مکمل ناول

ریڈ رنگ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

»» ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو پوری دنیا میں جعلی ادویات سپلائی کرتی تھی۔ ایسی ادویات جس سے لاکھوں مریض ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے تھے۔

مادام ولاڈی جو جڑی بوٹیوں کی بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر تھی مگر یہی مادام ولاڈی ریڈ رنگ کی بھی سربراہ تھی۔ ایک حیرت انگیز، دلچسپ اور منفرد کردار۔

مادام ولاڈی جس نے جڑی بوٹیوں کی ریسرچ سے منشیات کی ایک نئی قسم دریافت کر لی جسے ریڈ پلز کا نام دیا گیا۔

ریڈ پلز ایسی تباہ کن منشیات جسے دفاعی ہتھیار کے طور پر دنیا میں پہلی بار استعمال کرنے کی پلاننگ کی گئی اور اس کے لئے پاکیشیا کو تجربہ گاہ بنایا گیا۔ کیسے؟

»» پاکیشیا کی سلامتی کے تحفظ کے لئے عمران پوری سیکرٹ سروس سمیت ریڈ رنگ کے خلاف میدان میں کود پڑا اور پھر ایک ہولناک، خونریز اور انتہائی تیز رفتار مقابلے کا آغاز ہو گیا۔

»» پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ رنگ کے خلاف دو گروپس کی صورت میں علیحدہ علیحدہ میدان عمل میں اتری۔ ان دونوں گروپس کا آپس میں کوئی رابطہ نہ تھا۔ کیوں؟

ڈان جان سابقہ ایکریمین سیکرٹ ایجنٹ جو اب ریڈ رنگ کا عملی طور پر سربراہ تھا۔ ایک ایسا آدمی جو عمران کی ٹکر کا ایجنٹ تھا۔

صدیقی جس نے اپنی زندگی کی سب سے ہولناک جنگ اکیلے لڑی جبکہ عمران اور اس کے دوسرے ساتھی اس جنگ سے لاتعلق رہے۔ کیوں؟
کیا صدیقی اس جنگ میں کامیاب بھی ہو سکا۔ یا؟

تنویر جس نے اپنی مخصوص فطرت کے مطابق انتہائی تیز رفتار ایکشن سے کام لیتے ہوئے ہر طرف موت کا بازار گرم کر دیا۔ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو سکا۔

»» وہ لمحہ جب ڈان جان نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دونوں گروپس کو یقینی موت کے حوالے کر دیا۔ کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس واقعی ڈان جان کے مقابلے میں بے بس ہو گئے تھے۔ یا؟

»» وہ لمحہ جب عمران نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سب ساتھیوں کے روکنے کے باوجود ڈان جان اور مادام ولاڈی کو معاف کر دینے کا فیصلہ کر لیا۔ کیوں؟
کیا عمران کو پاکیشیا کی سلامتی مقصود نہ تھی۔ یا؟

»» کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ رنگ کے خلاف اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکے یا ناکامی ان کا مقدر بن گئی۔

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

انتہائی تیز رفتار اور خونریز ایکشن
لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے واقعات
بھرپور اور اعصاب شکن سسپنس
ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ایڈونچر ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

ڈاگ ریز، سلور گرل اور شلماک کے بعد عمران فریدی سیریز

میں ایک اور یادگار اور انتہائی دلچسپ ناول

مکمل ناول

ڈائمنڈ آف ڈیتھ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ناقابل تسخیر علی عمران اور ناقابل شکست کرنل فریدی
کے درمیان خوفناک اور جان لیوا ٹکراؤ۔

ڈائمنڈ آف ڈیتھ

ایک نایاب اور تاریخی ہیرا جس کے حصول کے لئے دو عظیم جاسوس آپس میں ٹکرا گئے

ایک ایسا لمحہ

جب علی عمران اور کرنل فریدی دشمنوں کی طرح ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑے تھے۔ اس لمحے کا انجام کیا ہوا؟

کرنل فریدی

جس نے عمران کو گولیوں سے چھلنی کرنے کے احکامات جاری کر دیئے اور کرنل فریدی کی زیرو فورس نے عمران کے گرد پھیلی ہوئیں سٹین گنوں کے ٹریگر دبا دیئے۔

علی عمران

جس نے کرنل فریدی کو ہر قدم پر شکست دینے کا فیصلہ کرلیا اور پھر؟

کیپٹن حمید

جس نے ہزاروں فٹ کی بلند پہاڑی پر چڑھتے ہوئے کرنل فریدی پر سٹین گن کی گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ آخر کیوں؟

گولڈن ایگل

جس نے عین آخری لمحات میں ڈائمنڈ آف ڈیتھ اڑا لیا اور عمران اور فریدی دونوں منہ دیکھتے رہ گئے۔

عمران اور فریدی کے درمیان خوفناک اور جان لیوا ٹکراؤ۔
آخری فتح کسے حاصل ہوئی؟

خوفناک ایکشن اور جان لیوا سسپنس سے بھرپور

انتہائی حیرت انگیز دلچسپ اور ناقابل فراموش کہانی

شائع ہو گئی ہے
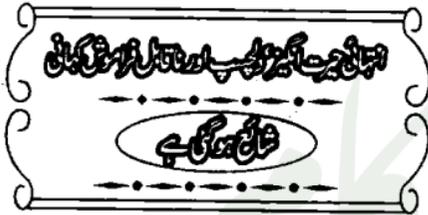
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

کاکانہ آئی لینڈ
(حصہ دوئم)

جولیا کی جیسے ہی آنکھیں کھلیں اس کی آنکھوں کے سامنے ایک بار تو وہی منظر فلم کی طرح چلنے لگا جب وہ سب فیلڈ گاؤں پہنچے تھے تو اچانک سرر کی آواز کے ساتھ ان کے قدموں میں دھماکہ ہوا تھا اور پھر انہیں ہوش نہ رہا تھا لیکن دوسرے لمحے جب اس نے اپنے سامنے کھڑی ریکھا کو دیکھا جس کے چہرے پر انتہائی فاخرانہ اور فاتحانہ تاثرات تھے تو وہ بے اختیار چونک پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن گھمائی اور پھر یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گئی کہ اس کے ساتھ کرسیوں پر چھ عورتیں راڈز میں جکڑی ہوئی بیٹھی تھیں جن میں سے ایک یورپی قومیت کی تھی جبکہ باقی پانچ پاکیشیائی تھیں اور دوسری طرف دیوار کے ساتھ صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور خاور بے ہوشی کے عالم میں زنجیروں سے بندھے تقریباً لٹکے ہوئے انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔

تمہارا نام جولیا ہے اور تم عمران کی ساتھی ہو۔ عمران کہاں ہے

[illegible] مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ لڑکیاں کون ہیں"۔ جولیا نے ساتھ موجود لڑکیوں کی طرف [illegible] کرتے ہوئے پوچھا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ پہلے تعارف ہو جائے۔ مجھے تو تم جانتی ہی ہو۔ میں کافرستان کی پاور ایجنسی کی چیف ریکھا ہوں اور یہ ہے میری اسسٹنٹ کاشی۔ اور میرے ساتھ جو آدمی موجود ہے اس کا نام جوشن ہے۔ تمہارے ساتھ جو لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اس کا نام صالحہ ہے۔ یہ تمہارے پاکیشیا کی نئی تنظیم پنک فورس کی چیف ہے۔ اس کے ساتھ اس کی ساتھی لڑکیاں ہیں جن کا نام پوچھنے کی مجھے ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی اور آخر میں یہ جو غیر ملکی لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اس کا نام ریگی ہے۔ یہ ساڈانی ہے اور ساڈان کی خفیہ ایجنسی ریگی گروپ کی چیف ہے اور تمہارے ساتھی وہ زنجیروں سے بندھے کھڑے ہیں۔ ان کے بارے میں تو تم جانتی ہی ہو۔ اب تو تعارف مکمل ہو گیا۔ اب بتاؤ کہ عمران کہاں ہے"۔ ریکھا نے بڑے طنزیہ مگر انتہائی فاخرانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سب تمہارے ہاتھ کیسے لگ گئے"...... جولیا نے ایک بار پھر اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے نیا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم تمام حالات جاننا چاہتی ہو اچھا ہوتا کہ میں کراؤن کو کال کرنے سے پہلے تمہیں ہوش میں لے آتی۔ ویسے میرا ارادہ تو نہ تھا تم لوگوں کو ہوش میں لانے کا۔ میں نے تو یہی فیصلہ کیا تھا کہ تمہیں

اور تمہارے ساتھیوں کو بے ہوشی کے دوران ہی گولیوں سے اڑا دوں لیکن کراؤن نے مجھے منع کر دیا ہے اس طرح تمہیں چار پانچ گھنٹوں کی مزید زندہ رہنے کی مہلت مل گئی ہے"...... ریکھا نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران کی پلاننگ سو فیصد کامیاب رہی ہے"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اچانک لاشعوری طور پر بول پڑی ہو۔ حالانکہ اس نے جان بوجھ کر یہ فقرہ اس انداز میں کہا تھا کیونکہ تمام حالات جان لینے کے بعد اب بہرحال اسے اس قید سے آزادی کے بارے میں تو کچھ کرنا ہی تھا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کیسی پلاننگ"...... ریکھا نے بے اختیار چونک کر کہا تو جولیا بڑے طنزیہ انداز میں مسکرا دی۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ ہم لوگ احمقوں کی طرح منہ اٹھائے یہاں اس لئے چلے آئے ہیں کہ تم ہمیں پکڑ کر بے بس کر لو۔ نہیں مس ریکھا۔ ایسا نہیں ہے۔ تم جانتی تو ہو عمران کو۔ وہ ایسی ایسی ترکیبیں سوچتا ہے کہ آدمی کی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ اب وہ کسی بھی لمحے تم پر عقاب کی طرح جھپٹ پڑے گا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اب تم بتاؤ گی کہ کیا پلاننگ ہے"...... ریکھا نے آگے بڑھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"جب تم عمران کو جانتی ہو تو پھر ایسے سوال کیوں کرتی ہو۔ وہ اپنی پلاننگ اپنے ذہن تک ہی محدود رکھتا ہے۔ ہمیں تو وہ بس مہروں

کی طرح چلاتا رہتا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کراؤن کے یہاں پہنچنے تک مجھے خود باہر نگرانی کرنی ہوگی"۔۔۔۔ ریکھا نے کہا اور پھر وہ اپنے آدمی جوشن سے مخاطب ہو گئی۔

"جوشن۔ تم یہیں رہو گے۔ یہ لوگ خطرناک ایجنٹ ہیں۔ ہو سکتا ہے یہ کوئی شرارت کرنے کی کوشش کریں تو میری طرف سے اجازت ہے کہ تم شرارت کرنے والے کو چاہئے وہ کوئی بھی ہو، گولیوں سے اڑا سکتے ہو۔ میں کاشی کے ساتھ باہر نگرانی کروں گی۔ یہ عمران واقعی عفریت ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک کسی بلا کی طرح ہم پر جھپٹ پڑے۔ مجھے اس بارے میں خصوصی انتظامات کرنے پڑیں گے"۔۔۔۔ ریکھا نے کہا۔

"ان سب کا خاتمہ ہی تو کرنا ہے۔ یہ تو کر ڈالو پھر عمران سے بھی نمٹ لیں گے"۔۔۔۔ کاشی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ کراؤن نے منع کیا ہے اور میں اس موقع پر کراؤن کی بات کے خلاف نہیں جانا چاہتی۔ ویسے یہ پوری طرح بے بس ہیں۔ انہوں نے کہاں جانا ہے۔ اس کے علاوہ جوشن بھی یہاں موجود ہے"۔۔۔۔ ریکھا نے کہا اور پھر تہہ خانے کے بیرونی راستے کی طرف بڑھنے لگی۔ کاشی بھی اس کے پیچھے تھی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں اس تہہ خانے سے باہر جا چکی تھیں۔ اب تہہ خانے میں صرف جوشن ہی رہ گیا تھا۔ جس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔

"وہ ہمارا سامان کہاں ہے"۔۔۔۔ اچانک جولیا کے ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ نے جوشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام کے پاس ہے اور سنو۔ تم میں سے کوئی نہیں بولے گا۔ سمجھیں۔ ورنہ میں گولی مار دوں گا"۔۔۔۔ جوشن نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم بچے نہیں ہے مسٹر جوشن۔ زیادہ سے زیادہ تم سے کوئی بات نہیں کریں گے لیکن آپس میں بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم کئی گھنٹوں تک خاموش نہیں بیٹھ سکتے"۔۔۔۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا تو جوشن بے اختیار ہنس پڑا

"واقعی عورتیں خاموش کیسے بیٹھ سکتی ہیں۔ بہرحال آپس میں جو باتیں چاہے کرتی رہو۔ لیکن ایک تو مجھ سے کوئی سوال نہ کرنا اور دوسرا کوئی غلط حرکت نہ کرنا"۔۔۔۔ جوشن نے اس بار ہنستے ہوئے کہا۔

"ہم سب کو گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا۔ کیا اس کا توڑ تمہارے پاس ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اور آخری بار کہہ رہا ہوں کہ خاموش بیٹھی رہو"۔ جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے مشین گن اتار کر ہاتھوں میں پکڑ لی۔

"کیا تم میں سے کوئی ساڈانی زبان جانتا ہے"۔۔۔۔ اچانک ریگی نے ساڈانی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں جانتی ہوں۔ کیوں"۔۔۔۔ جولیا نے ساڈانی زبان میں

ہی جواب دیا۔

"اوہ سنو اور اپنے ساتھیوں کو بھی بتا دو کہ ہم سب کا مشن مشترکہ ہے۔ ہم سب کو ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہئے۔ میں نے اس ریکھا کو چکر دیا ہے کہ یہ میزائلوں کے نمونے ہیں جبکہ یہ اصل میزائل ہے۔ میں انہیں ریڈلیب میں سے نکال لانے میں کامیاب ہو گئی ہوں لیکن پھر اچانک تمہاری ساتھی لڑکیوں نے مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر حملہ کر دیا اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ ریکھا تو احمق عورت ہے وہ تو انہیں نمونے ہی سمجھ رہی ہے لیکن کراؤن انتہائی تیز اور ذہین آدمی ہے وہ جیسے ہی یہاں پہنچے گا اور ان میزائلوں کو دیکھے گا وہ اصل بات سمجھ جائے گا اور میں نے ریکھا اور کراؤن کے درمیان ٹرانسمیٹر پر ہونے والی بات چیت سنی ہے۔ میزائلوں کا سنتے ہی اس نے اچانک یہاں آنے کا فیصلہ کیا ہے ورنہ اسے یہاں آنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ وہ ریکھا کو کہہ سکتا تھا کہ ہمیں گولیوں سے اڑا دے اس لئے ہمیں فوری طور پر آزاد ہو کر یہاں سے نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میزائلوں کی تعداد چار ہے۔ ان میں سے ایک مجھے دے دینا۔ باقی تین بیشک تم رکھ لینا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... ریگی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"میزائل اصل ہیں اور ریڈلیب سے تم انہیں نکال لائی ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے اگر ایسا ہوتا تو اب تک تو قیامت نہ برپا ہو چکی ہوتی"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھے ایسے سائنسی اڈوں میں وارداتیں کرنے کی مکمل تربیت حاصل ہے اور ہمارے پاس ایسے ہتھیار اور لباس ہیں کہ جدید سائنسی انتظامات بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہمارے مخبروں نے یہ اطلاع ہمیں مہیا کر دی تھی کہ ایک راستہ ایسا ہے جسے سپیشل وے کہا جاتا ہے اور جو بند ہے اور اس پر انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں لیکن یہ راستہ ایسا ہے کہ براہ راست سٹور تک جاتا ہے۔ ہم نے اسے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا اور ہمارے آدمیوں نے اس راستے کے ساتھ ایک قدرتی خفیہ راستہ ڈھونڈ نکالا اور اس پر ایک عارضی جھونپڑا بنا لیا تاکہ یہ راستہ دوسروں کی نظروں سے محفوظ رہ سکے۔ پھر ریڈلیب کے اندر ہمارے مخبر موجود تھے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ مکمل تعاون کیا"۔ ریگی نے کہا اور پھر جولیا کے اصرار پر اس نے سٹور تک پہنچنے اور وہاں سے میزائل نکال لانے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اب جب تک تجربے کا وقت نہیں آئے گا یہ لوگ سٹور نہیں کھولیں گے اور جب تک سٹور نہ کھولیں گے انہیں میزائلوں کی چوری کا علم نہیں ہو سکتا۔ اور تجربہ ہونے میں ابھی چار روز باقی ہے۔ اس لئے ہمارے پاس کاکانہ جزیرے سے نکلنے کیلئے کافی وقت موجود ہے لیکن اگر کراؤن یہاں پہنچ گیا تو پھر ہماری زندگیوں کے ساتھ ساتھ باقی سب کچھ بھی ساتھ ہی ختم ہو جائے گا"...... ریگی نے تفصیل بتانے کے بعد کہا تو جولیا ریگی کے منہ سے یہ ساری تفصیلات سن کر واقعی حیران رہ گئی وہ سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ ریگی اس طرح بھی کام کر سکتی ہے اور پنک

فورس اگر اس پر حملہ نہ کر دیتی تو وہ اب تک میزائل سمیت ساڈان بھی پہنچ چکی ہوتی۔

"صالحہ۔ کیا تم پاکیشیائی اور انگریزی کے علاوہ اور کوئی زبان جانتی ہو"...... جولیا نے ساتھ بیٹھی صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں یونائیٹڈ کارمن کی زبان جانتی ہوں اور تمہاری زبان سوئس بھی جانتی ہوں۔ یہ ریگی تمہیں کیا کہہ رہی تھی"...... صالحہ نے چونک کر کہا تو جولیا نے سوئس زبان میں اسے ریگی کی بتائی ہوئی پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو واقعی ریگی نے حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اوہ۔ پھر تو واقعی ہمیں یہاں سے فوری نکلنا چاہئے لیکن یہ راڈز تو بے حد ٹائٹ ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"مسئلہ اس جوشن کا ہے۔ بہرحال میں کچھ سوچتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جوشن سے مخاطب ہو گئی۔

"مسٹر جوشن۔ کیا تم مجھے پانی کا گلاس نہیں پلا سکتے"...... جولیا نے جوشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ تم نے اجنبی زبانوں میں بات کر کے کوئی نئی پلاننگ بنا لی ہے۔ ایک بات بتا دوں۔ یہاں تمہاری کوئی پلاننگ کامیاب نہیں ہو سکتی"...... جوشن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ان راڈز والی کرسیوں سے آزادی تو ناممکن ہے اس لئے پلاننگ کیا ہو سکتی ہے۔ ہم تو ایک دوسرے سے باتیں کر کے وقت گزار رہ

تمہیں لیکن کیا تم واقعی اس قدر بزدل ہو کہ بے بس عورتوں سے بھی ڈرتے ہو اور پانی کا گلاس تک نہیں پلا سکتے"...... جولیا نے کہا۔

"میں اور تم سے ڈروں گا۔ ہونہہ۔ ٹھیک ہے میں لے آتا ہوں پانی"...... جوشن نے کہا اور مشین گن کاندھے سے لٹکا کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد نظروں سے غائب ہو گیا لیکن جولیا اسی طرح خاموش بیٹھی رہی کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ جوشن کے قدموں کی آوازیں موڑ مڑتے ہی خاموش ہو گئی ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ وہ آگے نہیں گیا ہو گا بلکہ وہیں رک گیا تھا۔ شاید وہ یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ کہیں اسے باہر بھیج کر جولیا یا دوسری کوئی لڑکی کوئی شرارت تو نہیں کرتی۔ چند لمحوں بعد جوشن ایک جھٹکے سے واپس آیا لیکن پھر جولیا اور دوسری لڑکیوں کو اسی طرح بے بس بیٹھے دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور وہ منہ سے کوئی لفظ نکالے بغیر ایک بار پھر تیزی سے مڑا اور اس بار اس کے قدموں کی آواز دور تک جاتی سنائی دی۔ جولیا نے بری طرح کسمسانا شروع کر دیا۔ لیکن راڈز واقعی بے حد ٹائٹ تھے اس لئے وہ ان میں سے کسی طرح نکل نہ پا رہی تھی۔

"مارہ۔ تم کوشش کرو۔ تمہارا جسم بے حد دبلا پتلا ہے۔ تم ان راڈز سے نکل سکتی ہو۔ جلدی کرو"...... اچانک صالحہ نے اپنے ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی سے کہا اور اس لڑکی نے جو جولیا کو کسمساتے دیکھ رہی تھی جولیا کی طرح جسم کو حرکت دینا شروع کر دیا اور پھر چند لمحوں

بعد ہی وہ واقعی انتہائی حیرت انگیز طور پر اپنے جسم کو اوپر کی طرف کھینچ کر اٹھا لینے میں کامیاب ہوتی گئی لیکن ابھی وہ پوری طرح باہر نہ نکلی تھی کہ جوشن کے قدموں کی آواز سنائی دی۔

"جلدی کرو۔ وہ آرہا ہے۔ جلدی کرو مائرہ"...... صالحہ نے دبے دبے لیکن تیز لہجے میں کہا اور مائرہ نے کوشش تیز کر دی لیکن آخری لمحات میں اس کی ٹانگیں اس طرح مڑ گئی تھیں کہ کسی طرح بھی سیدھی ہو کر باہر نہ آرہی تھیں اور اسی لمحے جوشن ایک ہاتھ میں پانی کا جگ اور دوسرے ہاتھ میں گلاس پکڑے اندر داخل ہوا۔

"ارے۔ یہ۔ یہ۔ تم۔ اوہ"...... جوشن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے بجلی کی تیزی سے جگ اور گلاس جھک کر زمین پر رکھے اور پھر سیدھا ہو کر اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار لی لیکن عین اسی لمحے مائرہ کرسی کی گرفت سے آزاد ہو چکی تھی اور پھر واقعی مائرہ نے حیرت انگیز برق رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے جوشن پر چھلانگ لگا دی۔ مائرہ کی یہ چھلانگ اس قدر تیز رفتار تھی کہ جوشن کو مشین گن کا ٹریگر دبانے کی بھی مہلت نہ مل سکی اور مائرہ اس سے ٹکرا گئی۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر ایک دھماکے سے نیچے گرے۔ مشین گن جوشن کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گری تھی لیکن جوشن بھی خاصا ماہر لڑاکا تھا۔ اس نے نیچے گرتے ہی انتہائی مہارت سے دبلی پتلی مائرہ کو واپس اچھال دیا اور مائرہ اچھل کر پشت کے بل اپنی کرسی کے سامنے فرش پر گری لیکن جس طرح وہ گری

تھی اسی طرح وہ یکلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ جوشن بھی اسے اچھالنے کے بعد یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"مم۔ مم۔ میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا"......... جوشن نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں مائرہ پر حملہ کر دیا لیکن مائرہ تو واقعی بجلی بنی ہوئی تھی وہ اس قدر تیزی سے سائیڈ پر ہٹی کہ جولیا بھی اس کی پھرتی پر دل ہی دل میں عش عش کر اٹھی۔ جوشن نے بھی مائرہ کے یکلخت ایک طرف ہٹتے ہی اپنے جسم کو انتہائی ماہرانہ انداز میں موڑا لیکن مائرہ اس دوران باقاعدہ قلابازی کھا کر سیدھی بھی ہو چکی تھی اور اس نے انتہائی حیرت انگیز طور پر پانی سے بھرا ہوا جگ بھی ساتھ ہی اٹھا لیا تھا دوسرے لمحے اس نے جگ میں موجود پانی مڑتے ہوئے جوشن کے منہ پر زور سے پھینکا تو جوشن بے اختیار چیختا ہوا پیچھے کی طرف ہٹنے پر مجبور ہو گیا۔ اس کی دونوں آنکھیں پانی کی ضرب لگنے سے بے اختیار بند ہو گئی تھیں اور لاشعوری طور پر جوشن نے اپنے دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھے ہی تھے کہ مائرہ نے اپنی برق رفتاری قائم رکھتے ہوئے پوری قوت سے جگ اس کے سر پر دے مارا اور جوشن چیخ مار کر نیچے گرا اس نے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ مائرہ کی لات حرکت میں آئی اور جوشن اس کے جوتے کی ضرب کھا کر چیختا ہوا دوبارہ نیچے گرا۔ پھر تو جیسے مائرہ کی لات میں کوئی آٹو میٹک مشین سی فٹ ہو گئی۔ اس نے اس قدر مہارت اور برق رفتاری سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے جوشن کی کنپٹی پر مسلسل لاتیں ماریں

کہ چند لمحوں بعد ہی جوشن کا جسم ساکت ہو چکا تھا۔ مائرہ بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور اس نے جھپٹ کر ایک طرف پڑی ہوئی جوشن کی مشین گن اٹھالی۔

"اسے مت مارنا مائرہ۔ ابھی اس سے کام لینا ہے"...... یکلخت جولیا نے کہا اور مائرہ نے مشین گن نیچے کر لی۔ وہ بری طرح ہانپ رہی تھی لیکن اس کا چہرہ کامیابی کی چمک سے جگمگا رہا تھا۔

"جلدی کرو ہمیں آزاد کرو"۔ اس بار صالحہ نے کہا اور مائرہ تیزی سے کرسیوں کے عقب میں گھومتی ہوئی سب سے پہلے اپنی چیف صالحہ کی کرسی کے عقب میں آئی اور دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی صالحہ کی کرسی کے راڈز غائب ہو گئے اور صالحہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"باقی ساتھیوں کو بھی کھولو۔ میں دروازے کو چیک کرتی ہوں"...... صالحہ نے کہا اور اس راستے کی طرف دوڑ پڑی جو باہر کو جاتا تھا۔ مائرہ نے مشین گن اسے پکڑا دی تھی۔ مائرہ نے اپنی دوسری ساتھیوں کو آزاد کرنا شروع کر دیا۔

"سیڑھیاں اوپر جا رہی ہیں"...... صالحہ نے واپس آکر کہا۔

"ارے مس جولیا کو تو آزاد کرو"...... صالحہ نے کہا اور مائرہ تیزی سے جولیا کی کرسی کے عقب میں آئی اور اس نے جولیا کو بھی راڈز کی گرفت سے آزادی دلا دی۔

"شکریہ مائرہ"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے مائرہ سے کہا اور تیزی سے فرش پر پڑے جوشن کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے جھک کر

جوشن کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک لمبی گردن والی بوتل باہر نکال لینے میں کامیاب ہو گئی۔ بوتل میں سرخ رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے اس محلول کو دیکھا اور پھر تیزی سے وہ صفدر کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اس محلول کے بارے میں اچھی طرح جانتی تھی چنانچہ اس نے صفدر کے قریب جا کر بوتل کو تیزی سے ہلایا اور پھر اس کا ڈھکن کھول کر اس کا دہانہ صفدر کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹا لی۔ اس کے منہ پر انگوٹھا رکھ کر اس نے اسے ایک بار پھر ہلایا اور پھر انگوٹھا ہٹا کر اسے تنویر کی ناک سے لگا دیا۔ اسی طرح اس نے چند ہی منٹ میں کیپٹن شکیل اور خاور کو بھی شیشی کے محلول سے بننے والی گیس سونگھا دی۔ اسی لمحے صفدر ہوش میں آنے لگ گیا۔

"ارے مس ریگی کو تم نے نہیں کھولا۔ بھئی اسے بھی کھولو۔ یہ اب ہماری ساتھی ہیں"...... جولیا نے مڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ریگی اسی طرح کرسی میں جکڑی ہوئی خاموش بیٹھی تھی۔

"مائرہ۔ مس ریگی کو کھول دو۔ مس جولیا جب اسے ساتھی کہہ رہی ہیں تو یہ ساتھی ہی ہیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور مائرہ سر ہلاتی ہوئی ریگی کی طرف بڑھ گئی۔ اسی لمحے صفدر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"ہوش میں آؤ صفدر۔ ہم خطرناک پوزیشن میں ہیں"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا تو صفدر کا جسم ایک جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا۔ جولیا

اسی انتظار میں تھی کیونکہ بے ہوش آدمی کی زنجیریں کھولنا اور پھر اسے
سنبھالنا زیادہ مشکل تھا۔ چنانچہ جب صفدر پوری طرح ہوش میں آگیا
تو جولیا نے جلدی سے اس کی زنجیریں کھولنا شروع کر دیں اور جب تک
صفدر آزاد ہوتا۔ دوسرے ساتھی بھی یکے بعد دیگرے ہوش میں آتے
چلے گئے۔

"یہ سب کیا ہے جولیا"...... صفدر نے آزاد ہوتے ہی کہا۔

"پہلے ساتھیوں کو کھولو۔ پھر بات ہو گی"...... جولیا نے کہا اور
تیزی سے مڑ کر وہ صالحہ اور اس کی ساتھیوں کی طرف بڑھ گئی جو
سیڑھیوں پر کھڑی آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے باتیں کر رہی تھیں۔

"اوہ۔ پھر یقیناً باہر لوگ موجود ہوں گے۔ اب یہاں سے نکلنا
مسئلہ بن جائے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"جوشن باہر کی ساری صورتحال بتائے گا۔ ہمیں سب سے پہلے ان
میزائلوں پر قبضہ کرنا ہے"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے فرش پر بے
ہوش پڑے جوشن کی طرف بڑھ گئی۔

"لیکن اگر اس پر تشدد کیا گیا تو یہ چیخے گا اور باہر موجود افراد کو
معلوم ہو جائے گا اور ہمارے پاس صرف ایک مشین گن ہے"۔ صالحہ
نے کہا۔

"صفدر۔ عمران والا طریقہ استعمال کرو اس پر۔ اس سے معلومات
حاصل کرو"...... جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مطلب ہے وہ گردن پر پیر رکھ کر پوچھ گچھ والا طریقہ۔ لیکن مس

جولیا۔ مجھے اس کا تجربہ نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تو اب تجربہ کر لو۔ جلدی کرو"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ۔ میں کرتا ہوں یہ تجربہ۔ اس سے پوچھنا کیا ہے"۔
تنویر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"باہر کی پوزیشن معلوم کرو"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ ہم
یہاں بے بس ہیں۔ اگر اوپر کوئی موجود ہوتا تو جوشن کے چیخنے اور
گرنے کے دھماکے کی آواز سن کر اب تک یہاں آچکا ہوتا۔ اسے ختم کر
کے ہمیں فوراً باہر جانا چاہئے"...... ریگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تنویر اس کی گردن توڑ دو۔ مس ریگی کی بات
درست ہے۔ ہمیں سب سے پہلے اس قید خانے سے باہر نکلنا چاہئے"۔
جولیا نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ پھر وہ
سب ایک ایک کر کے آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتی اوپر کی طرف بڑھنے
لگیں۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ صالحہ
سب سے آگے تھی۔ اس نے کھلے دروازے کے قریب رک کر سر
دوسری طرف نکالا اور پھر ایک جھٹکے سے واپس مڑی۔

"اوپر ایک بڑا ہال کمرہ ہے۔ جو خالی ہے۔ آؤ"...... صالحہ نے کہا
اور تیزی سے دروازے کی دوسری طرف چلی گئی۔ دوسرے لمحے ایک
ایک کر کے وہ سب اس ہال کمرے میں پہنچ گئے۔ ہال نما کمرہ ہر قسم کے
فرنیچر سے خالی تھا البتہ ایک طرف دیوار کے اندر ایک بڑی سی الماری

موجود تھی۔ ہال کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا جو بند تھا۔ جولیا اپنے ساتھیوں سمیت تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھی جبکہ صالحہ نے دیوار میں نصب اس الماری کا رخ کیا اور اس نے الماری کھولی تو دوسرے لمحے اس کے چہرے پر مسرت کی جھلکیاں نمایاں ہو گئیں۔ اس الماری میں دوسرے بیگز کے ساتھ ساتھ وہ بیگ بھی موجود تھا جس میں چار میزائل تھے۔ ریگی بھی ان کے ساتھ تھی۔ الماری میں ریگی اور اس کے ساتھیوں کے بیگ بھی موجود تھے۔

"یہ میزائل والا بیگ تم اٹھالو مس صالحہ۔ میں اپنا بیگ اٹھالیتی ہوں۔ ہمیں اب فوری طور پر یہاں سے نکلنا چاہئے"...... ریگی نے کہا اور صالحہ نے میزائلوں والا بیگ اٹھالیا اور ریگی نے آگے بڑھ کر اپنا بیگ اٹھایا اور اسے باہر نکال کر اس نے تیزی سے اسے کھولا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے بیگ کے اندر اس کے لباس کے ساتھ ساتھ وہ دونوں پسٹول بھی موجود تھے جو اس نے میزائل چرانے کی غرض سے استعمال کئے تھے۔ اس نے لباس کی بجائے وہ دونوں پسٹول اٹھالئے۔

"باہر ایک راہداری ہے اور اس راہداری کے باہر مسلح محافظ موجود ہیں"...... جولیا کی آواز سنائی دی اور صالحہ اور اس کی ساتھی لڑکیاں بھی جولیا کی بات سن کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ اسی لمحے ریگی نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے نوکدار پسٹول کا رخ دروازے کی طرف کیا جہاں اس وقت پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ

سروس کا پورا گروپ موجود تھا اور ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے پسٹول کی نوک سے سرخ رنگ کے دھوئیں کی دھار سی نکلی اور پلک جھپکنے میں یہ دھار دونوں گروپوں پر چھا گئی۔ وہ دونوں گروپس باہر کی طرف ہی متوجہ تھے اس لئے انہیں دھوئیں کا احساس ہی نہ ہو سکا تھا اور جب احساس ہوا تو ان کے لئے بچاؤ کا کوئی راستہ ہی باقی نہ رہا تھا۔ وہ سب اس طرح تیزی سے گر کر بے حس و حرکت ہوتے چلے گئے جیسے انتہائی زہریلی دوا کے چھڑکنے سے حشرات الارض گر کر ایک لمحے کے لئے تڑپ کر ساکت ہو جاتے ہیں۔ دھواں تیزی سے سارے ہال میں پھیلتا چلا گیا۔ ریگی نے سانس روک رکھا تھا وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے صالحہ کے ہاتھ سے وہ بیگ جھپٹ لیا جس میں میزائل موجود تھے اور پھر وہ واپس مڑی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے والا بیگ جس میں اب صرف لباس موجود تھا۔ اٹھایا اور پھر دوڑتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی جو نیچے تہہ خانے میں جاتی تھیں۔ سانس اس نے روکا ہوا تھا۔ نیچے پہنچ کر اس نے پہلے تو میزائلوں والے بیگ کو اپنی پشت پر باندھا اور پھر دوسرے بیگ سے لباس نکال کر انتہائی برق رفتاری سے پہننا شروع کر دیا۔ مسلسل سانس روکنے کی وجہ سے اس کا چہرہ اب سرخ سے عنابی ہو گیا تھا اور آنکھیں تقریباً پھٹنے کے قریب تھیں لیکن اس نے پھر بھی اپنا سانس روک رکھا تھا۔ لباس پہننے کے بعد اس نے بے اختیار زور زور سے سانس لینا شروع کر دیا اور اس کا بگڑا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔ جب وہ پوری طرح نارمل ہو گئی تو اس کے

چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ سی دوڑ گئی اور اب وہ پورے اطمینان سے چلتی ہوئی سیڑھیاں چڑھ کر دوبارہ اوپر والے کمرے میں پہنچ گئی۔

" تم پسماندہ ملکوں کے ایجنٹ۔ تم ہوتے ہی احمق ہو۔ میں نے صرف اس لئے تمہیں جان سے نہیں مارا کہ تم نے میرے ساتھ تعاون کیا تھا"...... ریگی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جھک کر صالحہ کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن جھپٹ لی۔ نوک دار اور چپٹی نال والا پسٹول دونوں کو اس نے میزائلوں والے بیگ میں پہلے ہی ڈال لیا تھا۔ اب اس کے ہاتھوں میں صرف مشین گن تھی۔ مشین گن پکڑے ہو تیزی سے اس راہداری میں آگے بڑھتی چلی گئی۔ راہداری کے آخری سرے پر پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رک گئی۔ اس نے آہستہ سے سر باہر نکالا اور سر پر چڑھے ہوئے شیشے کے جار میں سے اس نے ادھر ادھر کا جائزہ لیا۔ دوسرے لمحے وہ اطمینان سے برآمدے میں پہنچ گئی۔ برآمدے میں چار مسلح افراد موجود تھے۔

" ارے یہ کیا۔ یہ کون ہے"...... اچانک ان چاروں نے مڑ کر ریگی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے ان میں سے ایک نے ریگی پر مشین گن کا فائر کھول دیا۔

" ہا۔ ہا۔ ہا۔ تم پسماندہ ملکوں کے لوگ حقیر کیڑے۔ تم ریگی کا مقابلہ کر سکتے ہو"...... ریگی نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا کیونکہ مشین گن سے نکلنے والی گولیاں اس کے لباس کے قریب پہنچ کر خود بخود سائیڈوں پر مڑ جاتی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن سیدھی

کی اور پھر اس کی مشین گن کی آواز بھی ان چاروں کی مشین گنوں کی آوازوں میں شامل ہو گئی لیکن اس کی مشین گن چلتے ہی برآمدہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور وہ چاروں اچھل اچھل کر نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔ ان کے ہاتھوں سے مشین گنیں نکل کر دور جا گری تھیں۔ ریگی تیزی سے برآمدے کی سائیڈ میں موجود اوپر جاتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر کھلی چھت پر پہنچ گئی۔ اوپر پہنچ کر وہ جھکے جھکے انداز میں عقبی طرف کو بڑھی۔ گھپ اندھیرے میں ظاہر ہے اسے واضح نظر نہ آ رہا تھا لیکن جھک کر چلنے کی وجہ سے چھت کا اختتام اسے نظر آ گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس نے نیچے اندھیرے میں چھلانگ لگا دی۔ اسے معلوم تھا کہ اندر فائرنگ کی آوازیں سن کر عمارت کے گرد موجود سب افراد لازماً عمارت کے صدر دروازے کی طرف ہی دوڑے ہوں گے اور اس وقت عقب میں کوئی آدمی نہ ہو گا۔ جہاں تک چھت سے نیچے زمین تک گہرائی کا تعلق تھا اس کا بھی اسے اندازہ تھا اس لئے اس نے بڑے اطمینان سے نیچے چھلانگ لگا دی تھی اور پھر وہ نیچے ایک جھاڑی میں جا گری اور رول ہوتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد اس کا جسم رکا تو وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ گو میزائلوں والے بیگ کی وجہ سے رول ہوتے ہوئے اس کے جسم کو شدید تکلیف محسوس ہوئی تھی لیکن جس قدر اہم یہ میزائل تھے اس کے مقابلے میں یہ تکلیف اس کے لئے کوئی اہمیت نہ رکھتی تھی مشین گن اس کے ہاتھ

میں تھی ۔ جھاڑی پر گرنے کی وجہ سے دھماکہ بھی نہ ہوا تھا اور عمارت
کے عقب میں دور دور تک جنگل پھیلا ہوا تھا ۔ اس لئے اب وہ نسبتاً
محفوظ تھی ۔ وہ اٹھ کر تیزی سے چلتی ہوئی آگے نسبتاً گھنے جنگل کی طرف
بڑھتی چلی گئی ۔ بھاری اور بوجھل لباس کی وجہ سے اسے تیز چلنے میں
کافی دقت ہو رہی تھی اس لئے گھنے جنگل میں پہنچتے ہی اس نے تیزی سے
لباس اتارنا شروع کر دیا ۔ چند لمحوں بعد اس نے لباس اتار کر اسے سمیٹا
اور پھر اسے اپنی کمر کے گرد رسی کی طرح باندھ لیا ۔ وہ اس انتہائی قیمتی
اور کار آمد لباس کو ضائع نہ کرنا چاہتی تھی ۔ لباس کو کمر سے باندھ کر وہ
تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی ۔ اب اس کی رفتار پہلے کی نسبت کافی تیز
تھی ۔ اسے معلوم تھا کہ وہ جتنی دور نکل جائے گی اتنی ہی محفوظ رہے گی
چونکہ اس کا رخ گاؤں سے مخالف سمت میں تھا اس لئے اسے معلوم تھا
کہ وہ جلد ہی اتنے فاصلے پر پہنچ جائے گی کہ پھر کسی کے لئے بھی اسے
تلاش کرنا ناممکن ہو جائے گا اور تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل اور تیز
رفتاری سے دوڑنے کی وجہ سے اب اس کا سانس بری طرح پھول گیا
تھا اور چونکہ وہ فیلڈ گاؤں سے اب کافی دور آ چکی تھی اس لئے وہ درختوں
کے ایک جھنڈ میں لیٹ کر زور زور سے سانس لینے لگی ۔ اس کا پورا جسم
پسینے میں بھیگ گیا تھا ۔ لیکن وہ مطمئن تھی کہ وہ نہ صرف دشمنوں
کے نرغے سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئی ہے بلکہ وہ "آر ۔ بی"
میزائل بھی لے آنے میں کامیاب ہو گئی ہے ۔ لیکن اصل مسئلہ اب
اس کے لئے یہ تھا کہ اسے معلوم نہ تھا کہ وہ اس وقت کہاں ہے اور

شہری آبادی وہاں سے کتنی دور ہے اور ظاہر ہے رات کے گھپ
اندھیرے میں اسے یہ سب کچھ معلوم نہ ہو سکتا تھا ۔ لیکن اتنا وہ جانتی
تھی کہ اگر وہ مسلسل چلتی رہی تو بہرحال وہ کسی ایسی جگہ ضرور پہنچ
جائے گی جہاں سے وہ شہری آبادی کا رخ کر سکے ۔ چنانچہ کچھ دیر تک لیٹے
رہنے کے بعد جب اس کا سانس نارمل ہو گیا تو وہ ایک بار پھر اٹھی اور
ساتھ پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر آگے بڑھنے لگی لیکن اب وہ دوڑ نہ رہی
تھی بلکہ چل رہی تھی لیکن بہرحال اس کی رفتار قدرے تیز ہی تھی ۔ کچھ
دور آنے کے بعد وہ اچانک ٹھٹھک کر رک گئی ۔ اسے دور گھپ
اندھیرے میں روشنی چمکتی ہوئی دکھائی دی تھی لیکن یہ روشنی صرف
ایک بار ہی چمکی تھی ۔ وہ کچھ دیر کھڑی اس طرف دیکھتی رہی پھر
دوسرے لمحے اس نے مشین گن گھاس پر رکھی اور ساتھ ہی موجود
ایک اونچے درخت پر چڑھنے لگی ۔ کافی اوپر جانے کے بعد وہ رکی اور
دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا ۔
اب اسے روشنی دوبارہ نظر آنے لگ گئی تھی ۔ بلندی پر ہونے کی وجہ
سے اس نے چیک کر لیا تھا کہ یہ روشنی کسی جھونپڑے کے دروازے
کی درز سے باہر نکل رہی تھی ۔ شاید پہلے یہ روشنی باہر نکالی گئی تھی پھر
اسے اندر لے جائی گئی تھی اسی لئے اسے بعد میں نظر نہ آئی تھی ۔
اندھیرے میں اس نے جھونپڑے کی سمت کا اچھی طرح جائزہ لیا اور پھر
درخت سے اتر کر اس نے مشین گن اٹھائی اور اس جھونپڑے کی طرف
روانہ ہو گئی ۔ تقریباً نصف گھنٹے تک چلنے کے بعد وہ اس جھونپڑے کے

قریب پہنچ گئی اور اب اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے
کیونکہ جھونپڑے کے باہر ایک نئے ماڈل کی جیپ بھی موجود تھی لیکن
چونکہ اس کے اندر یا باہر کوئی لائٹ نہ جل رہی تھی اس لئے وہ
اندھیرے کا جز بنی ہوئی تھی البتہ اب قریب پہنچ کر وہ اسے دیکھ سکتی
تھی۔ جیپ کو دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا کہ جھونپڑے میں ایک سے
زیادہ افراد ہو سکتے ہیں اس لئے ہاتھ میں مشین گن پکڑے وہ احتیاط
بھرے انداز میں قدم بڑھاتی جھونپڑے کے دروازے کی طرف بڑھتی
چلی گئی۔ دروازہ بند تھا لیکن اس کی درزوں سے روشنی باہر آ رہی تھی۔
ریگی نے درز سے آنکھ لگا دی اور جھونپڑے کا ایک حصہ اسے نظر آنے لگا
وہاں ایک مخصوص ساخت کی رائفل اور دس کے قریب مردہ جنگلی
خرگوشوں کے جسم پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اندر خاموشی تھی۔ وہ
آہستہ سے آگے بڑھی اور دروازے کی دوسری طرف چلی گئی یہاں بھی
ایک درز تھی لیکن یہ پہلی درز سے نسبتاً زیادہ باریک تھی۔ اس نے
اس سے آنکھ لگا دی تو اس بار اسے جھونپڑے کا دوسرا حصہ نظر آنے لگا۔
یہاں بستر بچھا ہوا تھا اور بستر پر ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کی سفید
مونچھیں تھیں لیٹا ہوا تھا۔ سائیڈ پر ایک لیمپ جل رہا تھا لیکن اس کی
روشنی کو انتہائی کم کر دیا گیا تھا۔ اس ادھیڑ عمر آدمی کی آنکھیں بند تھیں
اور وہ اطمینان سے سویا ہوا تھا یا سونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ریگی چند
لمحے کھڑی سوچتی رہی۔ ایک بار تو اس کے ذہن میں آیا کہ وہ چھوٹی نال
والے پستول سے اس کا خاتمہ کر دے اور دروازہ توڑ کر اندر داخل ہو

جائے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ اس وقت اس کا سب سے
بڑا مسئلہ سمتوں کا تھا۔ اسے شہری آبادی کی سمت کا علم نہ تھا اور وہ یہ
بھی چاہتی تھی کہ جیپ حاصل کر کے وہ اسے چلاتی ہوئی کہیں دوبارہ فیلڈ
میں ہی نہ پہنچ جائے۔ اس طرح وہ دوبارہ پکڑی جا سکتی تھی۔ چنانچہ وہ
پیچھے ہٹی اور پھر اس نے دروازے پر ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی
نال کو آہستہ سے مارا۔

"کون۔ کون ہے باہر......" فوراً ہی اندر سے ایک ڈری ڈری سی
آواز سنائی دی لیکن ظاہر ہے ریگی نے کیا جواب دینا تھا البتہ اس نے
مشین گن کو دیوار کے ساتھ جان بوجھ کر اس طرح رکھا کہ ہلکی سی
آواز پیدا ہو جائے اور پھر وہ اور پیچھے ہٹتی چلی گئی تاکہ اندر موجود آدمی
درزوں میں سے اسے چیک نہ کر سکے۔

"کون ہے باہر۔ کون ہے۔ میرے پاس رائفل ہے۔ کون ہے
جواب دے"...... اندر سے اس آدمی کی اس بار قدرے چیختی ہوئی آواز
سنائی دی لیکن ریگی خاموش کھڑی رہی۔ وہ آدمی کچھ دیر تک تو آوازیں
دیتا رہا پھر خاموشی طاری ہو گئی البتہ اندر روشنی پہلے کی نسبت تیز ہو
گئی تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلنے کی آہستہ سی آواز سنائی دی اور ریگی
کا جسم تن سا گیا پھر دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ہاتھ میں رائفل
لئے وہ آدمی یکلخت اچھل کر باہر آیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا۔
ریگی نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ اس آدمی کے حلق سے چیخ نکلی۔ اس
نے تیزی سے مڑنے اور سنبھلنے کی کوشش کی لیکن ریگی اسے گھسیٹتی

ہوئی جھونپڑے کی دیوار تک لے گئی اور پھر اس نے انتہائی برق
رفتاری سے اسے اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا۔ اس آدمی کے حلق سے ایک تیز
چیخ نکلی۔ اس کا جسم کئی بار سمٹا اور پھیلا اور پھر ساکت ہو گیا۔ ریگی
نے بڑے ماہرانہ انداز میں اسے اس انداز میں پٹخا تھا کہ اس کی گردن
میں بل پڑ گیا تھا اور اس بل کی بدولت اس کا سانس رک گیا تھا اور وہ
بے ہوش ہو گیا تھا۔ ریگی جلدی سے آگے بڑھی اور اس نے جھک کر
ایک ہاتھ سے اس کا سر اور دوسرے ہاتھ سے اس کا کاندھا پکڑا اور پھر سر
والے ہاتھ کو اس نے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور اس کے ساتھ ہی
وہ سیدھی ہو گئی۔ اب وہ آدمی سانس لینے لگ گیا تھا۔ ریگی کو معلوم
تھا کہ اگر فوری طور پر اس کی گردن میں آنے والا یہ مخصوص بل سیدھا
نہ ہوا تو چند لمحوں بعد ہی اس کی موت واقع ہو جائے گی۔ اس لئے اسے
زندہ رکھنے کے لئے اس نے فوری کارروائی کی تھی پھر اس نے جھک کر
اسے بازو سے پکڑا اور گھسیٹتی ہوئی جھونپڑے کے اندر لے گئی۔ اندر
اسے لٹا کر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں چمک
اٹھیں۔ شکار کئے گئے خرگوشوں کے ساتھ ہی نائلون کی رسی کا ایک
بنڈل موجود تھا۔ اس نے بنڈل اٹھایا اور اسے کھول کر اس نے سب
سے پہلے اس آدمی کو منہ کے بل الٹا کیا اور پھر اس کے دونوں ہاتھ
عقب میں کر کے رسی سے اچھی طرح باندھ دیئے۔ پھر باقی ماندہ رسی
سے اس کے پیر باندھے اور اسے سیدھا کر کے اس نے گھسیٹ کر اسے
جھونپڑے کی دیوار کے ساتھ بٹھا دیا۔ چونکہ وہ بے ہوش تھا اس لئے وہ

بیٹھ نہ سکا تھا بلکہ سائیڈ میں گر گیا تھا۔ ریگی مڑی اور باہر آ کر اس نے
اس کی رائفل اور اپنی مشین گن اٹھائی اور دوبارہ جھونپڑے میں آ گئی۔
شکار کئے گئے خرگوشوں کے ساتھ ہی ایک تیز شکاری چاقو بھی پڑا ہوا تھا
وہ اطمینان سے اس آدمی کے سامنے بیٹھ گئی اور پھر اس نے اس آدمی
کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے تھپڑ پر اس آدمی کے
منہ سے چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے
کھل گئیں اور ریگی نے اسے بازو سے پکڑ کر سیدھا کر دیا۔ اب چونکہ وہ
ہوش میں آ گیا تھا اس لئے وہ پہلو کے بل نہ گرا۔ ریگی نے شکاری چاقو
اٹھا کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ تم عورت ہو اور یہاں۔ یہ سب کیا ہے"۔
اس آدمی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"سنو۔ میں تمہیں ہلاک نہیں کرنا چاہتی۔ صرف تم سے چند
معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اگر تم درست جواب دو گے تو اپنی زندگی
بھی بچا لو گے اور اپنی ہڈیاں بھی۔ ورنہ یہاں اس جنگل میں تم خود
جانتے ہو کہ تمہاری چیخیں سننے والا بھی دور دور تک کوئی موجود نہیں
ہے"...... ریگی نے سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ میں جو جانتا ہوں وہ سب بتا دوں گا۔ میں تو شکاری
ہوں۔ تم۔ تم۔ تم کون ہو"...... اس آدمی نے خوفزدہ سے لہجے میں
کہا۔

"پہلے اپنا نام بتاؤ اور اپنے متعلق بھی پوری تفصیل بتاؤ۔ تفصیل

سے مطلب یہ ہے کہ شہر میں تم کہاں رہتے ہو۔ کیا کرتے ہو۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... ریگی نے ہاتھ میں موجود شکاری چاقو کی دھار پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ہرمن ہے۔ میں ایک بزنس کمپنی کا ڈائریکٹر ہوں۔ غیر شادی شدہ ہوں۔ اکیلا رہتا ہوں۔ گریڈ کالونی میں میری رہائش گاہ ہے میں شکاری ہوں۔ یہاں جنگلی خرگوشوں کا شکار کھیلتا ہوں۔ کئی کئی روز تک شکار کھیلتا رہتا ہوں پھر واپس چلا جاتا ہوں۔ آج مجھے یہاں آئے ہوئے دوسرا روز ہے"...... ہرمن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ بتاؤ یہاں سے فیلڈ گاؤں کتنی دور ہے"...... ریگی نے پوچھا تو ہرمن چونک پڑا۔

"فیلڈ گاؤں۔ مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو اور تم اس وقت رات کے پچھلے پہر یہاں کیسے آئی ہو"...... ہرمن نے اس بار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی بات اور بات کرنے کے انداز سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اب ذہنی طور پر خاصا سنبھل چکا ہے۔ لیکن دوسرے لمحے ریگی کا ہاتھ حرکت میں آیا اور جھونپڑا ہرمن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا ریگی نے چاقو سے اس کی گردن پر ایک لمبی سی خراش ڈال دی تھی۔

"یہ صرف وارننگ ہے ورنہ یہ چاقو تمہارے سینے میں بھی اتر سکتا ہے۔ سمجھے۔ صرف میرے سوالوں کا جواب دو اور بس"...... ریگی نے غراتے ہوئے کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پوچھو۔ میں بتاؤں گا۔ بتاتا ہوں"...... ہرمن نے

انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"بتاؤ فیلڈ گاؤں یہاں سے کس سمت میں اور کتنے فاصلے پر ہے"...... ریگی نے پوچھا۔

"یہاں سے دس بارہ کلو میٹر دور مغرب کی طرف ہے"...... ہرمن نے جواب دیا اور ریگی نے اس طرح سر ہلایا جیسے اسے یقین آگیا ہو کہ ہرمن واقعی جو کچھ بتا رہا ہے درست بتا رہا ہے۔

"یہاں سے شہری آبادی کس سمت میں اور کتنے فاصلے پر ہے"۔ ریگی نے پوچھا۔

"جنوب مغرب کی طرف ہے اور یہاں سے تقریباً ایک سو پچھتر کلو میٹر کا فاصلہ تو ہو گا"...... ہرمن نے جواب دیا۔

"راستے میں کتنے گاؤں آتے ہیں"...... ریگی نے پوچھا۔

"گاؤں تو تین چار آتے ہیں لیکن وہ روڈ سے ہٹ کر ہیں"۔ ہرمن نے جواب دیا۔

"روڈ کے علاوہ جنگل میں سے شہری آبادی تک جانے کا کوئی اور راستہ آتا ہے تمہیں۔ سنو۔ میری بات سنو۔ میں نے فوری طور پر تمہاری جیپ پر بیٹھ کر شہری آبادی تک پہنچنا ہے۔ اس طرح کہ راستے میں کوئی ہمیں نہ دیکھ سکے کیونکہ میرے دشمن فیلڈ گاؤں کے گرد مجھے تلاش کر رہے ہیں۔ اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو میں تمہیں ساتھ لے لیتی ہوں۔ شہر پہنچ کر میں تمہیں آزاد کر دوں گی ورنہ دوسری صورت میں تمہیں یہاں ہلاک کر کے میں جیپ لے کر خود چلی جاؤں

گی"۔ ریگی نے کہا۔

" میں تمہارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں ۔ میں یہاں کے چپے چپے سے واقف ہوں ۔ میں تمہیں ایسے راستے سے لے جاؤنگا کہ تمہیں کوئی دیکھ نہ سکے گا" ...... ہرمن نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھی طرح سوچ لو ۔ اگر تم نے راستے میں کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو پھر ایک لمحے میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے" ...... ریگی نے سرد لہجے میں کہا۔

" مجھے کیا ضرورت ہے شرارت کرنے کی" ..... ہرمن نے جواب دیا۔

" اچھا ۔ یہ بتاؤ کہ یہ سیکورٹی گاؤں یہاں سے کس طرف ہے اور کتنے فاصلے پر ہے" ...... ریگی نے اچانک ایک خیال آتے ہی پوچھا ۔ اسے اچانک خیال آگیا تھا کہ کراؤن سیکورٹی گاؤں سے فیلڈ گاؤں آرہا ہو گا اس لئے کہیں راستے میں ہی اس سے نہ ٹکراؤ ہو جائے ۔

" سیکورٹی گاؤں تو مخالف سمت میں ہے ۔ ادھر تو ہم نے جانا ہی نہیں ہے ۔ ویسے وہ یہاں سے ڈیڑھ دو سو کلو میٹر کے پر ہو گا" ۔ ہرمن نے جواب دیا۔

" او ۔ کے" ...... ریگی نے کہا اور پھر اس نے ہرمن کا بازو پکڑ کر اسے کھڑا ہونے میں مدد دی اور پھر اس کے ہاتھ کھول دیئے ۔

" اب پیروں کی رسی تم خود کھول لو" ...... ریگی نے کہا اور ہرمن سر ہلاتا ہوا اپنے پیروں پر جھک گیا جبکہ ریگی نے چاقو جیب میں ڈالا اور

پھر ہرمن کی رائفل اور اپنی مشین گن اٹھالی ۔

" اگر تم اجازت دو تو میں شکار کیئے گئے خرگوش ساتھ لے لوں ۔ یہاں پڑے تو خراب ہو جائیں گے" ...... ہرمن نے کہا۔

" تم کل واپس آکر لے لینا ۔ فی الحال چلو" ...... ریگی نے سرد لہجے میں کہا اور ہرمن سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ باہر آکر اس نے جیب سے چابیاں نکالیں اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ ریگی ہاتھ میں مشین گن پکڑے عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی ۔

" تم جیپ کی ہیڈ لائٹس نہیں جلاؤ گے اور نہ ہی اندر روشنی کرو گے ۔ سمجھے" ...... ریگی نے کہا۔

" اچھا" ..... ہرمن نے انتہائی سعادت مندانہ لہجے میں کہا اور جیپ کو سٹارٹ کر کے اس نے اسے بیک کیا اور موڑ کر آگے بڑھا دیا ۔ ریگی اب پوری طرح مطمئن ہو چکی تھی کہ وہ صحیح سلامت میزائلوں سمیت شہری آبادی تک پہنچ جائے گی اور اس کے بعد ظاہر ہے اسے تلاش کرنا کسی کے لئے آسان نہ ہو گا ۔

ریکھا فارم سے کافی دور فیلڈ گاؤں کے پاس کاشی اور ایک آدمی کے ساتھ موجود تھی کہ اچانک فارم ہاؤس کی طرف سے مشین گن چلنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ اوہ۔ شاید یہ گروپ آزاد ہو گئے ہیں"...... ریکھا نے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے فارم کی طرف دوڑ پڑی۔ کاشی اور اس کا ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ کاش میں ان کا خاتمہ کر کے آتی"...... ریکھا نے دوڑتے دوڑتے کہا لیکن ظاہر ہے کسی نے اس کی بات کا کیا جواب دینا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ فارم ہاؤس کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ اسی لمحے ایک آدمی باہر نکلا۔

"کیا ہوا ہے۔ یہ کیسی فائرنگ تھی"...... مادام ریکھا نے چیخ کر پوچھا۔

"اوہ۔ مادام ہمارے چار آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں لیکن قیدی سب اوپر والے کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ جوشن نیچے تہہ خانے میں مردہ پڑا ہے۔ اسے گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے"...... اس آدمی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ قیدی اوپر ہال میں بے ہوش پڑے ہیں اور ہمارے چار آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ جوشن بھی مار ڈالا گیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... ریکھا نے فارم ہاؤس میں داخل ہوتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ خود دیکھ لیں"...... اس آدمی نے جواب اس کے پیچھے آ رہا تھا جواب دیتے ہوئے کہا اور ریکھا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ برآمدے میں واقعی چار آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں لیکن ان چاروں کی مشین گنیں بھی وہیں برآمدے میں ہی موجود تھیں۔ وہ تیزی سے راہداری کی طرف بڑھی اور جب وہ اوپر والے کمرے میں پہنچی تو بے اختیار اچھل پڑی۔ وہاں دروازے کے قریب ہی فرش پر واقعی سارے قیدی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ ریگی۔ وہ کہاں ہے۔ کیا تہہ خانے میں ہے"۔ ریکھا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ریگی ان میں نہیں ہے"...... کاشی نے کہا اور ریکھا تیزی سے تہہ خانے کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ لیکن تہہ خانے میں صرف جوشن کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ ریگی وہاں بھی موجود

تھی۔

"ریگی یہاں بھی نہیں ہے۔اوہ اسے تلاش کرو۔یہ فائرنگ یقیناً اسی نے کی ہوگی لیکن یہ سب کرسیوں سے رہا کیسے ہوگئے اور پھر سوائے ریگی کے یہ سب بے ہوش کیسے ہوگئے"...... ریکھا کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میرا خیال ہے ریکھا کہ یہ سب اکٹھے رہا ہو کر اوپر آئے ہیں پھر اس ریگی نے انہیں بے ہوش کیا اور خود باہر نکل کر اس نے برآمدے میں موجود آدمیوں کو ہلاک کیا اور نکل گئی"...... کاشی نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں۔اس نے انہیں کیوں بے ہوش کیا"...... ریکھا نے کہا۔وہ اب واپس اوپر والے کمرے میں پہنچ چکے تھے۔

"ہو سکتا ہے اس کا خیال ہو کہ اتنے افراد کا باہر نکلنا ٹھیک نہ ہوگا۔اس لئے وہ اکیلی ہی نکل گئی"...... کاشی نے کہا۔

"ارے یہ الماری کھلی ہوئی ہے۔اوہ۔اس میں تو ان کا سامان تھا"...... ریکھا نے چونک کر کہا اور تیزی سے اس الماری کی طرف بڑھ گئی۔

"اوہ۔اوہ۔وہ میزائلوں کے نمونوں والا بیگ غائب ہے۔وہ ریگی لے گئی ہے"...... ریکھا نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے قدم بڑھاتی باہر آگئی۔باہر اس کے پانچ آدمی موجود تھے۔

"سنو۔ریگی دور نہیں جا سکتی۔چاروں طرف پھیل جاؤ اور اسے

زندہ یا مردہ ہر صورت میں میرے سامنے لے آؤ"ریکھا نے چیخ کر اپنے آدمیوں سے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے واپس مڑ گئے جبکہ اس کے پاس صرف کاشی رہ گئی تھی۔

"وہ میزائلوں کے نمونے کیوں ساتھ لے گئی ہوگی کاشی"۔ریکھا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کاشی سے مخاطب ہو کر کہا۔اس کے لہجے میں شدید الجھن موجود تھی۔

"اس کے نزدیک ظاہر ہے ان کی کوئی اہمیت ہوگی یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ریڈ لیب میں داخل ہونا چاہتی ہو۔اس لئے نمونے ساتھ لے گئی ہو۔لیکن اب ان لوگوں کا کیا کرنا ہے جو بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... کاشی نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے ان کا کیا کرنا چاہئے"...... ریکھا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ خود کوئی فیصلہ کرنے سے قاصر ہو۔

"یہ کافرستان کے دشمن ہیں اور اس وقت ہمارے قبضے میں ہیں۔انہیں فوراً گولیوں سے اڑا دو۔ایک تو یہ نئی پنک فورس ختم ہو جائے گی دوسرا عمران نہ بھی ان کے ساتھی ہی نہ ہیں تو یہ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان"...... کاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کراؤن یہاں آرہا ہے اور اسے پہلے یقین نہ آرہا تھا کہ ریگی زندہ ہے۔اب اگر میں نے انہیں بھی ہلاک کر دیا تو پھر وہ ہرگز یقین نہیں کرے گا۔اس لئے جب تک ریگی ہاتھ نہ آجائے میں انہیں ہلاک نہیں کرانا چاہتی اور دوسری بات یہ کہ میں انہیں ہوش میں لا کر تڑپا

تڑپا کر مارنا چاہتی ہوں" ...... ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" لیکن رات کے وقت ریگی اب تک نجانے کہاں پہنچ گئی ہوگی ۔ دن کے وقت تو شاید وہ مل بھی جائے لیکن رات کے وقت اس کا ملنا مشکل ہے ۔ دوسری بات یہ کہ وہ یہ بے ہوش ہیں انہیں کسی بھی وقت ہوش آسکتا ہے" ...... کاشی نے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ لیکن یہ سب اکٹھے بے ہوش کیسے ہوگئے" ...... ریکھا نے چونک کر کہا اور تیزی سے واپس اوپر والے کمرے کی طرف بڑھ گئی اندر پہنچ کر اس نے جھک کر جولیا کی آنکھیں انگلیوں کی مدد سے کھول کر چیک کرنا شروع کر دیں۔

" انہیں کسی خاص گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے ۔ اب یہ پتہ نہیں کہ وہ کون سی گیس ہو سکتی ہے اور ریگی کے پاس کہاں سے آگئی" ۔ ریکھا نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

" سنو ریکھا ۔ میرا خیال اب بھی یہی ہے کہ انہیں ہلاک کردو ۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں ان کی زندگی ہمارے لئے ہر لمحہ خطرے کا باعث بن سکتی ہے ۔ اب دیکھو کس طرح انہوں نے زنجیروں اور راڈز والی کرسیوں سے نجات حاصل کرلی حالانکہ جوشن بھی وہیں موجود تھا" ۔ کاشی نے دوبارہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ کہتی تو تم ٹھیک ہو ۔ اوکے ۔ مشین گن لے آؤ باہر سے میں ان کا خاتمہ کر ہی دوں" ...... ریکھا نے کہا تو کاشی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی لیکن ابھی وہ دروازے تک ہی پہنچی تھی کہ یکلخت

واپس پلٹ آئی ۔

" کیا ہوا" ...... ریکھا نے اسے مڑتے دیکھ کر کہا۔

" باہر تو کوئی آدمی نہیں ہے ۔ مشین گن کس سے لے آؤں" ۔ کاشی نے کہا۔

" اوہ ۔ برآمدے میں ایک نہیں چار مشین گنیں پڑی ہیں ہمارے ہلاک ہونے والے آدمیوں کی" ...... ریکھا نے کہا اور کاشی کے چہرے پر قدرے شرمندگی کے تاثرات نمودار ہوئے اور وہ ایک بار پھر تیزی سے واپس مڑ گئی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں مشین گن موجود تھی ۔ ریکھا نے اس کے ہاتھ سے مشین گن لے لی لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے بے ہوش پڑے ہوئے افراد کی طرف سیدھی کرتی، باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور ریکھا کے ساتھ ساتھ کاشی بھی اچھل پڑی ۔

" دیکھو کون ہے" ...... ریکھا نے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے کہا اور کاشی تیزی سے باہر کی طرف بڑھ گئی ۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آئی تو اس کے ساتھ ایک آدمی تھا۔

" مادام ۔ کراؤن کی کال ہے" ...... اس آدمی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ٹرانسمیٹر ریکھا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جس میں ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا ۔ ریکھا نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔

" ہیلو ہیلو ۔ کراؤن کالنگ ۔ اوور" ...... ٹرانسمیٹر سے کراؤن کی آواز سنائی دی ۔

" ریکھا اٹنڈنگ یو کراؤن ۔اوور" .... ریکھا نے کہا۔

" مادام ریکھا۔ کیا پوزیشن ہے تمہاری طرف ۔اوور" .... کراؤن نے کہا۔

" کیوں ۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو ۔اوور" .... ریکھا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ ابھی مجھے ریڈ لیب کے چیف سیکورٹی آفیسر کی طرف سے کال ملی ہے کہ کچھ افراد کو مشینری کے ذریعے فیلڈ گاؤں سے کچھ دور جنگل میں چلتے ہوئے چیک کیا گیا ہے ۔ میں نے اسے تو یہ کہہ کر مطمئن کر دیا ہے کہ وہ مادام ریکھا کے آدمی ہوں گے لیکن میں نے سوچا کہ تم سے پوچھ لوں کہ یہ کون ہو سکتے ہیں ۔ اوور" ۔ کراؤن نے کہا۔

" چند افراد ۔ اوہ ۔ وہ کون ہو سکتے ہیں ۔ اوہ اچھا میں سمجھ گئی ۔ وہ واقعی میرے ہی آدمی ہیں ۔ سنو کراؤن ۔ ریگی یہاں سے پراسرار طور پر فرار ہو گئی ہے ۔ میرے آدمی اسے تلاش کر رہے ہیں ۔ ان آدمیوں کو ریڈ لیب سے چیک کیا گیا ہو گا ۔اوور" .... ریکھا نے کہا۔

" ریگی فرار ہو گئی ہے ۔ کب ۔ کیسے ۔ اوور" .... کراؤن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ریکھا نے جواب میں اسے ساری تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ اگر اس کی کال چند لمحے مزید نہ آتی تو وہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس اور پنک فورس کو گولیوں سے اڑا چکی ہوتی۔

" اوہ ۔ او، نہیں مادام ۔ انہیں گولی مت مارنا ۔ انہیں قید میں رکھو اور سخت نگرانی کرو ۔ ریگی ایسے فرار نہیں ہو سکتی ۔ ضرور ان لوگوں نے کوئی خاص پلاننگ کی ہے ۔ میں بس آدھے گھنٹے کے اندر فیلڈ گاؤں پہنچنے والا ہوں ۔ میرے آنے تک انہیں زندہ رکھنا ۔ اس کے بعد میں خود ہی ان سے سب کچھ اگلوا لونگا ۔اوور" .... کراؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

" لیکن یہ تو خود بے بس پڑے ہیں ۔ اگر یہ سازش کرتے تو خود اس طرح بے بس کیوں پڑے ہوتے ۔ اوور" .... ریکھا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم ان سے متعلق مجھ سے زیادہ جانتی ہو مادام ریکھا ۔ لیکن ریگی کے بارے میں بہرحال میں تم سے زیادہ جانتا ہوں ۔ اس لئے تم انہیں ہلاک مت کرو ۔ البتہ خیال رکھنا کہ یہ میرے پہنچنے تک ہوش میں بھی نہ آ سکیں ۔ پھر دیکھنا کس طرح کی سازش سامنے آتی ہے ۔ اوور" .... کراؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

" اوکے جیسا تم کہو ۔اوور" .... ریکھا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" میں آدھے گھنٹے تک پہنچ رہا ہوں ۔ ریگی کی تلاش جاری رکھو ۔ اسے ہر صورت میں ملنا چاہئے ۔اوور" .... کراؤن نے کہا۔

" وہ بھی مل جائے گی ۔ جا کہاں سکتی ہے ۔ اوور" .... ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے کراؤن کے اوور اینڈ آل

کہنے پر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" ابھی ان کی زندگی بچانا تھی کاشی "...... ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" انہیں کرسیوں میں دوبارہ قید نہ کر دیں ۔ نجانے انہیں کس وقت ہوش آجائے "...... کاشی نے کہا۔

" نہیں "...... ان کی تعداد کافی ہے ۔ تم یہ مشین گن لے کر یہاں رکو ۔ میں کراؤن کو لینے کے لئے باہر جا رہی ہوں ۔ اگر ہماری واپسی تک انہیں ہوش آنے لگے تو مشین گن کا دستہ مار کر دوبارہ بے ہوش کر دینا "...... ریکھا نے کہا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ریکھا کاشی کے ہاتھ میں مشین گن دے کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی اس نے ٹرانسمیٹر لے آنے والے آدمی کو بھی ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور وہ بھی ریکھا کے پیچھے باہر چلا گیا۔

" ریکھا اگر میری بات مان جاتی تو زیادہ فائدے میں رہتی ۔ بہرحال ٹھیک ہے ۔ اس کراؤن کی بات بھی ٹھیک ہے ۔ ہو سکتا ہے یہ کوئی پراسرار سازش ہو "...... کاشی نے کہا اور پیچھے ہٹ کر وہ دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑی ہو گئی کیونکہ اس کمرے میں کوئی کرسی یا کوئی دوسرا فرنیچر موجود نہ تھا لیکن چار پانچ منٹ بعد وہ کھڑے کھڑے تھک گئی تو ٹہلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی لیکن ابھی وہ دروازے تک پہنچی بھی نہ تھی کہ اچانک اس نے اپنے عقب میں ایک کراہ سی سنی تو وہ تیزی سے واپس مڑی اور دوسرے لمحے اس نے سیکرٹ سروس

کے ایک آدمی کو کسمساتے ہوئے دیکھا ۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن وہ پوری طرح ہوش میں نہ تھا۔

" اوہ ۔ تم ہوش میں آ رہے ہو ۔ ٹھہرو ۔ میں تمہیں ہوش دلاتی ہوں "...... کاشی نے غراتے ہوئے کہا اور جلدی سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو الٹا کر نال سے پکڑنے لگی لیکن بھاری مشین گن اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر ایک دھماکے سے نیچے گری اور وہ اسے اٹھانے کے لئے تیزی سے جھکی ہی تھی کہ یکلخت اس کی پشت پر دھماکہ سا ہوا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ پشت پر ضرب کھا کر اچھل کر منہ کے بل نیچے گری ہی تھی کہ دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم کسی بھاری چٹان کے نیچے آگیا ہو ۔ اس کے ذہن میں ایک اور دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے ۔ اس کے ذہن پر پہلے تو رنگ برنگے ستارے سے ناچتے رہے پھر گہری تاریکی سی چھا گئی ۔

تنویر کے ذہن پر چھائی ہوئی سیاہی میں ہلکی سی روشنی اچانک نمودار ہوئی اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہ نکلی اور کراہتے ہوئے اس کا ذہن دوبارہ تیزی سے روشن ہونے لگ گیا۔ اسی لمحے اچانک اس کے کانوں میں کسی دھماکے کی آواز سنائی دی اور اس دھماکے کی آواز کے ساتھ ہی وہ پوری طرح ہوش میں آگیا۔ اسی لمحے اس نے ایک عورت کو اپنے قریب ہی زمین کی طرف جھکتے ہوئے دیکھا۔ ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں وہ نہ صرف اسے پہچان گیا تھا بلکہ اس نے فرش پر پڑی ہوئی مشین گن بھی دیکھ لی تھی جسے اٹھانے کے لئے وہ عورت جھک رہی تھی اور تنویر نے لیٹے ہی لیٹے لات گھمائی تو وہ عورت یکلخت چیخ مار کر اچھل کر منہ کے بل فرش پر جاگری اور دوسرے لمحے تنویر اچھل کر اس کے اوپر جا گرا

اور اس نے پوری قوت سے اس کے سر کی پشت پر ٹکر مار دی اور اس عورت کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ تنویر ایک جھٹکے سے اٹھ گیا۔ اس ٹکر سے اس کا اپنا سر جھنجھنا اٹھا تھا کیونکہ اس عورت کے سر پر بالوں کا پورا ٹوکرہ سا تھا اور اس ٹوکرے کو کراس کر کے اس کے سر تک ضرب کو پہنچانے کے لئے اسے پوری قوت لگانا پڑی تھی۔ تنویر نے اٹھتے ہی ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھلا جیسے اس کے جسم میں لاکھوں وولٹیج الیکٹرک کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ کیونکہ اس پنک فورس سمیت سب ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اس نے تیزی سے اس عورت کے جسم کے نیچے دبی ہوئی مشین گن اس عورت کو ایک طرف کر کے اٹھائی تو وہ اس عورت کو بھی پہچان گیا یہ اس ریکھا کی ساتھی عورت کاشی تھی۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... تنویر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور مشین گن اٹھائے تیزی سے اس راہداری میں چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا راہداری کے اختتام پر اس نے رک کر دیکھا تو برآمدے میں چار لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد صحن تھا اور صحن کے گرد اونچی چار دیواری تھی اس چار دیواری کے درمیان ایک پھاٹک تھا جو کھلا ہوا تھا لیکن وہاں زندہ انسان کوئی نہ تھا۔ تنویر چند لمحے کھڑا سوچتا رہا۔ ایک بار تو اس کے ذہن میں آیا کہ وہ مشین گن لے کر اس پھاٹک سے باہر نکلے اور جو بھی نظر آئے اسے گولیوں سے اڑا دے لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے اس خیال کو خود ہی رد کر دیا کیونکہ ایک تو باہر گھپ اندھیرا تھا

اس لئے کسی کے نظر آنے کا سوال ہی نہ تھا۔ دوسرا یہ کہ اس کے سارے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور وہ کاشی صرف سر کی ٹکر سے بے ہوش ہوئی تھی جسے کسی بھی وقت ہوش آ سکتا تھا۔ چنانچہ وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا واپس اس کمرے میں آیا تو اس نے صفدر اور خاور دونوں کو کسمساتے دیکھا جبکہ کاشی اسی طرح بے ہوش پڑی تھی۔

"صفدر۔ صفدر۔ جلدی ہوش میں آؤ صفدر"....... تنویر نے جھک کر صفدر کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا اور صفدر کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"تنویر تم۔ یہ سب کیا ہے"....... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو تنویر نے جلدی جلدی اپنے ہوش میں آنے سے لے کر باہر کی چیکنگ تک کی رپورٹ دے دی۔ اسی لمحے خاور بھی ہوش میں آ گیا تھا اور اب کیپٹن شکیل بھی کسمسا رہا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ ریگی کہاں ہے"....... صفدر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ نہیں ہے۔ اوہ۔ ہاں یہ اسی کی کارستانی ہے۔ میں نے اسے اپنے عقب میں الماری میں سے کوئی چیز نکالتے ہوئے دیکھا تھا"....... تنویر نے چونک کر کہا اور چند لمحوں بعد خاور اور پھر کیپٹن شکیل بھی ہوش میں آ گئے۔ لیکن پنک فورس کی پانچوں لڑکیاں اور جولیا ابھی تک بے ہوش پڑی ہوئی تھیں۔

"کیا یہ گیس جس سے ہمیں بے ہوش کیا گیا ہے اس کے مردوں

اور عورتوں پر علیحدہ علیحدہ اثرات ہوتے ہیں"....... صفدر نے کہا۔

"اثرات کو گولی مارو۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے۔ باہر تین مشین گنیں پڑی ہوئی ہیں"....... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جاؤ خاور تم تنویر کے ساتھ اور باہر سے مشین گنیں لے آؤ۔ جلدی کرو۔ کسی بھی لمحے ریگی اور اس کے ساتھی اندر آ سکتے ہیں اور ہمارے پاس اسلحہ کا ہونا ضروری ہے"....... صفدر نے کہا اور خاور تنویر کے ساتھ تیزی سے راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

"تم یہیں ٹھہرو کیپٹن۔ وہ ہوش میں لانے والے محلول کی شیشی میں نے تہہ خانے میں ہی چھوڑ دی تھی وہ میں لے آؤں میرا خیال ہے کہ اس سے جولیا اور یہ دوسری لڑکیاں بھی ہوش میں آ جائیں گی"....... صفدر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں وہ لمبی گردن والی شیشی موجود تھی جبکہ تنویر اور خاور بھی مشین گنیں اٹھا کر واپس آ گئے تھے۔

"یہ ہوش میں آ رہی تھی میں نے اس کے سر پر مشین گن کا بٹ مار کر اسے دوبارہ بے ہوش کر دیا ہے"....... تنویر نے کاشی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے کہ تم نے اسے صرف بے ہوش کیا ہے"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فائرنگ کی آواز باہر جانے کا اندیشہ تھا ورنہ میں لازماً اسے گولی مار

دیتا"........ تنویر نے کہا اور صفدر کے ساتھ ساتھ دوسرے ساتھی بھی مسکرا دیئے۔ صفدر نے شیشی کو زور سے ہلا کر اس کا ڈھکن کھولا اور شیشی کا دہانہ فرش پر بے ہوش پڑی جولیا کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا دیا۔

"خاور تم اور تنویر دونوں باہر جاؤ۔ ورنہ اچانک کوئی آ جائے گا"........ صفدر نے کہا تو دونوں سر ہلاتے ہوئے باہر کی طرف مڑ گئے۔

چند لمحوں بعد جب جولیا کسمسانے لگی تو صفدر نے اطمینان بھرا سانس لیا اور پھر اس نے شیشی کو ہلا کر اس کا ڈھکن کھولا اور اسے صالحہ کی ناک سے لگا دیا۔ اس طرح باری باری اس نے یہ کارروائی باقی لڑکیوں کے ساتھ بھی دوہرائی اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ شیشی اس نے جیب میں ڈال لی اور پھر تھوڑی دیر بعد جولیا اور اس کے بعد صالحہ ہوش میں آ گئیں اور چند لمحوں بعد یکے بعد دیگرے صالحہ کی ساتھی لڑکیوں کو بھی ہوش آ گیا۔

"ریگی یقیناً وہ میزائل لے کر نکل گئی ہو گی"........ جولیا نے کہا۔

"ہمیں اس کے پیچھے جانا ہے۔ ہم نے وہ میزائل حاصل کرنے ہیں"........ صالحہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن باہر تو ریگھا کے آدمی ہوں گے"........ صفدر نے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اگر ہم اس طرح اندر رہے تو پھر بھی وہ لوگ تو بہرحال آئیں گے ہی"........ تنویر نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ چلو باہر"........ صفدر نے کہا۔

"ایک منٹ۔ اس طرح رات کو باہر نکلنا کہ ہمیں ان کی پوزیشن کا علم ہی نہ ہو اور ہم سب کے پاس اسلحہ بھی نہ ہو۔ انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس تہہ خانے میں ایک خفیہ راستہ موجود ہے۔ ہمیں وہاں سے نکلنا چاہئے"........ صالحہ نے کہا۔

"خفیہ راستہ۔ تمہیں کیسے علم ہوا۔ کیا تم پہلے یہاں آئی ہو"۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ لیکن کرسی پر بیٹھے بیٹھے مجھے وہ راستہ نظر آ گیا تھا۔ جہاں ایسے راستے ہوتے ہیں وہاں خصوصی قسم کی تعمیر کی جاتی ہے اور میں ایسی تعمیر کو اچھی طرح پہچانتی ہوں۔ آؤ میرے ساتھ"........ صالحہ نے کہا۔

"اوہ گڈ۔ آؤ پھر جلدی کرو"........ جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں

"اس کاشی کا کیا کرنا ہے"........ تنویر نے کہا۔

"چھوڑو اسے۔ یہ غیر اہم ہے۔ اصل ریگھا ہے۔ آؤ جلدی کرو۔ ہاں اندر سے لاک کر دو تاکہ فوری طور پر ہمارے پیچھے کوئی نہ آ"........ جولیا نے کہا اور تنویر نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا اور سب تیزی سے سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے میں پہنچ گئے اور پھر صالحہ درست ثابت ہوا اور ایک خفیہ راستہ تلاش کر لیا گیا۔ راستہ تھا۔ شاید یہ راستہ خفیہ سامان کو اس تہہ خانے تک پہنچانے تیار کیا گیا تھا۔ راستہ خاصا طویل بھی تھا۔ بہرحال وہ اس کے

اختتام تک پہنچ گئے۔ اختتام پر ایک دیوار تھی لیکن سائیڈ پر ایک ہک موجود تھا۔ اس ہک کو کھینچنے پر وہ دیوار کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھ گئی اور وہ ایک ایک کر کے باہر آ گئے تو صفدر نے راستہ دوبارہ بند کر دیا۔ اس وقت وہ درختوں کے ایک گھنے ذخیرے کے اندر موجود تھے۔

"اب اس ریگی کو کہاں تلاش کیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں شہری آبادی میں جانا چاہئے۔ وہ لازماً شہری آبادی میں ہی پہنچے گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن یہاں سے شہری آبادی کس طرف ہے اور کتنے فاصلے پر ہے اس کا بھی تو ہمیں علم نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ریگی پکڑی جا چکی ہو"...... اس بار خاور نے کہا۔

"اگر وہ پکڑی جاتی تو پھر ریکھا لازماً کاشی کے ساتھ ہوتی۔ اکیلی کاشی کو وہاں چھوڑ کر اس کا باہر جانا ہی بتا رہا ہے کہ وہ اور اس کے ساتھی ریگی کو ہی تلاش کر رہے ہوں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"صالحہ۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ شہری آبادی یہاں سے مغرب کی طرف ہے جبکہ فیلڈ گاؤں جنوب کی طرف"...... اچانک فائزہ نے کہا۔

"تمہیں کیسے علم ہو گیا"...... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

"میرے گلے میں جو لاکٹ ہے اس میں سپیشل کمپاس موجود

اور میں نے اسے یہاں آنے سے پہلے شہری آبادی پر فکسڈ کر دیا تھا۔ اب اس کی سوئیاں سب کچھ بتا رہی ہیں"...... فائزہ نے گلے میں پہنے ہوئے لاکٹ نما آلے کو پکڑتے ہوئے کہا۔

"کیا اس اندھیرے میں بھی یہ سوئیاں نظر آتی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ان پر فاسفورس کی تہہ موجود ہے"...... فائزہ نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ پھر چلو ہمیں بہرحال فوری طور پر یہاں سے نکلنا چاہئے۔ دن کی روشنی میں مزید کارروائی جو بھی مناسب ہو گی کی جا سکتی ہے لیکن یہاں سے نکلنا بہرحال بے حد ضروری ہے"...... جولیا نے کہا اور وہ سب ایک سمت کا تعین کر کے تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ تقریباً دو گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد جولیا اچانک ٹھٹھک کر رک گئی تو باقی سب ساتھی بھی رک گئے۔

"وہاں سامنے روشنی ہے"...... اچانک جولیا نے دائیں ہاتھ پر اشارہ کرتے ہوئے کہا اور وہ سب اس طرف کو مڑ گئے۔

"اوہ ہاں۔ یہ کوئی جھونپڑا ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر بغیر کچھ کہے وہ سب اس طرف کو چل پڑے۔ جھونپڑے کا دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن اندر کوئی نہ تھا۔ ایک طرف شکار کئے ہوئے چند جنگلی خرگوش موجود تھے۔ لیمپ جل رہا تھا۔ ایک طرف شکاری رائفل پڑی ہوئی تھی بستر بچھا ہوا تھا اور کھانے پینے کا سامان بھی موجود تھا لیکن وہاں کوئی

آدمی موجود نہ تھا۔

" یہ کسی شکاری کا جھونپڑا ہے لیکن وہ شکاری کہاں گیا"۔ صفدر نے کہا۔

" صالحہ ۔ صالحہ ۔ یہاں باہر جیپ کے ٹائروں کے نشانات موجود ہیں اور شاید ریگی کے مخصوص جوتوں کے نشانات بھی ہیں"۔ ایک لڑکی نے جھونپڑے کے اندر آتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے اور پھر وہ سب ہی تیزی سے باہر آگئے۔ خاور نے لیمپ اٹھا لیا تھا۔ باہر واقعی جیپ کے نشانات کے ساتھ ساتھ عورتوں کے مخصوص جوتے کے نشانات موجود تھے۔

" ہاں ۔ یہ ریگی کے جوتوں کے نشانات ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ریگی یہاں پہنچی اور پھر یہاں سے اس شکاری کو اغوا کر کے اس کے ساتھ اس کی جیپ میں گئی ہے"...... صالحہ نے کہا۔

" جیپ مڑ کر جس طرف گئی ہے اسی طرف ہی شہری آبادی ہے"...... فائزہ نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اب ہمیں ریگی کو حتمی طور پر شہر میں ہی تلاش کرنا ہوگا"...... صفدر نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" چلو پھر اب یہاں مزید رکنے کا کوئی جواز نہیں ہے"...... جولیا نے کہا اور خاور نے لیمپ کو واپس جھونپڑے میں رکھا البتہ وہاں موجود شکاری رائفل انہوں نے ساتھ لے لی اور وہ تیزی سے اس سمت کی

طرف بڑھ گئے جدھر وہ جیپ گئی تھی پھر تقریباً ایک گھنٹے کے مزید سفر کے بعد اچانک خاور رک گیا۔

" کیا ہوا"...... اس کے ساتھ چلتے ہوئے تنویر نے پوچھا۔

" میرا خیال ہے ادھر کوئی آدمی موجود ہے۔ میں نے کسی انسانی لباس کی جھلک دیکھی ہے"...... خاور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دائیں طرف تیزی سے بڑھنے لگا۔

" کیا ہوا۔ یہ خاور کہاں جا رہا ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" یہاں ایک آدمی پڑا ہوا ہے"...... خاور نے وہیں سے چیخ کر کہا اور وہ سب اس کی طرف دوڑ پڑے۔

خاور ایک جھاڑی کے پیچھے جا کر ٹھہر گیا تھا۔ جھاڑی کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔ اس کی پشت میں شکاری چاقو دستے تک دھنسا ہوا تھا۔ خاور نے چاقو نکالا اور پھر اسے سیدھا کر دیا اور پھر اس نے جھک کر اس کے سینے پر کان رکھ دیا۔

" اسے صرف پشت پر چاقو مارا گیا ہے۔ لیکن یہ ابھی زندہ ہے"۔ خاور نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل اس پر جھک گئے۔ کیپٹن شکیل نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر مخصوص انداز میں مالش کرنا شروع کر دی جبکہ صفدر نے اس کی ایک ہتھیلی کو اپنی ہتھیلی سے رگڑنا شروع کر دیا۔ خاور نے جلدی سے اس کی دوسری ہتھیلی پر بھی یہی عمل شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ان کی کاوشیں کام دکھانے لگیں۔ زخمی کو ہوش آنے لگ گیا تھا اور پھر اس نے کراہتے

ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"پپ۔ پپ۔ پانی۔ زخمی نے کراہتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے ان کے پاس پانی نہ تھا لیکن اسی لمحے صالحہ گروپ کی ایک لڑکی نے آگے بڑھ کر پانی کی بوتل کا منہ کھولا اور اس میں موجود پانی کے چند گھونٹ اس نے زخمی کے منہ میں انڈیلنے شروع کر دیئے۔

"یہ بوتل تم نے کہاں سے لے لی مائرہ"۔ صالحہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"جھونپڑے میں پڑی تھی۔ مجھے پیاس لگ رہی تھی۔ میں نے اٹھا لی آدھا پانی پی کر میں نے باقی آدھا پانی آئندہ کے لئے چھوڑ دیا تھا"....... مائرہ نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند گھونٹ پانی نے واقعی آب حیات جیسا کام دکھایا تھا۔ وہ زخمی اب پوری طرح ہوش میں آگیا تھا لیکن ظاہر ہے اس کی پشت پر چاقو کا گہرا زخم تھا اس لئے تکلیف کی شدت اس کے چہرے سے پوری طرح عیاں تھی۔ وہ آہستہ آہستہ کراہ رہا تھا۔

"کون ہو تم اور تمہیں کس نے زخمی کیا ہے"....... صفدر نے پوچھا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام ہرمن ہے میں شکاری ہوں۔ میں جھونپڑے میں سو رہا تھا کہ ایک یورپی لڑکی آئی۔ اس نے مجھے اغوا کیا اور پھر جیپ میں بٹھا کر مجھے شہر کی طرف چلنے کیلئے کہا۔ میں جیپ چلا رہا تھا اور وہ عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور مسلسل مجھے دھمکیاں دے رہی

تھی اور پھر اچانک مجھے اس پر غصہ آگیا۔ میں نے اس پر قابو پانے کے لئے اچانک جیپ کو پوری قوت سے بریک لگائے۔ میرا خیال تھا کہ اس طرح وہ اپنا توازن بگڑنے کی وجہ سے منہ کے بل نیچے گرے گی اور میں اس پر قابو پا لوں گا لیکن وہ انتہائی تیز تھی۔ میں اس پر قابو نہ پاسکا۔ البتہ اس نے میری پشت پر چاقو مار دیا تھا اور میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ پھر مجھے نہیں معلوم کہ کیا ہوا۔ مجھے اب ہوش آیا ہے"....... اس آدمی نے رک رک کر اور آہستہ آہستہ پوری بات بتاتے ہوئے کہا۔ درمیان میں کئی بار اس کی آواز ڈوبی۔ لیکن پھر سنبھل گیا۔

"کس کمپنی اور کس ماڈل کی جیپ تھی تمہاری۔ کونسا رنگ تھا"....... صفدر نے پوچھا تو ہرمن نے اسے آہستہ آہستہ سب کچھ بتا دیا۔ حتیٰ کہ صفدر نے اس سے جیپ کا رجسٹریشن نمبر بھی معلوم کر لیا تھا۔

"شہر میں کوئی خاص جگہ جہاں اس نے جیپ لے جانے کے لئے کہا ہو"....... صفدر نے پوچھا۔

"وہ۔ وہ۔ وہ مارسیا کالونی کے راستے کے بارے میں پوچھ رہی تھی"....... اس آدمی نے کہا لیکن فقرے کے آخر میں اس کی آواز پھر ڈوب گئی۔ مائرہ نے اسے دوبارہ پانی پلانے کی کوشش کی اور کیپٹن شکیل نے ایک بار پھر اس کے سینے پر مخصوص انداز میں مالش کرنا شروع کر دی لیکن چند لمحوں بعد ان سب نے ایک طویل سانس لیتے

ہوئے اپنے ہاتھ روک لئے کیونکہ ہرمن کی گردن ڈھلک گئی تھی وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

" تو اس ریگی کا اڈہ مارسیا کالونی میں ہے ۔ کاش ہمیں بھی کوئی سواری مل جاتی "......... صالحہ نے کہا۔

" ہمیں تو شاید بس کی ضرورت ہو گی"......... صفدر نے کہا اور وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

عمران ۔ ٹائیگر اور ٹاگرہ تینوں انتہائی تیز رفتاری سے چلتے ہوئے ...ل میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ اس وقت ٹائیگر کراؤن کے ...اپ میں تھا جبکہ عمران اور ٹاگرہ دونوں کے چہروں پر ایکریمی ...اپ تھے ۔ اس جھونپڑے سے عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا لیا تھا۔ ...ن اور اس کے ساتھیوں کے چہرے ریوالور کے دستے سے اچھی ...کچل دیئے گئے تھے تاکہ فوری طور پر انہیں پہچانا نہ جا سکے ۔ وہاں ...نے کے لئے انہیں ایک بار پھر جھاڑیوں کا سہارا لینا پڑا تھا اور پھر ...صلے پر پہنچ جانے کے بعد انہوں نے جھاڑیوں سے نجات حاصل ...ور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگے تھے ۔ عمران نے جان بوجھ کر ...لمبا وقت دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ میک اپ کرنے اور ...یاں باندھ کر کرالنگ کرتے ہوئے محفوظ علاقے تک پہنچنے میں ...فی وقت لگ جائے گا ۔ اس وقت وہ تینوں خاصی تیز رفتاری

جس طرف انہوں
سے چلتے ہوئے اس طرف کو بڑھے چلے جا رہے تھے
لیکن
نے اپنی جیپ چھپائی ہوئی تھی۔ وہ شہر سے جیپ میں ہی آئے تھے
خیال کے
جیپ کو انہوں نے کافی پیچھے چھوڑ دیا تھا کیونکہ عمران کے
سکتا تھا
مطابق رات کے وقت جیپ کو زیادہ فاصلے سے بھی چیک کیا جا
ایک گھنٹہ
جھاڑیاں ہٹانے کے بعد انہیں جیپ تک پہنچنے میں مزید
لگ گیا تھا جیپ اپنی جگہ پر درست حالت میں موجود تھی۔
" مرا خیال ہے مجھے ریکھا سے پھر بات کر لینی چاہئے۔ کیونکہ
پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پنک فورس دونوں وہاں موجود ہیں اور
لامحالہ انہوں نے اپنی آزادی کے لئے کوئی نہ کوئی کارروائی کرنی ہے
ایسا نہ ہو کہ اب تک وہاں حالات ہی بدل چکے ہوں "........ عمران
نے جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس
ٹرانسمیٹر جیب سے نکالا اور اس پر ریکھا کی فریکونسی چیک کی کیونکہ
مخصوص ٹائپ کا ٹرانسمیٹر تھا جس پر کال آنے پر دوسری طرف
فریکونسی بھی خود بخود ظاہر ہو جاتی تھی اس ٹرانسمیٹر پر چونکہ آخری کال
ریکھا کی ہی آئی تھی اس لئے اس کی فریکونسی ابھی تک ڈائل پر
موجود تھی۔ چنانچہ عمران نے وہی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور ٹرانسمیٹر
بٹن آن کر دیا پھر ریکھا سے بات ہونے پر اسے معلوم ہوا کہ ریگی
ہو گئی ہے جبکہ پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان
ہوشی کے عالم میں وہاں موجود ہیں اور ریکھا نے اسے بتایا کہ اگر
سب کو گولیوں سے اڑا چکی ہوتی

اس پر عمران نے اسے اپنے پہنچنے تک انہیں نہ مارنے کی ہدایت کی۔
جب ریکھا نے انہیں نہ مارنے کا اقرار کر لیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف
کر دیا۔

" ان سب کو نجانے کیا ہو گیا ہے "........ عمران نے ٹرانسمیٹر آف
کرتے ہوئے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے ایک جھٹکے
سے جیپ آگے بڑھا دی۔ ٹائیگر اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے گو
عمران کا فقرہ سن لیا تھا لیکن عمران کے چہرے پر غصے کے تاثرات دیکھ
کر اس نے خاموش رہنے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔

" اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں وہاں جانے کی
بجائے اس ریگی کے پیچھے جاتا۔ وہ لامحالہ میزائل لے گئی ہو گی اور یہ
سب احمق بنے صرف بے ہوش ہی ہوتے رہیں گے "........ چند لمحوں
بعد عمران نے کہا۔

" مگر باس۔ میرا تو خیال ہے کہ ریگی جلد ہی پکڑی جائے گی۔ وہ
رات کے وقت جنگل میں کہاں جا سکتی ہے "........ ٹائیگر نے کہا۔

" یہی بات تو اس کی فیور میں جاتی ہے۔ رات کا اندھیرا اور جنگل
اور ریگی ان سب سے ہوشیار عورت ہے۔ اس نے پہلے کراؤن کو چکر
دیا اور اب ان سب کو بے ہوش کر کے وہ ریکھا اور اس کے گروپ کو
بھی چکر دے کر نکل گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ریکھا کے آدمیوں
کے بس کی نہیں ہے اور لامحالہ وہ اب وہاں سے سیدھی شہر جائے گی۔
میزائل اس کے پاس ہیں اور اس کا مشن بھی یہی تھا۔ لیکن اب میں کیا

کروں ۔ یہ سارے احمق وہاں بے بس پڑے ہوئے ہیں"...... عمران نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

جیپ خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ کافی فاصلے تک تو عمران نے اس کی ہیڈ لائٹس روشن نہ کی تھیں لیکن کافی فاصلے پر پہنچنے کے بعد اس نے ہیڈ لائٹس روشن کر دیں ۔ پھر تقریباً مزید ایک گھنٹے کے سفر کے بعد ایک بار پھر اس نے جیپ روکی اور ٹرانسمیٹر جیب سے باہر نکال لیا اور اس کا بٹن دبا دیا ۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ کراؤن کالنگ ۔ اوور"........ عمران نے کہا ۔

"یس ۔ ریکھا اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... ریکھا کی آواز سنائی دی لیکن اس بار اس کا لہجہ پہلے سے زیادہ تلخ تھا ۔

"کیا پوزیشن ہے ۔ ریگی کا پتہ چلا ۔ اوور"...... عمران نے پوچھا ۔

"ریگی کا تو پتہ نہیں چلا لیکن تمہاری وجہ سے وہ پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس دونوں ہی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں ۔ اگر تم مجھے نہ روکتے تو میں انہیں گولیوں سے اڑا دیتی ۔ پھر لاشیں تو نہ بھاگ سکتی تھیں ۔ اوور"...... ریکھا نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا ۔

"لیکن وہ کس طرح فرار ہو گئے ۔ تم نے تو کہا تھا کہ وہ سب بے ہوش ہیں اور تمہارے آدمی بھی وہاں نگرانی کر رہے تھے ۔ اوور" ۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا ۔

"وہ بے ہوش تھے ۔ کاشی کو ان کی نگرانی پر چھوڑ کر میں باہر ریگی کی تلاش کے لئے آ گئی ۔ پھر کچھ دیر بعد میں نے آدمی بھیجا تو اس کمرے کا

دروازہ اندر سے بند تھا اور دروازہ کھٹکھٹانے کے باوجود کاشی اسے اندر سے نہ کھول رہی تھی ۔ پھر میرے کہنے پر میرے آدمیوں نے دروازہ توڑا تو پتہ چلا کہ اندر کاشی بے ہوش پڑی تھی اور وہ سب غائب ہو چکے تھے میرے آدمیوں نے اس تہہ خانے کے اندر سے ایک خفیہ راستہ تلاش کر لیا ۔ ہمیں اس راستے کا پہلے علم ہی نہ تھا ۔ وہ لوگ اسی خفیہ راستے سے ہی فرار ہوئے ہیں ۔ اب میرے آدمی اس راستے کے دوسرے دہانے سے لے کر ادھر ادھر انہیں تلاش کر رہے ہیں لیکن ابھی تک ان کا پتہ نہیں چل سکا ۔ اوور"...... ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"ریگی کا بھی پتہ نہیں چلا ۔ اوور"...... عمران نے پوچھا ۔

"نہیں ۔ وہ بھی غائب ہے ۔ دراصل ہر طرف گہرا اندھیرا ہے اور دور دور تک جنگل ہی جنگل ہے ۔ اس لئے وہ مل نہیں رہے ۔ لیکن بہرحال وہ بچ کر کہاں جا سکتے ہیں ۔ صبح ہوتے ہی وہ لامحالہ پکڑے جائیں گے اور پھر میں انہیں گولیوں سے اڑا دوں گی ۔ اوور"...... ریکھا نے تیز مگر غصیلے لہجے میں کہا ۔

"لیکن اگر وہ صبح تک شہر پہنچ گئے تب ۔ اوور"...... عمران نے کہا ۔

"شہر چلے بھی گئے تب بھی واپس تو بہرحال وہ آئیں گے ۔ بغیر مشن مکمل کئے وہ کیسے رہ سکتے ہیں ۔ اوور"...... ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"او ۔ کے ۔ پھر میں واپس سیکورٹی گاؤں جا رہا ہوں ۔ اب جبکہ وہ نکل گئے ہیں تو اب میرا تمہارے پاس آنا فضول ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ

وہ وہاں پہنچ جائیں ۔اوور "......... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ تم وہیں انہیں چیک کرو ۔یہاں وہ جس وقت بھی آئے بہرحال میں ان کا خاتمہ کر دوں گی ۔وہ مجھ سے بچ کر کسی صورت بھی نہیں جا سکتے ۔اوور "......... ریکھا نے کہا۔

" ویسے تمہارے فیلڈ گاؤں کی کس سمت وہ خفیہ راستہ ہے ۔ اوور "۔ عمران نے پوچھا اور ریکھا نے سمت بتادی ۔ عمران نے اوکے کہہ کر اوور اینڈ آل کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

" ریکھا واقعی احمق ہے ۔اسے ابھی تک یہ احساس نہیں ہو سکا کہ وہ میزائل اصل ہیں "......... عمران نے جیپ سٹارٹ کر کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے ہیڈ لائٹس آف کر دی تھیں۔

" لیکن باس ۔ اگر یہ میزائل اصل ہوتے تو اب تک تو ریڈ لیب میں قیامت برپا ہو چکی ہوتی "......... ٹائیگر نے کہا۔

" ایسی چیزیں خصوصی سٹور میں رکھی جاتی ہیں اور جب تک وہ سٹور نہ کھلے گا اس وقت تک ان کی چوری کا علم نہ ہو سکے گا ۔اب یہ پتہ نہیں اس ریگی نے انہیں کس طرح وہاں سے نکالا ہے کہ کسی کو ابھی تک اس چوری کا علم ہی نہیں ہو سکا "......... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب آپ کا کیا پروگرام ہے ۔کیا آپ اب شہر واپس جائیں

گے "......... ٹائیگر نے پوچھا۔

" میں نے ریکھا سے اسی لئے سیکرٹ سروس کے فرار ہونے کی سمت پوچھی تھی تاکہ اندازہ کر سکوں کہ وہ کدھر سے گھوم کر شہری آبادی کی طرف جائیں گے ۔ فیلڈ گاؤں کا حدود اربعہ میرے ذہن میں ہے "......... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مطلب یہ کہ ہم ان کا استقبال شہری حدود میں کریں گے "۔ ٹائیگر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

" مجھے ان کے استقبال کا کوئی شوق نہیں ہے ۔ مجھے ریگی سے وہ میزائل حاصل کرنے ہیں "......... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر کے ذہن میں تو کئی سوال مچلے لیکن جس لہجے میں عمران نے جواب دیا تھا وہ اس قدر خشک تھا کہ ٹائیگر کو مزید سوال کرنے کی ہمت ہی نہ ہو سکی اور وہ خاموش بیٹھا رہا۔

" ٹاگرہ "......... اچانک عمران نے عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے رافٹ کے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر "......... ٹاگرہ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا تمہیں رافٹ کی خصوصی فریکونسی کا علم ہے ۔ میں اس سے پوچھنا بھول گیا تھا "......... عمران نے کہا۔

" یس سر "......... ٹاگرہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فریکونسی بتادی ۔ عمران نے جیپ روکی اور پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر ٹاگرہ کی بتائی ہوئی رافٹ کی خصوصی فریکونسی

ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اوور"........ عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کال دینی شروع کر دی۔ اس کا لہجہ بدلا ہوا تھا۔

"یس آر اٹنڈنگ یو۔ اوور"........ تھوڑی دیر بعد رافٹ کی آواز سنائی دی۔ اس نے بھی شاید عمران کے لہجہ بدلنے کی وجہ سے اپنا پورا نام لینا مناسب نہ سمجھا تھا۔

"آر۔ کیا تم فوری طور پر کے۔ کے کا تفصیلی نقشہ سامنے رکھ سکتے ہو۔ اوور"........ عمران نے کہا۔

"فوری طور پر تو نہیں البتہ دس منٹ تک ارینج کر سکتا ہوں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے رافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ عمران کا کے۔ کے کا اشارہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کا مطلب کاکانہ سے ہے۔

"او کے۔ میں دس منٹ بعد کال کروں گا لیکن کیا تمہیں شارٹ لنگتھ فارمولے کا علم ہے۔ تم نے بات چیت کے دوران ذکر تو کیا تھا لیکن واضح بات نہ ہو سکی تھی۔ اوور"........ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اچھی طرح"........ دوسری طرف سے رافٹ نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ پھر دس منٹ بعد دوبارہ بات ہو گی اس فارمولے کے تحت۔ اوور اینڈ آل"........ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ٹائیگر۔ تم ادھر ڈرائیونگ سیٹ پر آ جاؤ تاکہ کال کے دوران جیپ نہ رکے۔ ٹاگرہ تمہیں گائیڈ کرتا رہے گا اور ٹاگرہ تم فرنٹ سیٹ

پر آ جاؤ"........ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ سے نیچے اتر کر عقبی سیٹ کی طرف جاتے ہوئے ٹائیگر اور ٹاگرہ سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر اور ٹاگرہ دونوں نے اس کی ہدایات پر عمل کیا۔ اب ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر اس کے ساتھ والی فرنٹ سیٹ پر ٹاگرہ اور عقبی سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔

"ہم نے کس طرف اور کس سمت سے جانا ہے"........ ٹاگرہ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شہر جانا ہے لیکن راستے میں کوئی گاؤں نہ آئے"........ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور ٹاگرہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے جیپ سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی اور ٹاگرہ نے اسے گائیڈ کرنا شروع کر دیا۔ دس منٹ گزرنے کے بعد عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن ایک دفعہ پھر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اوور"........ اس بار عمران نے اسی مخصوص کوڈ میں بات کرتے ہوئے کہا جس کا حوالہ اس نے پہلے رافٹ کو دیا تھا۔

"یس رافٹ اٹنڈنگ۔ نقشہ میرے سامنے ہے۔ اوور"۔ رافٹ نے بھی اسی کوڈ میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر اس کا جواب سن کر اطمینان کے تاثرات چھا گئے کیونکہ رافٹ نے واقعی اسی مخصوص لیکن خاصے مشکل کوڈ میں بالکل درست اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے فقرہ بولا تھا۔

"رافٹ۔ یہاں فیلڈ گاؤں میں ایک عجیب سی کشمکش ہوتی رہی ہے کراؤن کا دعویٰ تھا کہ اس نے ساڈان کی مادام ریگی کو ہلاک کر دیا ہے لیکن دراصل مادام ریگی ہلاک نہیں ہوئی تھی بلکہ وہ اپنے گروپ کے ساتھ یہاں موجود تھی اور اس نے انتہائی حیرت انگیز طور پر ریڈ لیب سے ایک نہیں بلکہ اکٹھے چار میزائل حاصل کر لئے۔ پھر شاید اس کا سارا گروپ مارا گیا اور وہ خود پاور ایجنسی کی مادام ریکھا کے ہاتھ لگ گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پنک فورس بھی ریکھا کے ہاتھ آگئے۔ میں نے کراؤن کا خاتمہ کر دیا اور پھر جب مجھے ریکھا سے یہ ساری اطلاعات ملیں تو میں نے اسے رضامند کر لیا کہ وہ میرے فیلڈ گاؤں پہنچنے تک کسی کو ہلاک نہ کرے اور میں تمہارے آدمی ٹاگرہ اور اپنے ساتھی ٹائیگر کے ساتھ سیکورٹی گاؤں سے فیلڈ گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا۔ سیکورٹی گاؤں کے ممنوعہ علاقہ سے باہر نکل کر میں نے دوبارہ ریکھا کو کال کیا تو پتہ چلا کہ ریگی ان میزائلوں سمیت اس کی قید سے نکل بھاگی ہے جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پنک فورس دونوں گروپ اس کی قید میں ہیں اور بے ہوش ہیں اور وہ انہیں بے ہوشی کی حالت میں ہی ہلاک کرنا چاہتی تھی لیکن میں نے اسے روک دیا کہ میرے پہنچنے تک وہ کسی کو ہلاک نہ کرے۔ پھر فیلڈ گاؤں کے قریب پہنچ کر میں نے دوبارہ حالات جاننے کے لئے ریکھا کو کال کیا تو پتہ چلا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پنک فورس دونوں گروپ ہی کسی طرح ریکھا کی قید سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے

ہیں۔ اب صورتحال یہ ہے کہ ریگی اور پاکیشیائی گروپ رات کے اس اندھیرے میں لامحالہ جنگل سے گزر کر شہری آبادی کا رخ کر رہے ہوں گے جبکہ ریکھا اس بات سے مطمئن ہے کہ چونکہ انہوں نے ابھی مشن مکمل کرنا ہے اس لئے وہ واپس فیلڈ گاؤں آئیں گے۔ اوور"۔ عمران نے اسے کوڈ میں پورا پس منظر بتاتے ہوئے کہا۔

"پرنس۔ کیا پاکیشیائی گروپ کو علم ہے کہ ریگی اصل میزائل لے گئی ہے۔ اوور"......... رافٹ نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ انہیں علم ہے کیونکہ جو سچویشن ریگی کے نکلنے کی ریکھا نے مجھے بتائی ہے اس کے مطابق ریگی نے پہلے ان دونوں گروپوں کی ہمدردیاں حاصل کیں اور اس کے بعد جیسے ہی اسے موقع ملا وہ ان دونوں گروپوں کو بے ہوش کر کے میزائل لے کر اکیلی ہی نکل کھڑی ہوئی۔ اوور"......... عمران نے جواب دیا۔

"تو اب کیا پروگرام ہے۔ کیا میں فیلڈ گاؤں کی طرف سے شہری آبادی کی طرف نکلنے والے ہر راستے پر اپنے آدمی تعینات کر دوں۔ اوور"......... رافٹ نے کہا۔

"مجھے پاکیشیا گروپوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں نے اس ریگی سے وہ میزائل حاصل کرنے ہیں اور ریگی چونکہ اکیلی ہے اور اسے معلوم ہے کہ اس کے پاس میزائل ہیں اس لئے وہ لامحالہ شہری آبادی میں کسی ایسی جگہ سے داخل ہونے کی کوشش کرے گی جو معروف معنوں میں راستہ نہ ہوگا۔ تم صرف اتنا کرو کہ میرے شہری آبادی

تک پہنچنے سے پہلے ریگی اور اس کے گروپ کی رہائش گاہوں کے بارے میں تفصیلات حاصل کرو تاکہ اس سے پہلے کہ وہ یہ میزائل کاکانہ جزیرے سے باہر نکالے ہم اسے کور کر لیں۔اوور"........ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں۔صبح تک یقیناً میں کوئی نہ کوئی سراغ نکال لوں گا۔اوور"........ رافٹ نے جواب دیا اور عمران نے اوکے اور اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔اب وہ مطمئن تھا کہ رافٹ لازماً ریگی کا کوئی نہ کوئی سراغ نکال لے گا۔

ریگی شکاری ہرمن کی جیپ دوڑتی تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔شکاری ہرمن نے اچانک بریک لگا کر اسے قابو میں کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ریگی پہلے سے ہی چوکنا تھی اس لئے اس نے انتہائی برق رفتاری سے ہرمن کی پشت میں شکاری چاقو اتار دیا تھا اور پھر اسے جیپ سے نیچے پھینک کر وہ جیپ لے کر اکیلی ہی آگے بڑھ گئی تھی لیکن ابھی وہ شہری آبادی سے کافی دور تھی کہ اچانک جیپ نے جھٹکے لینے شروع کر دیئے اور دوسرے لمحے ریگی نے چونک کر پٹرول کی مقدار بتانے والے ڈائل پر نظریں ڈالیں تو بے اختیار اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گئی۔ڈائل کے مطابق جیپ میں موجود پٹرول قطعی طور پر ختم ہونے کے قریب تھا۔

"اس احمق ہرمن شکاری نے واپس بھی تو جانا تھا پھر اس نے پٹرول ٹینک کیوں فل نہیں کرایا تھا"........ ریگی نے بڑبڑاتے ہوئے

کہا۔ اسی لمحے ایک زور دار جھٹکا کھا کر جیپ کا انجن بند ہو گیا۔ ریگی
نے ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور پشت پر پہلے سے
موجود میزائلوں کے تھیلے کو چیک کرتی ہوئی اچھل کر جیپ سے نیچے
اتری اور پھر پیدل ہی آگے بڑھنے لگی۔ رات کا اندھیرا اسی طرح چھایا ہوا
تھا لیکن اب ریگی پہلے کی نسبت زیادہ مطمئن انداز میں چل رہی تھی۔
کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ جیپ کی وجہ سے فیلڈ گاؤں سے کافی دور
نکل آئی ہے اور اب اسے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ پنک
فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے بھی اسے کوئی خطرہ نہ
تھا کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے سارا گروپ بے ہوشی کے عالم میں یقیناً
ریکھا کے ہاتھ لگ گیا ہوگا اور یقیناً ریکھا نے ریگی کے فرار سے مشتعل
ہو کر ان سب کو گولیوں سے اڑا دیا ہوگا جس گیس سے اس نے ان
سب کو بے ہوش کیا تھا اس کا وقفہ خاصا کم تھا لیکن اب اتنا بھی کم نہ
تھا کہ ریکھا اس دوران وہاں تک پہنچ ہی نہ سکی ہو۔ جہاں تک ریکھا کا
تعلق تھا اسے معلوم تھا کہ ریکھا زیادہ سے زیادہ اسے فیلڈ گاؤں کے
قرب وجوار میں ہی تلاش کرائے گی اور پھر یہ سوچ کر خاموش ہو جائے
گی کہ مشن مکمل کرنے کے لئے بہر حال میں پھر فیلڈ گاؤں میں آؤں گی
اس لئے وہ زیادہ تردد میں نہ پڑے گی۔ اس لئے وہ اب اپنے آپ کو قطعی
محفوظ خیال کر رہی تھی۔ جہاں تک کراؤن کا تعلق تھا تو اسے معلوم تھا
کہ سیکورٹی گاؤں سے فیلڈ گاؤں آنے کے لئے وہ جو راستہ اختیار کرے
گی وہ اس سمت کی مخالف سمت میں ہے۔ جس سے وہ سفر کر کے یہاں

تک پہنچی تھی اور چونکہ میزائل کراؤن نے دیکھے ہی نہیں تھے اس لئے
وہ اس شک میں رہے گا کہ وہ واقعی اصل بھی ہیں یا نہیں۔ زیادہ سے
زیادہ ریڈ لیب کے سیکورٹی آفیسر سے بات کرے گا اور چونکہ ابھی
تجربے میں کافی روز ہیں اور سٹور جس طرف سے کھولا گیا ہے وہ راستہ
ویسے بھی سپر سیکورڈ ہے اس لئے وہاں سے بھی اسے یہی جواب ملے گا کہ
سٹور محفوظ ہے۔ اس لئے وہ بھی مطمئن ہو جائے گا۔ یہی ساری باتیں
سوچتی ہوئی ریگی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ اچانک وہ نہ صرف
ٹھٹھک کر رک گئی بلکہ تیزی سے ایک بڑے سے درخت کے تنے کی
اوٹ میں ہو گئی اور اس کی نظریں سامنے درختوں کے ایک گھنے
ذخیرے پر جمی ہوئی تھیں جہاں اس نے روشنی سی دیکھی تھی لیکن یہ
روشنی بھی صرف ایک بار ہی اسے نظر آئی تھی پھر غائب ہو گئی تھی ایسے
جیسے کسی نے ٹارچ ایک بار جلا کر بند کر دی ہو۔

" کون ہو گا یہاں۔ شکاری یا کوئی اور آدمی"........... ریگی نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اسے روشنی ایک بار پھر دکھائی دی اور
اس بار اس نے روشنی کے عقب میں ایک سایہ سا دیکھا اور اس نے
اسے اچھی طرح چیک کر لیا تھا کہ یہ ٹارچ کی روشنی ہے اور اسے جلانے
والا مخصوص انداز میں اسے جلا بجھا رہا ہے۔ وہ خاموش کھڑی یہ سب
کچھ دیکھتی رہی۔ پھر وہ سایہ سا پلٹ کر واپس جاتا ہوا اسے محسوس ہوا
تو ریگی درخت کی اوٹ سے نکلی اور اونچی جھاڑیوں کی اوٹ لیتی ہوئی
ان درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھتی چلی گئی جدھر سے وہ روشنی چمکی

تھی ۔ اس کے ذہن میں بیک وقت کئی خیالات آرہے تھے ۔ ایک تو خیال یہ تھا کہ وہ چکر کاٹ کر یہاں سے آگے نکل جائے لیکن پھر اس نے یہ خیال رد کر دیا ۔ ٹارچ والا کسی بھی لمحے اسے چیک کر سکتا تھا اور پھر اندھیرے سے آنے والی گولی سے وہ اپنے آپ کو کسی صورت بھی نہ بچا سکے گی ۔ اس لئے اس نے حالات کو چیک کرنے کے لئے آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا تھا ۔ جھنڈ کے قریب پہنچ کر اس کی رفتار اور بھی زیادہ آہستہ ہو گئی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ یکلخت ایک اونچی جھاڑی کی اوٹ میں رک گئی اس نے دو آدمیوں کو آتے دیکھ لیا تھا اور پھر وہ دونوں آدمی اس جھاڑی سے تھوڑی سے فاصلے پر ہی رک گئے ۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ٹارچ تھی ۔

"کاشن کا کوئی جواب نہیں آرہا ۔ سمتھ "........ ایک آدمی نے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا تو ریگی بے اختیار چونک پڑی ۔ کیونکہ بولنے والے کا لہجہ خالصتاً ساڈانی تھا ۔

"آنا تو چاہئے "........ دوسرے نے جسے سمتھ کہا گیا تھا جواب دیتے ہوئے کہا اور ریگی اس کا لہجہ سن کر بھی حیران رہ گئی کیونکہ دوسرے کا لہجہ بھی ساڈانی ہی تھا ۔

"ٹرانسمیٹر بھی استعمال نہیں ہو سکتا ورنہ وہی کر لیتے "........ سمتھ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا لیکن اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی ۔ اچانک ٹوں ٹوں کی ہلکی ہلکی سی آوازیں جھنڈ میں سے سنائی دیں ۔

"اوہ ٹرانسمیٹر کال ۔ یہ کہاں سے آگئی "........ ان میں سے ایک نے اچھلتے ہوئے کہا اور وہ دونوں تیزی سے مڑے اور دوڑتے ہوئے واپس جھنڈ میں چلے گئے ۔

"یہ ساڈانی یہاں کہاں سے آگئے اور انہیں کس کی طرف سے اشارے کا انتظار ہے "........ ریگی نے سوچا اور پھر وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی ۔ جھنڈ کے ایک موٹے درخت کے تنے کی اوٹ سے اس نے دیکھا کہ اندر ایک جیپ موجود تھی اور وہ دونوں جیپ میں سوار ہو گئے ۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ پرنس کالنگ ۔ اوور "........ ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"یس ۔ آر اٹنڈنگ یو ۔ اوور "........ ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"آر ۔ کیا تم فوری طور پر کے کا تفصیلی نقشہ سامنے رکھ سکتے ہو "........ پرنس کی آواز سنائی دی ۔

"فوری طور پر تو نہیں البتہ دس منٹ تک ارینج کر سکتا ہوں ۔ "........ آر کی آواز سنائی دی ۔

"او کے ۔ میں دس منٹ بعد کال کروں گا لیکن کیا تمہیں شارینج فارمولے کا علم ہے ۔ تم نے بات چیت کے دوران ذکر کیا تھا واضح بات نہ ہو سکی تھی ۔ اوور "........ پرنس نے کہا ۔

"ہاں اچھی طرح ۔ اوور "........ آر کی آواز سنائی دی ۔

"او کے ۔ پھر دس منٹ بعد دوبارہ بات ہو گی اس فارمولے کے

تحت اوور اینڈ آل" ...... پرنس کی طرف سے کہا گیا اور اس کے سا
ہی خاموشی طاری ہو گئی۔
"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں نارمن" .... سمتھ کی آواز سنائی دی
بولنے والا جیپ کے اندر سے بول رہا تھا۔
"اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ شارٹی آجاتا تو شاید اسے پتہ ہوتا۔
نہیں یہ کس فارمولے کی بات کر رہے تھے۔ شاید اس آر۔ بی۔
فارمولے کا نام انہوں نے یہ رکھ لیا ہو گا"...... نارمن نے جواب
اور شارٹی کا نام سنتے ہی ریگی کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا۔ شا
اس کے گروپ کا نمبر ٹو تھا۔ اس کے پاس علیحدہ اپنا گروپ تھا لیکن
شارٹی تو ساڈان میں تھا وہ یہاں کیسے آگیا۔
"ارے وہ روشنی"........ اچانک سمتھ کی تیز آواز سنائی دی اور ا
کے ساتھ ہی وہ دونوں تیزی سے جیپ سے اترے اور اس درخت
سائیڈ سے دوڑ کر آگے بڑھتے چلے گئے جس کی اوٹ میں ریگی موجود
اور ریگی تیزی سے مڑ کر آگے بڑھی اور پھر جیپ کے قریب ہی ایک ا
جھاڑی میں اس طرح دبک گئی کہ جس وقت چاہے وہ ان لوگو
خاتمہ آسانی سے کر کے جیپ پر قبضہ کر سکتی تھی۔ پھر یقیناً پانچ
منٹ بعد ہی تین افراد کی باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دیں اور تی
آواز سنتے ہی ریگی کنفرم ہو گئی کہ یہ اس کا نمبر ٹو شارٹی ہی ہے۔
"مادام وہاں موجود نہیں ہے۔ باقی سارا گروپ لاشوں کی صو
میں وہاں موجود ہے۔ رابرٹ کی لاش بھی پڑی ہوئی ہے۔ اس کے

بھی تک وہ ٹرانسمیٹر موجود ہے جس کی مدد سے اس نے ہمیں کال
تھا"...... شارٹی اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا۔
"مادام کہاں گئی ہوں گی"......... سمتھ نے کہا۔
"اب کیا کہا جا سکتا ہے سمتھ"......... شارٹی نے کہا۔
"میں یہاں موجود ہوں شارٹی"......... اچانک ریگی نے جھاڑی کے
سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو وہ تینوں بجلی کی سی تیزی
اچھلے اور انہوں نے پلک جھپکنے میں ریوالور نکال لئے تھے۔
"م۔ م۔ مادام آپ اور یہاں"......... شارٹی کی حیرت بھری آواز
دی۔
"تم نے میری آواز تو پہچان لی ہو گی۔ تمہارے ساتھی کے پاس
موجود ہے اسے جلا کر چیک کر سکتے ہو"......... ریگی نے
کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹچ کی آواز کے ساتھ ہی ٹارچ
ہوئی اور روشنی کا دھارا ریگی کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے پڑا
لمحے بجھ گیا۔
"اوہ۔ مادام۔ ہم تو آپ کو ہی تلاش کر رہے تھے"........ شارٹی نے
آگے بڑھتے ہوئے کہا اور ریگی بھی مسکراتی ہوئی آگے بڑھ آئی۔
"یہاں۔ اتفاق ہے کہ میں یہاں آ گئی۔ پہلے میں نے تمہارے
کی طرف سے ٹارچ کی روشنی دیکھی پھر ان کی باتیں سنیں اور
آواز سن کر میں تمہیں اندھیرے کے باوجود پہچان گئی۔
تم تو ساڈان میں تھے۔ پھر یہاں اتنی جلدی کیسے پہنچ گئے"۔ ریگی

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مادام ۔ چیف نے آپ کے یہاں آنے کے بعد مجھے بھی میر
گروپ کے ساتھ یہاں بھجوا دیا تھا۔ یہاں پہنچ کر میں نے آپ سے راب
کرنا چاہا تو اچانک آپ کے ساتھی رابرٹ سے رابطہ قائم ہو گیا ۔ و
شدید زخمی حالت میں بول رہا تھا پھر اس نے ساری تفصیلات مجھے بتا
کہ کس طرح آپ نے سنوک سے میزائل حاصل کر لئے تھے پھر اچانک
حملہ ہوا اور سب مارے گئے رابرٹ البتہ شدید زخمی تھا اور ہوش م
تھا لیکن وہ چلنے پھرنے اور حرکت کرنے سے معذور تھا چونکہ آپ
ٹرانسمیٹر اس کی تحویل میں تھا اس لئے اس نے کال ریسیو کر لی تھی
اس نے ہی بتایا تھا کہ آپ وہاں نظر نہیں آ رہیں ۔ سارا محل وقو
معلوم کر کے میں فوراً یہاں پہنچا اور پھر سمتھ اور نارمن کو یہیں چھوڑ
میں پیدل آگے گیا اور اب واپس آیا ہوں " ...... شارٹی نے جو
دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ۔ جیپ
موجود ٹرانسمیٹر پر ایک بار پھر دو افراد کی آوازیں سنائی دینے لگیں
شارٹی چونک پڑا۔

" باس ۔ یہ کوئی پرنس اور ... کے درمیان گفتگو ہو رہی ہے
نجانے کس طرح ہمارے ٹرانسمیٹر نے اسے کیچ کر لیا ہے" ....
نے کہا۔

" میں نے سنی ہے پہلی کال ... سے آن ... " .... ریگی نے جل
سے جیپ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور سمتھ جلدی سے آگے بڑھ

جیپ پر سوار ہوا اور اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا ۔ دوسرے لمحے گفتگو
سنائی دینے لگی ۔

" یہ کونسی زبان ہے ۔ افریقی زبان لگتی ہے" .... شارٹی نے
حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" یہ مخصوص کوڈ ہے ۔ شارپ لنگتھ کوڈ اسے کہتے ہیں ۔ میں اسے
اچھی طرح سمجھتی ہوں اس لئے تم سب خاموش رہو تاکہ میں اس پر
پوری توجہ کر سکوں" ...... ریگی نے تیز لہجے میں کہا اور پھر ان تینوں
میں سے کوئی نہ بولا ۔ ٹرانسمیٹر پر وہ پرنس مسلسل بات کر رہا تھا اور
جیسے جیسے اس کی بات آگے بڑھ رہی تھی ریگی کے چہرے پر حیرت کے
تاثرات ابھرتے چلے آ رہے تھے ۔ کافی طویل گفتگو کے بعد جب ٹرانسمیٹر
آف ہوا تو ریگی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" کیا ہوا مادام ۔ یہ کون بول رہے تھے اور کیا بات ہوئی
ہے" .... شارٹی نے کہا۔

" کراؤن اس آدمی پرنس کے ہاتھوں مارا گیا ہے اور اس گفتگو سے تو
یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس پرنس کا تعلق بھی پاکیشیا سے ہی ہے ۔ ہو
سکتا ہے یہ وہی عمران ہو جس کا ذکر وہ ریکھا کر رہی تھی اور جس کے
بارے میں وہ پریشان تھی لیکن اس کال کے اتفاقاً سن لئے جانے کے
بعد ہم بہت بڑے خطرے سے بچ گئے ہیں " .... ریگی نے کہا۔

" کیسا خطرہ مادام " .... شارٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں تمہیں اپنے متعلق تفصیل بتاتی ہوں اس کے بعد تمہیں

اصل بات کی سمجھ آئے گی"........ ریگی نے کہا اور پھر میزائل حاصل کرنے کے بعد اپنے پر اچانک ہونے والے حملے سے لے کر ہوش میں آنے اور تہہ خانے میں موجود اپنے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پنک گروپ کی موجودگی ۔ پاور ایجنسی کی ریکھا کے بارے میں تفصیلات بتانے کے بعد اس نے وہاں سے نکلنے اور پھر یہاں تک پہنچنے تک پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ مادام ۔ آپ نے واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے کہ آپ نے مشن بھی مکمل کر لیا اور صحیح سلامت بھی نکل آنے میں کامیاب ہو گئیں"........ شارٹی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ اب تک تو میں بھی یہی سمجھ رہی تھی لیکن اب اس پرنس کی اس کوڈ گفتگو کے بعد جو صورتحال سامنے آئی ہے وہ قطعی مختلف ہے"...... ریگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سنی جانے والی کوڈ گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کے بعد پاکیشیا کے یہ دونوں گروپ بھی ریکھا کی قید سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور یہ پرنس اب شہر میں آپ کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن اس میں تشویش کی کیا بات ہے ۔ کرتا رہے تلاش ۔ اب آپ ہمارے ساتھ رہیں ۔ ہمارے متعلق تو کوئی بھی کچھ نہیں جانتا"........ شارٹی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ دو باتیں غور طلب ہیں ۔ ایک تو یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ

سروس اور پنک فورس کا گروپ بھی اسی سمت فرار ہوا ہے جس سمت سے میں فیلڈ گاؤں سے نکل کر یہاں تک پہنچی ہوں ۔ پھر لامحالہ وہ میرے پیچھے چلتے ہوئے یہاں تک پہنچیں گے ۔ دوسری بات یہ کہ انہیں معلوم ہے کہ میرے پاس اصل میزائل ہیں اس لئے صبح ہوتے ہی اس رافٹ کے آدمی مجھے تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ کاکانہ سے باہر نکلنے والے تمام راستوں کی بھی نگرانی کر سکتے ہیں ۔ پھر یہ دونوں گروپ بھی شہر پہنچ کر مجھے ہی تلاش کرنا شروع کر دیں گے ۔ پھر وہ پرنس بھی شہر پہنچ جائے گا ۔ یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے ۔ ظاہر ہے جب اس قدر لوگ اور وہ بھی انتہائی تربیت یافتہ ہوں تلاش شروع کریں گے تو کسی نہ کسی کو بہرحال کوئی نہ کوئی کلیو مل ہی جائے گا"...... ریگی نے کہا۔

"تو پھر آپ کیا چاہتی ہیں"...... شارٹی نے کہا۔

"یہاں سے شہر کتنی دور ہے"...... ریگی نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"یہاں سے قریب ہی ہے ۔ سو کلو میٹر کا فاصلہ ہو گا"...... شارٹی نے جواب دیا۔

"میں چاہتی ہوں کہ کسی نہ کسی طرح صبح ہونے سے پہلے ان میزائلوں سمیت کاکانہ سے باہر نکل جاؤں ۔ پھر یہ سب لازماً ناکام رہیں گے"...... چند لمحوں خاموش رہنے کے بعد ریگی نے کہا۔

"ایسا ہو سکتا ہے مادام ۔ یہاں ایک ہیلی کاپٹر سروس موجود ہے ۔ میں ٹرانسمیٹر پر اپنے آدمی جیکب کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ فوری طور پر ایک

ہیلی کاپٹر بک کرے۔ ہم سیدھے اس ہیلی کاپٹر کمپنی کے اڈے پر پہنچیں
گے اور وہاں سے آپ کو اس ہیلی کاپٹر پر بٹھا دیں اور آپ کسی بھی قریبی
جزیرے پر پہنچ سکتی ہیں جہاں سے آپ آسانی سے نکل جائیں گی جبکہ ہم
اطمینان سے واپس جا سکتے ہیں"...... شارنی نے کہا۔

"نہیں۔ ٹرانسمیٹر مت استعمال کرو۔ اگر ان کی کال ہمارا ٹرانسمیٹر
کیچ کر سکتا ہے تو ہماری کال ان کا ٹرانسمیٹر بھی کیچ کر سکتا ہے۔ ہمیں
ویسے ہی جیپ پر چلنا ہوگا"...... ریگی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ جیسے آپ کا حکم ہو"...... شارنی نے کہا اور
پھر وہ تینوں ہی جیپ میں سوار ہوئے شارنی خود ڈرائیونگ سیٹ پر
بیٹھا تھا جبکہ ریگی اس کی سائیڈ سیٹ پر اور سمتھ اور نارمن عقبی
سیٹوں پر بیٹھ گئے۔

"جس قدر اسے تیزی سے چلا سکتے ہو چلاؤ"...... ریگی نے کہا اور
شارنی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پنک فورس سب خاصی تیز رفتاری سے
جنگل میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک مائرہ کی کلائی میں
بندھی ہوئی گھڑی سے کلائی میں ضربیں لگنا شروع ہو گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ ٹرانسمیٹر کال۔ ٹرانسمیٹر کال"...... مائرہ نے یکلخت
چیخنا شروع کر دیا اور وہ سب حیرت سے اچھل پڑے۔

"ٹرانسمیٹر کال۔ تو تمہارے پاس ٹرانسمیٹر ہے"...... جولیا نے
حیران ہو کر مائرہ سے پوچھا۔

"ٹرانسمیٹر نہیں ہے۔ ٹرانسمیٹر کیچر ہے۔ میں نے اسے ویسے ہی
لاشعوری طور پر آن کر دیا تھا۔ اس میں سے کال آ رہی ہے"...... مائرہ
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور جلدی سے اس نے گھڑی کے ونڈ
بٹن کو اور زیادہ کھینچ لیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اوور"...... اچانک گھڑی میں سے

ایک مردانہ آواز سنائی دی اور جولیا سمیت اس کے سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ۔ یہ تو عمران کی آواز ہے۔ وہ آواز بدل کر بات کر رہا ہے۔ لیکن یہ لہجہ اور آواز وہی بناتا ہے"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں یہ وہی ہے"...... صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"یس۔ آر۔ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... واچ ٹرانسمیٹر سے ایک اور آواز سنائی دی اور پھر ان دونوں کے درمیان گفتگو ہونے لگی جس کا اختتام اس بات پر ہوا کہ اب دس منٹ بعد کال کی جائے گی۔

"یہ کوڈ بھی عمران ہی استعمال کرتا ہے شارپج تھنگ والا۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران بھی یہاں موجود ہے"...... صفدر نے کہا۔

"وہ شیطان ہے اور شیطان کی طرح وہ ہر جگہ موجود ہوتا ہے"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ عمران سیکرٹ سروس کا ممبر ہے"...... صالحہ نے پوچھا۔

"نہیں۔ ممبر تو نہیں۔ لیکن ٹیم کا لیڈر یہی بنتا ہے۔ اس بار یہ علیحدہ رہا ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مس مائرہ۔ کیا آپ کا یہ کال کیچر بتا سکتا ہے کہ کال کہاں سے کی جا رہی ہے اور کہاں وصول کی جا رہی ہے"...... صفدر نے مائرہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی نہیں۔ ایسا کوئی سسٹم اس میں نہیں ہے۔ لیکن اس کی رینج خاصی کم ہے۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ کال کہیں قریب سے ہی

کی جا رہی ہے۔ ارے ایک منٹ۔ اوہ۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا"...... مائرہ نے بات کرتے ہوئے چونک کر کہا اور پھر جلدی سے اس نے ونڈ بٹن کو مزید کھینچ کر مخصوص انداز میں گھمایا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا ہوا"...... سب نے مل کر پوچھا۔

"میں نے تو یہ کوشش کی تھی کہ کال کرنے والے کی سمت معلوم کر سکوں لیکن اس کال کیچر نے تو نیا انکشاف کر دیا ہے"...... مائرہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسا انکشاف"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس میں انڈیکیشن آ رہی ہے کہ کال کو یہاں قریب سے ہی کسی اور ٹرانسمیٹر نے بھی کیچ کیا ہے۔ زیرو فریکونسی پر"...... مائرہ نے کہا۔

"زیرو فریکونسی پر کسی اور ٹرانسمیٹر نے اور وہ بھی قریب سے"۔ سب نے حیران ہو کر کہا اور مائرہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ۔ پھر یہ یقیناً ریکھا کا ٹرانسمیٹر ہو گا"...... اس بار صالحہ نے کہا

"نہیں صالحہ۔ جو سمت نظر آ رہی ہے وہ فیلڈ گاؤں کی طرف کی نہیں ہے۔ یہ کوئی اور ٹرانسمیٹر ہے"...... مائرہ نے جواب دیا۔

"اس کیچ کرنے والے ٹرانسمیٹر کی لوکیشن تو تم معلوم کر سکتی ہو۔ خیال ہے کہ تم نے خود ہی بتایا تھا کہ ایسا سسٹم اس کال کیچر میں ہے"...... اس بار فائزہ نے کہا۔

"ہاں۔ اگر اس بار بھی اس نے زیرو فریکونسی پر اسے کیچ کیا تو نہ

صرف کولیشن بلکہ اگر انہوں نے اس کیچ کرنے والے ٹرانسمیٹر کو زیرو فریکونسی پر ہی رکھا تو وہاں ہونے والی بات چیت بھی اس کال کیچر سے کیچ کی جا سکتی ہے" .... مائرہ نے کہا۔

"کمال ہے۔ یہ کوئی نئی ساخت کا کال کیچر ہے" .... اس بار خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ میں نے یونائیٹڈ کارمن کی ایک خفیہ لیبارٹری سے اڑایا تھا۔ وہاں ابھی اس پر مزید ریسرچ ہو رہی تھی" .... مائرہ نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب وہ سب دس منٹ گزرنے کے انتظار میں تھے اور پھر واقعی دس منٹ بعد ایک بار پھر کال کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

"دوسرا ٹرانسمیٹر زیرو فریکونسی پر کیچ کر رہا ہے۔ اب جب کال آف ہو جائے تب بھی آپ میں سے کسی نے نہیں بولنا۔ ورنہ ہماری گفتگو بھی وہاں زیرو فریکونسی پر ایڈجسٹ اسی ٹرانسمیٹر پر سنی جا سکے گی"۔ مائرہ نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی شارٹج لنگتھ کوڈ میں گفتگو ہو رہی ہے"۔ صفدر نے گفتگو کا آغاز ہوتے ہی کہا۔

"ہاں۔ میں سمجھ رہی ہوں" .... جولیا نے کہا اور سب سیکرٹ سروس والوں نے اس کے ساتھ ہی اس انداز میں سر ہلا دیئے کہ صالحہ اور اس کی ساتھی لڑکیاں سمجھ گئیں کہ نہ صرف جولیا بلکہ اس کے دوسرے ساتھی بھی یہ کوڈ سمجھتے ہیں۔ گفتگو خاصی طویل تھی۔ لیکن

صالحہ یہ دیکھ کر حیران ہو رہی تھی کہ جیسے جیسے گفتگو آگے بڑھتی جا رہی تھی جولیا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں کے رنگ بھی ساتھ ساتھ بدلتے جا رہے تھے۔ پھر کال اوور اینڈ آل کے الفاظ کے ساتھ ہی ختم ہو گئی۔

"تو یہ بات ہے" .... ایک نسوانی آواز اچانک سنائی دی۔ بولنے والی کا انداز ایسا تھا کہ جیسے اس نے بات کرتے کرتے بے اختیار طویل سانس لیا ہو اور وہ سب یہ آواز سن کر بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ یہ ریگی کی آواز تھی جسے وہ سب پہچانتے تھے۔ وہی ریگی جو انہیں بے ہوش کر کے خود میزائلوں سمیت نکل گئی تھی۔

"کیا ہوا مادام۔ یہ کون بول رہے تھے اور کیا بات ہوئی ہے"۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی اور پھر ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سنائی دیتی رہی۔ آخر کار جیپ سٹارٹ ہونے اور چلنے کی آواز سنائی دی جو آہستہ آہستہ ڈوبتی چلی گئی۔ اسکے ساتھ ہی مائرہ نے ونڈ بٹن آف کر دیا۔

"یہ عمران کیا بات کر رہا تھا۔ اتنی طویل گفتگو" .... صالحہ نے کہا۔

"ہمیں پہلے اس ریگی کو روکنا ہے۔ کیا ہمیں لوکیشن بتا سکتی ہو مائرہ"۔ صفدر نے کہا اور مائرہ نے لوکیشن بتانی شروع کر دی۔

"اوہ۔ آؤ۔ اب ہمیں دوڑنا پڑے گا۔ ہم اس ریگی کو شہر میں داخل ہونے سے پہلے روک سکتے ہیں ورنہ وہ شہر میں داخل ہو گئی تو ہیلی کاپٹر

سے میزائلوں سمیت نکل جائے گی"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب بے اختیار دوڑنے لگے۔ دوڑتے دوڑتے جولیا نے مختصر طور پر عمران کی گفتگو بھی صالحہ کو بتا دی۔

"تو اصل کراؤن ختم ہو گیا ہے اور عمران ہی کراؤن بن کر آ رہا تھا"۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"وہ لوگ تو جیپ میں سوار ہیں اور خاصی تیز رفتاری سے اسے چلائیں گے۔ ہم انہیں کیسے کور کر سکتے ہیں"...... اس بار تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ جیپ وہ جھاڑیوں کے پیچھے"...... یکلخت صفدر نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اشارہ بھی کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ سب تیزی سے مڑ کر ان جھاڑیوں کی طرف بڑھ گئے جن کے پیچھے سے جیپ کا صرف ایک حصہ نظر آ رہا تھا۔

"اوہ۔ یہ تو اسی شکاری ہرمن کی جیپ لگتی ہے۔ اس میں خون کے دھبے بھی ہیں"...... خاور نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے لیمپ کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس میں ریگی سوار تھی وہ اسے چھوڑ کر گئی ہے تو پھر یہ یقیناً ناکارہ ہو چکی ہو گی یا اس میں پیٹرول ختم ہو گیا ہو گا"۔ جولیا نے کہا۔ اسی لمحے تنویر اچھل کر جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا چابیاں اگنیشن میں موجود تھیں اس نے انجن سٹارٹ کرنے کی

کوشش کی لیکن انجن صرف گھوں گھوں کر کے خاموش ہو گیا۔

"اس کا پیٹرول ختم ہو گیا ہے۔ دیکھ نہیں رہے ڈائل کیا بتا رہا ہے"...... خاور نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن انجن کی مخصوص آواز تو بتا رہی ہے کہ کچھ نہ کچھ پٹرول اس میں آ رہا ہے۔ لیکن مسلسل سپلائی نہیں آ رہی۔ لیکن ڈائل جو کچھ بتا رہا ہے اس کے مطابق تو اس کے پٹرول ٹینک میں قطرہ بھی موجود نہیں ہونا چاہئے"...... تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں دیکھتا ہوں۔ شاید پیٹرول لائن میں کوئی رکاوٹ آ گئی ہو"...... خاور نے جلدی سے مڑتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بونٹ اٹھایا اور لیمپ کی روشنی سی چیکنگ شروع کر دی۔

"ہاں کچرا آ گیا ہے اور نہ صرف کچرا آ گیا ہے بلکہ جھٹکا لگنے سے پٹرول ڈائل کی تار بھی اکھڑ گئی ہے"...... خاور نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس نے پائپ علیحدہ کر کے اس سے منہ لگایا اور پیٹرول کھینچ کھینچ کر باہر پھینکنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب پیٹرول کی سپلائی مسلسل ہو گئی تو اس نے پائپ کو دوبارہ جوڑ دیا اور پائپ جڑتے ہی انجن بھی سٹارٹ ہو گیا۔ خاور نے پیٹرول ڈائل کی تار بھی ایڈجسٹ کر دی۔

"پیٹرول تو کافی ہے"...... تنویر نے جواب دیا کیونکہ تار ایڈجسٹ ہونے سے اب ڈائل نے ٹینک میں پیٹرول کی مقدار بتانی شروع کر دی تھی۔

"لیکن اتنے سارے افراد ایک جیپ میں کیسے سوار ہو سکیں

گے" ...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں ۔آدمی تو کافی زیادہ ہیں۔پانچ آپ ہیں اور پانچ ہی ہم ہیں۔ دس افراد بہرحال اب کسی نہ کسی طرح ایڈجسٹ تو ہونا ہی ہوگا" ...... صفدر نے کہا۔اس کے بعد تنویر تو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا رہا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل اس کے ساتھ ہی تنگ ہو کر ایڈجسٹ ہوگئے جبکہ خاور دروازے کی سائیڈ میں پائیدان پر کھڑا ہو گیا اور جولیا اور پنک فورس کی پانچوں لڑکیاں عقبی سیٹوں پر سمٹ کر اکٹھی بیٹھ گئیں اور تنویر نے ایک جھٹکے سے جیپ آگے بڑھا دی۔

"تنویر۔پوری رفتار سے جیپ کو دوڑاؤ۔جیسے جیسے میں راستہ بتاؤں تم اسے میری ہدایت کے مطابق ہی چلاتے رہو۔مجھے یقین ہے کہ میں اس ریگی کی جیپ کو کور کر لوں گا" ...... صفدر نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جیپ ہچکولے کھاتی اور اونچے نیچے راستوں پر مسلسل دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔تقریباً ایک گھنٹے کے مسلسل اور تیز سفر کے بعد صفدر نے جیپ روکنے کے لئے کہا اور تنویر نے جیپ روک لی۔

"خاور کسی اونچے درخت پر چڑھ کر دائیں طرف چیک کرو۔ہو سکتا ہے ریگی کی جیپ یا اس کی روشنیاں تمہیں نظر آ جائیں"۔صفدر نے خاور سے کہا اور خاور اچھل کر پائیدان سے نیچے اترا اور تیزی سے ایک قریبی درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

"ہم بھی جسم سیدھے کر لیں ورنہ شہر پہنچتے پہنچتے تو ہم سب مستقل

طور پر کبڑیاں ہو جائیں گی" ...... صالحہ نے کہا اور ساری لڑکیاں بے اختیار ہنس پڑیں پھر وہ سب ایک ایک کر کے جیپ سے باہر نکل آئیں تھوڑی دیر بعد خاور تیزی سے نیچے اتر آیا۔

"جیپ آ رہی ہے۔وہ دائیں طرف سے نہیں بلکہ بائیں طرف سے آ رہی ہے اور اس کی رفتار بھی خاصی تیز ہے۔اس کی ہیڈ لائٹس بجھی ہوئی ہیں لیکن میں نے اس کا ہیولا چیک کر لیا ہے"۔خاور نے کہا۔

"او کے۔ہتھیار لے کر تیزی سے پھیل جاؤ۔اب ہم نے جیپ کو ہٹ کرنا ہے۔اس بار ریگی یا اس کا کوئی ساتھی بچ کر نہ جائے۔سب کو بھون ڈالو" ...... جولیا نے کہا اور پھر صالحہ اپنی ساتھی لڑکیوں کو لے کر تیزی سے ایک طرف کو دوڑتی ہوئی اونچی جھاڑیوں کی اوٹ میں غائب ہو گئی جبکہ جولیا اور اس کے ساتھی دوسری طرف بکھر کر جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ان کے پاس مشین گنیں موجود تھیں ان میں سے ایک مشین گن صالحہ نے لے لی تھی جبکہ باقی تین مشین گنیں جولیا اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں تھیں البتہ خاور خالی ہاتھ تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں خاموشی میں جیپ کے انجن کی آواز دھیک آتی سنائی دینے لگی اور وہ سب چوکنا ہو کر بیٹھ گئے۔

ریگی کی جیپ خاصی تیز رفتاری سے شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی کہ اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا نارمن چونک پڑا۔ اس کی نظریں بائیں طرف دور اندھیرے میں اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے اسے اندھیرے میں کوئی خاص چیز نظر آ گئی ہو۔

"کیا ہوا"...... ساتھ بیٹھے ہوئے سمتھ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے کوئی سایہ سا تیزی سے دور درختوں کے درمیان سے گزرا ہو"...... نارمن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا ہوا"...... فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی ریگی نے چونک کر پیچھے مڑتے ہوئے پوچھا۔

"مادام۔ مجھے ایسا محسوس ہوا ہے جیسے کوئی بڑی سی چیز سامنے دو درختوں کے درمیان سے تیزی سے گزری ہو لیکن پھر وہ نظر نہیں

آئی"...... نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی جانور ہو گا"...... ریگی نے کہا۔

"نہیں مادام۔ وہ جانور سے بڑی اور ڈبہ نما چیز تھی"...... نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈبہ نما چیز۔ کیا مطلب۔ یہ کون سی چیز ہو سکتی ہے"۔ ریگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ اندھیرا اور جنگل جب یہ دونوں چیزیں مل جائیں تو پھر ایسے سائے اکثر نظر آنے لگ جاتے ہیں"...... شارٹی نے ہنستے ہوئے کہا اور مادام ریگی بھی اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑی۔

"باس۔ یہ میرا وہم نہیں تھا۔ آپ جانتے تو ہیں کہ میری آنکھوں میں قدرتی طور پر دور بین فٹ ہے"...... نارمن نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دور بین فٹ ہے۔ کیا مطلب"...... ریگی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ ہم اسے ایسا کہہ کر چھیڑتے ہیں مادام۔ ویسے حقیقت یہی ہے کہ نارمن کی آنکھوں میں اتنی دور تک دیکھنے کی قدرتی صلاحیت موجود ہے کہ جتنے فاصلے تک صرف دور بین سے ہی دیکھا جا سکتا ہے"۔ نارمن ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ معاملہ مذاق نہیں ہے۔ نارمن کیا تم لگا سکتے ہو کہ یہ کیا چیز تھی جس کی تم نے جھلک دیکھی

تھی"........ ریگی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں مسلسل اسی پوائنٹ پر سوچ رہا ہوں۔ میرا خیال ہے مادام کہ وہ کوئی بڑی سی جیپ تھی جیسے شکاری جیپ ہوتی ہے اور اس کی رفتار خاصی تیز تھی"........ نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکاری جیپ۔ اوہ۔ اوہ۔ کہیں یہ عمران کی جیپ نہ ہو"۔ ریگی نے سیٹ پر بیٹھے بیٹھے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ممکن ہے مادام۔ اگر آپ کہیں تو اسے چیک کیا جا سکتا ہے"........ شارٹی نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیسے چیک کرو گے"........ ریگی نے شارٹی کی بات پر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس سپیشل نائٹ ٹیلی سکوپ موجود ہے۔ کسی اونچے درخت کی چوٹی پر چڑھ کر چیکنگ کی جا سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ نظر آ جائے۔ اگر ایسا ہو جائے تو کم از کم کنفرمیشن تو ہو جائے گی"۔ شارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ جیپ روک دو اور چیکنگ کر لو۔ میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتی"........ ریگی نے کہا اور شارٹی نے جیپ روک دی۔

"نارمن۔ عقبی سیٹ کے نیچے سامان میں سے نائٹ ٹیلی سکوپ نکالو اور کسی اونچے درخت پر چڑھ کر چاروں طرف خوب اچھی طرح چیکنگ کرو۔ تمہاری دور کی نظر ویسے بھی بہت تیز ہے۔ نائٹ ٹیلی

سکوپ کے ساتھ مل جانے سے تو اور بھی تیز ہو جائے گی"........ شارٹی نے جیپ روکتے ہوئے کہا۔

"یس باس"........ نارمن نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک خصوصی ساخت کی نائٹ ٹیلی سکوپ اٹھائے جیپ سے نیچے اترا اور اندھیرے میں غائب ہو گیا پھر اس کی واپسی تقریباً بیس منٹ بعد ہوئی

"باس۔ باس۔ واقعی ایک جیپ موجود ہے۔ سیاہ ہیڈ والی شکاری جیپ یہاں سے تقریباً چار کلو میٹرز دور موجود ہے اور باس اس جیپ کے باہر کئی انسانی سائے بھی موجود ہیں۔ جیپ رکی ہوئی ہے"۔ نارمن نے واپس آتے ہوئے کہا۔

"چار کلو میٹرز دور۔ یہ تو خاصا فاصلہ ہے۔ انسانی سائے کتنی تعداد میں ہیں۔ مرد ہیں یا عورتیں"........ ریگی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مادام۔ میرا خیال ہے کہ وہ سب عورتیں ہی ہیں"........ نارمن نے جواب دیا تو ریگی بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گئی ہوں۔ یہ پنک فورس ہو گی اور بلیک والی شکاری جیپ تو اس شکاری ہرمن کی تھی جو میں نے راستے میں پٹرول ختم ہو جانے پر چھوڑ دی تھی لیکن پھر بغیر پیٹرول کے وہ کیسے چلی"........ ریگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے مادام۔ کوئی ٹکنیکل خرابی ہو گئی ہو۔ بہرحال جو بھی ہو اب ان سے بچ کر نکلنا ہو گا"........ شارٹی نے کہا۔

"لیکن اگر ہم انہیں چیک کر سکتے ہیں تو یقیناً انہوں نے بھی ہمیں

جیک کر لیا ہو گا اور شاید اسی لئے وہ رک گئے ہوں اور سنو شارٹی ۔ یہ
لوگ بہرحال سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور شہری آبادی بھی یہاں سے ابھی
کافی دور ہے اس لئے ان کا خاتمہ ضروری ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان کی
تعداد کافی ہے ۔ پانچ ارکان ایک گروپ کے ہیں اور پانچ دوسرے
گروپ کے"...... ریگی نے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا مادام ۔ ہماری جیپ میں انتہائی جدید اور خوفناک
اسلحہ موجود ہے ۔ ان کی تعداد چاہے پچاس بھی کیوں نہ ہو ان کا خاتمہ
آسانی سے کیا جا سکتا ہے"...... شارٹی نے کہا۔

"لیکن وہ عام لوگ نہیں ہیں ۔ ایسا نہ ہو کہ الٹا ہم ہی پھنس
جائیں"...... ریگی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے اگر آپ اس کو اوکے کر
دیں تو"...... شارٹی نے کہا۔

"کیسی تجویز"...... ریگی نے پوچھا۔

"مادام ۔ ہم بلاسٹر کو اوکے کر کے جیپ کو سیدھا ان کی طرف لے
جاتے ہیں جیسے ہی وہ لوگ بلاسٹر کی رینج میں آئیں گے ہم بلاسٹر فائر کر
دیں گے اور ان لوگوں کے جیپ سمیت پرخچے اڑ جائیں گے"...... شارٹی
نے کہا۔

"کیسی احمقوں جیسی باتیں کر رہے ہو ۔ اگر وہ لوگ جیپ
نکل کر ادھر ادھر پوزیشن لے چکے ہوں تو پھر ۔ ایسا کرو تم اور
اسلحہ لے کر یہاں سے بائیں ہاتھ پر بڑھتے ہوئے آگے جاؤ گے جبکہ

اکیلی دائیں ہاتھ پر آگے بڑھوں گی جبکہ نارمن بلاسٹر لے کر جیپ
سمیت ان کی طرف براہ راست آگے بڑھے گا اور قریب پہنچ کر ان پر
بلاسٹر فائر کر دے گا اور خود چلتی ہوئی جیپ سے چھلانگ لگا کر جھاڑیوں
کی اوٹ میں چھپ جائے گا اس طرح اور کچھ نہیں تو ان کی جیپ تباہ ہو
جائے گی اور اس کے ساتھ ہی اگر وہ چھپے ہوئے ہوں گے تو بلاسٹر فائر
ہوتے ہی خود بخود باہر آ جائیں گے اور ہم عقب سے ان پر فائر کھول کر
ان کا خاتمہ کر دیں گے"...... ریگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ۔ جیسا آپ کہیں"...... شارٹی نے کہا اور پھر
جیپ کی عقبی سیٹ کے نیچے موجود صندوق میں سے انہوں نے اسلحہ
نکالا اور جیپ سے اتر آئے جبکہ نارمن بلاسٹر اور دوسرا اسلحہ لے کر
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"تم نے ہمارے جانے کے تقریباً دس منٹ بعد جیپ کو چلانا ہے
اور نارمل رفتار سے آگے بڑھنا ہے ۔ ان کی جگہ کا تمہیں ہم سے زیادہ
علم ہے"...... ریگی نے نارمن سے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام ۔ میں ان لوگوں کا انتہائی دلچسپ انداز
میں شکار کھیلوں گا"...... نارمن نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا
اور پھر ریگی دائیں طرف مڑ کر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی جبکہ شارٹی
سمت بائیں طرف کو دوڑتے ہوئے آگے بڑھ گئے اور نارمن اب
جیپ میں اکیلا رہ گیا تھا ۔ پھر دس منٹ سے بھی دو چار منٹ بعد اس
نے جیپ کو سٹارٹ کیا اور اسے چلاتا ہوا آگے بڑھنے لگا ۔ رفتار نارمل

ہی رکھی تھی اور پھر اسے دور سے جھاڑیوں کے درمیان کھڑی وہ سیاہ ہیڈ والی جیپ نظر آنے لگ گئی۔ اس نے سائیڈ سیٹ پر رکھا ہوا بلاسٹر اٹھا کر ایک ہاتھ میں پکڑ لیا۔ مشین گن اس نے پہلے ہی کاندھے سے لٹکائی ہوئی تھی۔ جیپ آہستہ آہستہ قریب آتی جا رہی تھی۔ اردگرد چونکہ دور تک جھاڑیاں تھیں گھنے درخت نہ تھے اس لئے اردگرد کا سارا منظر اسے بخوبی نظر آ رہا تھا۔ جیپ دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی لیکن اب جیپ کے قریب کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے جیپ خراب ہو گئی ہو اور اسے یہاں ویرانے میں چھوڑ دیا گیا ہو۔ اچانک اسے دائیں ہاتھ پر کسی حرکت کا احساس ہوا تو اس نے پہلے ادھر بلاسٹر فائر کیا اور پھر فوراً ہی دوسرا فائر جیپ کی طرف رخ کر کے کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے چلتی ہوئی جیپ سے باہر نیچے چھلانگ لگا دی اور جھاڑیوں میں رول ہوتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ بلاسٹر کیپسولوں کی وجہ سے یکے بعد دیگرے دو خوفناک دھماکے ہوئے اور ایک لمحے کے لئے ہر طرف تیز روشنی سی پھیل گئی تھی لیکن صرف ایک لمحے کے لئے اور اس کے بعد اندھیرا پہلے سے بھی زیادہ گہرا ہو گیا تھا۔ جھاڑیوں میں رول ہوتا ہوا اس کا جسم جیسے ہی ساکت ہوا وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے اس نے دونوں اطراف سے میزائل گنوں کی تیز فائرنگ سنی اور وہ سمجھ گیا کہ مادام ریگی اور شارٹی نے ان پر فائر کھول دیا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ میزائل گنوں کی بلاسٹنگ قوت کس قدر ہے۔ اسے معلوم تھا کہ پلک جھپکنے میں یہاں جس قدر جھاڑیاں ہیں وہ

سب دھڑا دھڑ جلنے لگ جائیں گی۔ اس لئے وہ تیزی سے اٹھا اور اس آگ سے بچنے کے لئے ایک طرف دوڑنے لگا لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں بیک وقت کئی گرم سلاخیں اتر گئی ہوں۔ اب مشین گنوں کی آوازیں بھی میزائل گنوں کے ساتھ ہی سنائی دینے لگی تھیں۔ نارمن کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور بے اختیار اس کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر اوندھے منہ جھاڑیوں میں گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریکی تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔

ٹائیگر جیپ دوڑاتا شہر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ ٹاگرہ سائیڈ پر۔ عمران چونکہ خاموش تھا اس لئے ٹائیگر بھی خاموشی سے جیپ چلائے جا رہا تھا پھر اچانک وہ سب ہی بیک وقت اچھل پڑے جب دائیں طرف کافی دور سے انہیں بلاسٹرز اور میزائل گنوں کے دھماکوں کی آوازیں مسلسل سنائی دینے لگیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ فائرنگ۔ اوہ۔ ادھر کوئی لمبی گڑبڑ ہو رہی ہے۔ جیپ موڑو"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے تیزی سے جیپ کو موڑا اور اس طرف پوری رفتار سے بھگانا شروع کر دیا جدھر سے آوازیں اب بھی سنائی دے رہی تھیں۔ میزائل گنوں کے ساتھ ساتھ اب مشین گنوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے متحارب پارٹیاں آپس میں پوری قوت سے ٹکرا گئی ہوں۔ پھر آہستہ آہستہ آوازیں سنائی دینا ختم ہو گئیں۔ ٹائیگر پوری رفتار سے جیپ

دوڑاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران نے جیپ کی عقبی سیٹ اٹھائی اور اس میں سے دو طاقتور ٹارچیں اٹھا کر اس نے خانہ بند کر دیا۔ ایک ٹارچ اس نے اپنے ہاتھ میں رکھی اور دوسری اس نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹاگرہ کی طرف بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے گاڑھا دھواں اٹھتا دکھائی دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جھاڑیوں میں شاید آگ لگی ہے"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے کچھ آگے جا کر جیپ روک دی کیونکہ اس کے بعد ہر طرف دھواں ہی دھواں پھیلا ہوا تھا۔ جیپ رکتے ہی وہ تینوں نیچے اترے اور عمران کے اشارے پر ٹائیگر اور ٹاگرہ ایک طرف جبکہ عمران دوسری طرف سے آگے بڑھنے لگا۔ عمران نے ٹارچ روشن کر لی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران بے اختیار اچھل پڑا جب اس نے جھاڑیوں میں تین عورتوں کی کٹی پھٹی لاشیں پڑی ہوئی دیکھیں۔ یہ تینوں نوجوان لڑکیاں تھے۔ ان کے جسموں کے پرخچے اڑ گئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو پاکیشیائی لڑکیاں ہیں۔ اوہ۔ یہ پنک فورس کی ہوں گی"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھا۔ کچھ فاصلے پر ایک اور لڑکی کی لاش بھی اسی حالت میں پڑی ہوئی تھی یہ بھی پاکیشیائی لڑکی تھی۔ ابھی عمران ٹارچ کی روشنی میں اسے چیک کر رہا تھا کہ اس نے دائیں ہاتھ پر کسی کے کراہنے کی آواز سنی اور وہ بجلی کی سی تیزی سے ادھر کو مڑ گیا۔ کراہ دوسری بار سنائی دی اور دوسرے لمحے عمران بے اختیار اچھل پڑا جب اس نے ایک لڑکی کو

اوندھے منہ پڑے ہوئے دیکھا جبکہ ایک اور لڑکی اس کے اوپر اس طرح گری ہوئی تھی جیسے اس کا تحفظ کر رہی ہو۔ وہ دونوں شدید زخمی تھیں۔ عمران نے قریب جا کر جیسے ہی ٹارچ کی روشنی میں انہیں چیک کیا اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔ نیچے والی لڑکی جولیا تھی اس کی دونوں سائیڈوں سے خون ابھی تک رس رہا تھا جبکہ اس کے اوپر بھی ایک پاکیشیائی لڑکی تھی۔ جس کی پشت اور گردن سے ذرا نیچے گولیاں لگی تھیں۔ کراہنے کی آواز جولیا کی تھی۔ عمران نے ٹارچ ایک طرف رکھی اور آہستہ سے جولیا کے اوپر پڑی ہوئی لڑکی کو اٹھا کر اسی طرح اوندھے منہ ایک طرف لٹا دیا پھر اس نے جولیا کو سیدھا کیا۔

"باس۔ باس۔ سیکرٹ سروس کے لوگ وہاں شدید زخمی پڑے ہوئے ہیں۔ صفدر۔ تنویر۔ کیپٹن شکیل اور خاور چاروں شدید زخمی ہیں اور مرنے کے قریب ہیں یا پھر مر چکے ہیں"...... اسی لمحے ٹائیگر نے دوڑ کر قریب آتے ہوئے چیخ کر کہا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے اپنے جسم میں سینکڑوں گولیاں بیک وقت اتار دی ہوں۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو مس جولیا ہے۔ یہ بھی"...... ٹائیگر نے یکلخت کہا اور عمران جیسے ہوش میں آگیا۔

"ٹائیگر۔ جیپ کے سامان والے حصے میں ایک میڈیکل باکس موجود ہے اور پانی کی بوتلیں بھی۔ تم وہ اٹھا کر وہاں لے چلو جہاں سیکرٹ سروس کے ارکان پڑے ہیں اور ٹاگرہ کہاں ہے اسے میرے

پاس بھیج دو"...... عمران نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے چیخ چیخ کر ٹاگرہ کو بلانا شروع کر دیا اور خود دوڑتا ہوا جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا ہوا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم سے کسی نے قوت اور توانائی کو اچانک کھینچ کر غائب کر دیا ہو۔

"یس سر۔ یس سر"...... چند لمحوں بعد ٹاگرہ کی آواز سنائی دی وہ دوڑتا ہوا عمران کی طرف آ رہا تھا۔

"ٹاگرہ۔ اس لڑکی کو اسی طرح کاندھے پر لاد کر ادھر لے چلو جہاں سیکرٹ سروس کے ارکان پڑے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... ٹاگرہ نے کہا اور پھر عمران نے جھک کر دوسری پاکیشیائی لڑکی کو جو جولیا کے اوپر پڑی تھی ٹاگرہ کے ساتھ مل کر اٹھایا اور پھر اسے ٹاگرہ کے کاندھے پر اس طرح لاد دیا کہ اس کی پشت اوپر کی طرف ہی رہے۔

"احتیاط سے لے کر جانا۔ جھٹکے نہ لگیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے خود جھک کر جولیا کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور ٹاگرہ کے پیچھے چلنے لگا۔ وہ واقعی اس وقت اس طرح حرکت کر رہا تھا کہ جیسے روبوٹ حرکت کرتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اس کے اپنے ارادے کو اس ساری کارروائی میں سرے سے کوئی دخل ہی نہ ہو۔ پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ جب دوسری طرف پہنچا تو ٹائیگر وہاں پہلے سے ہی موجود تھا۔ اس نے عمران کے کاندھے سے جولیا کو اتار کر نیچے لٹایا اور پھر وہ

ٹاگرہ کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران تیزی سے صفدر اور کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا جو اکٹھے ہی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے جبکہ خاور ان سے ذرا فاصلے پر تھا اور تنویر ان سے کچھ فاصلے پر ایک اونچی جھاڑی کے اندر اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔ عمران نے صفدر، کیپٹن شکیل، خاور اور پھر تنویر کو چیک کیا وہ سب شدید زخمی تھے لیکن بہرحال زندہ تھے عمران نے ٹائیگر کی مدد سے ان سب کو ایک جگہ اکٹھا کیا اور پھر ٹاگرہ نے ٹارچ سنبھال لی جبکہ عمران نے ٹائیگر کی مدد سے فرسٹ ایڈ باکس کھول کر اس میں سے انجکشن نکال نکال کر باری باری ان سب کو لگانے شروع کر دیئے۔ دو مختلف قسم کے انجکشن لگانے کے بعد اس نے پانی کی بوتلوں سے ان کے زخم صاف کئے۔ اس پاکیشیائی لڑکی سمیت سب کو مشین گنوں کی گولیاں لگی تھیں لیکن سب سے زیادہ گولیاں اس پاکیشیائی لڑکی کی پشت پر لگی تھیں جبکہ جولیا کی صرف ایک سائیڈ پر گولیوں کے زخم تھے جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل کے کولہوں میں اور خاور کی پشت میں گولیاں پیوست ہوئی نظر آ رہی تھیں البتہ تنویر کی گردن کی ایک سائیڈ سے گولی داخل ہو کر دوسری سائیڈ سے نکل گئی تھی لیکن اس کی شہ رگ بہرحال بچ گئی تھی۔ چونکہ فرسٹ ایڈ باکس میں ایسا سامان موجود نہ تھا کہ وہ آپریشن کر کے گولیاں نکال سکتا اس لئے عمران نے مزید خون روکنے اور گولیوں کا زہر جسم میں مزید پھیلنے سے روکنے کے لئے ان کے زخموں کی بینڈیج کی اور پھر طاقت کے جو انجکشن موجود تھے وہ دوبارہ لگانے شروع کر دیئے۔

انجکشن لگا کر عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ادھر ادھر تلاش کرو شاید کوئی اور زخمی ہو"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"باس۔ ان کے جسموں میں تو گولیاں موجود ہیں۔ اس حالت میں"...... ٹائیگر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور اس سے فقرہ مکمل نہ ہو سکا۔

"فی الحال تو...... بہرحال اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا ہے۔ وہ بڑا رحیم و کریم ہے اور مجھے اس کی رحمت پر پورا یقین اور بھروسہ ہے"۔ عمران نے رک رک کر جواب دیا تو ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے پورا جنگل آہ و فغاں کی آوازوں سے بھر گیا ہو۔ عمران نے جس لہجے میں اور جس انداز میں بات کی تھی اس سے بھی یہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کی اندرونی کیفیت ٹائیگر سے مختلف نہیں ہے بلکہ کچھ زیادہ ہی ہے لیکن شاید وہ ٹاگرہ کی وجہ سے اپنے آپ کو سنبھالے ہوئے تھا۔

"ٹاگرہ۔ جیپ میں ٹرانسمیٹر رہ گیا ہے وہ اٹھا کر لے آؤ۔ جلدی کرو"...... اچانک عمران نے مڑ کر ٹاگرہ سے کہا۔

"یس سر"...... ٹاگرہ نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر واپس جیپ کی طرف بڑھ گیا جبکہ ٹائیگر ٹارچ لئے ادھر ادھر گھومتا پھر رہا تھا۔ دھواں ایک خاص جگہ سے نکل رہا تھا اور یہ جگہ جیپ کے علاوہ دائیں طرف کی جھاڑیاں تھیں جہاں سے پاکیشیائی لڑکیوں کی کٹی پھٹی لاشیں پڑی دکھائی دی تھیں۔

"باس ۔ دو ایکریمین مردوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں ۔ جبکہ ایک جگہ ایسے نشانات ہیں جیسے وہاں سے کوئی زخمی گھسٹتا ہوا آگے گیا ہو ۔ یہ نشان کافی دور تک جا رہے ہیں"......... ٹائیگر نے واپس آکر کہا ۔ اسی لمحے ٹاگرہ بھی ٹرانسمیٹر لے کر وہاں پہنچ گیا ۔ عمران نے اس سے ٹرانسمیٹر لیا اور اس پر رافٹ کی فریکونسی پہلے سے ہی ایڈجسٹ تھی ۔ اس نے اس کا بٹن آن کر دیا ۔

"ہیلو ہیلو پرنس کالنگ ۔ اوور"......... عمران نے کال دینی شروع کر دی ۔

"یس ۔ آر اٹنڈنگ یو ۔ اوور"......... تھوڑی دیر بعد رابطہ قائم ہو گیا اور رافٹ کی آواز سنائی دی ۔

"رافٹ ۔ پاکیشیائی سیکرٹ سروس اس وقت شدید زخمی حالت میں میرے سامنے موجود ہے ۔ میں نے ابتدائی طبی امداد تو دے دی ہے لیکن صورتحال انتہائی گھمبیر ہے اگر انہیں فوری طور پر کسی اچھے سے ہسپتال میں منتقل نہ کیا گیا اور ان کے آپریشن نہ کئے گئے تو پھر ان کی موت یقینی ہے اور وقت بھی بے حد کم ہے ۔ کیا تم کسی ایسے بڑے ہیلی کاپٹر کا فوری طور پر انتظام کر سکتے ہو جو یہاں جنگل میں پہنچ کر انہیں احتیاط سے لے جائے اور کسی ہسپتال تک پہنچا سکے ۔ اوور"۔ عمران نے مخصوص کوڈ میں بات کرتے ہوئے کہا ۔ اس کا لہجہ حد سے زیادہ سنجیدہ تھا ۔

"کتنے زخمی ہیں ۔ اوور"......... دوسری طرف سے بھی انتہائی سنجیدہ

لہجے میں کہا گیا ۔

"چھ تو شدید زخمی ہیں ۔ اس کے علاوہ میں ٹاگرہ اور ٹائیگر تین افراد ہیں ۔ اوور"......... عمران نے جواب دیا ۔

"آپ اس وقت کہاں موجود ہیں ۔ ٹاگرہ سے کہیں کہ جواب دے درست اور صحیح جگہ بتا سکے گا ۔ اوور"......... رافٹ نے کہا ۔

"لیکن اسے یہ کوڈ بولنا تو نہیں آئے گا اور کوڈ کے بغیر اگر اس نے زخمیوں یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام لیا تو یہاں موجود ایکریمین ایجنٹ اور دوسری پارٹیوں نے اگر یہ کال کیچ کر لی تو پھر ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے پہلے ہم تک پہنچ جائیں ۔ اوور"......... عمران نے کہا ۔

"وہ یہاں کے مقامی ماہی گیروں کی زبان جانتا ہے ۔ آپ اسے کہیں کہ وہ کاکاشی زبان میں مجھ سے بات کرے ۔ اوور"......... دوسری طرف سے رافٹ نے جواب دیا اور عمران ساتھ کھڑے ٹاگرہ کی طرف مڑ گیا ۔

"ٹاگرہ ۔ رافٹ سے کاکاشی زبان میں بات کرو"......... عمران نے ٹاگرہ سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"یس سر"......... ٹاگرہ نے کہا اور پھر اس نے واقعی ایک نامانوس زبان میں رافٹ سے بات شروع کر دی ۔

"ہیلو پرنس ۔ میں نے جگہ سمجھ لی ہے ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ میں دو ایمبولینس ہیلی کاپٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کے ایک یونٹ کے ساتھ پہنچ رہا ہوں ۔ آپ کے لئے تیسرا ہیلی کاپٹر لے آؤں گا ۔ اوور اینڈ

"آل"........ رافٹ کی آواز اس بار کوڈ میں سنائی دی اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر ٹرانسمیٹر ٹاگرہ کے ہاتھ میں دے کر وہ دوبارہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔ ٹائیگر پہلے ہی ان کے قریب زمین پر اکڑوں بیٹھا انہیں چیک کرنے میں مصروف تھا۔ اس نے ٹارچ جلا رکھی تھی۔

"باس۔ ان سب کی حالت تو بے حد تشویشناک ہے"........ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور شاید اس سے پہلے اس قدر تشویشناک صورتحال کا سامنا میں نے کبھی نہیں کیا۔ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے میں اندر سے مسلسل ٹوٹتا جا رہا ہوں"........ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری طرف رخ کر لیا تا کہ اس کی آنکھوں سے بے اختیار ابل آنے والے آنسوؤں کو ٹائیگر اور ٹاگرہ نہ دیکھ سکیں۔

ریگی میزائلوں کا تھیلا پشت پر لادے اور مشین گن ہاتھ میں پکڑے جھاڑیوں کی اوٹ لیتی ہوئی تیزی سے دائیں ہاتھ پر آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ جیپ میں موجود افراد چونکہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے کمانڈو ایکشن کے عین مطابق وہ لوگ دائیں اور بائیں طرف کی جھاڑیوں میں ہی چھپے ہوئے ہوں گے اس کی پلاننگ بھی سادہ سی تھی کہ دائیں طرف سے ان کے عقب میں پہنچ کر وہ چھپ جائے گی جبکہ شارٹی اور سمتھ بائیں طرف۔ پھر جب نارمن جیپ کو قریب لے جا کر بلاسٹر فائر کرے گا تو لامحالہ دونوں گروپ بوکھلا کر باہر نکلیں گے اور اس وقت عقب سے ان پر اگر فائر کھول دیا جائے تو انہیں آسانی سے شکار کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ وہ احتیاط لیکن تیزی سے

جھاڑیوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھتی چلی گئی ۔ گو اس کے لئے اسے کچھ
چکر بھی کاٹنا پڑا تا کہ جھاڑیوں کی اوٹ میں یا درختوں پر چڑھے ہوئے
افراد اسے چیک نہ کر سکیں لیکن بہر حال وہ نارمن اور اس کی جیپ کے
ٹارگٹ پر پہنچنے سے چند لمحے پہلے اس جگہ پہنچ گئی جو جھاڑیوں کے اندر
کھڑی ہوئی جیپ کے دائیں طرف تھی اور ابھی ریگی نے ایک جھاڑی
کے پیچھے اپنے آپ کو ایڈجسٹ کیا ہی تھا کہ سامنے کی طرف یکے بعد
دیگرے دو خوفناک دھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی یکلخت جیپ
کی بائیں طرف سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں ۔ ایک بلاسٹ
کے دھماکے میں نسوانی چیخوں کی ہلکی سی آواز بھی سنائی دی تھی ۔ اسی
لمحے ریگی نے ایک عورت کو تیزی سے جھاڑیوں کی اوٹ میں دوڑ کر
ایک طرف جاتے دیکھا تو اس نے مشین گن کا رخ اس کی طرف کیا
اور فائر کھول دیا لیکن اسی لمحے ایک جھاڑی کے پیچھے سے کسی سائے نے
زور دار چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ اس دوڑتی ہوئی عورت کے
اوپر اس طرح جا گرا کہ وہ عورت نیچے گر گئی اور مشین گن کی گولیاں
اس اوپر گرنے والے سائے سے جا ٹکرائیں لیکن دوسرے لمحے نیچے
گرنے والی عورت کی طرف سے فائر ہوا اور ریگی کو یوں محسوس ہوا
جیسے اس کے جسم میں بیک وقت کئی گرم سلاخیں اتر گئی ہوں ۔ وہ
اچھل کر پہلو کے بل نیچے گری اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخیں
نکلنے لگیں ۔ فائرنگ انتہائی تیزی سے جاری تھی ۔ ریگی نے اپنے آپ کو
جلدی سے سنبھالا اور ایک بار پھر اٹھ کر اس نے فائر کرنا چاہا لیکن ایک

بار پھر اس پر تیز فائرنگ ہوئی اور ریگی چیخ مار کر کسی رولر کی طرح
گھومتی ہوئی نیچے گری اور پھر نجانے کہاں تک لڑھکتی چلی گئی ۔ ایک
بار پھر اس کے جسم میں کئی گرم سلاخیں بیک وقت اتر گئی تھیں لیکن
اس نے اپنے ذہن پر چھا جانے والی تاریکی کو جھٹکا اور تیزی سے آگے کی
طرف گھسٹنا شروع کر دیا ۔ وہ اب جلد از جلد اس جگہ سے دور نکل جانا
چاہتی تھی لیکن شدید زخمی ہونے اور ان زخموں سے نکلنے والے خون کی
وجہ سے اس کے ذہن پر بار بار اندھیرے چھا جاتے لیکن اپنی بے پناہ
قوت ارادی کی بنا پر وہ آگے گھسٹتی چلی گئی ۔ اس کا انداز اس وقت
بالکل مشینی سا تھا ۔ اس کے تمام حواس اب اس گھسٹنے پر ہی مرکوز
تھے اور پھر نجانے وہ کہاں تک اور کب تک گھسٹتی رہی ۔ پھر اچانک
اس کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا اور اس دھماکے کے ساتھ ہی اس
کے ذہن پر گہری تاریکی سی چھا گئی اور اس گہری تاریکی میں اس کے
حواس جیسے دفن ہو کر رہ گئے ہوں ۔ پھر جس طرح انتہائی گھپ
اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کا
ایک نقطہ سا پیدا ہوا اور آہستہ آہستہ یہ نقطہ پھیلتا چلا گیا اور اس کے
ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں ۔ اس کا سویا ہوا شعور بھی بیدار ہو
گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں سابقہ منظر کسی فلم کی
طرح چلنے لگ گیا اور اس منظر کے یاد آتے ہی اس کا شعور جس طرح
ذہن میں ہونے والے ایک دھماکے سے سویا تھا اسی طرح دھماکے
سے بیدار ہو گیا اور اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن یہ

دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کہ وہ کسی ہسپتال کے بستر پر موجود تھی ۔ کمرے میں وہ اکیلا ہی بستر تھا اور کمرہ خالی تھا البتہ اس کمرے کا دروازہ بند تھا ۔ اس کے پورے جسم کو بستر کے ساتھ کلپ کر دیا گیا تھا اس لئے وہ صرف سر اور گردن کو ہی حرکت دے سکتی تھی ۔

"یہ میں کہاں پہنچ گئی ہوں اور یہاں کون لایا ہے مجھے ۔ وہ میزائل وہ نجانے کہاں گئے" .... ریگی نے سوچا لیکن ظاہر ہے اس کی بات کا جواب دینے والا کوئی نہ تھا ۔ تھوڑی دیر بعد ہی دروازہ کھلا اور ایک نرس اندر داخل ہوئی ۔

"گڈ ۔ آپ کو ہوش آگیا ۔ ویری گڈ ۔ آپ تو بے حد لکی ہیں ورنہ ڈاکٹر تو آپ کی طرف سے مایوس ہو چکے تھے" .... نرس نے قریب آ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"بے حد شکریہ ۔ لیکن میں کہاں ہوں اور یہاں مجھے کون لایا ہے" ۔ ریگی نے کہا ۔

"آپ جنگل کے ایک گڑھے میں شدید زخمی حالت میں پڑی ہوئی تھیں ۔ آپ کے ساتھی آپ کو یہاں لے آئے ہیں ۔ آپ کے جسم میں چھ گولیاں پیوست تھیں ۔ آپ کا آپریشن کیا گیا ہے ۔ ویسے آپ کی قوت مدافعت پر سب حیران ہیں کہ اس قدر گولیاں لگنے کے باوجود آپ زندہ رہ گئیں" .... نرس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

"میری پشت پر ایک تھیلا تھا ۔ اس کا کیا ہوا" .... ریگی نے جلدی سے

انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا ۔

"اس کا تو ہمیں علم نہیں ۔ ہو سکتا ہے آپ کے ساتھیوں کے پاس ہو" .... نرس نے انجکشن لگاتے ہوئے جواب دیا ۔

"میرے ساتھی کہاں ہیں" .... ریگی نے پوچھا ۔

"ایک خاتون موجود تھیں ۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے کہیں گئی ہیں ۔ ابھی آ جائیں گی" .... نرس نے جواب دیا اور پھر واپس مڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی ۔ چند لمحوں بعد ایک ڈاکٹر اس نرس کے ساتھ اندر داخل ہوا اور اس نے بھی ریگی کو ہوش میں آنے کی مبارک باد دی ریگی نے بجھے دل کے ساتھ اس کا شکریہ ادا کیا ۔

"آپ پر فائرنگ کس نے کی تھی" ۔ ڈاکٹر نے اسے ایک انجکشن لگاتے ہوئے پوچھا ۔

"مجھے نہیں معلوم ۔ میں تو ویسے ہی جنگل میں سیر کرنے گئی تھی ۔ رات پڑ گئی تھی اور میں ایک جگہ لیٹ گئی ۔ اچانک میں نے دو جیپوں کو وہاں سے کچھ دور آ کر رکتے دیکھا ۔ میں خوش ہو گئی کہ اب شہر واپس جانے کا ذریعہ بن جائے گا لیکن پھر وہاں خوفناک فائرنگ شروع ہو گئی بم پھٹنے لگے ۔ ابھی میں سنبھل ہی رہی تھی کہ مجھے یوں لگا جیسے میرے جسم میں گرم سلاخیں اتر گئی ہوں اس کے بعد بس مجھے اتنا یاد ہے کہ میں جھاڑیوں میں گھسٹ رہی تھی پھر ایک دھماکہ سا میرے ذہن میں ہوا اور پھر مجھے ہوش نہ رہا ۔ اب یہاں ہوش آیا ہے" .... ریگی نے ایک الٹی سیدھی کہانی سناتے ہوئے کہا ظاہر ہے اب وہ مزید کیا کہہ

سکتی تھی۔

"آپ واقعی بے حد خوش قسمت ہیں، کہ اس قدر شدید زخمی ہونے کے باوجود آپ نہ صرف بچ گئی ہیں بلکہ آپ کی کوئی ہڈی بھی نہیں ٹوٹی"........ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ میرا جسم حرکت کیوں نہیں کر رہا"........ ریگی نے کہا۔

"آپ کے جسم پر ایسے زخم ہیں کہ اگر حرکت ہوئی تو ان کے ٹانکے ٹوٹنے کا خطرہ ہے۔ اس لئے آپ کو بستر کے ساتھ کلپ کر دیا گیا ہے۔ ابھی ایک ہفتے تک آپ کو ایسے ہی رہنا ہوگا"........ ڈاکٹر نے کہا اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا اور ریگی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ساتھیوں کا سن کر پہلے تو وہ یہی سمجھی تھی کہ شارٹی اور اس کے ساتھی اسے لے آئے ہوں گے لیکن نرس نے کسی خاتون کا ذکر کیا تھا تو وہ ذہنی طور پر الجھ گئی تھی کہ یہ خاتون کون ہو سکتی ہے۔ اسے اب اس خاتون کا شدت سے انتظار تھا تاکہ صحیح صورتحال کا اسے اندازہ ہو سکے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک عورت تیزی سے اندر داخل ہوئی۔ اس نے دروازہ اندر سے لاک کر دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی ریگی کی طرف بڑھ آئی۔ یہ عورت ایکریمین تھی لیکن ریگی اسے نہ جانتی تھی اس لئے وہ اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔

"میرا نام مورین ہے مادام۔ اور میں شارٹی گروپ کی رکن

ہوں"........ عورت نے قریب آکر کہا تو ریگی کے چہرے پر بے اختیار مسرت اور اطمینان کی لہر سی دوڑ گئی۔

"شارٹی کہاں ہے"........ ریگی نے پوچھا۔

"مادام۔ باس شارٹی اپنے دو ساتھیوں سمتھ اور نارمن کے ہمراہ آپ کی تلاش میں گیا تھا لیکن جب اس سے ہمارا رابطہ نہ ہو سکا تو ہم اس کی تلاش میں اس طرف گئے جدھر باس گیا تھا اور پھر وہاں پہنچ گئے جہاں باس شارٹی کی جیپ الٹی پڑی تھی۔ ایک جیپ وہاں تباہ شدہ تھی اور وہاں ہر طرف جھاڑیاں جھلسی ہوئی تھیں اور پھر وہاں باس شارٹی۔ سمتھ اور نارمن کی لاشیں بھی ہمیں مل گئیں۔ وہاں سے کچھ دور ایک بڑے گڑھے میں آپ بھی گری ہوئی نظر آگئیں۔ آپ شدید زخمی تھیں لیکن زندہ تھیں اس لئے ہم آپ کو وہاں سے اٹھا کر لے آئے اور اس پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کرا دیا۔ یہاں آپ کا آپریشن ہوا اور اب آپ کو ہوش آیا ہے"........ مورین نے جواب دیا۔

"شارٹی اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں"........ ریگی نے افسوس بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یس مادام۔ ان کی لاشیں ہم ساتھ لے آئے ہیں"........ مورین نے جواب دیا۔

"وہاں اور کتنی لاشیں موجود تھیں"۔ ریگی نے پوچھا۔

"مادام۔ وہاں چار پاکیشیائی لڑکیوں کی کٹی پھٹی لاشیں موجود تھیں۔ ان کے علاوہ وہاں نہ کوئی زخمی تھا اور نہ کوئی لاش البتہ باس

شارٹی اور اس کے ساتھیوں سمتھ اور نارمن کی لاشیں موجود تھیں"۔ مورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صرف چار لڑکیوں کی لاشیں۔ لیکن وہ پانچویں لڑکی اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پورا گروپ۔ وہ کہاں گیا"........ ریگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ وہاں ایسے نشانات موجود تھے جیسے وہاں کئی ہیلی کاپٹروں نے لینڈ کیا ہو"........ مورین نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر وہ لازماً زخمی ہوئے ہوں گے اور انہوں نے ہیلی کاپٹر کال کرلئے ہوں گے۔ بہرحال میری پشت پر ایک تھیلا موجود تھا وہ کہاں ہے"........ ریگی نے کہا۔

"تھیلا۔ نہیں مادام۔ آپ کی پشت پر تو کوئی تھیلا نہیں تھا اور نہ ہی اس گڑھے میں تھا"........ مورین نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں نے مشن مکمل کر لیا تھا۔ چار میزائل اس تھیلے میں تھے۔ تھیلا لازماً اس فائرنگ سپاٹ سے گھسٹتے ہوئے کہیں گر گیا ہوگا فوراً واپس جاؤ اور اسے تلاش کرو۔ فوراً"........ ریگی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ میں ابھی جاتی ہوں"........ مورین نے ریگی کے اس طرح چیخنے پر بوکھلا کر اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ریگی کے چہرے پر تھیلا نہ ملنے کی بنا

سن کر شدید ترین پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ خود اڑ کر وہاں پہنچ جائے لیکن ظاہر ہے وہ بے بس تھی اس لئے صرف ہونٹ بھینچ کر ہی رہ گئی۔

عمران کی بے چینی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ بار بار صفدر، اور دوسرے ساتھیوں کی نبضیں دیکھتا اور پھر پریشان ہو کر کھڑا ہو جاتا۔ اسے رافٹ کے ہیلی کاپٹروں کا شدت سے انتظار تھا کیونکہ ہر گزرنے والا لمحہ اس کے ساتھیوں کو موت کی طرف ہی دھکیل رہا تھا لیکن عمران بے بس تھا۔ جو کچھ اس سے ہو سکتا تھا اس نے کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ سب ساتھیوں کو کاندھوں پر لادے اور شہر کی طرف اڑ جائے۔ لیکن ظاہر ہے وہ ایسا سوچ تو سکتا تھا لیکن اس پر عمل نہ ہو سکتا تھا۔

"باس۔ ہیلی کاپٹروں کو آنے میں دیر ہو رہی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔ ظاہر ہے اس کی حالت بھی عمران سے مختلف نہ تھی۔

"اب سوائے دعا کے اور کیا کر سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس انتظامات کر رہا ہو گا جناب۔ ابھی آ جائیں گے ہیلی کاپٹر۔ باس ان معاملات میں بے حد ہوشیار ہے اور یہ باس ہی ہیں جن کے تعلقات شہر کے ہر طبقے سے ہیں ورنہ اور کوئی آدمی بھی اس وقت اور فوری طور پر ہیلی کاپٹروں کا بندوبست نہ کر سکتا"...... ٹاگرہ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب انہیں دور سے ہیلی کاپٹروں کی مخصوص آوازیں سنائی دیں تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"ٹارچ جلا کر کاشن دو۔ جلدی کرو۔ وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے"...... عمران نے چیختے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر جس کے ہاتھ میں ٹارچ تھی بے اختیار سامنے والے میدان کی طرف دوڑ پڑا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ان کے سروں پر پہنچ گئے۔ ٹائیگر نے ٹارچ جلا کر انہیں لینڈ کرنے میں مدد دی۔ ہیلی کاپٹروں کی تعداد تین تھی جن میں سے دو ایمبولینس ہیلی کاپٹر تھے ان پر کسی ایکریمین فلاحی ادارے کا نام لکھا ہوا تھا جبکہ تیسرے ہیلی کاپٹر پر کسی سیاحتی کمپنی کا نام موجود تھا۔ دونوں ایمبولینس ہیلی کاپٹروں کے رکتے ہی ان میں سے چھ افراد ہاتھوں میں بیگ اور سٹریچر اٹھائے تیزی سے اترے اور اس طرف کو بڑھنے لگے جدھر عمران اور ٹاگرہ کھڑے تھے جبکہ تیسرے ہیلی کاپٹر میں سے رافٹ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ اتر کر ان کی طرف دوڑ کر آیا۔ ایمبولینس ہیلی کاپٹروں میں سے اترنے والے پیرا میڈیکل سٹاف نے زخمیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

"اوہ ۔ فرسٹ ایڈ تو دے دی گئی ہے ۔ لیکن ان کی حالت انتہائی تشویشناک ہے"........ ایک ڈاکٹر نے کہا اور پھر اس نے زخمیوں کو ہیلی کاپٹروں میں سوار کرنے کے احکامات دینے شروع کر دیئے۔

"انہیں انتہائی احتیاط سے لے جانا ہو گا ڈاکٹر۔ ان کے جسموں کے اندر ابھی تک گولیاں موجود ہیں"........ عمران نے اس ٹیم کے انچارج سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم سمجھتے ہیں جناب ۔ ویسے ان کی یہ بینڈیج وغیرہ آپ نے کی ہے تو یہ ہمارے لئے انتہائی حیرت انگیز بات ہے"........ ڈاکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر میرے پاس یہاں مطلوبہ سامان ہوتا تو میں ان کے آپریشن بھی کر دیتا"........ عمران نے جواب دیا۔

اور چند لمحوں بعد جب ایک ایک کر کے جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور خاور کے ساتھ ساتھ اس پاکیشیائی لڑکی کو بھی ہیلی کاپٹروں میں منتقل کر دیا گیا تو عمران نے قدرے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ایسے ہیلی کاپٹروں میں ایسے آلات اور ادویات موجود ہوتی ہیں جن کی مدد سے انہیں ہسپتال پہنچنے تک ضروری طبی امداد ساتھ ساتھ بھی دی جاتی ہے۔

"عمران صاحب ۔ آپ نے تو بڑا حیرت انگیز میک اپ کر رکھا ہے میں فوری طور پر تو آپ کو پہچان نہ ہی سکا تھا ۔ جب آپ نے ڈاکٹر سے بات کی تب میں نے آواز سے آپ کو پہچانا ہے ۔ یہ سب کیسے ہوا

ہے"........ رافٹ نے پہلی بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ باتیں بعد میں ہوں گی رافٹ ۔ فی الحال تو ہم نے ان کے ساتھ جانا ہے"........ عمران نے کہا اور رافٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران، ٹائیگر اور ٹاگرہ تینوں رافٹ کے ساتھ اس کے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے۔

"کس ہسپتال میں لے جایا جائے گا انہیں"........ عمران نے رافٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یہاں کا سب سے اچھا ہسپتال ایکریمین ویلفیئر ہسپتال ہے اور انہی کے پاس ایمبولینس ہیلی کاپٹر تھے ۔ اس کا انچارج ڈاکٹر رالف میرا دوست ہے اس لئے میں نے اسے کہہ کر فوری انتظام کرایا ہے ورنہ تو بڑی مشکل ہو جاتی"........ رافٹ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہسپتال پہنچ کر سب زخمیوں کو فوری طور پر آپریشن تھیٹر میں منتقل کر دیا گیا۔ ڈاکٹروں کو شاید رافٹ نے پہلے ہی زخمیوں کی تعداد بتا دی تھی اس لئے وہاں ہنگامی بنیادوں پر سارے انتظامات کر لئے گئے تھے ۔ یہی وجہ تھی کہ زخمیوں کے ہسپتال پہنچتے ہی ڈاکٹروں نے اپنا کام شروع کر دیا۔

"آپ ادھر دفتر میں آ جائیں"........ رافٹ نے عمران سے کہا۔

"دفتر کی بجائے اگر یہاں کوئی خالی کمرہ ہو تو مجھے وہاں لے چلو ۔ میں اپنے ساتھیوں کی صحت کے لئے دعا مانگنا چاہتا ہوں اور ہاں ٹائیگر ۔ تم یہ کراؤن والا میک اپ اب صاف کر دو ۔ اب اس کی ضرورت نہیں

رہی "...... عمران نے آخر میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آیئے" ...... رافٹ نے کہا اور تھوڑی دیر بعد عمران کو ایک خالی
کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ عمران نے ملحقہ باتھ روم میں جا کر سب سے پہلے
اپنا میک اپ صاف کیا پھر وضو کر کے وہ کمرے میں بچھے ہوئے قالین پر
اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو گیا جبکہ عمران کو خالی کمرے میں پہنچا کر
رافٹ اپنے دفتر میں واپس پہنچا تو وہاں ٹائیگر موجود تھا"...... ٹائیگر
بھی اپنا میک اپ صاف کر چکا تھا اور اب اپنی اصل شکل میں تھا۔

"یہ سب کیسے ہوا مسٹر ٹائیگر۔ کیا آپ تفصیلات بتائیں گے"۔
رافٹ نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے اچانک فائرنگ
اور دھماکوں کی آوازیں سننے سے لے کر موقع پر پہنچنے تک کی روداد
مختصر الفاظ میں سنا دی۔

"ان کا ٹکراؤ کس سے ہوا ہو گا۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ وہاں لاشیں
بھی موجود تھیں۔ وہ لاشیں کن کی تھیں"...... رافٹ نے کہا۔

"چار لاشیں تو پاکیشیائی لڑکیوں کی تھیں جبکہ تین لاشیں تو
ایکریمیز کی لگتی تھیں۔ ایک جگہ کسی زخمی کے گھسٹنے کے نشانات بھی
تھے لیکن اس بارے میں مزید تحقیق اس لئے نہ کی جا سکتی تھی کہ ہمیں
اپنے ساتھیوں کی زندگی کی فکر ہو گئی تھی"...... ٹائیگر نے جواب دیا
اور رافٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً چار گھنٹوں کے بعد انچارج
ڈاکٹر دفتر میں داخل ہوا تو ٹائیگر بے چینی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ رافٹ بھی

اس کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا تھا۔

"کیا ہوا ڈاکٹر"...... ٹائیگر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"آپریشن تو کر دیئے گئے ہیں لیکن ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بہر حال
انسان کو تو اچھی امید ہی رکھنی چاہئے"...... ڈاکٹر نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا اور اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"میں عمران صاحب کو اطلاع کر دوں"...... ٹائیگر نے کہا اور
دفتر سے نکل کر وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں عمران دعا مانگنے
میں مصروف تھا۔

"کیا ہوا ٹائیگر"...... عمران نے دستک پر باہر آتے ہوئے ٹائیگر
سے بھی زیادہ بے چین لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے ڈاکٹر کی بات دوہرا دی۔

"میرے دل کو اطمینان سا مل گیا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے کرم کر دیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر ٹائیگر کے ساتھ
دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ پھر صبح کے قریب انہیں اطلاع ملی کہ جولیا
کو ہوش میں آ گئی ہے تو عمران ڈاکٹر کی اجازت سے اس کے کمرے میں پہنچ
گیا۔ جولیا کا چہرہ زرد تھا لیکن بہر حال وہ ہوش میں تھی۔

"عمران۔ تم۔ تم"...... جولیا نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں

"ارے۔ ارے۔ مجھ سے قسم لے لو۔ میں نے گولیاں نہیں
کھائیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کے ستے ہوئے
چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں تو کہہ رہی تھی کہ تم وہاں کیسے پہنچ گئے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کہوں۔ وہی پرانا محاورہ ہی دوہرانا پڑتا ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے"...... عمران نے کہا اور جولیا کے چہرے پر مز[ید] مسکراہٹ نظر آنے لگی۔

"وہ صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل، خاور اور وہ پنک فورس۔ وہ سب لوگ"...... جولیا نے اچانک کہا۔

"سب ٹھیک ہے۔ فکر مت کرو۔ ویسے مختصر طور پر بتا دو کہ ہوا کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"پنک فورس کی مائرہ کے پاس ایک جدید ساخت کا کال کیچر تھا اس پر ہم نے تمہاری کال جو تم نے رافٹ کو کی تھی کیچ کر لی۔ اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ تم ہمارے متعلق پوری طرح باخبر ہو۔ لیکن ہمارے پاس ٹرانسمیٹر نہ تھا۔ پھر ہمیں ایک جیپ مل گئی جو ایک شکاری ہرمن کی تھی۔ شکاری زخمی حالت میں ہمیں پہلے ملا تھا۔ اس سے پتہ چلا کہ ریگی اس کی جیپ میں گئی ہے۔ پھر آگے جا کر وہ جیپ بھی ہمیں مل گئی۔ اسے خراب سمجھ کر چھوڑ دیا گیا تھا مگر تنویر اور خاور نے اسے ٹھیک کر لیا۔ اس کے بعد ہم سب جیپ میں سوار ہو کر شہر کی طرف چل پڑے۔ تمہاری کال ریگی نے بھی کیچ کر لی تھی اس کا ہمیں پتہ چل گیا اور اس کال کیچر میں ایسا سسٹم بھی تھا کہ

ہونے والی گفتگو بھی ہم نے سن لی۔ اس گفتگو کے مطابق ریگی میزائل لے کر فوری طور پر شہر پہنچنا چاہتی تھی اور اسی وقت کسی ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر وہ میزائلوں سمیت کاکانہ سے باہر جانا چاہتی تھی۔ چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا کہ اسے شہر میں داخل ہونے سے پہلے گھیر لیا جائے۔ پھر ہم نے اس کی جیپ چیک کر لی اور ہم ایک مخصوص سمت میں چکر کاٹ کر اس کے آگے پہنچ کر رک گئے۔ ہماری پلاننگ یہ تھی کہ اس پر اچانک حملہ کر کے اسے ختم کر دیا جائے چنانچہ ہم نے جیپ روک دی اور خود دائیں بائیں سمتوں میں جھاڑیوں میں چھپ گئے۔ ایک طرف پنک فورس تھی جب کہ میرے ساتھی بائیں طرف تھے۔ تنویر کو میں نے ایک درخت پر چڑھ کر پوزیشن لینے کا کہہ دیا تھا اور خود میں درمیان میں ہو گئی تھی تاکہ ضرورت پڑنے پر دونوں اطراف کو کور کر سکوں پھر ان کی جیپ قریب آتی دکھائی دی لیکن پھر اچانک ایک ہولناک واقعہ ہوا۔ اس جیپ میں سے یکے بعد دیگرے دو بلاسٹر فائر کیے گئے۔ ایک بلاسٹر تو ہماری جیپ پر فائر ہوا جب کہ دوسرا بلاسٹر اس طرف ہوا جدھر پنک فورس تھی اس کے ساتھ ہی فائرنگ شروع ہو گئی۔ میں نے پنک فورس کی لڑکیوں کی چیخیں سنیں تو میں مدد کے لئے ان کی طرف دوڑی اسی لمحے اچانک اسی سائیڈ سے کسی نے مجھ پر مشین گن کا فائر کھول دیا۔ میں جس پوزیشن میں تھی میں اس فائر سے بچ نہ سکتی تھی لیکن اچانک کسی نے مجھ پر چھلانگ لگائی اور چھلانگ لگانے والا مجھ پر چھا گیا۔ اسی لمحے میرے پہلو پر گولیاں لگیں اور پھر مجھے ہوش نہ رہا"۔

جولیا نے رک رک کر اور آہستہ آہستہ پوری تفصیل سنا دی۔

" تو یہ ریگی گروپ تھا جس نے یہ ساری کارروائی کی ہے۔ ایک بات ہے جولیا۔ تمہاری زندگی اس لڑکی صالحہ کی مرہون منت ہے جس نے عین آخری لمحے میں تم پر چھلانگ لگا کر تمہیں بچالیا ہے حالانکہ ایسا کرنے سے وہ خود موت کے منہ میں پہنچ گئی"۔ عمران نے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ صالحہ تھی۔ پنک فورس کی چیف۔ اوہ۔ اس نے ایسا کیوں کیا ہو گا۔ کیا وہ مجھے دشمن سمجھی تھی یا پھر...... کیا وہ زندہ ہے"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" فی الحال تو وہ زندہ ہے اب وہ ہوش میں آئے گی تو پتہ چلے گا کہ اس نے ایسا کیوں کیا تھا"۔ عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اس کی ساتھی لڑکیاں۔ میں نے بلاسٹر فائر ہونے کے بعد ان کی چیخیں سنی تھیں۔ کیا وہ "......... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" مجھے افسوس ہے جولیا۔ وہاں چار لڑکیوں کی کٹی پھٹی لاشیں پڑی تھیں اور اب تمہارے بتانے پر مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ براہ راست بلاسٹر فائر کی زد میں آ گئی تھیں۔ بس صرف یہی صالحہ ہی بچی ہے"۔ عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر شدید رنج و غم کے آثار پھیلتے چلے گئے۔

" ویری بیڈ۔ وہ چاروں لڑکیاں بہت اچھی تھیں۔ کاش ایسا نہ ہوتا کاش "......... جولیا نے انتہائی دل گرفتہ لہجے میں کہا اور عمران نے

جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" وہاں تین اجنبی افراد کی لاشیں تو موجود تھیں لیکن ان پاکیشیائی لڑکیوں کے علاوہ کسی عورت کی لاش نہیں تھی البتہ ٹائیگر نے بتایا تھا کہ اس نے ایسے نشانات دیکھے ہیں کہ جیسے کوئی زخمی جھاڑیوں میں گھسٹتا ہوا آگے گیا ہو۔ لیکن چونکہ تم سب شدید زخمی تھے اس لئے مجھے تمہاری فکر پڑ گئی تھی۔ بہرحال اب میں ٹائیگر کو بھیجتا ہوں اگر ریگی کی لاش مل گئی تو پھر یقیناً میزائل بھی مل جائیں گے اور اگر اس کی لاش نہ ملی تو اس کا مطلب ہے کہ وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئی ہے اسے شہر میں تلاش کرنا پڑے گا۔ میزائل تو بہرحال اس سے حاصل کرنے ہی ہیں "......... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ دفتر میں پہنچا تو وہاں رافٹ اور ٹائیگر دونوں موجود تھے۔ ٹاگرہ واپس جا چکا تھا۔

" رافٹ کیا فوری طور پر ہیلی کاپٹر ہمیں مل سکے گا۔ ہم نے واپس اس جگہ جانا ہے"......... عمران نے رافٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" واپس۔ اوہ ہاں وہاں پاکیشیائی لڑکیوں کی لاشیں موجود ہیں۔ انہیں لینے کے لئے جانا ہے"۔ رافٹ نے چونک کر کہا۔

" ہاں۔ ان لاشوں کو بھی لے آنا ہے۔ تاکہ انہیں پاکیشیا بھجوایا جا سکے۔ اب جولیا نے جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق مقابلہ کرنے والے ریگی اور اس کے ساتھی تھے۔ وہ تین لاشیں جو وہاں نظر آئی تھیں

وہ ریگی کے ساتھیوں کی تھیں جب کہ ریگی زندہ یا مردہ حالت میں وہاں نظر نہیں آئی اور میزائل ریگی کے پاس ہی تھے اس لئے ہم نے فوری طور پر وہاں پہنچ کر ریگی کو تلاش کرنا ہے" .... عمران نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

" میں انتظام کرتا ہوں" .... رافٹ نے کہا اور میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

تقریباً نصف گھنٹے بعد عمران رافٹ اور ٹائیگر۔ تینوں ایک بار پھر ہیلی کاپٹر میں سوار جنگل کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک بار پھر جنگل میں اسی جگہ اتار لیا گیا جہاں پہلے اسے اتارا گیا تھا۔ ہیلی کاپٹر اترتے ہی عمران سب سے پہلے نیچے اترا اور اس کے بعد ٹائیگر اور آخر میں رافٹ بھی نیچے اتر آیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ وہ لاشیں غائب ہیں یہاں سے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم سے پہلے ان کے ساتھی یہاں پہنچ چکے ہیں" ...... عمران نے مقابلے والی جگہ پر پہنچتے ہی ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔

" باس۔ میں نے ادھر گھسٹنے کے نشانات دیکھے تھے" ۔ ٹائیگر نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران اس کے ساتھ اس طرف کو بڑھ گیا۔ گھسٹنے کے نشانات واقعی وہاں موجود تھے اور کافی دور تک چلے گئے تھے جہاں سے یہ نشانات شروع ہوتے تھے وہاں ایک مشین گن بھی پڑی ہوئی تھی تقریباً نصف فرلانگ دور یہ نشانات ایک گہرے گڑھے کے اندر جا کر ختم ہو گئے

تھے گڑھے کے اندر خون کے دھبے موجود تھے لیکن اس کے بعد یہ نشانات غائب تھے۔

" اس کا مطلب ہے کہ ریگی گھسٹتے گھسٹتے یہاں گڑھے میں آ کر گر گئی اور پھر اس کے ساتھی اسے اٹھا کر لے گئے تھے اور اب وہ یقیناً شہر پہنچ چکے ہوں گے" .... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" باس۔ یہ خون کے دھبے بتا رہے ہیں کہ ریگی زخمی ہو گی۔ اس لئے لامحالہ اسے شہر کے کسی ہسپتال میں ہی پہنچایا گیا ہو گا یا پہنچایا جائے گا" .... ٹائیگر نے کہا۔

" رافٹ۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم تمام ہسپتالوں کو چیک کرو اور کاکانہ جزیرے سے باہر جانے والے تمام راستوں کی بھی بھرپور چیکنگ اب تمہاری ذمہ داری ہو گی تا کہ ریگی کا کوئی ساتھی میزائل لے کر کاکانہ سے باہر نہ نکل سکے" .... عمران نے رافٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ٹھیک ہے۔ بندوبست ہو جائے گا" .... رافٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ واپس مقابلے والی جگہ پر پہنچ گئے۔

" ٹائیگر۔ ان لڑکیوں کی لاشیں ہیلی کاپٹر میں پہنچانی ہیں تا کہ پوری کارروائی کے بعد انہیں پاکیشیا بھجوایا جا سکے" .... عمران نے کہا اور پھر عمران ٹائیگر اور رافٹ تینوں نے مل کر ان چاروں پاکیشیائی لڑکیوں کی کٹی پھٹی لاشوں ہیلی کاپٹر میں منتقل کرنا شروع کر دیں اور چند لمحوں بعد وہ لاشوں سمیت ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر

دوبارہ ہسپتال کی طرف واپس اڑے چلے جا رہے تھے ہسپتال پہنچ کر رافٹ نے ہیلی کاپٹر واپس بھجوا دیا اور پھر ان لڑکیوں کی لاشوں کو تابوتوں میں بند کرنے کے بارے میں انچارج ڈاکٹر سے بات چیت کر کے وہ عمران سے اجازت لے کر واپس چلا گیا۔

" عمران صاحب ۔ آپ کیلئے خوشخبری ہے میرے پاس ۔ آپ کے سب ساتھیوں کو نہ صرف ہوش آ گیا ہے بلکہ اب وہ سب خطرے سے باہر بھی ہو چکے ہیں "........ رافٹ کے جانے کے بعد ڈاکٹر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران بے اختیار مسرت سے اچھل پڑا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ کیا میں ان سے بات چیت کر سکتا ہوں "........ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جی ہاں "...... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

" وہ لڑکی جو شدید زخمی تھی ۔ اسے بھی ہوش آ گیا ہے "...... عمران نے پوچھا۔

جی ہاں ۔ ویسے عمران صاحب ۔ میں اس لڑکی کی قوت مدافعت پر حیران رہ گیا ہوں ۔ آپ کے سب ساتھیوں میں سے سب سے زیادہ زخمی وہی لڑکی تھی اور سچ پوچھیئے تو مجھے اس کے زندہ بچ جانے کی ایک فیصد بھی امید نہ تھی لیکن انتہائی حیرت انگیز طور پر وہ نہ صرف ہوش میں آ گئی ہے بلکہ اس کی حالت بھی اب خطرے سے باہر آ گئی ہے "۔ انچارج ڈاکٹر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" وہ کس کمرے میں ہے ۔ میں سب سے پہلے اسے ملنا چاہتا ہوں "۔

عمران نے کہا۔

" آیئے ۔ میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں "...... ڈاکٹر نے کہا اور پھر عمران اور ٹائیگر دونوں اس کے پیچھے چلتے ہوئے ایک کمرے میں پہنچ گئے جہاں بیڈ پر صالحہ آنکھیں بند کئے لیٹی ہوئی تھی اس کے جسم پر کمبل تھا ۔ یہ وہی صالحہ تھی جو زبردستی اس کی کار میں سوار ہو گئی تھی ۔ ان کے اندر آنے کی آہٹ سن کر صالحہ نے آنکھیں کھولیں اور پھر عمران کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑی اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" میں نے سوچا شاید آپ کو یہاں بھی ڈرائیور کی ضرورت ہو "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی گھسیٹ کر ساتھ بیٹھ گیا جب کہ ٹائیگر بیٹھنے کی بجائے کھڑا رہا۔

" اب تو واقعی مجھے ڈرائیور کی ضرورت پڑ گئی ہے "...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سکرو ڈرائیور کی یا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی ۔ ظاہر ہے وہ ذہین لڑکی تھی اس لئے عمران کی گہری بات سمجھ گئی تھی ۔ سکرو ڈرائیور پیچ کسنے کے لئے ہوتا ہے اور عمران کا مطلب تھا کہ اس کے دماغ کے پیچ تو ڈھیلے نہیں ہو گئے کہ انہیں کسنے کے لئے سکرو ڈرائیور کی ضرورت پڑ گئی ہے۔

" سکرو ڈرائیور تو شاید آپ ساتھ لئے پھرتے ہیں "........ صالحہ نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور عمران اس کی اس

خوبصورت بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔ چونکہ عمران کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جب کہ ٹائیگر اس کے ساتھ کھڑا تھا اس لئے صالحہ نے بڑے خوبصورت انداز میں ٹائیگر پر سکروڈرائیور کی پھبتی کس دی تھی۔

"ارے ارے۔ اسے تم سکروڈرائیور کہہ رہی ہو۔ یہ تو ٹائیگر ہے یہ سکروڈرائیور بن گیا تو ایک بھی سکرو اپنی جگہ پر نہ رہے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا نام ہے۔ ٹائیگر برانڈ سکروڈرائیور"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"مس صالحہ۔ آپ زخمی ہیں اس لئے پلیز اپنے ذہن پر زیادہ زور نہ دیں"...... ٹائیگر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری مسٹر۔ آپ کو یقیناً میری بات بری لگی ہے۔ آئی۔ ایم سوری"...... صالحہ نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بے حد ذہین لڑکی تھی حالانکہ ٹائیگر نے بڑے مہذب انداز میں شکایت کی تھی لیکن صالحہ فوراً ہی سمجھ گئی تھی اس لئے اس نے معذرت کر دی تھی۔

"گڈ۔ تمہاری ذہانت نے واقعی مجھے متاثر کیا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر کرم کیا ہے۔ تمہیں موت کی وادی سے کھینچ کر واپس زندگی کی طرف لوٹا دیا ہے میری طرف سے مبارک باد قبول کرو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ واقعی صالحہ کی بے پناہ ذہانت اور اس کی حاضر جوابی سے بڑا متاثر ہوا تھا۔

"شکریہ عمران صاحب۔ مس جولیا اور ان کے ساتھیوں کا کیا ہوا"۔ صالحہ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اپنی ساتھیوں کے بارے میں نہیں پوچھا"...... عمران نے کہا تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید حزن و ملال کے تاثرات پھیل گئے تھے۔

"مجھے معلوم ہے عمران صاحب کہ میری ساتھی لڑکیاں میری دوست وہ سب اس بلاسٹر فائر سے ہلاک ہو گئی تھیں۔ میں نے انہیں ہلاک ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں ان کے ساتھ جھاڑیوں کی اوٹ میں تھی لیکن جب وہ جیپ قریب آئی تو میرے اشارے سے منع کرنے کے باوجود وہ چاروں تیزی سے آگے بڑھیں تاکہ جیپ کو قریب سے ہٹ کر سکیں لیکن نہ ہی مجھے اس کا اندازہ تھا اور نہ شاید انہیں کہ جیپ سے ان پر بلاسٹر فائر کر دیا جائے گا۔ جیپ میں سوار افراد نے شاید انہیں دیکھ لیا تھا اور انہوں نے چلتی جیپ سے بلاسٹر فائر کر دیا اور میں نے اپنی آنکھوں کے سامنے ان کے جسموں کے پرخچے اڑتے ہوئے دیکھے اور عمران صاحب۔ عین اسی لمحے میں نے بیک وقت دو اور منظر بھی دیکھے ایک طرف تو میں نے اچانک مس جولیا کو دوڑ کر اپنی طرف آتے دیکھا شاید بلاسٹر فائر ہونے کی وجہ سے ہمیں بچانے آ رہی تھیں اور اسی لمحے میں نے مس جولیا پر اپنے آپ کو قربان کر کے اسے بچانے اور خود اپنی ساتھی لڑکیوں کے ساتھ شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا اور میں نے مس جولیا پر چھلانگ لگا دی۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے کہ میرا جسم مس جولیا

پر چھا گیا تھا پھر میرے جسم میں نجانے کتنی گرم سلاخیں اترتی چلی گئیں اور مجھے ہوش نہ رہا"...... صالحہ نے رک رک کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے بے مثال قربانی دی ہے مس صالحہ۔ کوئی بھی اس طرح دوسروں کے لئے جان دینے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ تمہاری اور جولیا کی کچھ زیادہ جان پہچان بھی نہ تھی لیکن تمہاری اس قربانی نے جولیا کو یقینی موت سے بچالیا ہے اس کے لئے نہ صرف میں بلکہ پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہاری شکر گزار رہے گی"...... عمران نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"مس جولیا سے واقعی میری جان پہچان زیادہ عرصے سے نہ تھی او میں نے یہ کام صرف مس جولیا کی ذات کے لئے بھی نہ کیا تھا۔ میں نے اس وقت صرف یہی سوچا تھا کہ پنک فورس تو ختم ہو گئی لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن جولیا اگر میری قربانی سے بچ جاتی ہے تو میری یہ قربانی میرے ملک میرے وطن کے مفاد میں ہی جائے گی۔ میری نظر میں میری جان سے زیادہ قیمتی میرے ملک کا سرمایہ۔ اس کی سیکرٹ سروس تھی جس نے پاکیشیا کے لئے بے مثال کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ پنک فورس تو بہرحال نئی فورس تھی اور وہ تو پہلے ہی مشن میں ختم ہو گئی"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری حب الوطنی اور تمہاری بے مثال قربانی دونوں ہی پاکیشیا کے لئے قابل فخر سرمایہ ہیں۔ تمہاری اس قربانی سے واقعی جولیا

بچ گئی ہے۔ بہرحال مجھے افسوس ہے کہ تمہاری ساتھی لڑکیاں نہ بچ سکیں لیکن تم ہمت نہ ہارو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں زندگی دی ہے تم نئے ساتھی تلاش کر کے پنک فورس کو دوبارہ قائم کر سکتی ہو اور تمہاری ہمت، جرات، بہادری اور ذہانت کی وجہ سے مجھے امید ہے کہ تمہاری یہ فورس پاکیشیا کے لئے انتہائی مفید رہے گی"...... عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ میں اپنی ساتھی لڑکیوں جیسے ساتھی دوبارہ حاصل نہیں کر سکتی"...... صالحہ نے بڑے یاس بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں آنسو ابل پڑے۔

"ارے ارے شہیدوں پر رویا نہیں کرتے۔ تمہاری ساتھی لڑکیاں ایک عظیم مقصد کی خاطر جدوجہد کرتی ہوئی شہید ہوئی ہیں اور ایسے شہیدوں پر رویا نہیں کرتے بلکہ ان پر فخر کیا کرتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ وہاں ہوا کیا تھا۔ آپ نے تفصیل نہیں بتائی"...... صالحہ نے کمبل سے ہاتھ باہر نکال کر آنسو پونچھتے ہوئے

"ابھی میری ملاقات صرف جولیا سے ہوئی ہے اور جو کچھ جولیا نے بتایا ہے اس سے تو یہی پتہ چلا ہے کہ جب تمہاری ساتھی لڑکیوں پر فائر ہوا تو جولیا بے اختیار تمہاری مدد کے لئے دوڑ پڑی پھر اس پر

فائرنگ ہوئی لیکن تم نے اچانک اس پر چھلانگ لگا کر اسے یقینی موت
کے منہ میں جانے سے بچا لیا۔ جولیا نے نیچے گرتے ہی فائر کرنے والے
پر فائر کھول دیا۔ اس کے بعد اسے بھی ہوش نہ رہا تھا کیونکہ چند گولیاں
اس کی پسلیوں میں بھی لگی تھیں۔ ویسے اب تک جو حالات سامنے آئے
ہیں اس کے مطابق یہ ریگی گروپ تھا۔ ریگی کے ساتھی تین مرد تھے جن
کی لاشیں وہاں موجود تھیں۔ میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ شہر کی
طرف آ رہا تھا کہ ہم نے دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں سنیں اور ہم
وہاں پہنچ گئے تم سمیت سیکرٹ سروس کے سارے ارکان شدید زخمی
تھے۔ ہماری جیپ میں ایک فرسٹ ایڈ باکس موجود تھا اس کی مدد سے
ہم نے تم سب کو طاقت کے انجکشن لگانے کے بعد بینڈیج وغیرہ کر دی
پھر میں نے ٹرانسمیٹر پر یہاں شہر میں اپنے ایک ہمدرد کو کال کیا اور وہ
اس ایکریمین ہسپتال کے دو ایمبولینس ہیلی کاپٹر اور ایک عام سیاحتی
ہیلی کاپٹر لے کر وہاں پہنچ گیا اس طرح ہم تمہیں اور سیکرٹ سروس کے
ارکان کو ساتھ لے کر یہاں پہنچ گئے یہاں تم سب کے ہنگامی طور پر
آپریشن ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ تم سب خطرے سے باہر آ گئے
سب سے پہلے جولیا کو ہوش آیا کیونکہ تمہاری وجہ سے وہ سب سے کم
زخمی تھی۔ اس سے جب حالات کا علم ہوا تب مجھے پتہ چلا کہ ریگی تو بچ
گئی ہے۔ میرے ساتھی ٹائیگر نے وہاں کسی زخمی کے گھسٹنے کے
نشانات دیکھے تھے لیکن اس وقت تم سب کی حالت ایسی تھی کہ ہمیں
اور کسی طرف توجہ دینے کا ہوش ہی نہ رہا تھا ویسے بھی ہمیں اس ریگی کا

علم ہی نہ تھا چنانچہ صبح کو ہم دوبارہ ہیلی کاپٹر پر وہاں گئے تو پتہ چلا کہ
وہاں موجود تینوں لاشیں اٹھا لی گئی ہیں اور وہ ریگی بھی زخمی ہو کر
گھسٹتی ہوئی ایک گڑھے میں جا گری تھی وہ بھی وہاں موجود نہ تھی اس
کا مطلب ہے کہ وہ ایک بار پھر نکل جانے میں کامیاب ہو گئی وہاں کی
پوزیشن دیکھنے پر پتہ چلا کہ یہ ریگی ہی تھی جس نے جولیا پر فائر کھولا تھا۔
وہ زندہ بھی ہے یا نہیں۔ بہرحال وہ میزائل اس کے پاس تھے اور
میزائل وہاں موجود نہیں ہیں اور ہم نے اب وہ میزائل حاصل کرنے
ہیں۔ جب میں یہاں واپس پہنچا تو انچارج ڈاکٹر نے مجھے بتایا کہ تم
سمیت سیکرٹ سروس کے تمام ارکان ہوش میں آ گئے ہیں لیکن میں ان
سے ملنے سے پہلے تم سے ملنے آیا ہوں"...... عمران نے اسے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

"بہت شکریہ عمران صاحب۔ وہ میری ساتھی لڑکیوں کی لاشوں کا
کیا ہوا"...... صالحہ نے پوچھا۔

"میں انہیں وہاں سے لے آیا ہوں اور اب انہیں پاکیشیا بھجوانے
کے انتظامات ہو رہے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا اور صالحہ نے ایک
بار پھر آنکھیں بند کر لیں اور ایک بار پھر اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ
نکلے۔

"حوصلہ مت ہارو صالحہ۔ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا اور اس کے حکم
کے سامنے کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں ہے۔ اوکے۔ تم آرام کرو۔
میں جا کر ذرا اپنے ساتھیوں کا حال پوچھ لوں"...... عمران نے کرسی

سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا ٹائیگر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا اور پھر ایک ڈاکٹر کی رہنمائی میں وہ اس بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے جہاں تنویر، صفدر، کیپٹن شکیل اور خاور کے بیڈ ایک ہی جگہ رکھے گئے تھے

" نئی زندگی مبارک ہو" .... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی مسکرا کر کہا۔

" عمران صاحب آپ اور یہاں ۔ کیا آپ ہمیں یہاں لے آئے تھے" .... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" ہاں ۔ یہ گستاخی مجھ سے ہی سرزد ہوئی ہے" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر کے بیڈ کی طرف بڑھ گیا جو دروازے کے سب سے قریب تھا۔

" تم نے محاورے کو بدل دیا ہے تنویر ۔ پہلے محاورہ تھا آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔ لیکن اب یہ محاورہ ہے درخت سے گرا اور جھاڑی میں اٹکا" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہیں تو اس لٹکنے سے بھی تکلیف پہنچی ہو گی" .... تنویر نے آہستہ سے کہا۔ گردن کے زخم کی وجہ سے وہ اونچا نہ بول سکتا تھا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ظاہر ہے جھاڑی مؤنث ہے اس لئے مجھے تو تکلیف پہنچنی تھی ۔ اسی لئے تو میں تمہیں وہاں سے اٹھا لایا تھا" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر بھی مسکرا دیا۔ پھر عمران باری باری سب ساتھیوں

کے پاس گیا۔ اس کے بعد ظاہر ہے اسے ان سب کو وہی سب کچھ بتانا پڑا جو اس سے پہلے وہ جولیا اور صالحہ کو بتا چکا تھا۔

" کاش ۔ مجھے ذرا بھی اندازہ ہو جاتا کہ یہ لوگ اس طرح کا ڈرامہ کھیلیں گے کہ جیپ میں صرف ایک آدمی کو بھیجیں گے اور باقی سائیڈوں میں چھپ کر آئیں گے تو میں ان کا حشر کر کے رکھ دیتا" ۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہمارے پیشے میں اندازے کی غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی تنویر ۔ یہ تو تم لوگوں کی زندگی اللہ تعالیٰ کو منظور تھی کہ تم بچ گئے ہو ورنہ جس انداز میں انہوں نے تمہیں گھیرا تھا ۔ تمہارے بچ جانے کا ایک فیصد سکوپ بھی باقی نہ رہتا تھا ۔ تمہیں پہلے ہی یہ سوچ لینا چاہئے تھا کہ جس طرح تم سیکرٹ ایجنٹ ہو ۔ اس طرح وہ بھی سیکرٹ ایجنٹ ہیں ۔ وہ بھلا احمقوں کی طرح سیدھے تمہارے پاس پہنچ جاتے ۔ انہوں نے کوئی نہ کوئی پلاننگ تو کرنی ہی تھی" .... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" واقعی ہم سے غلطی ہو گئی تھی عمران صاحب ۔ ویسے مجھے ذاتی طور پر صالحہ کی ساتھی لڑکیوں کی موت پر بے حد افسوس ہوا ہے ۔ اصل ان کی چیخوں کی وجہ سے ہی یہ سب کچھ ہوا ہے ورنہ شاید ہم آسانی سے مار نہ کھاتے" ...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

انہیں پنک فورس اور جولیا کے ساتھ جو کچھ ہوا اور جس طرح ہوا

"اس کا تو مجھے علم ہو گیا ہے لیکن تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا" ۔ عمران نے کہا۔

"ایک طرف پنک فورس تھی اور دوسری طرف ہم تھے ۔ تنویر درخت پر چڑھ گیا تھا ۔ جبکہ میں کیپٹن شکیل اور خاور کے ساتھ جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپ گئے تھے ۔ ہم سب کی توجہ جیپ کی طرف تھی کیونکہ ہر طرف گھپ اندھیرا تھا اس لئے ہمیں یہ معلوم نہ ہو رہا تھا کہ جیپ میں کتنے افراد سوار ہیں ۔ پھر اچانک اس آنے والی جیپ سے یکے بعد دیگرے دو بلاسٹر فائر کئے گئے ۔ پہلا بلاسٹر پنک فورس والی سائیڈ اور دوسرا ہماری جیپ پر ۔ پنک فورس والی طرف جب بلاسٹر دھماکہ ہوا تو بلاسٹر کی روشنی میں ہم نے ان کے جسموں کو اچھلتے بھی دیکھا اور ان کی چیخیں بھی سنیں ۔ بس یہیں سے مسئلہ خراب ہو گیا۔ ہم بے اختیار اٹھے اور اس کے ساتھ ہی عقب سے ہم پر فائر کھول دیا گیا ہم ہٹ ہو گئے لیکن اس کے باوجود ہم نے مڑ کر ان فائر کرنے والوں کو بھی ہٹ کر دیا ۔ اس کے بعد ہمیں ہوش نہ رہا"...... صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تنویر تو درخت پر چڑھا ہوا تھا ۔ اس نے تو ان لوگوں کی تمہارے عقب میں نقل و حرکت چیک کر لی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں ۔ میری توجہ بھی اس جیپ کی طرف تھی ۔ جب جیپ

لگائی اور رول کرتا ہوا آگے بڑھا ہی تھا کہ میں نے اس پر فائر کھول دیا۔ اسی لمحے نیچے فائرنگ شروع ہو گئی اور میں ابھی اپنا رخ پلٹ کر سیدھا ہو رہا تھا کہ گولی میری گردن میں لگی اور میں درخت سے گر گیا ۔ اس کے بعد مجھے ہوش نہ رہا تھا"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ آپ اس بار سیکرٹ سروس کے ساتھ کیوں نہیں آئے تھے ۔ جب آپ نے علیحدہ ہی آنا تھا تو پھر ساتھ آنے میں کیا حرج تھا"...... اس بار خاور نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس بار تمہارے چیف سے میرا جھگڑا ہو گیا تھا ۔ میں نے اسے کہا تھا کہ سیکرٹ سروس میرے بغیر کسی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکتی بس اسی بات پر وہ مجھ سے ہی اکھڑ گیا اور اس نے مجھے چیلنج کر دیا کہ اس بار سیکرٹ سروس کو تمہارے بغیر بھیجوں گا ۔ پھر دیکھنا اس کی کارکردگی اور میں تو ٹائیگر کے ساتھ صرف تمہاری کارکردگی دیکھنے کے لئے آیا تھا اور ماشاء اللہ کیا شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے تم نے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو ۔ ہم نے تمہاری کال سن لی تھی ۔ تم اپنے طور پر مشن مکمل کرنے کے چکر میں تھے لیکن تمہیں بھی ناکامی ہوئی ہے" ۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ۔ اس مشن میں میں نے ایک اور بات محسوس کی ہے ۔ ہمارے پاس وہ سب کچھ ہے جو آپ کے پاس ہے لیکن ہمارے پاس آپ جیسی خوش قسمتی نہیں ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران

بے اختیار ہنس پڑا۔
"خوش قسمتی تو اس بار تمہارے ساتھ تھی اور اگر صالحہ قربانی نہ دیتی تو تم نے تو خوش قسمتی کا بھی خاتمہ کرا دیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے عمران کا اشارہ جولیا کی طرف تھا اور وہ سب اس اشارے کو سمجھ گئے تھے اس لئے وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔
"مس صالحہ نے واقعی بے مثال قربانی دی ہے۔ جیسا آپ نے بتایا ہے اگر وہ عین موقع پر مس جولیا پر چھلانگ نہ لگاتی تو"۔۔۔۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"تو کیا ہوتا۔ یہی کہ پہلی کی بجائے دوسری خوش قسمتی سامنے آ جاتی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"تم بکواس کرنے سے باز نہیں آؤ گے۔ اگر مس جولیا کو کچھ ہو جاتا تو میں بھی نہ زندہ رہتا"۔۔۔۔ تنویر نے بے اختیار ہو کر کہا۔
"ظاہر ہے بہن کا صدمہ بھائی کے لئے ہمیشہ ناقابل برداشت ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو تنویر کے علاوہ باقی سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے جبکہ تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ کر منہ دوسری طرف کر لیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ دروازہ کھلا اور ایک ڈاکٹر ہاتھ میں کارڈلیس فون اٹھائے اندر داخل ہوا۔
"عمران صاحب۔ آپ کی کال ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر نے کارڈلیس فون عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
"شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ڈاکٹر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا

جب وہ کمرے سے باہر نکل گیا تو عمران نے فون کا بٹن آن کر دیا۔
"یس پرنس بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"عمران صاحب۔ میں رافث بول رہا ہوں۔ میرے آدمیوں نے ریگی کا سراغ لگا لیا ہے۔ اسے یہاں کے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ وہ شدید زخمی حالت میں یہاں پہنچی تھی۔ اس کے جسم میں چھ گولیاں پیوست تھیں بہرحال اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ اسے داخل کرانے والی ایک عورت ہے جس کا نام لورین بتایا گیا ہے۔ اس کا حلیہ معلوم ہو گیا ہے۔ وہ ہسپتال میں موجود نہیں ہے۔ میرے آدمی اسے شہر میں بھی تلاش کر رہے ہیں اور ہسپتال میں بھی نگرانی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کاکانہ سے باہر جانے والے راستوں کی بھی نگرانی ہو رہی ہے"۔۔۔۔ رافث نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔
"ریگی ہوش میں ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"ہاں۔ وہ ہوش میں ہے"۔۔۔۔ رافث نے جواب دیا۔
"تو تم کار میں اپنا ایک آدمی یہاں میرے پاس ہسپتال بھیج دو۔ میں ریگی سے فوراً ملنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"لیکن عمران صاحب۔ اس طرح اس کے آدمی ہوشیار ہو جائیں گے"۔۔۔۔ رافث نے کہا۔
"تم اس کی فکر چھوڑ دو۔ میں جو کہہ رہا ہوں وہ کرو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوکے ۔ میں کار بھیج رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا
اور عمران نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا اور پھر اٹھ کر وہ بیرونی
دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے کہ
وہاں موجود کسی کو بھی اس سے کچھ پوچھنے کی ہمت ہی نہ ہوئی ۔

مورین کو گئے ہوئے کافی وقت گزر گیا تھا اور جیسے جیسے وقت
ُزرتا جا رہا تھا ریگی کی بے چینی اسی طرح لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی ۔
اس کی نظریں مسلسل کمرے کے دروازے کی طرف تھیں اور جب
بھی دروازہ کھلتا وہ چونک پڑتی ۔ لیکن دروازہ کھلنے پر جب مورین کی
بجائے کوئی نرس یا کوئی ڈاکٹر اندر آتا تو وہ بے اختیار ہونٹ بھینچ لیتی ۔
لیکن پھر ایک بار جب دروازہ کھلا اور مورین کی شکل نظر آئی تو ریگی
بے اختیار چونک پڑی ۔
"کیا ہوا مورین ۔ وہ بیگ مل گیا" ...... ریگی نے چیختے ہوئے
پوچھا ۔ اس نے اس کا بیڈ تک پہنچنے کا بھی انتظار نہ کیا تھا ۔
"نہیں مادام ۔ وہاں کوئی بیگ یا تھیلا موجود نہیں ہے ۔ میں نے
اور میرے ساتھیوں نے اردگرد کے علاقے کا چپہ چپہ دیکھ لیا
ہے" ...... مورین نے جواب دیا تو ریگی کو ایسے محسوس ہوا جیسے اس کا

دل بیٹھ گیا ہو۔

"پھر۔ پھر وہ کہاں گیا۔ جب مجھ پر فائر ہوا اس وقت وہ میری پشت پر تھا۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں نے اسے اٹھا لیا ہے"۔ ریگی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام اگر وہ اسے اٹھاتے تو یقیناً وہ آپ کو اس زخمی حالت میں وہاں نہ چھوڑتے۔ وہ لامحالہ آپ کو ہلاک کر دیتے۔ ویسے میرا خیال ہے کہ انہیں اس تھیلے کا ہوش ہی نہ تھا۔ وہ صرف اپنے زخمیوں کو لے کر چلے گئے ہیں کیونکہ اب بھی چار پاکیشیائی لڑکیوں کی کٹی پھٹی لاشیں وہیں پڑی ہوئی ہیں۔ اگر انہیں اتنا ہوش ہوتا کہ وہ بیگ تلاش کرتے تو پھر وہ لامحالہ ان ایشیائی لڑکیوں کی لاشیں بھی ساتھ لے جاتے۔ کیونکہ ایشیائی عورتوں کے بارے میں خاص طور پر بے حد جذ ہوتے ہیں"...... مورین نے تفصیل سے دلائل دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہ کہاں گیا۔ کیا اسے آسمان کھا گیا یا زمین نگل گئی۔ اس میں کوئی ایسی چیز بھی نہ تھی کہ کسی غیر متعلق آدمی کے کام آسکے"۔ ریگی نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم نے وہاں انتہائی تفصیل سے چیکنگ کی ہے مادام۔ ایک ایک جھاڑی۔ ایک ایک گڑھے کو چیک کیا ہے اور نہ صرف اس راستے کو جو اس مقابلے والی جگہ سے گڑھے تک ہے بلکہ اس کے ارد گرد کے سارے علاقے کو بھی اچھی طرح چیک کیا ہے"...... مورین نے کہا۔

"تو پھر وہ کہاں گیا۔ تم ایسا کرو کہ فوراً اس ہسپتال کا پتہ چلاؤ

جہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے زخمیوں کو پہنچایا گیا ہوگا اور وہاں کے کسی متعلقہ ڈاکٹر یا نرس کو اغوا کر کے اپنا آدمی ڈال دو۔ اس طرح اگر یہ تھیلا ان کے ہاتھ لگا ہوگا تو پتہ چل جائے گا"...... ریگی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یس مادام۔ میں ابھی انتظام کرتی ہوں"...... مورین نے جواب دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا کسی طرح ایسا ممکن ہے کہ میں وہاں جنگل میں جا سکوں۔ میں خود اسے تلاش کرنا چاہتی ہوں"...... ریگی نے کہا۔

"مادام۔ آپ کے زخم بے حد نازک ہیں یہ معمولی سا جھٹکا بھی نہیں برداشت کر سکتے اور اگر یہ بگڑ گئے تو آپ کی زندگی کو بھی خطرہ لاحق ہو جائے گا"...... مورین نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ریگی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ مورین واپس مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

"اگر یہ میزائل ان پاکیشیائیوں کے ہاتھ لگ گئے ہیں تو پھر انہیں پاکیشیا تک نہیں پہنچنا چاہئے۔ کاش میں اس قدر بے بس نہ ہو جاتی تو میں ان کے جبڑوں سے بھی یہ میزائل چھین لاتی"...... ریگی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اس وقت وہ اس طرح بے بس ہو چکی تھی کہ سوائے بڑبڑانے کے اور کچھ کر بھی نہ سکتی تھی۔ پھر مورین کو گئے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گزرا ہوگا کہ اچانک دروازہ کھلا اور دو پاکیشیائی اندر داخل ہوئے۔ ریگی حیرت بھری نظروں سے انہیں

دیکھنے لگی۔ان میں سے ایک نے مڑ کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔

"تمہارا نام ریگی ہے اور تمہارا تعلق سلاڈان سے ہے"........ ان میں سے ایک نے قریب آکر سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو اور یہاں کیوں آئے ہو"........ ریگی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔مجھے یقین ہے کہ تم نے میرا نام ضرور سنا ہو گا"........ اس آدمی نے پہلے کی طرح سرد لہجے میں کہا تو ریگی بے اختیار چونک پڑی۔اس کے ذہن میں فوراً ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سب سے مشہور سیکرٹ ایجنٹ عمران کے بارے میں سنی ہوئی تمام باتیں فلم کی طرح گھوم گئیں۔

"اوہ۔اوہ۔تو تم ہو عمران۔مم۔مگر میرا تو خیال تھا کہ تم خوفناک قسم کی شخصیت ہو گے"........ ریگی کے منہ سے بے اختیار نکلا اور عمران مسکرا دیا۔

"دشمنوں کے لئے میں واقعی خوفناک شخصیت بن جاتا ہوں اور تم اس وقت دشمن کے روپ میں ہو۔اگر تم زخمی ہو کر اس طرح ہسپتال کے بیڈ پر نہ پڑی ہوتی تو شاید اب تک تمہیں اس کا تجربہ بھی ہو چکا ہوتا"........ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا جبکہ اس کے ساتھ آنے والا دوسرا آدمی اس کے عقب میں خاموش کھڑا رہا۔

"اور اگر میں زخمی نہ ہوتی اور میرے جسم کو زخموں کی وجہ سے

ٹکلپ نہ کر دیا گیا ہوتا تو تمہیں بھی اب تک معلوم ہو جاتا کہ ریگی غصیلے لہجے میں بات کرنے والوں کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے"۔ریگی نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اسے واقعی عمران کے انداز اور لہجے پر غصہ آگیا تھا۔

"وہ میزائل کہاں ہیں جو تم نے ریڈ لیب سے اڑائے تھے"۔عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو ریگی بے اختیار چونک پڑی۔

"تو۔تو وہ تمہیں بھی نہیں ملے۔یہ کیسے ہو سکتا ہے"........ ریگی نے بے اختیار ہو کر کہا اور اس کے جواب پر عمران بھی چونک پڑا۔

"کیا مطلب"........ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو عمران۔تمہارے ملک کے دو گروپ ان میزائلوں کے حصول کے لئے کام کر رہے تھے جبکہ میرا گروپ اکیلا تھا اور یہ میزائل بھی میں نے ہی ریڈ لیب سے حاصل کئے تھے۔تم نے یا تمہارے گروپس نے انہیں حاصل نہیں کیا تھا۔یہ درست ہے کہ تمہاری اس ٹاسک فورس نے مجھ پر اور میرے آدمیوں پر اچانک حملہ کر کے میرے آدمیوں کو ہلاک کر دیا۔لیکن پھر کافرستان کی مادام ریکھا نے ان پر حملہ کیا۔اس طرح میرے ساتھ وہ بھی اس کی گرفت میں چلے گئے اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اس کی گرفت میں آگئی لیکن یہ میزائل میں نے حاصل کئے تھے اور ان پر میرا حق تھا اس لئے میں تمہارے دونوں گروپس کو بے ہوش کر کے وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی لیکن تمہارے دونوں گروپس نے میرا تعاقب کیا اور مجھ سے یہ میزائل

چھیننے کی کوشش کی اس مقابلے میں جو کچھ ہوا اس کو دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں زخمی ہو کر ایک گڑھے میں گر گئی اور میزائلوں والا بیگ جو میری پشت پر لدا ہوا تھا میرے زخمی ہو کر گھسٹنے کی وجہ سے کہیں راستے میں ہی گر گیا۔ پھر میرے گروپ کے آدمی وہاں پہنچے۔ اس وقت تک تم یا تمہارے آدمی ہیلی کاپٹروں پر اپنے زخمیوں کو اٹھا کر لے جا چکے تھے۔ میرے آدمیوں نے مجھے اٹھا کر یہاں ہسپتال پہنچایا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں نے اس تھیلے کے بارے میں پوچھا لیکن تھیلا میرے ساتھ نہ تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے آدمی دوبارہ وہاں بھیجے۔ انہوں نے وہاں کا ایک ایک چپہ چھان مارا لیکن انہیں بیگ نہیں ملا۔ اس کا لامحالہ مطلب یہی ہے کہ وہ بیگ تمہارے ہاتھ لگ گیا ہے اور اب تم الٹا مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ بیگ کہاں ہے۔ دیکھو عمران۔ یہ میزائل میں نے حاصل کئے تھے اس لئے ان پر میرا حق ہے انہیں میرے حوالے کر دو"...... ریگی نے تیز تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ریگی۔ ایک تو تم عورت ہو۔ دوسرے زخمی اور بے بس بھی ہو۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ساتھ کسی قسم کی زیادتی کی جائے۔ ورنہ تم نے جس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پنک فورس کے خلاف کارروائی کی ہے اس کے جواب میں تو تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی بھی توڑ دی جائے تو بھی انتقام پورا نہیں ہوتا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اداکاری کرنے کی بجائے خاموشی سے میزائل

میرے حوالے کر دو۔ اس کے جواب میں میرا وعدہ ہے کہ تمہارے خلاف فی الحال کوئی کارروائی نہ کی جائے گی ہاں بعد میں اگر کبھی موقع ملا اور تم مقابل آئی تو پھر اس ساری کارروائی کا انتقام بھی لے لیا جائے گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اداکاری تو تم کر رہے ہو۔ سنو میں تمہیں نئی آفر دیتی ہوں۔ چار میزائلوں میں سے ایک تم رکھ لو اور تین مجھے واپس کر دو۔ جہاں تک اس کارروائی کا تعلق ہے یہ تو تم بھی جانتے ہو کہ مشن کے دوران ایسی کارروائیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس میں کون کامیاب ہوتا ہے اور کون ناکام۔ اس کا فیصلہ وقت کرتا ہے اور رہا انتقام۔ تو جب میں ہسپتال سے فارغ ہو جاؤں تو بیشک تمہارا جو جی چاہے کر لینا۔ میں تمہارا ہاتھ نہیں روکوں گی اور اگر تم مجھ سے اس حالت میں انتقام لینا چاہتے ہو تو تمہارا ہاتھ کس نے روکا ہے۔ میں تو بے بس پڑی ہوئی ہوں"۔ ریگی نے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"او کے۔ میں جا رہا ہوں۔ اب میں دیکھوں گا کہ تم میزائل کس طرح ساڈان پہنچواتی ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے ساتھ آنے والا آدمی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا باہر چلا گیا۔

"عمران کی یہاں آمد ہی بتا رہی ہے کہ میزائل ان کے پاس نہیں ہیں۔ پھر آخر وہ کہاں گئے۔ کون لے گیا انہیں"۔ عمران کے جانے کے بعد ریگی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ مسلسل اسی پوائنٹ پر غور

کرتی رہی لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔ یہ تو اسے معلوم تھا کہ عمران نے کراؤن کا خاتمہ کر دیا ہے۔ ریکھا فیلڈ گاؤن میں تھی۔ پھر یہاں کون پہنچا جو میزائل لے گیا۔ لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایک نرس انجکشن لگانے کے لئے کمرے میں داخل ہوئی۔

"نرس۔ کیا یہاں فون سیٹ آسکتا ہے"...... ریگی نے نرس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میڈم۔ کیوں آپ نے کہیں کال کرنی ہے"...... نرس نے انجکشن تیار کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں اور مورین نے لازماً دفتر میں اپنا فون نمبر لکھوایا ہو گا۔ وہ فون نمبر بھی مجھے لا دو اور فون سیٹ بھی"...... ریگی نے کہا تو نرس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ انجکشن سے فارغ ہو کر وہ کمرے سے چلی گئی اور پھر تقریباً دس منٹ بعد اس کی واپسی ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ لیس فون تھا۔ ساتھ ہی ایک کارڈ۔

"یہ لیجئے کارڈ۔ یہ کارڈ مادام مورین نے دفتر میں دیا تھا۔ اس پر فون نمبر درج ہے"...... نرس نے کہا اور ریگی نے اس کے ہاتھ سے کارڈ اور فون پیس لے لیا۔ کارڈ پر مورین کا نام اور نیچے ایک نمبر لکھا ہوا تھا نرس کے واپس جانے کے بعد ریگی نے فون پیس اٹھایا اور کارڈ پر لکھا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر تک تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو۔ مورین سے بات کرائیں۔ میں ہسپتال سے ریگی بول رہی ہوں"...... ریگی نے رابطہ قائم ہوتے ہی کہا۔

"ہولڈ کیجئے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو مادام۔ میں مورین بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد مورین کی آواز سنائی دی۔

"مورین۔ میں نے جو کام تمہارے ذمے لگایا تھا اس کا کیا ہوا"۔ ریگی نے پوچھا۔

"مادام۔ ہم نے معلوم کر لیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو جنگل سے یہاں کے ایکریمین ہسپتال کے ہیلی کاپٹرز میں لایا گیا ہے اور وہ ایکریمین ہسپتال میں موجود ہیں۔ میرے آدمی وہاں نگرانی کر رہے ہیں۔ ویسے مادام۔ میں نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ یہ سارے انتظامات یہاں کے ایک مقامی آدمی رافٹ نے کئے ہیں۔ رافٹ کا یہاں ایک پورا گروپ کام کر رہا ہے"...... مورین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سنو مورین۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں میرے پاس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سب سے خطرناک ایجنٹ علی عمران آیا تھا۔ اس کی باتوں سے میں ذہنی طور پر بے حد الجھ گئی ہوں۔ وہ مجھ سے میزائل حاصل کرنے آیا تھا۔ اس کی گفتگو سے میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ میزائل بیگ ان کے ہاتھ بھی نہیں لگ سکا۔ میں نے اس لئے تمہیں کال کی ہے کہ تم اب ان کا پیچھا چھوڑ کر وہیں جنگل میں ہی معلومات حاصل

کرو کہ آخر وہ بیگ کہاں گیا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی ارد گرد کے گاؤں کے آدمی کے ہاتھ لگ گیا ہو"......... ریگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ جیسے آپ کا حکم"...... مورین نے جواب دیا۔

"ہم نے ہر صورت میں اس بیگ کو حاصل کرنا ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھنا"...... ریگی نے کہا۔

"میں سمجھتی ہوں مادام۔ یہی تو ہمارا اصل مشن ہے"۔ مورین نے جواب دیا۔

"اور مجھے رپورٹ دیتی رہنا"......... ریگی نے کہا۔

"یس مادام"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور ریگی نے فون آف کر کے ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔

ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز سنتے ہی ریکھا نے ہاتھ بڑھا کر سامنے رکھے ئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ تھری۔ ون۔ بی کالنگ مادام۔ اوور"...... بٹن آن تے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ مادام اٹنڈنگ یو۔ اوور"........ ریکھا نے جواب دیا لیکن ں کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"مادام۔ یہاں شہر سے دو سو کلو میٹر دور تسا کا گاؤں سے پچیس کلو ٹر کے فاصلے پر دو پارٹیوں کا آپس میں انتہائی خوفناک تصادم ہوا ہے ں اور مشین گنوں کی فائرنگ ہوئی ہے۔ اوور"......... دوسری ف سے کہا گیا تو ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کن پارٹیوں کی بات کر رہے ہو۔ اوور"۔ ریکھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ میرا گروپ تساکا گاؤں کے قریب ہے تاکہ ہم آپ کو یہاں سے گزرنے والے ایجنٹوں کے بارے میں معلومات مہیا کر سکیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ہاں۔ مجھے یاد آگیا ہے۔ ایسے کئی گروپ مختلف سمتوں میں تعینات کئے گئے تھے لیکن اطلاع تو کسی گروپ نے بھی نہیں دی حتی کہ تم بھی اب پہلی بار کال کر رہے ہو۔ اوور"...... مادام ریکھا نے جواب دیا۔ اسے یاد آگیا تھا کہ راول نے ایسے گروپوں کے انتظامات کئے تھے۔

"مادام۔ چونکہ یہاں سے کوئی گزرا ہی نہ تھا اس لئے اطلاع کیا دیتا تھوڑی دیر پہلے اچانک ہم نے بموں اور مشین گنوں کی فائرنگ کی آوازیں دور سے سنیں تو ہم چونک پڑے۔ پھر ہم چند افراد وہاں پہنچے تو وہاں ہم نے تین ہیلی کاپٹر اترتے ہوئے دیکھے۔ وہاں کئی افراد بھی موجود تھے چونکہ ان کی تعداد کافی تھی اس لئے ہم چھپ کر جائزہ لیتے رہے۔ ان تین ہیلی کاپٹروں میں سے دو تو ایمبولینس ہیلی کاپٹر تھے جبکہ ایک سیاحتی کمپنی کا ہیلی کاپٹر تھا۔ لاشوں یا زخمیوں کو ان ہیلی کاپٹروں میں لادا جاتا رہا اور پھر یہ تینوں ہیلی کاپٹر واپس چلے گئے تو ہم آگے گئے۔ ہم نے دیکھا کہ وہاں ایک جیپ کے تو پرخچے اڑے ہوئے تھے۔ اس پر بلاسٹر فائر کیا گیا تھا ایک جیپ جھاڑیوں میں الٹی پڑی تھی۔ جھاڑیاں جھلسی ہوئی تھیں اور وہاں لاشیں موجود تھیں جن میں سے چار لاشیں ایشیائی لڑکیوں کی تھیں۔ ان کے جسموں کے پرخچے اڑے ہوئے تھے

اور تین ایکریمی مردوں کی لاشیں تھیں۔ ہم وہاں کا جائزہ لیتے رہے پھر ہمیں ایک جگہ کسی زخمی کے گھسٹنے کے نشانات نظر آئے۔ ہم ان نشانات کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھے تو ایک ایکریمین عورت کو ہم نے ایک گڑھے میں پڑا ہوا دیکھا۔ وہ بھی مر چکی تھی۔ ہم مزید جائزہ لیتے رہے۔ وہاں سے ہمیں کئی مشین گنیں بھی پڑی ہوئی ملی ہیں اور مادام جھاڑیوں میں پڑا ہوا ایک بیگ بھی ہمیں ملا ہے جس کا ایک تسمہ ٹوٹا ہوا تھا۔ اس بیگ میں میزائلوں کے حصے ہیں جن کی تعداد چار ہے۔ ہم وہاں سے واپس آگئے ہیں اور ان میزائلوں کی وجہ سے آپ کو کال کر رہے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایشیائی لڑکیوں کے ساتھ ایکریمین مردوں کی لاشوں سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکیاں پنک فورس کی تھیں لیکن یہ ایکریمین مرد کون ہو سکتے ہیں۔ وہ عورت جو گڑھے میں پڑی تھی اور جسے تم ایکریمین کہہ رہے ہو۔ اس کا حلیہ بتا سکتے ہو۔ اوور"...... ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی حلیہ بتا دیا گیا۔

"اوہ۔ یہ تو ریگی کا حلیہ ہے اور میزائلوں کے نمونے بھی وہی لے گئی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ ریگی کا گروپ راستے میں موجود تھا وہ ان کے ساتھ مل گئی اور پھر ان کا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ ہو گیا لیکن۔ یہ تو اکٹھے تھے۔ اوور"...... ریکھا نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"ہو سکتا ہے مادام۔ ان میزائلوں کی وجہ سے یہ مقابلہ ہوا ہو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں۔ یہ میزائل نہیں ہیں۔ صرف میزائلوں کے نمونے ہیں جو ریگی کے باس نے اسے اس لئے دیئے تھے تاکہ ریگی اصل میزائلوں کو پہچان سکے۔ ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اوور"۔ ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر مادام اب ہمارے لئے کیا حکم ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"تم وہیں ڈیوٹی دیتے رہو۔ ابھی ہم دو روز مزید یہاں نگرانی کریں گے۔ یہ لوگ بہرحال ریڈ لیب پر حملہ ضرور کریں گے اس سے تم پوری ہوشیاری سے ڈیوٹی دیتے رہو۔ اوور اینڈ آل"...... ریکھا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ان کے درمیان اس قدر ہولناک لڑائی کیوں ہوئی ہو گی ریکھا"۔ ساتھ بیٹھی ہوئی کاشی نے ٹرانسمیٹر آف ہوتے ہی ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہرحال وہ دو مخالف گروپ تھے اور دونوں کا مشن ایک تھا اس لئے لامحالہ انہوں نے ایک دوسرے کو ختم کرنے کی کوشش کی ہو گی تاکہ وہ اکیلے یہ کام کر سکیں"...... ریکھا نے جواب دیا۔

"تمہاری یہ بات تو قطعی طور پر درست ہے لیکن ایک بات میری

سمجھ میں اب بھی نہیں آ رہی کہ ریگی اور پاکیشیائی گروپ یہاں سے فرار ہوئے ہیں لیکن کال کرنے والے نے بتایا ہے کہ ان کے درمیان ٹکراؤ شہری آبادی کے قریب ہوا ہے۔ انہیں تو یہاں لوٹ کر آنا چاہئے تھا۔ وہ شہر کیوں جا رہے تھے"...... کاشی نے کہا۔

"تمہاری بات واقعی قابل غور ہے لیکن اب یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ شہر سے مزید کمک لینے جا رہے ہوں گے"...... ریکھا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"میرے ذہن میں ایک اور خدشہ موجود ہے ریکھا۔ لیکن"۔ کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار چونک کر کاشی کی طرف دیکھنے لگی۔

"کونسا خدشہ۔ تم کھل کر بات کیوں نہیں کر رہی"...... ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم کسی طرح ریڈ لیب کے اندر کسی بڑے افسر سے رابطہ کر سکتی ہو"۔ کاشی نے کہا۔

"اندر کسی بڑے افسر سے رابطہ۔ کیوں"...... ریکھا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جن میزائلوں کو ریگی نمونے کہہ رہی تھی وہ اصل میزائل ہیں اور یہ جھگڑا بھی ان دونوں کے درمیان انہی میزائلوں کی وجہ سے ہوا ہے لیکن اس جھگڑے میں دونوں گروپوں کے چند افراد مارے گئے ہیں۔ ایک گروپ کے کچھ زخمی ہوں گے انہوں نے اپنے ساتھیوں کو کال کر کے ہیلی کاپٹر منگوا لئے ہوں گے"۔

کاشی نے کہا تو ریکھا کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"تم نے یہ نتیجہ کیسے نکال لیا"........ ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ریکھا۔ تم پاور ایجنسی کی چیف ہو اور اس حیثیت سے بے شمار مشنوں پر کام کر چکی ہو۔ کیا تم نے پہلے کبھی سنا ہے یا دیکھا ہے کہ کسی سیکرٹ ایجنٹ کو باقاعدہ میزائلوں کے نمونے بنا کر دیئے گئے ہوں"........ کاشی نے کہا۔

"ہاں پہلے تو ایسی بات کبھی سامنے نہیں آئی لیکن ایسا ہو تو سکتا ہے کیونکہ ریڈ لیب کے سٹور میں صرف "آر۔ بی" میزائل تو نہ ہوں گے اور بھی بے شمار قسم کے میزائل ہوں گے اس لئے غلط میزائلوں کے بھیجنے کے لئے باقاعدہ نمونے بنا کر دیئے جا سکتے ہیں"...... ریکھا نے بحث کرتے ہوئے کہا۔

"ہر میزائل پر مخصوص کوڈ نمبر اور الفاظ موجود ہوتے ہیں۔ ان سے بھی تو ان کی پہچان کی جا سکتی ہے"...... کاشی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہاری بات درست ہے لیکن تم نے پہلے یہ بات کیوں نہ کی تھی۔ ہم ان میزائلوں کو چیک تو کر سکتے تھے"...... ریکھا نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے پہلے اس لئے یہ بات نہ کی تھی کہ ایک تو ریڈ لیب کی طرف سے کوئی کاشن نہ ملا تھا کہ وہاں کوئی کارروائی ہوئی ہے۔ تم نے بھی یہی بتایا تھا کہ سیکورٹی گاؤں کی طرف بھی خاموشی ہے۔ تیسری

بات یہ ہے کہ اب اس خونریز جھگڑے کے بعد یہ بات میرے ذہن میں آئی ہے"........ کاشی نے جواب دیا۔

"تو اب بھی یہ چیزیں ہمارے ہی آدمی کے پاس ہیں۔ ریڈ لیب سے معلوم کرنے کی بجائے میں انہیں کال کر کے یہ میزائل یہاں منگوا لیتی ہوں پھر اسے چیک کر لیں گے۔ اگر تو یہ خالی نمونے ہوئے تو اور بات ہے ورنہ ہم ریڈ لیب سے رابطہ کر لیں گے"........ ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور پھر اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور کال دینا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ مادام ریکھا کالنگ۔ اوور"........ ریکھا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ تھرٹی۔ ون۔ بی اٹنڈنگ یو۔ اوور"........ دوسری طرف سے وہی مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا وہ بیگ جس میں میزائل ہیں تمہارے پاس ہے۔ اوور"۔ ریکھا نے پوچھا۔

"یس مادام۔ اوور"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم ایسا کرو کہ خود یا اپنے کسی آدمی کے ہاتھ یہ میزائل یہاں فیلڈ ہی میں میرے پاس فوراً بھجوا دو۔ اوور"........ ریکھا نے کہا۔

"مجھے خود آنا پڑے گا مادام۔ کیونکہ ہمارے گروپ میں مجھ سمیت افراد ہیں اور ان میں سے ایک شہر گیا ہوا ہے۔ اوور"۔ دوسری

طرف سے جواب دیا گیا۔

"تمہارا نام کیا ہے۔ اوور"...... ریکھا نے پوچھا۔

"ہنری مادام۔ اوور"......... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم خود آجاؤ لیکن فوراً۔ اوور"........... ریکھا نے کہا۔

"یہاں کوئی سواری تو نہیں ہے مادام اور فاصلہ بھی کافی ہے اس لئے پہلے مجھے شہر جانا ہو گا۔ وہاں سے کوئی سواری لے کر ہی میں آسکتا ہوں۔ اس لئے مجھے آپ تک پہنچتے پہنچتے پانچ چھ گھنٹے تو لگ جائیں گے اوور"........ ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہر حال آجاؤ۔ یہاں فیلڈ گاؤں کے باہر جو بھی روکے۔ تم نے اسے اپنا نام بتا دینا ہے۔ پھر تمہیں مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔ اوور"........ ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایک جیپ جو جھگڑے والی جگہ پر الٹی پڑی ہے میں اسے چیک کرتا ہوں۔ اگر وہ درست حالت میں ہوئی تو مجھے شہر نہ جانا پڑے گا اور میں دو گھنٹوں کے اندر ہی آپ تک پہنچ جاؤں گا۔ اوور"۔ ہنری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بس ان میزائلوں کا خاص خیال رکھنا۔ انہیں صحیح حالت میں مجھ تک پہنچنا چاہئے۔ اوور"......... ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"........ ہنری نے جواب دیا اور ریکھا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"جب وہ میزائل یہاں پہنچ جائیں گے تو تمہارا خدشہ بھی دور ہو

ائے گا۔ مجھے اب تک یقین ہے کہ یہ نمونے ہی ہوں گے۔ یہ ممکن نہیں کہ بغیر کسی کارروائی کے اس قدر خفیہ ریڈ لیب سے میزائل عمل بھی کر لئے جائیں اور اب تک کسی کو ان کا علم ہی نہ ہو ا"......... ریکھا نے ٹرانسمیٹر آف کرکے کاشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو یہی لگتا ہے لیکن اگر باقاعدہ چیکنگ ہو جائے تو چ ہی کیا ہے"......... کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریکھا نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران ٹائیگر کے ساتھ ریگی سے ملنے کے بعد سیدھا رافٹ کلب آ گیا۔

"آپ اور یہاں"...... رافٹ نے عمران کے دفتر میں داخل ہوتے ہی اٹھ کر استقبال کرتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں ریگی سے مل آیا ہوں اور ریگی سے ملنے کے بعد مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میزائل ریگی کے پاس بھی نہیں ہیں۔ وہ یہی سمجھ رہی کہ میزائل ہمارے پاس ہیں"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ٹائیگر بھی خاموشی سے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تو پھر عمران صاحب۔ وہ بیگ کہاں گیا۔ وہاں تو نہیں ہے۔ میں نے اچھی طرح چیک کرایا ہے"...... رافٹ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کوئی تیسرا گروپ وہاں موجود تھا یا وقوعہ کے بعد پہنچا ہے اور میزائل وہ لے گیا ہے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"تیسرا گروپ کون ہو سکتا ہے۔ کیا کراؤن کا گروپ"۔ رافٹ نے چونک کر کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ لیکن اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ اصل بات کا کسی طرح کھوج لگایا جائے کہ میزائل کس کے پاس ہیں"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ گروپ ریکھا کا ہو اور میزائل واپس ریکھا کے پاس پہنچ گئے ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ریکھا اور اس کا گروپ تو فیلڈ گاؤں میں ہے۔ وہ یہاں کہاں سے آ سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہاں اردگرد کسی گاؤں کے رہنے والے دھماکے اور فائرنگ کی آوازیں سن کر وہاں پہنچے ہوں اور بیگ لے گئے ہوں"...... رافٹ نے کہا۔

"باس۔ ریکھا کا کانہ میں جو امدادی گروپ ہے اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ اگر لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود ہو تو میں یہیں سے کراؤن کی آواز میں ریکھا سے بات کر سکتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"لانگ رینج ٹرانسمیٹر تو یہاں موجود ہے"...... رافٹ نے جواب
دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود الماری
کھولی اور اس میں سے ایک جدید قسم کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر
عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔
"ٹائیگر۔ دروازہ بند کر دو تاکہ کوئی مداخلت نہ ہو سکے"۔ عمران
نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران
نے ٹرانسمیٹر پر ریکھا کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ کراؤن کالنگ مادام ریکھا۔ اوور"...... عمران نے
کراؤن کی آواز اور لہجے میں کال دینا شروع کر دی۔
"یس ریکھا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد رابطہ قائم
ہوتے ہی ریکھا کی آواز سنائی دی۔
"کیا ہوا مادام ریکھا۔ وہ ریگی اور پاکیشیائی گروپس پکڑے گئے یا
نہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔
"وہ آپس میں ٹکرا گئے ہیں کراؤن اور ان کے درمیان انتہائی خونریز
ٹکراؤ ہوا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے ریکھا نے مسرت بھرے
لہجے میں جواب دیا تو عمران، ٹائیگر اور رافٹ تینوں ریکھا کی یہ بات
سن کر بے اختیار چونک پڑے کیونکہ ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ
ریکھا تک بھی یہ خبر پہنچ سکتی ہے۔
"آپس میں ٹکرا گئے ہیں۔ کیا مطلب۔ کہاں ہوا ہے یہ ٹکراؤ اور
تمہیں کیسے علم ہوا ہے۔ اوور"...... عمران نے لہجے میں شدید حیرت

کا عنصر پیدا کرتے ہوئے کہا۔
"سیکرٹ ایجنٹ وہی کامیاب ہوتا ہے مسٹر کراؤن۔ جو معاملات
سے ہر لمحے باخبر رہے۔ اوور"...... ریکھا نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔
"تمہاری بات تو درست ہے مادام ریکھا۔ یقیناً یہ ٹکراؤ فیلڈ گاؤں
کے قریب ہوا ہو گا اس لئے تمہیں اس کی خبر ہو گئی ہو گی۔ اوور"۔
عمران نے کہا۔
"اوہ نہیں مسٹر کراؤن۔ یہ ٹکراؤ کاکانہ کی شہری آبادی سے سو کلو
میٹر کے فاصلے پر جنگل میں ہوا ہے اور ریگی بھی ماری گئی ہے اور پاکیشیا
کی پنک فورس کی چار لڑکیاں بھی ہلاک ہو گئی ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ
سروس بھی شدید زخمی ہوئی ہے۔ ویسے انہوں نے کسی ذریعے سے ہیلی
کاپٹر وہاں منگوا لئے تھے اور زخمیوں کو ہیلی کاپٹرز جن کا تعلق کسی
ایکریمین فلاحی ہسپتال سے تھا انہیں لے کر گئے ہیں لیکن مجھے یقین
ہے کہ وہ بچ نہ سکیں گے۔ اوور"...... ریکھا نے بڑے فخریہ لہجے میں
تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔
"شہری آبادی سے سو کلو میٹر دور۔ لیکن پھر تو فیلڈ گاؤں سے کافی
دور یہ ٹکراؤ ہوا ہے۔ کیا وہاں تمہارا کوئی آدمی بھی موجود تھا جو تمہیں
اس کا علم ہو گیا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔
"میں نے اپنے کئی گروپ ہر اس راستے پر چھوڑے ہوئے ہیں جہاں
سے جنگل میں داخل ہو کر فیلڈ گاؤں پہنچا جا سکتا ہے۔ تاکہ میں ان
گروپس کی آمد سے پہلے ہی باخبر ہو سکوں۔ ان میں سے ایک گروپ

نے جو قریبی گاؤں کے قریب موجود تھا اس ٹکراؤ کے دوران ہونے والے بموں کے دھماکے اور مشین گنوں کی فائرنگ کی آوازیں سنیں تو وہ وہاں پہنچ گئے لیکن اس وقت وہاں ہیلی کاپٹر موجود تھے اور زخمیوں کو اٹھایا جا رہا تھا۔ میرے آدمیوں کو چونکہ یہ معلوم نہ تھا کہ یہ کون لوگ ہیں اس لئے انہوں نے مداخلت نہ کی اور چھپ کر دیکھتے رہے۔ جب ہیلی کاپٹر چلے گئے تو وہ آگے گئے اور پھر انہوں نے چار پاکیشیائی لڑکیوں کی لاشیں دیکھیں اور تین ایکریمیز کی جو ساڈانی تھے۔ پھر ایک گڑھے میں انہیں ریگی کی لاش بھی پڑی ہوئی مل گئی۔ اوور"...... ریکھا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اپنے گروپ کی کارکردگی سے کراؤن کو مرعوب کرنا چاہتی ہو۔

"کیا تمہارا گروپ ریگی کو پہچانتا تھا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ لیکن انہیں وہاں سے ایک بیگ ملا تھا جس میں میزائلوں کے نمونے تھے۔ انہوں نے اس کا ذکر مجھ سے کیا تو میں سمجھ گئی کہ یہ ریگی کا بیگ ہے کیونکہ ریگی یہاں سے فرار ہوتے وقت یہ بیگ ساتھ لے گئی تھی چنانچہ میں نے گڑھے میں مردہ پڑی عورت کا حلیہ پوچھا تو میرے آدمی نے جو حلیہ بتایا وہ ریگی کا ہی تھا۔ دوسری طرف پاکیشیائی لڑکیوں کی لاشیں بھی وہاں موجود تھیں۔ اس طرح مجھے علم ہو گیا کہ یہ ٹکراؤ ریگی اور پاکیشیا گروپس کے درمیان ہوا ہے اور جن تین لاشوں کو میرے آدمی ایکریمیز بتا رہے تھے وہ ریگی کے ساتھی ہوں گے اوور"...... ریکھا نے جواب دیا۔

"کیا میزائلوں کے نمونوں والا بیگ تمہارے گروپ کے آدمیوں کے پاس ہی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ابھی تو ان کے پاس ہے۔ لیکن اب میں نے کاشی کے کہنے پر انہیں چیک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے کیونکہ کاشی کا خیال ہے کہ وہ میزائلوں کے نمونے نہیں ہیں بلکہ اصل میزائل ہیں اور انہی میزائلوں کے لئے ان دونوں گروپس کے درمیان جھگڑا ہوا ہے میں نے اپنے آدمیوں سے کہہ دیا ہے کہ وہ میزائلوں کے نمونوں والا بیگ مجھ تک پہنچا دیں اور تھوڑی دیر بعد وہ بیگ مجھ تک پہنچ جائے گا۔ اوور"۔ ریکھا نے کہا۔

"لیکن مادام ریکھا۔ وہ اصل میزائل کس طرح ہو سکتے ہیں اوور"۔ عمران نے کہا۔

"میں تو یہی کہہ رہی ہوں لیکن کاشی کے ذہن میں چونکہ خدشہ موجود ہے اس لئے میں نے بھی سوچا کہ چلو تسلی کر لینے میں کیا حرج ہے۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"اگر تم اجازت دو تو میں تمہارے پاس آ جاؤں۔ میں بھی انہیں چیک کرنا چاہتا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"تم وہیں ڈیوٹی دو مسٹر کراؤن۔ میں انہیں چیک کر لوں گی۔ تم فکر مت کرو۔ جب تک تجربہ مکمل نہیں ہو جاتا۔ ہمیں اپنی ڈیوٹی نہیں چھوڑنی چاہئے۔ اوور"...... مادام ریکھا نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام کاشی نے میرے ذہن میں بھی خدشہ پیدا کر دیا ہے مادام ریکھا اور تمہاری یہ بات بھی درست ہے کہ ڈیوٹی بھی نہیں چھوڑنی چاہئے۔ اس لئے میں اپنے دو خاص آدمی تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ وہ ہیلی کاپٹر پر تمہارے پاس پہنچیں گے۔ تم انہیں چیک کرا دینا۔ ایک کا نام مائیکل ہے اور دوسرے کا نام انتھونی۔ سمجھ گئیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن ابھی یہ میزائل میرے پاس نہیں پہنچے۔ میرا آدمی پہلے شہر جائے گا اور وہاں سے سواری کا بندوبست کر کے میرے پاس پہنچے گا اور اس کے لئے اس کے مطابق چار پانچ گھنٹے لگ سکتے ہیں ویسے وہ پہلے جائے وقوعہ پر جائے گا۔ وہاں ایک جیپ تو تباہ ہو چکی ہے جبکہ دوسری الٹی پڑی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ پہلے اس الٹی ہوئی جیپ کو چیک کرے گا اگر وہ جیپ ورکنگ آرڈر میں ہوئی تو پھر وہ اس جیپ میں فیلڈ گاؤں پہنچے گا تب اسے دو گھنٹے لگیں گے۔ اس لئے کچھ کہا نہیں جا سکتا کہ وہ کس وقت میرے پاس پہنچے گا۔ اوور"...... ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دو گھنٹے بعد آدمیوں کو بھیج دوں گا۔ ویسے تمہارے اس آدمی کا نام کیا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہنری ہے اس کا نام۔ مگر تم نے کیوں پوچھا ہے نام اوور"۔ ریکھا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میں سوچ رہا تھا کہ اگر میرے گروپ کے آدمی اسے جانتے ہوں تو

پھر میں انہیں تمہارے پاس نہ بھیجوں بلکہ انہیں کہہ دوں کہ وہ پہلے ہی اس سے مل لیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تمہارے آدمی اسے کیسے جان سکتے ہیں۔ وہ یہاں کے مقامی گروپ کا آدمی ہے۔ اوور"...... ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مقامی گروپ۔ لیکن ابھی تو تم اسے اپنا گروپ کہہ رہی تھی۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک مقامی گروپ یہاں ہماری امداد کر رہا ہے۔ یہ اس کا آدمی ہے اوور"۔ ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ اس مقامی گروپ کا لیڈر دہی راول ہے ناں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں دہی ہے۔ اوور"...... ریکھا نے جواب دیا۔

"او کے۔ پھر میں تمہارے پاس ہی اپنے آدمی بھیج دوں گا۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"بھیج دینا۔ اوور"...... ریکھا نے جواب دیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"رافٹ فوری طور پر ایک بار پھر اس سیاحتی کمپنی کے ہیلی کاپٹر کا بندوبست کرو۔ میں اور ٹائیگر پہلے اس وقوعے والی جگہ پر جانا چاہتے ہیں تاکہ اگر وہاں وہ الٹی ہوئی جیپ موجود نہیں ہے تو پھر ہم فیلڈ گاؤں پرواز کر جائیں گے اور اگر وہ جیپ وہاں موجود ہوئی تو اس کا مطلب

ہے کہ یہ ہنری پہلے شہر اس راول کے پاس پہنچے گا ۔یہاں تمہارے آدمی اسے کور کر سکتے ہیں ۔اس لئے ہم اس سے یہیں وہ بیگ حاصل کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں بندوبست کرتا ہوں"...... رافٹ نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

"باس ۔ہمیں میک اپ تو کرنا ہوگا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہاں میک اپ باکس بھی موجود ہے ۔ میں کال کر کے دیتا ہوں"۔ رافٹ نے کہا اور عمران اور ٹائیگر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد عمران خود ہیلی کاپٹر کو پائلٹ کرتا ہوا جنگل کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا ۔ سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا ۔ دونوں ایکریمین میک اپ میں تھے اور رافٹ سے انہوں نے ضروری اسلحہ بھی لے لیا تھا ہیلی کاپٹر سیاحتی کمپنی کا تھا ۔ یہ وہی ہیلی کاپٹر تھا جو پہلے بھی دو بار ان کے استعمال میں رہا تھا ۔ ایک بار جب رافٹ اسے لے کر جنگل میں آیا تھا اور عمران اپنے زخمی ساتھیوں کو ایمبولینس ہیلی کاپٹروں میں اٹھوا کر لے گیا تھا اور دوسری بار جب عمران رافٹ کے ساتھ واپس جنگل میں پہنچا تھا اور پنک فورس کی لڑکیوں کی لاشیں اٹھا کر لے گیا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر وقوعے والی جگہ پر پہنچ گیا عمران نے اسے اسی جگہ پر اتار دیا جہاں وہ پہلے اترتا رہا تھا اور پھر دونوں ہیلی کاپٹر سے اتر کر تیزی سے درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھنے لگے جہاں ایک جیپ کا ڈھانچہ پڑا ہوا تھا جبکہ دوسری جیپ

پڑی تھی ۔ وہ یہاں آئے بھی اسی جیپ کو چیک کرنے کے لئے تھے ۔ جیپ جس جگہ الٹی پڑی تھی وہ جگہ درختوں کے جھنڈ کے عین اندر تھی اس لئے فضا سے وہ نظر نہ آسکتی تھی ۔

"باس ۔جیپ تو یہاں نہیں ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور چند لمحوں بعد وہ اس جگہ پر پہنچ گئے جہاں پہلے جیپ الٹی ہوئی موجود تھی لیکن اب وہ نظر نہ آرہی تھی ۔

"اس کا مطلب ہے کہ جیپ ورکنگ آرڈر میں تھی اور ریکھا کا آدمی ہنری اس جیپ میں فیلڈ گاؤں گیا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"باس ۔ہم اسے راستے میں پکڑ سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ وہ واپس پلٹے اور ہیلی کاپٹر کی طرف دوبارہ بڑھتے چلے گئے ۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے فیلڈ گاؤں کی طرف آگے بڑھنے لگا ۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کی بلندی زیادہ نہ رکھی تھی ۔ وہ صرف اونچے درختوں کی چوٹیوں سے ذرا بلند ہو کر اڑا رہا تھا تاکہ فیلڈ گاؤں کی طرف جاتی ہوئی اس جیپ کو آسانی سے چیک کیا جا سکے ۔ ٹائیگر دوربین آنکھوں سے لگائے کھڑکی کی سائیڈ سے لگا مسلسل نیچے چیکنگ کرنے میں مصروف تھا لیکن کسی طرف سے بھی جیپ کی معمولی سی جھلک بھی نظر نہ آرہی تھی ۔

"اتنی جلدی تو جیپ نہیں پہنچ سکتی"...... عمران نے اس وقت کہا جب مسلسل پرواز کرنے کے بعد دور سے فیلڈ گاؤں کے آثار قریب آتے دکھائی دینے لگے تھے ۔

" باس ۔ ہو سکتا ہے وہ بہت پہلے چل پڑا ہو"......... ٹائیگر نے کہا
اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کر
کے اس نے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر پر ہی ریکھا کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی
اور بٹن دبا دیا۔

" ہیلو ہیلو ۔ سائیکل کالنگ مادام ریکھا ۔ اوور"......... عمران نے لہجہ
اور آواز بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

" مادام ریکھا اٹنڈنگ یو ۔ تم کون ہو ۔ اپنا تعارف کراؤ ۔
اوور"......... چند لمحوں بعد ہی رابطہ قائم ہو گیا اور ریکھا کی سخت آواز
سنائی دی۔

" میرا تعلق باس کراؤن کے گروپ سے ہے مادام ۔ میرے ساتھ
انتھونی ہے اور ہمیں باس نے آپ کے پاس میزائلوں کے نمونے چیک
کرنے کے لئے بھیجا ہے ۔ ہم ہیلی کاپٹر پر آ رہے ہیں ۔ اوور"۔ عمران نے
تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ ٹھیک ہے ۔ اب مجھے یاد آ گیا ہے ۔ او کے ۔ آ جاؤ ۔ فینڈ
گاؤں کے شمال مشرق میں سب سے اونچے درختوں کے جھنڈ کے
قریب ہیلی کاپٹر اتار دو ۔ ہم وہاں موجود ہیں ۔ اوور"......... مادام ریکھا
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا آپ کا آدمی ہنری میزائلوں کے نمونے لے کر پہنچ گیا ہے یا ابھی
اس نے پہنچنا ہے ۔ اوور"......... عمران نے پوچھا۔

" وہ تو کافی دیر سے آ گیا ہے ۔ اسے نکراؤ والے علاقے سے جیپ

کنگ آرڈر میں مل گئی تھی ۔ ہم نے چیکنگ تمہاری آمد کے انتظار
ہی روکی تھی ۔ تم آ جاؤ ۔ ہم تمہارے منتظر ہیں ۔ اوور"۔ دوسری
رف سے ریکھا نے کہا۔

" او کے ۔ ہم آ رہے ہیں ۔ اوور اینڈ آل"......... عمران نے مطمئن
میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ہیلی کاپٹر آگے بڑھانا شروع
دیا۔

" حیرت ہے ۔ بہت جلدی پہنچ گیا ہے یہ"......... ٹائیگر نے دوربین
گلے سے اتار کر ایک سائیڈ پر لگے ہوئے ہک سے لٹکاتے ہوئے کہا۔

" ہو سکتا ہے کسی شارٹ کٹ سے گیا ہو"......... عمران نے کہا
ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ہیلی کاپٹر
نیڈ گاؤں کے شمال مشرق میں واقع سب سے اونچے درختوں کے
کے قریب اتارنا شروع کر دیا ۔ وہاں چار مسلح افراد موجود تھے لیکن
کی مشین گنیں ان کے کاندھوں سے لٹک رہی تھیں اور وہ فضا
ہاتھ ہلا ہلا کر عمران کو اپنے قریب اترنے کے اشارے کر رہے

" آؤ ٹائیگر ۔ لیکن اب پوری طرح ہوشیار رہنا ۔ ہم نے یہ میزائل
سے چھین کر واپس بھی جانا ہے"......... عمران نے ہیلی کاپٹر کا
بند کرتے ہوئے کہا۔

" یس باس"......... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور
دونوں ہی مختلف سمتوں سے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترے"۔ اسی لمحے

وہ چاروں آدمی تیزی سے ان کے قریب آئے۔

"میرا نام روشن سنگھ ہے اور میں مادام کا نمبر نو ہوں اور مادام کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں"...... ایک آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔ روشن سنگھ نے ٹائیگر سے بھی اسی گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن عمران نے ابھی چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اچانک اس کے ساتھ چلتے ہوئے روشن سنگھ کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے کانوں میں ایسی آوازیں پڑیں جیسے پٹاخے چھوٹے ہوں اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا اس کے چہرے پر جیسے کسی غبار کا بگولا سا ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اچانک کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگا۔

"بب۔ بب۔ باس"...... اس کے کانوں میں آخری آواز ٹائیگر کی پڑی اور پھر باوجود کوشش کے عمران اپنے آپ کو نہ سنبھال سکا اور اس کے حواس انتہائی گہری تاریکی میں جیسے ڈوبتے چلے گئے۔

مورین ایک کمرے میں کرسی پر بیٹھی میزائلوں والے بیگ کے بارے میں سوچنے میں مصروف تھی۔ ریگی کی کال اس نے تھوڑی دیر پہلے اٹنڈ کی تھی اور ریگی نے اسے بتایا تھا کہ عمران خود میزائلوں کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے اس کے پاس آیا تھا اور اس کا مطلب یہ ہوا کہ بیگ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کے ہاتھ بھی نہیں لگا۔ جس جگہ دونوں گروپوں کا ٹکراؤ ہوا تھا اس جگہ کا معائنہ مورین بذات خود کر چکی تھی اور جس تفصیل سے اس نے چیکنگ کی تھی اس سے اسے مکمل یقین تھا کہ میزائلوں والا بیگ وہاں موجود نہیں ہے اور اب وہ بیٹھی یہی سوچ رہی تھی۔ گو اس نے مادام ریگی کے حکم پر اپنے آدمی کو ایکریمین ہسپتال کے ایک ڈاکٹر کے روپ میں تعینات کرا آئی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ یہ فضول رہے گا کیونکہ اگر بیگ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس ہوتا تو پھر عمران کو ریگی کے پاس آنے

کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی بلکہ ایسی صورت میں تو وہ ریگی اور اس کے گروپ سے ہی دور رہنے میں عافیت سمجھتا۔ کافی دیر اسی سوچ بچار میں گزر گئی لیکن جب اس کا کوئی حل اس کی سمجھ میں نہ آیا تو بالآخر اس نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر ایک سائیڈ میں موجود ریک کی طرف بڑھ گئی جس میں شراب کی بوتلیں بڑے قرینے سے چنی ہوئی تھیں۔ ایک سائیڈ پر ایک بڑا سا جام بھی موجود تھا۔ اس نے ریک سے ایک بوتل اٹھائی۔ اس کا ڈھکن کھولا اور جام شراب سے بھر کر اس نے بوتل کا ڈھکنا بند کیا اور بوتل واپس ریک میں اسی جگہ پر رکھی اور جام اٹھائے وہ واپس کرسی پر آکر بیٹھ گئی اور پھر اس نے آہستہ آہستہ شراب کے گھونٹ لینے شروع کر دیئے اور پھر ابھی جام آدھا ختم ہوا ہو گا کہ سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مورین نے چونک کر ایک نظر فون کو دیکھا اور پھر جام کو میز پر رکھ کر اس نے ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس مورین سپیکنگ"........ مورین کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"لوئیس بول رہا ہوں مادام۔ رافٹ کلب سے فرانک کی کال ہے"۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"رافٹ کلب سے فرانک کی کال۔ یہ وہی کلب ہے ناں جس کا مالک رافٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی امداد کر رہا ہے"........ مورین نے یاد کرنے کے سے انداز میں کہا۔

"یس مادام۔ اور آپ کے حکم پر ہی میں نے فرانک کو وہاں رافٹ

کے پرسنل اسسٹنٹ کی جگہ ایڈجسٹ کر دیا تھا"........ لوئیس نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ بات کراؤ"........ مورین نے اس بار تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ فرانک بول رہا ہوں"........ چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"........ مورین نے پوچھا۔

"مادام۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے پاس آکر تفصیلی رپورٹ دوں۔ یہاں فون پر خطرہ رہ جائے گا۔ اشارتاً یہ اسی بیگ کے بارے میں رپورٹ ہے جس کی تلاش آپ کو ہے"........ دوسری طرف سے فرانک نے کہا تو مورین چونک پڑی۔

"تم کہاں سے فون کر رہے ہو"........ مورین نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"کلب سے مادام"........ فرانک نے کہا۔

"اوکے۔ آجاؤ لیکن محتاط رہنا"........ مورین نے کہا۔

"یس مادام"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مورین نے جلدی سے کریڈل پر ہاتھ مارا۔

"ہیلو لوئیس۔ ہیلو"........ مورین نے کریڈل پر بار بار ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"........ لوئیس کی آواز سنائی دی۔

"فرانک یہاں آ رہا ہے۔ اسے فوراً میرے کمرے میں پہنچا دینا"۔ مورین نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام"..... لوئیس نے کہا اور مورین نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"ایسی کیا بات ہو سکتی ہے کہ فرانک اس قدر محتاط ہو رہا ہے"۔ مورین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"میں فرانک ہوں مادام۔ میک اپ میں ہوں"..... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم وہاں کلب میں رافٹ کے پرسنل اسسٹنٹ کے طور پر کام کر رہے ہو۔ بیٹھو۔ کیا بات ہے"۔ مادام نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کر دیا۔

"مادام۔ میزائلوں والے بیگ کا پتہ چل گیا ہے۔ وہ کافرستان کی پاور ایجنسی کی چیف مادام ریکھا کے ایک گروپ لیڈر ہمزی کے قبضے میں ہے"..... فرانک نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو مورین بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں۔ پوری تفصیل بتاؤ"..... مورین نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام۔ چونکہ رافٹ پاکیشیائی گروپس کی امداد کر رہا ہے اس لئے

باس لوئیس نے مجھے اس کے پرسنل اسسٹنٹ کی جگہ دلوائی تھی۔ چنانچہ میں نے رافٹ کی تمام گفتگو سے باخبر رہنے کے لئے اس کے دفتر میں ایک مخصوص ڈکٹا فون فٹ کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے رافٹ اپنے دفتر میں موجود تھا کہ دو ایشیائی اس کے دفتر میں آئے اور ان میں سے ایک کو رافٹ نے جب عمران صاحب کہہ کر پکارا تو میں چونک پڑا اور ان کے درمیان ہونے والی گفتگو کی طرف نہ صرف پوری طرح متوجہ ہو گیا بلکہ میں نے یہ گفتگو ٹیپ کرنی شروع کر دی۔ ان کا موضوع گفتگو بھی یہی بیگ ہی تھا۔ پھر اس عمران نے ٹرانسمیٹر پر مادام ریکھا کو کال کیا اور مادام آپ سن کر حیران ہو جائیں گی کہ اس نے یہ گفتگو گراؤن بن کر کی۔ اس کی آواز اور لہجہ مکمل طور پر گراؤن جیسا تھا۔ یہ اس قدر کامیاب نقل تھی کہ اگر میں شروع سے ہی یہ ساری بات چیت نہ سن رہا ہوتا تو میں کبھی بھی اس بات پر یقین نہ کرتا کہ یہ آواز عمران کی ہے یا گراؤن کی۔ بہرحال ریکھا کے ساتھ ٹرانسمیٹر کال کے دوران یہ انکشاف ہوا کہ میزائلوں والا بیگ ریکھا کے ایک آدمی ہمزی کے ہاتھ لگ گیا ہے اور ریکھا نے اس ہمزی کو ہدایت کر دی ہے کہ میزائلوں والا بیگ اس کے پاس فیلڈ گاؤں میں پہنچایا جائے"۔ فرانک نے کہا۔

"اوہ۔ وہ ٹیپ لے آئے ہو"..... مورین نے چونک کر کہا۔

"یس مادام۔ ٹیپ بھی لے آیا ہوں اور ٹیپ پلیئر بھی"۔ فرانک نے جواب دیا اور جیب سے ایک چھوٹا مگر جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ پلیئر نکال کر میز پر رکھا اور اس کا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے ایک

مردانہ آواز سنائی دینے لگی۔

"یہ رافٹ کی آواز ہے مادام"...... فرانک نے کہا اور مورین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد دوسری مردانہ آواز سنائی دی۔

"یہ عمران کی آواز ہے"...... فرانک نے کہا اور اس بار بھی مورین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دونوں کی گفتگو سنائی دیتی رہی اور مورین خاموش بیٹھی پوری توجہ سے یہ گفتگو سنتی رہی۔ تھوڑی دیر بعد جب ٹرانسمیٹر کال پر ایک قطعی مختلف آواز اور لہجہ سنائی دیا تو مورین بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ تو کراؤن کی ہی آواز اور لہجہ ہے۔ کمال ہے۔ اس قدر حیرت انگیز طور پر مکمل نقل بھی کی جا سکتی ہے"...... مورین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور فرانک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مورین ایک بار پھر گفتگو سننے میں لگ گئی۔ جب آواز آنی بند ہو گئی تو فرانک نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ آف کر دی۔

"اس کے بعد مادام۔ عمران اور اس کے ساتھی نے وہیں میک اپ کیا اور اسلحہ لے کر وہ کلب کی عقبی سمت میں آ گئے۔ جہاں رافٹ نے سیاحتی کمپنی کا ہیلی کاپٹر منگوایا تھا اور وہ دونوں ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر جنگل کی طرف چلے گئے ہیں"...... فرانک نے باقی ماندہ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"انہیں گئے ہوئے کتنا وقت ہو گیا ہے"...... مورین نے پوچھا۔

"ایک گھنٹہ تو گزر گیا ہو گا۔ رافٹ چونکہ واپس دفتر میں آ گیا تھا

اس لئے نہ ہی میں آپ کو فوری طور پر کال کر سکا اور نہ خود آ سکا۔ اب وہ اٹھ کر گیا ہے تو میں آیا ہوں"...... فرانک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ اور سنو۔ پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اگر رافٹ کو یہ اطلاع ملے کہ عمران واپس آ گیا ہے تو تم نے یہ اطلاع فوری طور پر مجھے دینی ہے"...... مورین نے کہا اور فرانک سر ہلاتا ہوا اٹھا۔ اس نے ٹیپ پلیئر اٹھا کر جیب میں ڈالا اور سلام کر کے واپس مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی مورین نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے لوئیس کی آواز سنائی دی۔

"ہسپتال میں کال کرو۔ میں مادام ریگی سے فوراً بات کرنا چاہتی ہوں"...... مورین نے کہا۔

"یس مادام"...... لوئیس نے جواب دیا اور مورین نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اضطراب اور بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بجی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مورین نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"مادام ریگی سے بات کیجئے"...... لوئیس کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ مورین بول رہی ہوں"...... مورین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ ریگی بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے ریگی کی آواز سنائی دی۔

"مادام میں نے میزائلوں والے بیگ کا کھوج نکال لیا ہے"۔ مورین نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ کہاں ہے وہ بیگ۔ کس سے ملا ہے"۔ دوسری طرف سے ریگی کی انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"وہ بیگ کافرستان کی ریکھا کے پاس پہنچ گیا ہے مادام اور عمران اپنے ساتھی کے ساتھ اسے حاصل کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہے"...... مورین نے کہا۔

"کیا۔ کیا۔ کہہ رہی ہو"...... ریگی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ حلق کے بل چیخ کر بول رہی ہو۔

"میں آپ کو تفصیل بتاتی ہوں مادام"۔ مورین نے کہا اور پھر اس نے فرانک کے رافٹ کلب میں اس کے اسسٹنٹ کے طور پر ایڈجسٹ ہونے کے بارے میں بتا کر فرانک کی کال اور پھر اس کی تمام پھر ٹیپ سے سنی جانے والی تمام گفتگو اور آخر میں عمران اور اس کے ساتھی کی ہیلی کاپٹر فیلڈ گاؤں روانگی کے بارے میں پوری تفصیلات بتا دیں۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ عمران تو لامحالہ ریکھا سے یہ میزائل حاصل کر لے گا۔ کاش میں اس طرح بے بس نہ ہوتی"...... ریگی نے انتہائی مضطرب اور پریشان لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ حکم دیں مادام۔ تو میں اپنے ساتھیوں سمیت اس کے پیچھے فیلڈ گاؤں جاؤں"...... مورین نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں تم کچھ بھی نہ کر سکو گی بلکہ الٹا پھنس کر رہ جاؤ گی۔ تم ایسا کرو کہ ادھر فرانک سے کہہ کر رافٹ کی مکمل نگرانی کراؤ اور دوسری طرف عمران کے ساتھیوں کی ہسپتال میں مکمل نگرانی کراؤ۔ عمران لامحالہ میزائل حاصل کر کے واپس یا تو رافٹ کے کلب پہنچے گا یا پھر ہسپتال۔ تمہارے آدمیوں کو پوری طرح تیار رہنا چاہئے۔ جیسے ہی وہ واپس پہنچے۔ تمہارے آدمی اس پر ٹوٹ پڑیں۔ چاہے تمہیں اس کے لئے پورے کلب کو ہی کیوں نہ بموں سے اڑانا پڑے یا پورے اس ہسپتال کو۔ تم نے یہ میزائل ہر حالت میں اور ہر صورت میں عمران سے واپس حاصل کرنے ہیں"...... ریگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ میں نے پہلے ہی فرانک کو ہوشیار کر دیا ہے اور ہسپتال میں بھی میرا آدمی ایڈجسٹ ہو چکا ہے۔ میں اسے بھی ہوشیار کر دیتی ہوں"...... مورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے ہسپتال کے ڈاکٹر سے مل کر اسے اس بات پر مجبور کرو کہ وہ میرے زخموں پر کوئی ایسی دوا لگا دے جس سے میں فوری طور پر حرکت کرنے کے قابل ہو جاؤں۔ یہ دوا چاہے کتنی ہی قیمتی کیوں نہ ہو اور چاہے فوری طور پر اسے ایکریمیا سے ہی کیوں نہ منگوانی پڑے۔ ایسا جلد از جلد ہونا چاہئے۔ میں چاہتی ہوں کہ عمران سے اس جھڑپ کے دوران میں خود موجود رہوں کیونکہ یہ عمران دنیا کا انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تم اس کا مقابلہ نہ کر سکو"۔ ریگی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ میں بات کرتی ہوں ڈاکٹر سے"...... مورین نے کہا
اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے کریڈل دبا کر
رابطہ ختم کر دیا پھر بار بار کریڈل دبا کر اس نے لوئیس سے رابطہ قائم
کر لیا۔

"ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر سے میری بات کراؤ لوئیس"۔ مورین
نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے لوئیس کی آواز سنائی دی تو
مورین نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت خاصے جوش
وخروش کے تاثرات نمایاں تھے۔ آنکھوں میں چمک آ گئی تھی۔ تھوڑی
دیر بعد گھنٹی بجی اور مورین نے رسیور اٹھا لیا۔

"مادام۔ ڈاکٹر ہیمبرگ سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے
لوئیس کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ڈاکٹر ہیمبرگ۔ میں مورین بول رہی ہوں"...... مورین
نے کہا۔

"یس مادام مورین۔ فرمایئے"...... ہیمبرگ نے نرم لہجے میں کہا

"ڈاکٹر ہیمبرگ۔ حالات ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ مادام ریگی کا فوری
طور پر ٹھیک ہونا اور حرکت کرنا اشد ضروری ہو گیا ہے۔ ورنہ ہمارا
مشن مکمل طور پر ناکام ہو کر رہ جائے گا۔ تم جتنا چاہے معاوضہ لے لو
اور جس قدر چاہے قیمتی ادویات استعمال کر لو۔ لیکن مادام ریگی
زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر اندر ہر صورت میں حرکت کرنے

کے قابل ہونا چاہئے"...... مورین نے کہا۔

"ایسا ہو تو سکتا ہے مادام۔ لیکن ایسی ادویات یہاں کاکانہ میں
دستیاب نہیں ہیں۔ البتہ ایکریمیا سے انہیں منگوایا جا سکتا ہے۔ لیکن
آپ جانتی ہیں کہ وہاں سے منگوانے میں کتنا وقت لگ جائے گا"۔
ہیمبرگ نے کہا۔

"ایکریمین ہسپتال یہاں موجود ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ادویات ان
کے اسٹاک میں موجود ہوں۔ قیمت اور معاوضے کی آپ فکر نہ
کریں"۔ مورین نے ایک خیال کے تحت کہا۔

"اوہ ہاں۔ شاید ایسا ہو۔ مجھے تو اس کا خیال ہی نہ آیا تھا۔ میں
معلوم کرتا ہوں"...... ڈاکٹر ہیمبرگ نے کہا۔

"میں پندرہ منٹ بعد پھر فون کروں گی۔ آپ فوری طور پر اس کا
بندوبست کریں"...... مورین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں
بعد اس نے رسیور دوبارہ اٹھا لیا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے لوئیس کی آواز سنائی دی۔

"لوئیس میرے پاس آجاؤ۔ فوراً"...... مورین نے کہا اور رسیور
رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی
اندر داخل ہوا اور اس نے مورین کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو لوئیس"...... مورین نے کہا اور لوئیس کے ایک کرسی پر
بیٹھنے کے بعد اس نے فرانک سے ملنے والی معلومات سے لے کر مادام
ریگی سے ہونے والی بات چیت اور پھر ڈاکٹر ہیمبرگ سے ہونے والی

گفتگو مختصر طور پر دوہرا دی۔

"اوہ مادام۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے مشن کی کامیابی کی امید لگ گئی ہے"...... لوئیس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے میں نے تمہیں تمام پس منظر بتا دیا ہے کہ اب مشن کی کامیابی کا انحصار ہماری کارکردگی پر ہو گا۔ تم ایکریمیا ہسپتال میں موجود اپنے آدمی کو پوری طرح ہوشیار کر دو۔ اس کے علاوہ اپنے پورے گروپ کو بھی ریڈ الرٹ رکھو۔ کسی بھی لمحے کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کا وقت آسکتا ہے"...... مورین نے کہا۔

"یس مادام۔ آپ فکر نہ کریں۔ اطلاع ملتے ہی ہم بھوکے بھیڑیوں کی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں پر ٹوٹ پڑیں گے"...... لوئیس نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جا کر انتظامات کرو۔ ہاں ڈاکٹر ہیمبرگ کا فون نمبر کیا ہے۔ میں اس سے براہ راست بات کرنا چاہتی ہوں"۔ مورین نے کہا تو لوئیس نے نمبر بتا دیا اور پھر مورین کے سر ہلانے پر وہ اٹھا سلام کر کے واپس چلا گیا۔ تقریباً مزید دس منٹ گزرنے کے بعد مورین نے رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے اس نے ڈاکٹر ہیمبرگ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈاکٹر ہیمبرگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر ہیمبرگ کی آواز سنائی دی۔

"مورین بول رہی ہوں ڈاکٹر"...... مورین نے کہا۔

"اوہ مادام مورین۔ میں آپ کی کال کے انتظار میں ہی تھا۔ آپ کے لئے اچھی خبر تو یہ ہے کہ ادویات ہسپتال میں موجود ہیں۔ میں نے ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر سے بات کر لی ہے۔ ادویات ہمیں مل سکتی ہیں۔ لیکن وہ اس کی قیمت بہت زیادہ مانگ رہے ہیں"...... ڈاکٹر ہیمبرگ کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر۔ آپ قیمت کی فکر مت کریں۔ جو قیمت بھی ہو۔ مادام ریگی کو فوراً ٹھیک ہونا چاہئے"...... مورین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ دس ہزار ڈالر مانگ رہے ہیں۔ اگر یہ ادویات میسر آجائیں تو مادام ریگی ایک گھنٹے بعد اس قابل یقیناً ہو جائیں گی کہ تیزی سے حرکت کر سکیں اور انہیں کوئی نقصان نہ پہنچ سکے"...... ڈاکٹر ہیمبرگ نے کہا۔

"دس ہزار ڈالر ادویات کے اور دس ہزار ڈالر میں آپ کو علیحدہ معاوضے کے طور پر دوں گی۔ آپ فوراً ادویات منگوائیں اور کام شروع کر دیں۔ میں خود رقم لے کر ہسپتال آرہی ہوں"...... مورین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ آجائیں"...... ڈاکٹر ہیمبرگ کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور مورین نے رسیور رکھا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے
پہلے کا منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے
سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس نے ادھر ادھر نظریں
گھمائیں اور دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ ساتھ والی
کرسی پر ٹائیگر موجود تھا لیکن اس کے چہرے پر سے میک اپ صاف ہو
چکا تھا۔ وہ دونوں راڈز والی کرسیوں پر راڈز سے جکڑے ہوئے بیٹھے
تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرا میک اپ بھی صاف ہو چکا ہو گا"۔
عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
پیروں کی مدد سے کرسی کے "سسٹم" کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ لیکن
کرسی کے نیچے ایک لوہے کی پلیٹ موجود تھی اس طرح اس کے پیر
عقبی طرف نہ پہنچ سکتے تھے۔ ٹائیگر کی گردن ابھی تک ڈھلکی ہوئی تھی

اور عمران سمجھ گیا تھا کہ ابھی بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات
باقی ہیں لیکن اپنی مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے وہ وقت سے پہلے
ہی ہوش میں آگیا ہے۔ اس نے اس جگہ کا معائنہ شروع کر دیا۔ فرش پر
چھ یا سات راڈز والی کرسیاں موجود تھیں جبکہ دیواروں کے ساتھ
کنڈے اور زنجیریں بھی لٹک رہی تھیں اور یہ کمرہ اپنی ساخت کے
اعتبار سے تہہ خانہ لگتا تھا۔ اس کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ اس نے اپنے
جسم کو سکیڑ کر راڈز کی گرفت کو چیک کرنا شروع کیا اور چند لمحوں کی
کوشش کے بعد اسے امید لگ گئی کہ اگر وہ مسلسل کوشش کرے
تو ان راڈز کی گرفت سے پھسل کر نکل سکتا ہے چنانچہ اس نے اپنی
بھرپور کوششوں کا آغاز کر دیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی کامیابی
حاصل کرتا۔ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور عمران نے اپنے جسم کو
حرکت دینا بند کر دیا۔ دروازہ کھلتے ہی وہی آدمی اندر داخل ہوا جس
نے روشن سنگھ کے نام سے اپنا تعارف کرایا تھا اور بڑے پرجوش انداز
میں مصافحہ کیا تھا اور حقیقت یہی ہے کہ اگر روشن سنگھ اس طرح
پرجوش انداز میں مصافحہ نہ کرتا تو شاید عمران اتنی آسانی سے مار بھی نہ
کھاجاتا۔

"اوہ۔ تو تمہیں خود بخود ہوش آگیا۔ کمال ہے"...... روشن سنگھ
نے آگے بڑھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہارے اس پرجوش مصافحہ کا کمال ہے سردار روشن سنگھ کہ
میرے ذہن میں بھی روشنی جلدی آگئی ہے"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سردار روشن سنگھ بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم تھا کہ تم بے حد چوکنا اور ہوشیار ہو گے۔ اس لئے میں نے تمہارا اس انداز میں استقبال کیا تھا کہ تم فوری طور پر مطمئن ہو جاؤ"...... سردار روشن سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے شیشی کا دہانہ ٹائیگر کی ناک سے لگا دیا۔

"تمہیں ہم پر شک کیسے ہوا تھا"...... عمران نے پوچھا تو روشن سنگھ نے شیشی ہٹائی۔ اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر عمران کی طرف مڑ گیا۔

"اس کا جواب تمہیں مادام ریکھا ہی دے سکتی ہیں۔ وہ ابھی آنے والی ہیں"...... روشن سنگھ نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی عمران نے ایک بار پھر کوششوں کا آغاز کر دیا۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی دروازہ ایک بار پھر کھلا اور دوسرے لمحے عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ دروازے سے ریکھا اندر داخل ہو رہی تھی۔ اس کے عقب میں کاشی تھی اور اس کے پیچھے روشن سنگھ۔ جس کے ہاتھوں میں اب مشین گن پکڑی ہوئی تھی۔

"تو تم مائیکل بن کر آ رہے تھے۔ تم نے دیکھا کہ ریکھا نے تمہیں کیسے پہچان لیا"...... ریکھا نے قریب آ کر بڑے فاتحانہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے جب کوئی خاتون کسی مرد کو پہچان لے تو اسے عمر قید کی

سزا تو ملتی ہی ہے۔ لیکن شاید یہ کافرستان کا رواج ہے کہ دولہا کے ہاتھ میں لوہے کی ہتھکڑیاں ڈال دی جائیں۔ ہمارے پاکیشیا کے مردوں کے ہاتھوں میں تو پھولوں کی ہتھکڑیاں ڈالی جاتی ہیں اور وہ بیچارے ساری عمر پھولوں کی ہتھکڑیاں ہی نہیں توڑ سکتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ریکھا بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں عمر قید کی سزا کی قائل ہی نہیں ہوں۔ میں تو ایسے مردوں کو گولی مار کر قبر میں اتار دیا کرتی ہوں"...... ریکھا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا۔ لیکن میں نے تو سنا ہے کہ کافرستان میں بیوہ بیچاری کی زندگی بے حد تلخ گزرتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ریکھا ایک بار پھر ہنس پڑی۔ اسی لمحے ٹائیگر بھی کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اب وہ حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

"ریکھا۔ کیوں وقت ضائع کر رہی ہو۔ اسے زیادہ ڈھیل دینا خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے"...... ریکھا کے ساتھ کھڑی کاشی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہے تو ایسا ہی۔ لیکن میں نے چیک کر لیا ہے یہ ان راڈز سے کسی صورت بھی نجات حاصل نہیں کر سکتا اور جب تک یہ راڈز میں جکڑا ہوا ہے یہ قطعی بے بس ہے۔ میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ پرائم منسٹر کافرستان اور شاگل کو یہاں بلوا لوں اور پھر ان کے سامنے اسے گولیوں سے اڑاؤں۔ لیکن مجبوری یہ ہے کہ وہ دونوں یہاں آ نہیں سکتے۔ ریکھا

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں مجھ پر شک کیسے پڑا تھا"........ عمران نے کہا۔

"تم جس ہیلی کاپٹر میں آئے تھے یہ اسی کمپنی کا ہیلی کاپٹر تھا جسے ہنری نے اس جھگڑے والی جگہ پر موجود دیکھا تھا۔ ہنری نے جیپ درست کر لی تھی اور جب تم نے اس جگہ پر ہیلی کاپٹر اتارا اور جیپ کو چیک کیا تو ہنری وہاں سے قریب ہی ایک اور گھنے جھنڈ میں جیپ سمیت موجود تھا۔ اس نے تمہارے ہیلی کاپٹر کی آواز سن کر جیپ کو چھپا لیا تھا۔ تم دونوں وہاں چیکنگ کے بعد جب ہیلی کاپٹر لے کر فیئڈ گاؤں کی طرف بڑھنے لگے تو ہنری نے مجھے کال کر کے ساری صورت حال بتا دی۔ چنانچہ میں ہوشیار ہو گئی اور میں تمہاری ساری گیم سمجھ گئی۔ میں نے اپنے آدمیوں کو ہوشیار کر دیا۔ تمہیں بے ہوش کرنے کے بعد میں تمہیں یہاں لے آئی اور تمہارا میک اپ چیک کرایا تو تمہاری اصلیت سامنے آ گئی۔ اس پر میں نے سیکورٹی گاؤں کے سیکورٹی آفیسر سے رابطہ قائم کیا تو وہاں سے پتہ چلا کہ کراؤن اور اس کے ساتھیوں کو کسی نے ہلاک کر دیا ہے اور ان کے چہرے بگاڑ دیئے ہیں۔ چنانچہ میں نے انہیں بتایا کہ یہ کام تمہارا ہے اور تم اب میرے قبضے میں ہو تو انہوں نے کہا کہ میں تمہیں ان کے حوالے کر دوں لیکن میں نے انہیں کہہ دیا ہے کہ میں نے تمہیں ہلاک کر دیا ہے اور میں تمہاری لاش کافرستان لے جاؤں گی۔ اس کے بعد ہنری جیپ لے کر یہاں آ گیا۔ اس کے پاس بیگ موجود تھا چنانچہ میں نے میزائل چیک کئے اصل

مجھے یہ دیکھ کر شدید حیرت ہوئی کہ یہ میزائل نمونے نہ تھے بلکہ اصل میزائل تھے"........ ریکھا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اصل تھے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اصل تو ریڈیب کے سٹور میں ہیں"........ عمران نے چہرے پر شدید حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ تو تمہیں بھی اس کا علم نہ تھا۔ پھر تم کیوں ان کے پیچھے آ گئے ہو"........ ریکھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تمہیں بھی اصل حالات کا علم نہیں ہے۔ ٹھیک ہے تم اگر ان میزائلوں کو اصل سمجھتی ہو تو پھر ریڈیب والوں کو بھجوا دو۔ پھر تمہیں خود ہی علم ہو جائے گا کہ کیا یہ وہی ریڈ بلاسٹ میزائل ہیں یا نہیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا اس بات سے کیا مطلب ہے"........ ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ریکھا۔ یہ اپنی فطرت کے مطابق اب ہمیں چکر دے کر الجھانے کی کوشش کر رہا ہے"........ کاشی نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے تمہیں چکر دینے کی۔ اس سے مجھے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ریگی گروپ نے انتہائی گہرا کھیل کھیلنے کی کوشش کی ہے۔ یہ میزائل ہو بہو آر۔ بی۔ ایم کی نقل ہیں لیکن ظاہر ہے کہ اس کی ٹیکنالوجی وہ نہیں جو اصل کی ہو گی ساڈان حکومت نے خود ایکریمیا سے یہ میزائل حاصل کئے ہوئے ہیں لیکن وہ نہیں چاہتی تھی کہ یہ میزائل کافرستان کو بھی دیئے جائیں۔ اس لئے اس کا مقصد

اصل میزائلوں کی جگہ ان نقلی میزائلوں کو رکھنا تھا"........ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا ہے بھی ہی تو تم پھر یہاں کس لئے آئے ہو اور ان میزائلوں کی غرض سے ریگی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان اس قدر ہولناک ٹکراؤ کیوں ہوا ہے"...... ریکھا نے کہا تو عمران اس طرح ہنس پڑا جیسے بڑے کسی بچے کی معصومانہ بات پر ہنس دیتے ہیں۔

"مس ریکھا۔ شاید کافرستان ملک ہی ایسا ہے۔ میں تو سمجھتا تھا کہ صرف شاگل ہی بھولا بھالا آدمی ہے لیکن تم بھی معصومیت میں اس سے کم نہیں ہو۔ میں یہاں اصل میزائل حاصل کرنے آیا ہوں۔ ان نقلی میزائلوں کی چیکنگ کو تو میں نے صرف ذریعے کے طور پر استعمال کیا ہے۔ ورنہ میں انہیں پہلے ہی چیک کر چکا ہوں اس وقت جب ریگی اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں آئی تھی اور ریگی نے میرے ساتھیوں پر حملہ بھی اس لئے کیا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ انہیں بھی اس کے اصل مشن کا علم تھا اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ یہ بات لیک آؤٹ ہو"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہو گا۔ بہر حال اب تم قبر میں اترو۔ بعد میں چیکنگ ہوتی رہے گی کہ کیا اصل ہے اور کیا نقل"...... ریکھا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک مشین پسٹل نکال لیا۔

"مس ریکھا۔ پہلے تو مجھے تمہارے بھولپن پر صرف شبہ تھا لیکن اب

یقین ہوتا جا رہا ہے۔ تمہیں شاید ابھی تک اندازہ نہیں ہوا کہ تم کس قدر خطرناک صورت حال سے دوچار ہو چکی ہو۔ اگر یہ نقلی میزائل تمہاری تحویل میں رہے اور تم نے فوری طور پر ریڈیب کے کسی سائنسدان سے اس کی تصدیق نہ کی تو کل کافرستان پر بہت بڑا الزام آجائے گا۔ اور تمہارا سارا معاہدہ یکلخت ختم کر دیا جائے گا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی بات سمجھ ہی نہ سکی تھی اور سمجھتی تو تب جب عمران نے کوئی سیدھی بات کی ہوتی۔ اس نے جان بوجھ کر الٹی سیدھی بات کی تھی۔ اس کا مقصد صرف اتنا تھا کہ ریکھا ذہنی طور پر الجھ جائے اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہا تھا۔

"مس ریکھا۔ سب سے پہلے تم لیبارٹری سے رابطہ قائم کرو اور ان سے تصدیق کرو کہ یہ میزائل اصل ہیں یا نقل۔ اگر یہ اصل ہیں تو ظاہر ہے کہ ان کا لیبارٹری سے باہر رہنا تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو گا اور اگر یہ نقلی ہیں تو کل اگر لیبارٹری والوں کو ان کا علم ہوا تب بھی تم پر حرف نہ آئے گا"...... عمران نے ایک بار پھر پہلے کی طرح الجھی ہوئی بات کر دی۔

"اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا۔ پہلے تم یہ بتاؤ"...... ریکھا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فائدے اور نقصان کے بارے میں سوچنے کا وقت اب گزر چکا

ہے۔ مس ریکھا۔ تم بے شک مجھے مار ڈالو۔ میں تو بہر حال بے بس ہو چکا ہوں اور ہر انسان پر ایک وقت ایسا آجاتا ہے جب وہ حقیقتاً بے بس ہو جاتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آؤ کاشی۔ میں پہلے ان میزائلوں کے بارے میں حتمی رپورٹ لے لوں۔ پھر میں کافرستانی پرائم منسٹر صاحب سے بات کروں گی۔ ہو سکتا ہے وہ اسے اپنے سامنے قتل کرانا چاہیں تو پھر ہم انہیں بے ہوش کر کے لے جائیں گے"...... ریکھا نے ساتھ کھڑی ہوئی کاشی سے مخاطب ہو کر کہا جو مسلسل برے برے منہ بنا رہی تھی۔

"ریکھا۔ تم کس چکر میں آگئی ہو۔ یہ شخص صرف وقت حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ کسی طرح سچوئشن بدل سکے۔ میں نے اب تک یہی دیکھا ہے کہ اسے وقت مل جائے تو یہ ہمیشہ اس سے فائدہ اٹھا لیتا ہے اور اب بھی یہ صرف تمہیں ذہنی طور پر الجھا کر وقت حاصل کرنا چاہتا ہے"...... کاشی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا فائدہ اٹھائے گا یہ۔ راڈز اس کے جسم میں پوری طرح فٹ ہیں۔ یہ انہیں کسی طرح کھول نہیں سکتا۔ پھر یہ کیا کوئی جن بھوت ہے"...... ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے کاشی پر غصہ آگیا تھا۔

"تم نے پہلے نہیں دیکھا کہ ایک لڑکی نے کس طرح اپنے آپ کو راڈز سے نکال لیا تھا"...... کاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ لڑکی تھی لیکن یہ مرد ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ البتہ روشن سنگھ تم ہماری واپسی تک یہیں رہو گے اور اگر یہ کوئی غلط حرکت کرے تو

انہیں گولیوں سے اڑا دینا"...... ریکھا نے روشن سنگھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"...... روشن سنگھ نے کہا اور ریکھا کاشی سمیت تیز تیز قدم اٹھاتی اس تہہ خانہ نما کمرے سے باہر نکل گئی۔ البتہ کاشی نے باہر جانے سے پہلے مڑ کر زہریلی نظروں سے عمران کی طرف دیکھا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"سردار روشن سنگھ صاحب۔ دو بندھے ہوئے آدمیوں پر تمہاری ڈیوٹی سے تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے پاور ایجنسی میں پاور نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم زبان کو جس قدر چاہو حرکت دے سکتے ہو۔ لیکن جسم کو معمولی سی حرکت بھی نہ دینا ورنہ میں واقعی گولی مار دوں گا"۔ روشن سنگھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو تم خود تو حرکت کر سکتے ہو۔ ایک گلاس پانی ہی پلوا دو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری مسٹر عمران۔ پانی کے لئے مجھے باہر جانا پڑے گا اور یہ مادام کے حکم کی خلاف ورزی ہو گی"...... روشن سنگھ نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ایسا کرو کہ میرے کوٹ کی اندرونی جیب سے منرل واٹر کی بوتل نکال کر وہی مجھے پلوا دو۔ کم از کم میں پیاس کی حالت میں مرنا نہیں چاہتا"...... عمران نے بھی منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہاری جیب میں پانی کی بوتل۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے خو
تمہاری تلاشی لی تھی"...... روشن سنگھ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"وہ تو تم نے اس وقت لی تھی جب میں بے ہوش تھا۔ اب میرے
سامنے لو تو شاید اس سے بھی زیادہ سامان نکل پڑے جتنا تم نے اس
وقت نکالا ہوگا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور روشن سنگھ
حیرت بھرے انداز میں عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ پہلے اس نے غور سے
عمران کے جسم کے گرد موجود لوہے کے راڈز کو دیکھا پھر مشین گن
کاندھے سے لٹکا کر وہ آگے بڑھا اور عمران کے بالکل قریب آکر وہ اس
کے جسم پر جھکنے لگا۔ لیکن دوسرے لمحے عمران کے سر نے یکلخت پوری
قوت سے جھٹکا کھایا اور اس کے سر کی ٹکر روشن سنگھ کی ناک پر پڑی
اور روشن سنگھ چیخ مار کر لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹا ہی تھا کہ عمران کے
دونوں پیر ساتھ ہی حرکت میں آئے اور اس نے بوٹوں کی نو سے اس
کی دونوں پنڈلیوں پر بھرپور ضربیں لگا دیں اور روشن سنگھ اور زیادہ
بری طرح چیختا ہوا پشت کے بل نیچے گرا۔ اس نے نیچے گرتے ہی پہلے
اٹھنے کی کوشش کی لیکن جب وہ ایسا نہ کر سکا تو اس نے جلدی سے
کاندھے سے مشین گن اتارنے کی کوشش کی لیکن پھر اس کے جسم کو
ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ ساکت ہو گیا اور عمران کے ستے ہوئے
چہرے پر اسے بے ہوش ہوتے دیکھ کر قدرے اطمینان کے تاثرات
ابھر آئے اور اس نے جلدی سے راڈز سے نکلنے کی کوشش شروع کر دی
لیکن ابھی وہ کوشش میں مصروف تھا کہ اس نے اس طرف سے جدھر

ٹائیگر موجود تھا۔ کھٹاک کی آواز سنی تو وہ بے اختیار چونک کر ادھر
دیکھنے لگا۔ ٹائیگر اٹھ کر کھڑا ہو رہا تھا۔ اس کی کرسی کے راڈز غائب ہو
چکے تھے۔
"ارے یہ کیسے کر لیا تم نے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔
"بتاتا ہوں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جلدی سے
عمران کی پشت پر آکر اس نے کرسی کے عقبی پائے میں اپنا پیر مارا تو
کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی عمران بھی راڈز کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔
"عمران صاحب۔ میں نے خاص طور پر ایسی کرسی بنوائی ہوئی ہے
ہوا سے ایک کمرے میں نصب کر کے اسے کھولنے کے لئے خاص طور پر
تربیات کئے ہیں۔ پہلے کرسی کے نیچے پیر گھما کر ہم سسٹم کھول لیتے تھے
لیکن اب کافی عرصہ سے مجرموں نے اس کے نیچے پلیٹیں لگا کر ایسا
کرنے کا موقع ختم کر دیا ہے اس لئے میں نے نیا طریقہ اپنایا۔ ٹانگ کو
کرسی کی سائیڈ سے اس کے عقبی پائے کی سائیڈ تک تو آسانی سے لے
جایا جا سکتا ہے۔ لیکن پیر کو موڑنے اور پھر پائے پر موجود سسٹم کے
بٹن کو پریس کرنے کے لئے میں نے اپنے جوتے کی ایڑی میں مخصوص
سسٹم سیٹ کرایا ہے۔ یہ ایک پلیٹ ہے جو سائیڈ سے نکلتی ہے اور
اس میں ایسا میگنٹ بھی لگا ہوا ہے جو ایک لمحے میں خود بخود بٹن سے
چپک جاتا ہے۔ اس کے بعد صرف ذرا سا دباؤ ڈالنے کی ضرورت ہوتی
ہے اور بٹن پریس ہو کر سسٹم آف ہو جاتا ہے۔ میں نے اس وقت بھی

کوشش کی جس وقت آپ نے روشن سنگھ پر حملہ کیا تھا۔ لیکن یہ کرسی عام کرسیوں سے زیادہ چوڑی ہے اس لئے میرا پیر صرف ٹانگ موڑنے سے وہاں تک نہ پہنچ سکا تھا لیکن جب روشن سنگھ نیچے گر کر بے ہوش ہوا تو میں نے اپنے جسم کو آگے کی طرف جھکایا اور پھر میرا پیر کرسی کے عقبی پائے تک پہنچ گیا اور سسٹم آف ہو گیا"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایڑی پر مخصوص انداز میں دباؤ ڈالا تو سائیڈ سے ایک فولادی چمکدار پلیٹ کو باہر نکال کر اور پھر مخصوص انداز میں پیر کو دبا کر پلیٹ کو واپس جوتے کے تلے میں غائب کر کے بھی دکھایا۔

"ویری گڈ۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے اس سلسلے میں کام کیا ہے۔ گڈ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے روشن سنگھ کے کاندھے سے مشین گن اتاری اور اسے ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے روشن سنگھ کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی اور دوسرے لمحے اس کی جیب سے ایک مشین پسٹل برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ ابھی وہ سیدھا ہی ہو رہا تھا کہ دروازے کی دوسری طرف سے کسی کے تیز تیز قدم دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے سنائی دیئے۔ قدموں کی آواز سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ آنے والا کوئی مرد ہے۔ وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں ہو گئے۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا لیکن سنے

خالی کرسیوں اور فرش پر پڑے روشن سنگھ کو دیکھ کر وہ ٹھٹھکا ہی تھا کہ عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی اور آدمی کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور وہ عمران کے بازوؤں میں تڑپنے لگا۔ عمران نے اسے سینے سے لگا رکھا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ اس آدمی کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کی کمر کے گرد کسا ہوا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے اسے گھسیٹ کر پیچھے دیوار کی طرف لے جاتے ہوئے کہا۔

"بلدیو۔ بلدیو"...... اس آدمی نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

"تم یہاں کیا کرنے آئے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"تمہیں ہلاک کرنے۔ مادام کاشی نے مادام ریکھا کو سمجھایا تو مادام ریکھا نے حکم دے دیا کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے چنانچہ اس نے مجھے یہاں بھیجا تا کہ میں روشن سنگھ کے ساتھ مل کر تم دونوں کو گولیوں سے اڑا دوں"...... بلدیو نے بھینچے بھینچے لہجے میں کہا۔

"ریکھا اور کاشی کہاں ہیں اس وقت"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ۔ وہ تھری نمبر میں ہیں۔ ٹرانسمیٹر کال کر رہی ہیں"...... بلدیو نے جواب دیا۔

"تھری نمبر کہاں ہے تفصیل بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے اور ساتھ ہی اس نے بلدیو کی گردن کے گرد موجود بازو کو ہلکا سا جھٹکا دیا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ وہ اس عمارت کے باہر مشرق کی طرف

ایک اور عمارت ہے اسے مادام نے ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے"۔ بلدیو نے جواب دیا۔

"اس عمارت میں کتنے افراد ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"چار۔ چار ہیں باہر برآمدے میں"...... بلدیو نے جواب دیا۔

"اور نمبر تھری میں"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کے اندر تو صرف مادام ہیں لیکن باہر بارہ کے قریب افراد ہیں"...... بلدیو نے جواب دیا۔

"وہ میزائل جو ہمزی لے کر آیا تھا وہ کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ان کا مجھے علم نہیں ہے"...... بلدیو نے جواب دیا تو عمران نے بازو کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور بلدیو کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا جسم پارے کی طرح عمران کے بازوؤں میں ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ڈھیلا پڑ گیا اور عمران نے اسے آگے دھکیل دیا۔ بلدیو گردن ٹوٹنے کی وجہ سے ختم ہو چکا تھا۔

"اس کی گردن بھی توڑ دو"...... عمران نے روشن سنگھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور پھر دروازے کی طرف تیزی سے بڑھ گیا۔ دروازے کے باہر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں اور سیڑھیوں کے اختتام پر موجود دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔ عمران نے اس دروازے پر پہنچ کر باہر جھانکا تو یہ ایک بڑا سا ہال کمرہ تھا جو خالی پڑا ہوا تھا۔ وہ دروازے کو کراس کر کے ہال میں پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر بھی اس

کے پاس پہنچ گیا۔ اس ہال نما کمرے سے ایک راہداری نما راستہ باہر برآمدے کی نکل رہا تھا۔ عمران آگے بڑھا اور پھر اس راہداری کو کراس کر کے بیرونی دروازے تک پہنچ گیا۔ بلدیو نے اسے بتا دیا تھا کہ برآمدے میں چار مسلح افراد موجود ہیں۔ گو اس کے پاس مشین پسٹل اور ٹائیگر کے پاس مشین گن تھی لیکن عمران فائرنگ نہ کرنا چاہتا تھا ورنہ تھری نمبر کے باہر موجود پاور ایجنسی کے آدمی اور اندر موجود ریکھا اور کاشی دونوں ہوشیار ہو جاتیں اور پھر مسئلہ خراب ہو جاتا۔ اس نے سر باہر نکال کر جھانکا تو چاروں افراد برآمدے میں موجود تھے۔ برآمدے کے سامنے ایک کھلا صحن تھا اس کے بعد چار دیواری تھی جس میں ایک پھاٹک موجود تھا۔ ابھی عمران جھانک کر محل وقوع کو سمجھ ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے چار دیواری کا پھاٹک کھلتے دیکھا اور وہ یکلخت سائیڈ میں دبک گیا۔ پھاٹک سے ریکھا اور اس کے پیچھے کاشی اندر داخل ہو رہی تھی۔ ریکھا کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا جس کے ساتھ گلے میں ڈالنے کیلئے ایک سٹریپ تھا لیکن یہ سٹریپ ٹوٹا ہوا تھا اور ریکھا اسے ایک ہاتھ سے پکڑے ہوئے تھی۔

"اندر کمرے میں چلو"...... عمران نے سائیڈ میں موجود ٹائیگر سے کہا اور وہ دونوں تیزی سے لیکن محتاط انداز میں چلتے ہوئے واپس کمرے میں آ گئے۔

"ہم نے ریکھا اور کاشی پر قابو پانا ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر راہداری کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا جب کہ ٹائیگر دوسری سائیڈ پر کھسک

گیا۔ چند لمحوں بعد راہداری میں قدموں کی آواز ابھری۔ یہ آواز صاف
طور پر دونوں عورتوں کی تھی۔

"ہمیں احتیاط کرنی چاہیے ریکھا۔ بلدیو ابھی تک واپس نہیں آیا۔"
کاشی کی آواز سنائی دی۔

"وہ روشن کا بھائی ہے اور باتیں کرنے کا شوقین ہے"........ ریکھا
کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد وہ دونوں جیسے ہی آگے پیچھے کمرے
میں داخل ہوئیں، سائیڈ کی دیواروں سے چپکے ہوئے عمران اور ٹائیگر
دونوں ہی بیک وقت حرکت میں آئے اور کمرے میں یکلخت
دھماکوں کے ساتھ ساتھ دو نسوانی چیخیں بھی سنائی دیں۔ عمران اور
ٹائیگر دونوں نے بیک وقت ایک ہی انداز کا داؤ کھیلا تھا اور کاشی اور
ریکھا دونوں کو اس انداز میں ہوا میں اٹھا کر اور گھما کر پھینکا تھا کہ
دونوں ایک دھماکے سے نیچے گریں اور تڑپے بغیر ہی ساکت ہو گئیں۔

"گڈ۔ اب تم واقعی میرے شاگرد بنتے جا رہے ہو"........ عمران
آہستہ سے کہا لیکن اسی لمحے راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں
آوازیں سنائی دیں یہ کئی آدمیوں کی آوازیں تھیں۔ عمران تڑپ کر
کی سی تیزی سے راہداری کے سامنے آیا اور دوسرے لمحے مشین پسٹل
فائرنگ کے ساتھ ہی انسانی چیخیں راہداری میں گونج اٹھیں۔ آنے
والے وہی چاروں مسلح افراد تھے جو برآمدے میں موجود تھے۔ ظاہر
وہ ریکھا اور کاشی کے فرش پر گرنے کے دھماکے اور ان کی چیخوں
آوازیں سن کر آ رہے تھے۔ عمران کی اچانک فائرنگ کی وجہ

چاروں ہی راہداری میں ڈھیر ہو گئے۔ عمران نے اس وقت تک ٹریگر
سے انگلی نہ ہٹائی جب تک کہ چاروں کے تڑپتے ہوئے جسم ساکت نہ
ہو گئے تھے پھر وہ تیزی سے مڑا۔

"اس میں چاروں میزائل موجود ہیں باس"........ ٹائیگر نے عمران
کو بیگ دکھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ آؤ اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔ جولیا نے تفصیل بتاتے
ہوئے تہہ خانے سے خفیہ راستے کا ذکر کیا تھا۔ آؤ"........ عمران نے
کہا اور تیزی سے دوبارہ اسی تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ اوپر
آئے تھے۔

"یہ ریکھا اور کاشی۔ ان کا کیا کرنا ہے۔ گولی مار دوں"........ ٹائیگر
نے کہا۔

"اب بے ہوش اور بے بس عورتوں کو مارو گے۔ آؤ۔ انہیں ہوش
میں آتے آتے کافی وقت لگ جائے گا اور ہم اس دوران اپنے ہیلی کاپٹر
تلاش کر کے یہاں سے نکل جائیں گے"........ عمران نے کہا اور پھر
تہہ خانے میں پہنچ کر چند ہی لمحوں بعد عمران نے خفیہ راستہ ڈھونڈ نکالا
اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس عمارت سے کافی دور گھنے درختوں کے
ایک جھنڈ میں پہنچ چکے تھے۔

"درخت پر چڑھو اور ہیلی کاپٹر کو چیک کرو کہ کہاں موجود ہے۔
جلدی کرو"........ عمران نے کہا اور ٹائیگر بیگ عمران کے حوالے
کر کے تیزی سے ایک اونچے درخت پر کسی پھرتیلے بندر کی طرح چڑھ

گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اسی تیز رفتاری سے واپس نیچے گیا۔

"ہیلی کاپٹر وہیں موجود ہے باس ۔ جہاں ہم نے اسے اتارا تھا ۔ ان
گھنے جھنڈ کے قریب" ...... ٹائیگر نے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ کے اشارے
سے اس نے سمت بتادی ۔

"آؤ" ...... عمران نے کہا اور پھر وہ ایک لمبا چکر کاٹتے ہوئے ان
جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے بغیر کسی رکاوٹ کے ہیلی کاپٹر تک پہنچ گئے
دور سے دونوں عمارتیں نظر آرہی تھیں اور ایک عمارت کے گرد مسلح
افراد بھی دکھائی دے رہے تھے لیکن وہ بڑے مطمئن انداز میں چل پھر
رہے تھے ۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ابھی اس ساری واردات کا انہیں
علم نہیں ہوا تھا حالانکہ عمران کو خطرہ تھا کہ راہداری میں ہونے والی
فائرنگ کی آواز اس دوسری عمارت تک پہنچ گئی ہوگی لیکن اب باہر آکر
اس نے جب دونوں عمارتوں کے درمیانی فاصلے کو چیک کیا تو اسے
معلوم ہوا کہ آواز یہاں تک کیوں نہیں پہنچی ۔ ہیلی کاپٹر اسی پوزیشن
میں تھا جس پوزیشن میں وہ اسے چھوڑ کر گئے تھے ۔ عمران نے پائلٹ
سیٹ سنبھالی اور انجن سٹارٹ کر دیا ۔ انجن سٹارٹ ہوتے ہی اس نے
عمارت کے سامنے موجود چند افراد کو چونکتے دیکھا ۔ وہ حیرت بھرے
انداز میں مڑ کر ہیلی کاپٹر کو دیکھ رہے تھے لیکن عمران مطمئن تھا کہ اگر
انہوں نے اسے روکنے کی کوشش بھی کی تب بھی فاصلہ اتنا تھا کہ جب
تک وہ دوڑ کر قریب آتے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو چکا ہوگا اور چند لمحوں
بعد عمران نے ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھایا اور پھر وہ تیزی سے اسے بلندی کی

طرف اٹھاتا چلا گیا ۔ جب ہیلی کاپٹر اتنی بلندی پر پہنچ گیا کہ نیچے سے
ہونے والی فائرنگ اس پر اثر انداز نہ ہوسکے تو اس نے اس کا رخ موڑا
اور پھر پوری رفتار سے اسے شہر کی طرف لے جانے لگا ۔

"تم پائلٹ سیٹ سنبھالو ٹائیگر ۔ میں ان میزائلوں کا سرسری تجزیہ
کر لوں" ...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا
اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑا ہوا ۔ عمران نے پائلٹ سیٹ چھوڑی
اور ٹائیگر نے کنٹرول سنبھال لیا ۔ عمران نے ایک سائیڈ سیٹ پر بیٹھ
کر بیگ کھولا ۔ اس میں واقعی چار میزائلوں کے ٹیکنالوجی والے حصے
موجود تھے ۔ عمران نے ایک میزائل بیگ سے باہر نکالا اور اسے غور
سے دیکھنے لگا ۔

"ریگی نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ ابھی تک
ریڈ لیب والوں کو اس بات کا علم تک نہیں ہوا کہ اصل میزائل وہاں
سے چوری ہو چکے ہیں ۔ میں ان میزائلوں کو پاکیشیا بھجوا کر ایک بار پھر
ریگی سے ضرور ملوں گا تاکہ اس سے ان کی چوری کا طریقہ معلوم کر
سکوں" ...... عمران نے میزائل کو واپس بیگ میں رکھتے ہوئے کہا
اور ٹائیگر عمران کی اس بات پر مسکرا دیا ۔

"تم شاید اس بات پر مسکرا رہے ہو کہ میں نے ریگی سے چوری کا
طریقہ پوچھنے کی بات کی ہے ۔ تو فکر مت کرو جب تمہاری شادی ہو گی
تب تمہیں معلوم ہو گا کہ بیگم تمہاری جیبوں سے رقم کس طرح اڑاتی
ہے کہ تمہیں اس کا علم تک نہ ہو سکے" ...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا اور ٹائیگر اس بار ہنس پڑا۔

"باس۔ رقم ہو گی تو وہ چرائے گی بھی سہی"۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو۔ رقم نہ سہی۔ تصویر بتاں اور حسینوں کے خطوط ہی سہی۔ البتہ رقم تو صرف چرائی جا سکتی ہے۔ ان چیزوں کے جیبوں سے نکلنے کے بعد شوہر صاحب کے سر کے بال بھی ساتھ ہی جھڑ جاتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"ہیلی کاپٹر کو کہاں لے جا کر اتارنا ہے۔ رافٹ کلب میں یا ہسپتال میں"......... ٹائیگر نے پوچھا۔

"رافٹ کلب لے چلو۔ میں پہلے ان میزائلوں کو ٹھکانے لگانا چاہتا ہوں"......... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر پر رافٹ کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"......... عمران نے اپنے اصل نام اور لہجے سے کال دینی شروع کر دی کیونکہ اب کسی طرف سے کوئی خطرے والی بات نہ رہ گئی تھی۔ ریکھا وہاں بے ہوش پڑی ہوئی تھی اور عمران نے اس کی گردن کو بل دیتے ہوئے اسے جس طرح بے ہوش کیا تھا اس صورت میں جب تک اس بل کو نہ نکالا جاتا، ریکھا کسی طرح ہوش میں ہی نہ آسکتی تھی اور عمران کو معلوم تھا کہ اس بل کی سمجھ ریکھا کے آدمیوں کو جلدی نہ آسکے گی اور وہ اسے ویسے ہی ہوش

میں لانے کی کوشش کرتے رہیں گے جبکہ ریگی ہسپتال میں بے بس اور بستر سے کلپ ہوئی پڑی تھی۔ کراؤن مر چکا تھا جبکہ ریڈلیب والے مطمئن تھے۔ اس لئے اس نے اس بار کسی کوڈ وغیرہ کے استعمال کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی۔

"یس۔ رافٹ اٹنڈنگ"۔ رافٹ کی آواز سنائی دی۔

"رافٹ ہم واپس آرہے ہیں۔ ہمارا مشن کامیاب ہو گیا ہے۔ ہم ہیلی کاپٹر تمہارے کلب کے عقبی لان میں اتار رہے ہیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ گڈ۔ مشن کی کامیابی پر مبارک ہو۔ آجائیں۔ میں کلب میں ہوں۔ اوور"......... رافٹ کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"شکریہ۔ اور سنو۔ میں ان میزائلوں کو فوری طور پر کسی سپیشل ائیر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوانا چاہتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ اپنے کسی خاص بااعتماد آدمی کو ہمارے پہنچنے تک تیار کر لو اور پیکنگ میٹریل بھی اکٹھا کر لو۔ میں انہیں خود پیک کر کے اور ان پر پتہ لکھ کر سامنے بھجواؤں گا۔ اوور"......... عمران نے کہا

"آپ فکر نہ کریں۔ سب انتظام ہو جائے گا۔ اوور"......... رافٹ نے کہا اور عمران نے اوکے۔ اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور تھوڑی دیر بعد جب ٹائیگر نے ہیلی کاپٹر رافٹ کلب کے عقبی طرف جگہ میں اتارا تو رافٹ اپنے ایک آدمی کے ساتھ وہیں موجود تھا۔ بیگ ہاتھ میں پکڑے نیچے اترا۔

"یہی وہ بیگ ہے جس کی خاطر یہ ساری بھاگ دوڑ ہوتی رہی ہے"...... رافٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"یہ میرا پرسنل اسسٹنٹ ہے جونی اور میرا بااعتماد آدمی ہے۔ میں نے اسے آپ کی کال ملتے ہی اپنے پاس بلایا تھا اور دفتر میں پیکنگ میٹریل بھی پہنچ چکا ہے"...... رافٹ نے اپنے ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ ٹائیگر بھی اب نیچے اتر کر ان کے قریب پہنچ کر چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دفتر پہنچ گئے۔ وہاں واقعی ایک گتے کا مضبوط کارٹن اور دوسرا پیکنگ میٹریل موجود تھا۔ عمران نے بیگ میں سے چاروں میزائلوں کے حصے نکالے انہیں ا کارٹن میں احتیاط سے رکھ کر پیکنگ میٹریل کے ذریعے انہیں اچھی طرح ایڈجسٹ کیا پھر کارٹن بند کر کے اس نے اس کے جوڑ ٹیپ سے مضبوطی سے بند کر دیئے۔ اس کے بعد اس نے اس پر جوزف کا نام رانا ہاؤس کا پتہ لکھا اور دوسری طرف اپنا نام اور رافٹ کلب کا پتہ کر اس نے کارٹن کو آگے کی طرف کھسکا دیا۔

"سب سے تیز رفتار کوریئر سروس یہاں کون سی ہے"۔ عمران نے رافٹ کے پرسنل اسسٹنٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ریڈ ایرو جناب۔ سب سے پراعتماد پرانی اور تیز رفتار ترین سروس ہے"...... رافٹ کے پرسنل اسسٹنٹ جونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جونی درست کہہ رہا ہے"...... رافٹ نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"تو جاؤ اسے بک کرا آؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... جونی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پیکٹ اٹھا کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کیسے مل گیا یہ بیگ۔ کوئی لمبا چکر تو نہیں ہوا۔ آپ کو گئے ہوئے وقت تو کافی گزر گیا تھا"...... جونی کے جانے کے بعد رافٹ نے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے اسے مختصر طور پر حالات سنا دیئے۔

"اوہ۔ پھر تو آپ ان سے ایک لحاظ سے چھین کر لے آئے ہیں باس"...... رافٹ نے جواب دیا اور عمران مسکراتا ہوا کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ہسپتال جا رہا ہوں۔ جب تمہارا پرسنل اسسٹنٹ رسید لے آئے تو تم اسے وہیں ہسپتال بھجوا دینا"...... عمران نے کہا تو رافٹ نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر عمران اور ٹائیگر دونوں ہی اس کے دفتر سے باہر آ گئے۔ عمران کے چہرے پر کامیابی کا گہرا اطمینان موجود تھا۔

ریگی ہسپتال سے فارغ ہو کر ابھی آدھا گھنٹہ پہلے مورین کے ساتھ اس کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچی تھی۔ اس وقت وہ دونوں ایک کمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ریگی کے جسم پر پٹیاں ابھی تک موجود تھیں لیکن خصوصی ادویات کے استعمال کی وجہ سے اب وہ آسانی سے نقل وحرکت کرنے کے بہرحال قابل ہو گئی تھی۔

"ہسپتال یا کلب سے کوئی کال تو نہیں آئی"...... ریگی نے ساتھ بیٹھی ہوئی مورین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ابھی تک تو نہیں آئی"...... مورین نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ ریگی کوئی جواب دیتی۔ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مورین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مورین نے کہا۔

"مادام۔ فرانک ایک پیکٹ سمیت آیا ہے اور فوری طور پر آپ

سے ملنا چاہتا ہے"...... دوسری طرف سے لوئیس کی آواز سنائی دی۔

"فرانک آیا ہے۔ کیوں۔ وہ تو کلب میں تھا۔ یہاں کیوں آیا ہے۔ اس سے بات کراؤ"...... مورین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیلو مادام۔ میں فرانک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد فرانک کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"فرانک۔ تم کلب چھوڑ کر یہاں کیوں آ گئے ہو"...... مورین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ ساتھ کرسی پر بیٹھی ہوئی ریگی کا چہرہ بھی غصے سے بگڑ گیا تھا۔

"مادام۔ میزائل میں نے حاصل کر لئے ہیں"...... دوسری طرف سے فرانک نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میزائل تم نے حاصل کر لئے ہیں۔ کیسے۔ کہاں سے"...... مورین نے حیرت کی شدت سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور مورین کی بات سن کر ریگی بھی بے اختیار کرسی سے اچھل پڑی تھی۔

"یس مادام۔ وہ اس وقت میرے پاس ہیں۔ اسی لئے میں خود یہاں آیا ہوں"...... دوسری طرف سے فرانک نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جلدی آؤ میرے پاس۔ جلدی"...... مورین نے چیخ کر کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے رسیور ایک جھٹکے سے کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ کیسے ہو گیا۔ میزائل اس کے پاس کیسے پہنچ گئے"...... ریگی

نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں۔ ویسے فرانک انتہائی ہوشیار آدمی ہے"...... مورین نے جواب دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور فرانک اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں مورین اور ریگی دونوں کو سلام کیا۔ اس کے ہاتھوں میں گتے کا ایک کارٹن موجود تھا۔

"کہاں ہیں وہ میزائل"...... ریگی نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"اس پیکٹ میں ہیں مادام۔ میرے سامنے پیک کئے گئے ہیں"...... فرانک نے پیکٹ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس پر تو پتہ پاکیشیا کا لکھا ہوا ہے"...... ریگی نے جھک کر پتہ پڑھتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... فرانک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہوا۔ تفصیل بتاؤ"...... مورین نے انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ میں پوری طرح ہوشیار تھا۔ پھر عمران کی طرف سے رافٹ کو ٹرانسمیٹر پر کال آئی کہ اس نے مشن مکمل کر لیا ہے اور اب ہیلی کاپٹر پر واپس کلب آ رہا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے رافٹ سے کہا کہ وہ اپنے کسی بااعتماد آدمی کو تیار کرے اور پیکنگ میٹریل دفتر میں منگوا لے۔ اس پر رافٹ نے مجھے کال کیا کیونکہ میں وہاں اس کے

اسسٹنٹ جونی کے روپ میں ہوں اور جونی اس کا انتہائی بااعتماد آدمی ہے۔ اس نے مجھے پیکنگ میٹریل مہیا کرنے کو کہا اور میں نے پیکنگ میٹریل دفتر میں پہنچا دیا۔ پھر رافٹ مجھے ساتھ لے کر عمارت سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ گیا اور عمران اور اس کا ساتھی اپنی اصل شکلوں میں باہر آ گئے۔ عمران کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا۔ پھر ہم سب دفتر میں آ گئے جہاں عمران نے خود بیگ سے چاروں میزائل نکال کر انہیں اس پیکٹ میں رکھ کر باقاعدہ پیک کیا اور پھر اس پر ایڈریس لکھ کر اس نے مجھے دیا اور مجھے فوری طور پر اسے کوریئر سروس کے ذریعے بک کرانے کے لئے کہا اور میں یہ پیکٹ لے کر وہاں سے نکلا اور بجائے کوریئر سروس جانے کے سیدھا یہاں آ گیا"...... فرانک نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تم نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے"...... ریگی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور فرانک نے کورنش ہو کر باقاعدہ سلام کر دیا۔

"مورین۔ اس پیکٹ پر دوسرا کاغذ چڑھاؤ۔ اب یہ جائے گا کوریئر سروس کے ذریعے ہی۔ لیکن پاکیشیا کی بجائے ساڈان جائے گا"۔ ریگی نے کہا۔

"یس مادام"...... مورین نے کہا اور اس نے فون کا رسیور اٹھا کر اپنے اسسٹنٹ لوئیس کو سفید کاغذ اور گوند وغیرہ لے آنے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کاغذ اور گوند وہاں پہنچ گئی اور فرانک نے ریگی اور مورین

کے سامنے اس پیکٹ پر چاروں طرف سفید موٹا کاغذ چڑھایا۔ ریگی۔
اس پر ساڈان کا اپنا مخصوص پتہ لکھا اور بھیجنے والے کا نام اور پتہ اس
نے فرضی لکھ دیا۔

"سنو۔ میں نہیں چاہتی کہ عمران کو اس کا فوری طور پر علم ہو سکے
اس لئے تم اسے اسی کوریئر سروس میں بک کراؤ لیکن وہاں سے ایک
خالی رسید اڑا لینا۔ اس پر عمران والا پتہ خود لکھ دینا۔ وہ رسید تم جا کر
اس رافٹ کو دے دینا تاکہ وہ پوری طرح مطمئن ہو جائے جب کہ
اصل رسید یہاں لے آنا"...... ریگی نے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے مادام۔ اب فرانک واپس ہی نہ جائے۔
اور پیکٹ ایک گھنٹے بعد یقیناً روانہ بھی ہو جائے گا"...... مورین
نے کہا۔

"کونسی کوریئر سروس سے تم نے اسے بک کرانا تھا"...... ریگی
نے پوچھا۔

"ریڈ ایرو سروس سے"...... فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مورین۔ فوراً اس جیسا ایک کارٹن منگواؤ۔ اسے اسی طرح پیک
کرو۔ مجھے وہ پتہ یاد ہے جو عمران نے لکھا تھا۔ میں اس پر وہ پتہ لکھ دیتی
ہوں۔ فرانک اس نقلی پیکٹ کو ریڈ ایرو سروس میں جا کر بک کرائے
گا اور رسید لے جا کر رافٹ کو دے دے گا جبکہ یہ پیکٹ تم خود جا کر
اس ریڈ ایرو سروس کی جگہ کسی دوسری کوریئر سروس سے بک کرا دو
میں چاہتی ہوں۔ کہ جب تک یہ پیکٹ ساڈان باس کو پہنچ نہ جائے

اس وقت تک عمران کو اس تبدیلی کا علم ہی نہ ہو سکے"...... ریگی
نے کہا

"ہاں۔ اس طرح ٹھیک رہے گا"...... اس بار مورین نے کہا اور
ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"دوسری سروس ورلڈ ٹرانس ہے"...... فرانک نے کہا اور ریگی
نے اثبات میں سر ہلا دیا...... پھر تھوڑی دیر بعد دوسرا پیکٹ تیار کر لیا
گیا اس کا وزن پورا کرنے کے لئے اس میں چار لوہے کے ٹکڑے بھی
ڈال دیئے گئے اور ریگی نے اس پر وہی پتہ لکھ دیا جو اس نے پہلے والے
پیکٹ پر پڑھا تھا اور دوسری طرف عمران کا نام اور رافٹ کلب کا پتہ لکھ
دیا۔

"اب اسے لے جاؤ اور اطمینان سے بک کرا کر رسید واپس جا کر
رافٹ کو دے دو"...... ریگی نے کہا اور فرانک نے پیکٹ اٹھا لیا اور
سلام کر کے وہ دروازے سے باہر نکل گیا۔

"میں اسے ورلڈ ٹرانس پر بک کرا آؤں"...... مورین نے اٹھتے
ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جلدی واپس آؤ تاکہ میں باس کو فون کر کے رسید نمبر اسے
بتا دوں اور وہ خود ہی اسے فوری طور پر کلیئر کرا لے گا"...... ریگی نے
کہا اور مورین نے پیکٹ اٹھایا اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف
بڑھ گئی۔

"لطف تو اس وقت آئے گا جب عمران پاکیشیا جا کر اس نقلی پیکٹ

کو کھولے گا۔ وہ سین واقعی دیکھنے والا ہو گا"...... ریگی نے مسرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس منظر کا تصور کر کے ہی وہ بے اختیار ہنس پڑی۔

عمران ہسپتال پہنچتے ہی سب سے پہلے انچارج ڈاکٹر کے دفتر میں گیا۔

"اوہ آپ۔ آپ کہاں چلے گئے تھے"...... انچارج ڈاکٹر نے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا۔ خیریت"...... عمران نے چونک کر پریشان سے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ خیریت ہی ہے۔ آپ کے ساتھی آپ کے لئے پریشان تھے"...... ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا۔ میں ڈر گیا تھا کہ کہیں کوئی گڑبڑ نہ ہو گئی ہو۔ ویسے وہ خواتین میرے بارے میں پوچھ رہی تھیں یا...... عمران نے بات کرتے کرتے آگے کی طرف جھکتے ہوئے قدرے رازدارانہ لہجے میں کہا تو ڈاکٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مس جولیا تو آپ کو بار بار پوچھتی رہی ہیں"...... ڈاکٹر نے

ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کا کیا ہے وہ تو پوچھتی ہی رہتی ہے۔ وہ دوسری محترمہ۔ کیا نام ہے ان کا۔ ہاں مس صالحہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ وہ ویسے ہی اپنی ساتھی لڑکیوں کی وجہ سے انتہائی دل گرفتہ سی ہیں۔ ویسے میں نے مس صالحہ اور مس جولیا کو اسی لئے آپ کے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ہی بڑے کمرے میں شفٹ کرا دیا ہے تاکہ ایک دوسرے سے بات چیت کرنے سے ان کا جی بہلا رہے"۔ ڈاکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ وہ لڑکیوں کے تابوتوں کا کیا بنا"...... عمران نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"وہ تیار ہو گئے تھے لیکن آپ چونکہ موجود نہ تھے اس لئے میں نے مس صالحہ سے پوچھ کر انہیں پاکیشیا سیکرٹری وزارت دفاع کے پتے پر بھجوا دیا اور ساتھ ہی ان کے بارے میں تفصیل بھی بھجوا دی ہے۔ یہ تفصیل مس صالحہ نے لکھوائی تھی"...... ڈاکٹر نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹائیگر۔ تم یہیں بیٹھو۔ میں ذرا ساتھیوں سے مل لوں"۔ عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس ہال نما کمرے کی طرف بڑھ گیا جدھر صفدر اور دوسرے ساتھی موجود تھے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ یا اہالیان بستران ہسپتال"۔ عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بڑے خشوع وخضوع سے اور

گونج دار آواز میں سلام کیا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ ہم ابھی زندہ ہیں عمران صاحب۔ جب کہ آپ نے تو اتنی اونچی آواز میں سلام کیا ہے کہ جیسے قبروں میں سوئے ہوئے مردوں کے کانوں تک آواز پہنچانا چاہتے ہوں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا زندہ ہو۔ کمال ہے۔ ڈاکٹر صاحب تو کہہ رہے تھے کہ انہوں نے سب کو اکٹھا کر دیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سب کو اکٹھا کر دیا ہے۔ کیا مطلب۔ اس سے آپ نے کیسے سمجھا کہ ہم مر چکے ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سب نے ایک ہی جگہ تو اکٹھا ہونا ہے۔ میرا مطلب ہے قبرستان"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا تمہیں تمیز نہیں ہے کہ بیمار آدمی سے کیسے بات کی جاتی ہے۔ تم نے آتے ہی موت اور قبرستان کی باتیں شروع کر دی ہیں"۔ جولیا نے انتہائی تلخ اور تند لہجے میں کہا۔

"ارے تم بھی یہاں ہو۔ اوہ۔ اسی لئے تنویر کے چہرے پر رونق سب سے زیادہ ہے۔ ویسے ایک بات ہے مس جولیا۔ جو بیمار ہے اس کے چہرے پر تو رونق ہے لیکن جو بیمار نہیں ہیں ان کے چہروں پر مردنی چھائی ہوئی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے"...... عمران نے کرسی گھسیٹ کر جولیا کے بیڈ کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار

ہنس پڑی۔

"یہ بیماری ویماری کا چکر چھوڑو۔یہ بتاؤ کہ کہاں رہے تھے تم۔ہم سب ڈاکٹر سے پوچھ پوچھ کر تھک گئے"......... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا

"ہم سب میں مس صالحہ بھی یقیناً شامل ہوں گی"......... عمران نے جولیا کے ساتھ والے بیڈ پر لیٹی ہوئی صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"سوری مسٹر عمران۔آپ کا یہ مذاق اس وقت مجھے قطعی اچھا نہیں لگ رہا۔میرا دل اپنی ساتھیوں لڑکیوں کی موت پر خون کے آنسو رو رہا ہے۔میں چشم تصور میں دیکھ رہی ہوں کہ جب ان لڑکیوں کے تابوت ان کے گھروں میں پہنچے ہوں گے تو وہاں کیا قیامت برپا ہوئی ہو گی"......... صالحہ نے انتہائی رنجیدہ سے لہجے میں کہا اور عمران کے چہرے پر یکلخت سنجیدگی کے تاثرات پھیل گئے۔

"مجھے ذاتی طور پر بھی ان سب لڑکیوں کی شہادت پر افسوس ہے لیکن مس صالحہ۔میں نے پہلے بھی تمہیں کہا تھا کہ عظیم مقصد کے لئے جان کا نذرانہ دینے والے شہید ہوتے ہیں اور شہید زندہ ہوتے ہیں۔مرتے نہیں۔تمہاری ساتھی لڑکیوں نے بھی ملک و قوم کی خاطر اپنی جانیں دی ہیں۔اس لئے ان عظیم لڑکیوں کو شہادت کا عظیم رتبہ مل گیا ہے۔یہ درست ہے کہ پرخلوص ساتھی دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہمیں اپنے مشن پر نظریں رکھنی چاہئیں"......... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہی تو دکھ ہے عمران صاحب۔ہماری فورس اپنے پہلے مشن میں ہی شکست کھا گئی ہے۔اگر مشن مکمل ہو جاتا تو شاید مجھے اتنا دکھ نہ ہوتا"......... صالحہ نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مشن مکمل ہو چکا ہے مس صالحہ"......... عمران نے کہا تو کمرے میں چھایا ہوا سکوت عمران کی اس بات پر بے اختیار ٹوٹ گیا۔سب چونک کر سیدھے ہو گئے۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہیں آپ۔مشن پورا ہو گیا ہے۔کیسے۔کب۔کس طرح"......... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ میزائل میں نے حاصل کر کے پاکیشیا بھجوا دیئے ہیں۔چونکہ سرکاری طور پر یہ مشن پنک فورس کا ہی تھا اس لئے یہ کریڈٹ بھی پنک فورس کو ہی جائے گا اور اس کا کلیو بھی تمہاری شہید ساتھی لڑکیوں کی وجہ سے ملا ہے۔میں نے تو صرف اس کلیو پر کام کر کے میزائل حاصل کیا ہے"۔عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو عمران"......... جولیا نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"میں جھوٹ کیوں بولوں گا مس جولیا"......... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔میرا یہ مطلب نہ تھا۔میں نے تو ایسا اس لئے کہا ہے کہ اتنی جلدی یہ سب کچھ ہو جانے پر مجھے یقین نہ آ رہا تھا"......... جولیا نے فوراً معذرت بھرے لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ تفصیل بتائیں گے کہ میری ساتھی لڑکیوں کی وجہ سے
کلیو کیسے ملا اور آپ نے اسے کیسے اور کہاں سے حاصل کیا ہے"......
صالحہ نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔
"اگر آپ کی بجائے جولیا یا دوسرے ساتھی پوچھتے تو انہیں معلوم
ہے کہ میں ایسی باتیں کس طرح بتاتا ہوں لیکن چونکہ آپ کا معا
قدرتی طور پر اس قابل نہیں ہے کہ آپ سے مذاق کیا جائے۔ اس
میں بتا دیتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر
نے مختصر طور پر سارے واقعات بتا دیئے۔
"اوہ۔ آپ نے کہا تھا کہ میری ساتھی لڑکیوں کی وجہ سے آپ
کلیو ملا تھا لیکن"...... صالحہ نے کہا۔
"آپ کی ساتھی لڑکیوں کی لاشیں وہاں موجود تھیں۔ پہلی ب
انہیں ساتھ نہ لایا جا سکتا تھا کیونکہ اس وقت آپ سب شدید زخمی
لیکن ظاہر ہے کہ اپنی مسلمان بہنوں کی لاشیں اس طرح جنگل میں
نہ چھوڑ سکتا تھا۔ چنانچہ میں انہیں وہاں سے یہاں لے آنے کے
دوسری بار وہاں گیا تو وہاں سے ریگی کے آدمی ہنری کا کلیو ملا جس
پاس میزائلوں والا بیگ تھا۔ اگر میں آپ کی ساتھی لڑکیوں کی وجہ
وہاں نہ جاتا تو ظاہر ہے یہ کلیو بھی نہ ملتا"...... عمران نے جان
کر بات کو پلٹ کر بتاتے ہوئے کہا تا کہ صالحہ کے رنجیدہ دل کو
حد تک سکون مل سکے۔
"بے حد شکریہ عمران صاحب۔ آپ واقعی عظیم انسان ہیں

آپ نے میرا علاج کر کے مجھ پر احسان کیا ہے اور اب اپنی کامیابی کو
کٹ فورس کے کریڈٹ میں ڈال کر آپ نے واقعی اپنی بے پناہ
مت کا ثبوت دیا ہے۔ میں ہمیشہ آپ کی شکر گزار رہوں گی"۔ صالحہ
نے بڑے پر خلوص لہجے میں کہا۔
"یہ ہمیشہ رہنے والی بات غور طلب ہے"...... عمران نے
کراتے ہوئے کہا۔
"تم۔ تم نے پھر وہی بکواس شروع کر دی۔ تمہیں کسی کے
بات کا احساس بھی ہوتا ہے یا نہیں"...... جولیا نے عمران کی بات
مطلب سمجھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"ارے۔ ارے۔ مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے۔ میں نے تو صرف غور
نے کی بات کی ہے"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں"...... صالحہ نے حیران ہو کر جولیا
مران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"اتنے سارے آدمیوں کے درمیان مطلب کیسے سمجھایا جا سکتا ہے
صالحہ۔ مجبوری ہے"...... عمران نے بڑے بے بس سے لہجے میں
ھے اچکاتے ہوئے کہا اور جولیا نے ایک بار پھر اس پر آنکھیں نکالنا
ع کر دیں۔
"عمران صاحب۔ آپ نے ریکھا اور کاشی کو زندہ کیوں چھوڑ دیا
پ آسانی سے انہیں ہلاک کر سکتے تھے"...... اس بار خاور کی آواز
دی۔

"یہ بات تو تنویر کو کہنی چاہیئے تھی"....... عمران نے مسکرا
ہوئے کہا۔
"مس جولیا کی موجودگی میں تنویر یہ بات کیسے کہہ سکتا ہے"۔ خا
نے جواب دیا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ عمران بھی خا
کی اس خوبصورت بات پر ہنس پڑا۔
"تمہاری بات درست ہے۔ میں ایسا کر سکتا تھا بلکہ ٹائیگر نے بھ
مجھے یہی کہا تھا لیکن بے بس اور بے ہوش عورتوں کو گولی مارنے ا
اول تو میں قائل ہی نہیں ہوں۔ دوسری بات یہ کہ ریکھا اور کاش
تعلق ایک سرکاری ادارے سے ہے۔ شخصیات کے خاتمے سے ادار
تو ختم نہیں ہو جاتے اور جو شخصیات دیکھی بھالی ہوں ان کی کمزوریو
کا علم ہو۔ انہیں ختم کرنا بنیادی طور پر اپنے آپ سے زیادتی کرنا ہے
نجانے ان کی جگہ جو لوگ آئیں وہ کس ٹائپ کے ہوں"....... عم
نے جواب دیا اور اس بار سب نے سر ہلا دیئے۔
"اب ہمیں یہاں سے کب چھٹی ملے گی"....... اچانک صالحہ
پوچھا۔
"اب چھٹی تو شاید ساری عمر نہ مل سکے"....... عمران نے جواب
تو صالحہ تو صالحہ باقی ساتھی بھی عمران کی بات سن کر بے اختیار ہن
پڑے۔
"کیا مطلب"....... صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔
"صفدر صاحب کو ایسے شعر بہت یاد رہتے ہیں۔ ان کی اب شا

ایسی ہو گئی ہے کہ بس شعروں پر ہی گزارا کرتے ہیں۔ کیوں صفدر۔
وہ کیا شعر ہے جس کا ایک مصرعہ ہے۔ "اس کو چھٹی نہ ملی جس نے
سبق یاد کیا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"مکتب عشق کا دستور نرالا دیکھا۔ اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق
یاد کیا"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے شعر مکمل کر دیا۔
"دیکھا میں نے بتایا تھا ناں کہ صفدر کو ایسے شعر یاد رہتے ہیں"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"لیکن اس شعر کا اطلاق صالحہ پر کیسے ہوتا ہے۔ یہ بتاؤ تم پہلے"۔
جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"مم۔ مم۔ میرا خیال ہے مس صالحہ نے اب سبق اچھی طرح یاد کر
لیا ہو گا"....... عمران نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"کونسا سبق"....... جولیا نے اور زیادہ آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔
"یہی دشمنوں سے مقابلے اور دوستوں کو یاد رکھنے کا"....... عمران
نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو صفدر اور خاور دونوں ہنس پڑے۔
"سنو عمران۔ اب اگر تم نے صالحہ کے لئے کوئی ایسی بات کی تو
میں تمہیں گولی مار دوں گی۔ صالحہ نے اپنی زندگی کی قربانی دے کر
میری زندگی بچائی ہے اور میں نے اسے بہن بنا لیا ہے۔ اب یہ میری
حقیقی بہن سے بھی بڑھ کر ہے"....... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے
کہا۔
"واہ۔ پھر تو مبارک ہو۔ مم۔ مطلب ہے یک نہ شد دو شد۔ چلو

کچھ سکوپ تو بڑھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور رافٹ اندر داخل ہوا۔ اس نے سب کو مسکراتے ہوئے سلام کیا۔

"عمران صاحب۔ یہ رسید ہے پیکٹ کی۔ میں نے سوچا کہ آپ اس کا انتظار کر رہے ہوں گے اس لئے آپ کو خود ہی دے آؤں"۔ رافٹ نے عمران کے قریب آکر ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"انتظار تو نجانے کب سے کر رہا ہوں۔ بہرحال اچھا کیا کہ تم رسید لے آئے"...... عمران نے جولیا کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے رسید رافٹ کے ہاتھوں سے لے لی اور اسے پڑھنے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مشن مکمل ہو گیا ہے۔ ویسے رافٹ۔ میں ذاتی طور پر تمہارا بے حد مشکور ہوں۔ اگر تم اس سلسلے میں ہم سب کی اس طرح بھرپور مدد نہ کرتے تو یقیناً یہ مشن اس طرح کامیاب نہ ہو سکتا"۔ عمران نے بڑے پرخلوص لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ آپ کی مدد کر کے مجھے ہمیشہ یہی احساس رہتا ہے کہ میں نے اپنے کچھ گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے اور یہ احساس میری روح کو پرسکون کر دیتا ہے"۔ رافٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ پیکٹ تم نے رانا ہاؤس بھجوایا ہے"...... اچانک جولیا کی کرخت آواز سنائی دی۔ اس نے رسید عمران کے ہاتھ سے جھپٹ لی تھی۔

"ہاں۔ کیونکہ میں براہ راست اسے کسی سرکاری ادارے میں نہ بھجوانا چاہتا تھا کیونکہ اس طرح پنک فورس کا کریڈٹ ختم ہو جاتا۔ اب مس صالحہ جب پاکیشیا پہنچیں گی تو میں یہ پیکٹ ان کے حوالے کر دوں گا اور یہ خود جا کر اپنے باس کو دیں گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ بے حد شکریہ عمران صاحب"۔ صالحہ نے اس بار بے اختیار مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے رانا ہاؤس کا پتہ تو غلط لکھ دیا ہے۔ کہیں گڑبڑ نہ ہو جائے"...... جولیا نے کہا۔

"غلط پتہ"۔ عمران نے چونک کر کہا اور ساتھ ہی اس نے جولیا کے ہاتھ سے رسید جھپٹ لی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"اوہ۔ واقعی اس پر تو غلط پتہ لکھا ہوا ہے۔ البرٹ روڈ کی بجائے رابرٹ لائن لکھا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کلرک نے لکھنے میں غلطی کی ہو گی"...... ساتھ کھڑے رافٹ نے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ یہ اہم مسئلہ ہے۔ وہاں رابرٹ روڈ بھی موجود ہے۔ میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے سے نکل کر دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ دفتر میں ٹائیگر موجود تھا جب کہ ڈاکٹر موجود نہ تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریڈ ایرو کوریر سروس کے آفس کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور آپریٹر کے بتاتے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ ایرو کوریر سروس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"مینجر صاحب سے بات کرائیں"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کرائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں مینجر تھامس بول رہا ہوں۔ فرمائیے"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"مسٹر مینجر۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ کے آفس میں پاکیشیا کے لئے ایک پیکٹ بک کرایا گیا ہے۔ رسید نمبر ون تھری ون زیرو فور ہے۔ اس رسید پہ آپ کے کلرک نے غلط پتہ درج کر دیا ہے"۔ عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری سوری جناب۔ اگر ایسا ہے تو میں معذرت خواہ ہوں۔ میں کلرک کو سمجھا دوں گا۔ آئندہ کوئی شکایت نہ ہو گی"...... دوسری طرف سے مینجر نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"آپ وہ پیکٹ منگوائیں اور اس پر درج پاکیشیا کا پتہ پڑھ کر مجھے سنائیں۔ معاف کیجئے میں ذرا وہمی آدمی ہوں اس لئے پوری تسلی کرنا

چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ کیا نمبر بتایا تھا آپ نے رسید کا۔ دوبارہ بتا دیجئے پلیز"۔ مینجر نے کہا تو عمران نے رسید پر درج نمبر دوبارہ دوہرا دیا۔

"ایک منٹ ہولڈ کیجئے"...... مینجر نے کہا اور پھر تقریباً چار پانچ منٹ بعد اس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو جناب۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... دوسری طرف سے مینجر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا پتہ درج ہے پیکٹ پر"...... عمران نے کہا۔

"پہلے یہ بتائیے جناب کہ رسید پر پتہ لکھنے میں کیا غلطی ہوئی ہے۔ میں نے بک منگوائی ہے۔ اس پر بھی وہی پتہ درج ہے۔ جو پیکٹ پر لکھا ہوا ہے۔ مجھے تو کوئی غلطی نظر نہیں آ رہی"۔ مینجر نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیا مطلب۔ پیکٹ پر پتہ رانا ہاؤس البرٹ روڈ لکھا ہوا ہے جب کہ رسید پر البرٹ روڈ کی بجائے رابرٹ لائن درج ہے"۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ پیکٹ پر واضح طور پر رابرٹ لائن درج ہے۔ یقیناً آپ سے یا آپ کے آدمی سے لکھنے میں یہ غلطی ہوئی ہے"۔ دوسری طرف سے مینجر نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ پلیز اس پیکٹ کو روک لیں۔ میں رسید سمیت خود آپ کے

دفتر میں آرہا ہوں"........ عمران نے کہا۔

"بہتر جیسے آپ کا حکم ۔اگر آپ کا فون مزید چار منٹ نہ آتا تو پیکٹ روانہ کر دیا جاتا"........ منیجر نے کہا۔

"میں آرہا ہوں"........ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا گڑبڑ ہے رافث ۔میں نے خود پیکٹ پر پتہ لکھا ہے ۔میں کیسے اس پر رابرٹ لائن لکھ سکتا ہوں اور اس لفظ لائن کی وجہ سے ہی میں چونکا ہوں کیونکہ البرٹ اور رابرٹ ملتے جلتے الفاظ ہیں اس لئے کلرک غلطی سے البرٹ کی جگہ رابرٹ لکھ سکتا ہے ۔لیکن روڈ اور لائن میں تو زمین آسمان کا فرق ہے"........ عمران نے دفتر سے باہر آتے ہوئے رافث سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں عمران صاحب ۔آپ نے پتہ لکھا اور پیکٹ بک ہو گیا ۔میں رسید لے کر آپ کے پاس پہنچ گیا"........ رافث نے کہا اور عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے ہونٹ بھینچ لئے ۔تھوڑی دیر بعد عمران اور ٹائیگر رافث کی کار میں سوار تیزی سے ریڈ ایرو کے آفس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"تمہارا آدمی جونی کیسا آدمی ہے"........ عمران نے اچانک رافث سے مخاطب ہو کر پوچھا جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا۔

"انتہائی بااعتماد آدمی ہے عمران صاحب ۔گذشتہ آٹھ برسوں سے میرے ساتھ ہے اور آج تک اس نے ایک بار بھی شکایت کا موقع نہیں دیا"........ رافث نے جواب دیا اور عمران ایک بار پھر سر ہلا کر رہ گیا

تھوڑی دیر بعد وہ کوریر سروس کے آفس میں پہنچ گئے۔

"تشریف رکھیئے جناب"۔ منیجر تھامسن نے مصافحہ کرنے کے بعد انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کے لئے کہا اور عمران سے رسید لے کر وہ مڑا اور اس نے اپنے عقب میں موجود ایک بڑی الماری کھولی اور اس میں سے ایک پیکٹ نکال کر میز پر رکھ دیا۔

"خود دیکھ لیجئے جناب اس پر کیا پتہ درج ہے"........ منیجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ پیکٹ تو ہمارا نہیں ہے"........ عمران کے ساتھ ساتھ اس بار رافث بھی بول پڑا تھا۔

"آپ کا نہیں ہے ۔کیا مطلب ۔پاکیشیا کے لئے آج ہی آفس میں یہ پیکٹ بک ہوا ہے اور رسید پر نمبر بھی یہی درج ہے"........ منیجر نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ پتہ کسی عورت کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے"........ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے پیکٹ کو کھولنا شروع کر دیا ۔چند لمحوں بعد جب پیکٹ سے ردی کاغذات اور لوہے کے چار بڑے ٹکڑے نکلے تو عمران ، رافث اور ٹائیگر تینوں اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

"اوہ ۔اوہ ۔دھوکہ ۔اوہ ۔کہاں ہے وہ تمہارا جونی"........ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں معلوم کرتا ہوں"........ رافث نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور

جلدی سے میز پر موجود فون کا رسیور اس نے اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ رافٹ کلب"......... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"راجر ۔ میں رافٹ بول رہا ہوں ۔ جونی سے بات کراؤ"۔ رافٹ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس ۔ جونی تو چھٹی کر کے چلا گیا ہے۔ اس نے جب رسید آپ کو لا کر دی تھی اور آپ چلے گئے تھے تو اس نے کہا تھا کہ اس کی طبیعت خراب ہے اس لئے وہ جا رہا ہے"......... دوسری طرف سے راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی رہائش کہاں ہے ۔ رہائش کا فون نمبر"...... رافٹ نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد فون نمبر بتا دیا گیا اور رافٹ نے کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کوئی انٹڈ ہی نہیں کر رہا"......چند لمحوں بعد رافٹ نے رسیور واپس کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"منیجر صاحب ۔ کیا آج ساڈان کے لئے بھی کوئی پیکٹ آپ کی سروس میں بک ہوا ہے"......... عمران نے منیجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ساڈان کے لئے ۔ معلوم کرنا پڑے گا"......... منیجر نے چونک کر کہا۔

"پلیز معلوم کیجئے"......... عمران نے کہا تو منیجر نے انٹرکام کا

اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"فرینک ۔ کیا آج ساڈان کے لئے کوئی پیکٹ بک ہوا ہے"۔ منیجر نے رابطہ قائم ہوتے ہی پوچھا۔

"نہیں جناب"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور منیجر نے ریسیور رکھ دیا۔

"ساڈان کے لئے کوئی پیکٹ بک نہیں ہوا جناب"......... منیجر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کی سروس کے علاوہ یہاں اور کتنی کوریر سروسز ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ایک اور سروس ہے ورلڈ ٹرانس"......... منیجر نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے"......... عمران نے پوچھا تو منیجر نے ایک نمبر بتا دیا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں فون کر لوں"......... عمران نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جی بالکل کیجئے"...... منیجر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے رسیور اٹھایا اور منیجر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ورلڈ ٹرانس کوریر سروس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"منیجر سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔ اس کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ منیجر والکر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر منیجر ۔ میرا تعلق ایک سرکاری ادارے سے ہے ۔ آپ صرف یہ بتا دیں کہ آج ساڈان کے لئے کوئی پیکٹ آپ کی سروس میں بک ہوا ہے"...... عمران نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ ۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ کا تعلق واقعی سرکاری ادارے سے ہے"...... ریڈایرو کے منیجر نے چونک کر عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ایک خفیہ سرکاری سروس ہے ۔ اوپن نہیں کی جا سکتی" ۔ عمران نے اسی لہجے میں کہا تو منیجر کے چہرے مودبانہ پن کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"ہیلو جناب ۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"ایک پیکٹ ساڈان کے لئے بک کرایا گیا تھا لیکن پھر اسے واپس لے لیا گیا ہے"...... منیجر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"واپس لے لیا گیا ہے ۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جناب ابھی دس منٹ پہلے جبکہ پیکٹ روانہ کیا جانا تھا کہ اسے روکنے کا فون آ گیا اور پھر بکنگ کلرک کے بقول وہ خاتون جنہوں نے پیکٹ بک کرایا تھا وہ رسید لے کر دفتر آئیں اور انہوں نے پیکٹ واپس لے کر بکنگ کینسل کرا دی ہے"...... منیجر نے جواب دیا۔

"کس پتے پر بک کرایا گیا تھا وہ پیکٹ اور یہاں کا کیا پتہ دیا گیا تھا"...... عمران نے پوچھا اور منیجر نے ایک ساڈان کا پتہ اور ایک مقامی پتہ بتا دیا۔

"اس خاتون کا حلیہ اور قدوقامت"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے بکنگ کلرک سے معلوم کر کے بتانا پڑے گا" ۔ منیجر نے کہا۔

"پلیز فوراً معلوم کیجئے" ۔ عمران نے کہا تو تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد منیجر نے حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

"اوکے ۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"بے حد شکریہ منیجر صاحب ۔ آپ نے واقعی تعاون کیا ہے" ۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

اس پیکٹ کا کیا کرنا ہے"...... منیجر نے کہا۔

"اسے کینسل کر دیں اور کیا کرنا ہے" ۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر اس رسید پر کینسل لکھ کر نیچے دستخط کر دیجئے"...... منیجر نے رسید عمران کے آگے رکھتے ہوئے کہا اور عمران نے رسید پر لفظ کینسل لکھ کر نیچے دستخط کر دیئے۔

"بکنگ فیس میں سے ون فورتھ کٹ جائے گا جناب ۔ باقی میں

منگواتا ہوں"........ منیجر نے کہا۔

"رہنے دیں۔اس رقم سے سٹاف کو چائے پلوا دیجئے گا"۔عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اب اس جونی کا کھوج لگانا ضروری ہو گیا ہے"........ عمران نے دفتر سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"اس کی رہائش گاہ پر جانا ہو گا"........ رافٹ نے کہا۔

"ایک منٹ۔میں چیک کر لوں کہ ریگی ہسپتال میں موجود ہے کہ نہیں۔اگر وہ وہاں موجود ہے تو پھر جونی کو تلاش کرنے کی ضرورت نہ رہے گی"........ عمران نے چونک کر کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ایک پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔

"مجھے بتائیے ہسپتال کا نام اور اس کا روم نمبر۔میں معلوم کرتا ہوں۔میرے پاس فون کارڈ موجود ہے"........ رافٹ نے کہا تو عمران نے اسے ہسپتال کا نام اور اس کا روم نمبر بتا دیا اور رافٹ تیزی سے فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ پیکٹ ریگی کے ہاتھ کیسے لگ گیا ہو گا باس"........ ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سیدھی سی بات ہے۔جونی اس کا آدمی ہو گا۔اسے معلوم ہو گا کہ رافٹ ہماری مدد کر رہا ہے اس لئے اس نے اپنا آدمی وہاں پہنچا دیا ہو گا یا پھر اسے خرید لیا گیا ہو گا"........ عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

"ریگی ہسپتال سے صبح ہی فارغ کر دی گئی ہے"........ تھوڑی دیر بعد رافٹ نے واپس آ کر اطلاع دیتے ہوئے کہا۔

"اب اس جونی کو ہر قیمت پر اور فوری تلاش کرنا ہو گا۔ورنہ مشن مکمل طور پر ناکام ہو جائے گا"........ عمران نے کہا۔

"جونی کے ذریعے آپ کسے تلاش کرنا چاہتے ہیں"........ رافٹ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"تو تمہیں ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے اور کس نے کیا ہے"........ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔سچ پوچھیں تو پیکٹ میں لوہے کے ٹکڑے دیکھ کر میرا تو ذہن ہی ماؤف ہو گیا ہے"........ رافٹ نے کہا اور وہ اس ...ٹ پارکنگ میں موجود اپنی کار کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

"ریگی نے ہم پر انتہائی خطرناک وار کیا ہے۔تمہارا جونی یا تو ریگی کا آدمی تھا یا اسے خرید لیا گیا ہے یا پھر اصل جونی کی جگہ ان کے کسی آدمی نے لے لی ہے کیونکہ ریگی کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ تم ہماری مدد کر رہے ہو۔اس لئے اس نے یہ سارا جال پھیلایا ہو گا پھر ہم نے جونی کے ...منے میزائل اس پیکٹ میں بند کئے اور اسے بک کرانے کے لئے بھیج ...۔وہ بک کرانے کی بجائے ریگی کے پاس پہنچ گیا ہو گا اور ریگی نے مطمئن کرنے کے لئے ایک دوسرا پیکٹ بنایا۔اس پر وہی پتہ لکھا جونی کو اسے بک کرانے اور رسید تمہیں پہنچانے کا کہہ دیا ہو گا ... جونی نے اس نقلی پیکٹ کو بک کرا دیا اور رسید تمہیں لا کر دے

دی لیکن پتہ لکھتے وقت ان سے معمولی سی فروگذاشت ہو گئی ۔ ایک تو انہوں نے البرٹ کو رابرٹ لکھ دیا ۔ یہاں تک تو بات کلرک کی غلطی کہی جا سکتی تھی لیکن اس نے روڈ کی بجائے لاشعوری طور پر لائن لکھ دیا کیونکہ ساڈان اور ایسے دوسرے ممالک میں روڈ کا لفظ استعمال نہیں ہوتا وہاں روڈ کو لائن ہی کہا اور لکھا جاتا ہے اس لئے اس نے روڈ کی بجائے لائن لکھ دیا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ کام ریگی کا ہے جو آپ نے براہ راست ساڈان کے بارے میں مینجر کوریئر سروس سے بات کی تھی"۔۔۔۔۔۔ رافٹ نے کار کا انجن سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"پیکٹ پر پتہ کسی عورت کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا اور ہماری مخالف دو عورتیں ہیں ۔ ایک ریکھا اور دوسری ریگی ۔ ریکھا فیلڈ گاؤں میں ہے اس کا فوری طور پر یہاں پہنچنا اور پیکٹ حاصل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ دوسری عورت ریگی رہ جاتی ہے اور پھر روڈ کی جگہ لائن کا لفظ کافرستان میں استعمال نہیں کیا جاتا جبکہ ساڈان میں استعمال کیا جاتا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیلی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے ۔ آپ اس قدر جلد اس قدر گہرائی میں کیسے سوچ لیتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ رافٹ نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"اس ریگی سے ایک غلطی ہو گئی ہے ورنہ شاید ہمیں اس کا سرے سے علم ہی نہ ہوتا ۔ اس نے دوسرا پیکٹ بنا کر بھیجا ہے اگر وہ اسی پیکٹ کو کھول کر اس سے میزائل نکال کر اسے دوبارہ بند کر کے

دیتی تو ہم واقعی مکمل طور پر مار کھا جاتے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رافٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن باس ۔ ریگی نے کوریئر سروس میں پیکٹ بھجوا کر واپس کیوں منگوا لیا"۔۔۔۔۔۔ کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اسے کسی بھی ذریعے سے یہ اطلاع مل گئی ہے کہ ہم نے پیکٹ چیک کر لیا ہے ۔ وہ ذہین سیکرٹ ایجنٹ ہے ۔ اس نے فوری طور پر سوچ لیا ہو گا کہ ہمیں اسی پر شک پڑے گا ۔ چنانچہ ہم اصل میزائلوں پر قبضہ کر سکتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اب اس ریگی کو تلاش کرنا ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں کر لوں گا"۔۔۔۔۔۔ رافٹ نے کہا۔

"کس طرح"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میرے ذہن میں دو آپشنز ہیں ۔ ایک تو یہ کہ جونی لامحالہ پیکٹ لے کر اس ریگی یا اس کے کسی آدمی سے ملنے گیا ہو گا اور میرے آدمی ہر جگہ موجود رہتے ہیں ۔ جونی کو وہ سب اچھی طرح پہچانتے ہیں ۔ اس لئے اس کے بارے میں معلومات یقیناً مل جائیں گے ۔ دوسرا آپشن یہ ہے کہ ریگی ہسپتال سے فارغ ہو کر اگر ٹیکسی میں گئی ہو گی تو ٹیکسی ڈرائیوروں سے معلومات مل سکتی ہیں اور اگر کار میں گئی ہو گی تو ہسپتال سے اسے ساتھ لے جانے والے کا حلیہ بھی معلوم ہو سکتا ہے اور پارکنگ سے اس کار کا نمبر بھی مل جائے گا اور پھر میرے آدمی اسے ڈھونڈ نکالیں گے"۔۔۔۔۔۔ رافٹ نے کہا۔

"گڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب تمہارے دماغ نے دوبارہ کام شروع کر دیا ہے"۔ عمران نے اس چکر کے دوران پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا اور رافٹ بے اختیار مسکرا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی مورین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس .... مورین نے کہا۔

"مادام ۔ ایکریمین ہسپتال سے ہمارے آدمی ولسن کی کال ہے ۔ وہ فوری طور پر آپ سے بات کرنا چاہتا ہے"......... دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر انچارج لوئیس کی آواز سنائی دی ۔

"ایکریمین ہسپتال سے ۔ اوہ بات کراؤ"......... مورین نے چونک کر کہا اور ساتھ بیٹھی ہوئی ریگی بھی ایکریمین ہسپتال کا نام سن کر چونک پڑی کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکریمین ہسپتال میں ہے ۔

"ہیلو مادام ۔ میں ولسن بول رہا ہوں ایکریمین ہسپتال سے"......... چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی ۔

"یس ۔ کیا بات ہے ۔ کیوں کال کی ہے"......... مورین نے سرد

لہجے میں پوچھا۔

" مادام ۔ ہسپتال میں عمران موجود تھا کہ رافٹ وہاں آیا۔ اس کے ہاتھ میں کسی کوریئر سروس کی رسید تھی ۔ وہ اس کمرے میں چلا گیا جس میں عمران زخمیوں کے ساتھ موجود تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے انچارج ڈاکٹر کے دفتر میں آئے جہاں عمران کا ساتھی پہلے سے موجود تھا۔ وہاں اس عمران نے فون پر ریڈ ایرو کوریئر سروس کے مینجر سے بات کی اور اس سے کہا کہ جو پیکٹ پاکیشیا کے لئے بک کرایا گیا ہے اس کا پتہ رسید پر غلط لکھا گیا ہے ۔ اس نے مینجر سے پیکٹ پر لکھا ہوا پتہ چیک کرنے کے لئے کہا تو مینجر نے جواب دیا کہ رسید پر وہی پتہ درج ہے جو پیکٹ پر لکھا ہوا ہے لیکن اس عمران کا کہنا تھا کہ اس پیکٹ پر البرٹ روڈ لکھا ہے جبکہ رسید پر رابرٹ لائن لکھا ہوا ہے ۔ اس پر مینجر نے بتایا کہ پیکٹ پر بھی رابرٹ لائن ہی لکھا ہوا ہے ۔ اس پر عمران نے مینجر کو پیکٹ روانہ کرنے سے روک دیا اور خود اپنے دفتر جانے کا کہا۔ اس کے بعد وہ اپنے ساتھی اور رافٹ کے ساتھ کار میں بیٹھ کر چلا گیا ہے ۔ میں نے سوچا کہ کوئی اہم بات ہے اس لئے میں نے آپ کو رپورٹ دینی ضروری سمجھی ہے "....... ولسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے اچھا کیا تم نے ۔ لیکن تمہیں اس قدر تفصیلی رپورٹ کیسے مل گئی "....... مورین نے کہا۔

" مادام ۔ ہم نے انچارج ڈاکٹر کا فون بھی ٹیپ کر رکھا ہے ۔ اس لئے ساری گفتگو ہم نے سن لی اور انہیں اس کا علم ہی نہیں ہو سکا "۔

لسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے ۔ ہوشیار رہنا اور اس طرح کی کوئی بھی اہم بات ہو تو مجھے ری رپورٹ دینا "....... مورین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" فوراً اس ورلڈ ٹرانس سے معلوم کرو کہ ہمارا پیکٹ وہاں موجود ہے یا روانہ ہو گیا ہے اور اگر موجود ہے تو اسے روک دو اور جس قدر ہو سکے جا کر پیکٹ واپس لے آؤ "....... ریگی نے تیز لہجے میں کہا۔

" مگر مادام "....... مورین نے حیرت بھرے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

" جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو مورین ۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے ۔ یں بعد میں ہوں گی "....... ریگی نے غراتے ہوئے کہا تو مورین نے ی سے فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن دبا کر اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر ی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے چونکہ وہ خود جا کر پیکٹ بک آئی تھی اس لئے اسے رسید پر لکھا ہوا نمبر یاد تھا۔

" ورلڈ ٹرانس کوریئر سروس "....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری ف سے آواز سنائی دی۔

" جو آدمی بکنگ شعبے کو ڈیل کرتا ہے اس سے بات کراؤ "۔ مورین تیز لہجے میں کہا۔

" ہولڈ آن کریں "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ ڈونلڈ بول رہا ہوں "....... چند لمحے بعد ایک اور آواز سنائی

" مسٹر ڈونلڈ ۔ میں نے ساڈان کے لئے ایک پیکٹ خود آ کر آپ کے

پاس بک کرایا تھا۔ اس کا رسید نمبر ایٹ زیرو سیون تھری ون فور ہے
کیا وہ پیکٹ روانہ کر دیا گیا ہے یا نہیں"۔۔۔۔۔۔۔ مورین نے کہا۔

"مجھے یاد ہے کیونکہ ساڈان کے لئے آج ایک ہی پیکٹ بک کیا ہے میں نے۔ ویسے ابھی پیکٹ موجود ہے۔ نصف گھنٹے بعد آفس سے ایئر پورٹ بھیجا جائے گا کیونکہ ساڈان جانے والی فلائٹ اب سے تقریباً تین گھنٹے بعد جاتی ہے"۔۔۔۔۔۔ ڈونلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے کہو کہ پیکٹ روک لے اور تم خود ابھی اور اسی وقت جا کر پیکٹ لے آؤ فوراً"۔۔۔۔۔۔ ریگی نے تیز لہجے میں کہا جبکہ مورین نے ریگی کے بولتے ہی مائیک پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

"ہیلو مسٹر ڈونلڈ۔ ہم نے اس پیکٹ کو فوری طور پر واپس لینا ہے کیونکہ جس پارٹی کو یہ پیکٹ بھیجا جا رہا تھا وہ خود یہاں پہنچ گئی ہے آپ اسے روانہ نہ کریں۔ میں آ رہی ہوں"۔۔۔۔۔۔ مورین نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ جیسے آپ کا حکم۔ آپ رسید ساتھ لے آئیں رسید کینسل کر کے پیکٹ آپ کو واپس دے سکتے ہیں۔ ویسے میں نے روک لیتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ ڈونلڈ نے جواب دیا۔

"میں آ رہی ہوں"۔۔۔۔۔۔ مورین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جاؤ فوراً پیکٹ لے آؤ۔ لیکن نگرانی کا خیال رکھنا"۔ ریگی نے تیز لہجے میں کہا۔

"نگرانی مگر مادام"۔۔۔۔۔۔ مورین نے کچھ کہنا چاہا۔

"جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو پہلے"۔۔۔۔۔۔ ریگی نے انتہائی سخت

میں کہا اور مورین سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے سے باہر نکل گئی۔ پھر اس کی واپسی تقریباً نصف گھنٹے بعد ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں پیکٹ موجود تھا۔

"کسی نے تعاقب تو نہیں کیا۔ نگرانی تو نہیں ہوئی"۔۔۔۔۔۔ ریگی نے جلدی سے مورین کے ہاتھ سے پیکٹ لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں مادام۔ میں نے خاص طور پر احتیاط کی ہے مگر مادام میری سمجھ میں آپ کی یہ کارروائی نہیں آئی۔ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ یہ نکل جاتا تو زیادہ اچھا تھا"۔۔۔۔۔۔ مورین نے کہا۔

"ہاں۔ اب پیکٹ واپس آ گیا ہے اس لئے میں تمہیں بتاتی ہوں کہ میں نے اسے واپس کیوں لیا ہے۔ عمران انتہائی خطرناک مگر ذہین اور فعال سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ مجھ سے واقعی اس وقت حماقت ہو گئی تھی کہ میں نے ایک نیا پیکٹ بنایا اور اس پر نئے سرے سے پتہ لکھا۔ چونکہ ساڈان میں روڈ کا لفظ مستعمل نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ لائن کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے اس لئے لاشعوری طور پر میں نے روڈ کی جگہ لائن لکھ دیا اور البرٹ کی جگہ رابرٹ۔ عمران یقیناً رسید پر روڈ کی جگہ لائن لکھا دیکھ کر ہی چونکا ہو گا اس لئے فوراً ریڈ ایرو کے دفتر میں پہنچ گیا اب وہاں جانے کے بعد ظاہر ہے یہ بات سامنے آ گئی ہو گی کہ یہ پیکٹ وہ نہیں ہے جو عمران نے بھیجا ہے۔ اس امر کے سامنے آنے کے بعد لامحالہ اس نے ذہن لڑانا ہے کہ اصل پیکٹ کہاں گیا اور لائن کے لفظ کی وجہ سے اس کا ذہن میری طرف ہی متوجہ ہوتا تھا۔ اس کے

ساتھ ساتھ اس نے سب سے پہلے کاکانہ میں موجود تمام کوریئر سروسز
سے یہ معلوم کرنا ہے کہ کسی سروس سے ساڈان کے لئے تو پیکٹ بک
نہیں ہوا۔ اس پیکٹ نے ابھی تین گھنٹوں بعد کاکانہ سے روانہ ہونا تھا
اس لئے اس جیسا آدمی ایئرپورٹ کارگو سے بھی یہ پیکٹ واپس حاصل
کر لیتا اور ہم مطمئن بیٹھے رہ جاتے کہ ہمارا پیکٹ ساڈان پہنچ گیا ہو گا۔
میں نے اسی لئے یہ پیکٹ واپس منگوا لیا ہے تاکہ یہ اس کے ہاتھ نہ لگ
سکے"...... ریگی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی بہت گہری بات سوچتی ہیں مادام"...... مورین نے
بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"اب دوسری بات سنو۔ اب سب سے پہلے عمران نے اس ہسپتال
سے معلومات حاصل کرنی ہیں جہاں میں موجود تھی اور جب اسے
معلوم ہو گا کہ میں وہاں سے جا چکی ہوں تو پھر اس نے کاکانہ شہر میں
مجھے تلاش کرنا ہے اور اس کے آدمی یقیناً اس پیکٹ کی تلاش بھی کاکانہ
شہر سے باہر جانے والے تمام راستوں کی مکمل نگرانی کریں گے۔ اس
لئے ہمیں اس پیکٹ کو محفوظ رکھنے کے لئے کم از کم ایک ہفتہ بالکل
انڈر گراؤنڈ رہنا پڑے گا"...... ریگی نے کہا۔

"تو ہم یہاں محفوظ ہیں مادام"...... مورین نے کہا۔

"وہ تمہارا آدمی جو رافٹ کلب میں جوئی بنا ہوا تھا وہ کہاں
ہے"...... ریگی نے پوچھا۔

"یہیں ہے۔ وہ واپس آ گیا تھا۔ اس کا نام فرانک ہے۔ بلواؤں۔

ے"...... مورین نے کہا۔

"ہاں"...... ریگی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس
ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھی اور اس نے میز پر موجود پیکٹ اٹھا کر
ا طرف دیوار میں موجود الماری میں رکھ دیا اور الماری میں موجود
ے مشین پسٹل اٹھا کر اس نے اپنی جیکٹ میں رکھ لیا جبکہ مورین
ا دوران فون پر فرانک کو بلوانے میں مصروف رہی تھی۔ ریگی
ہ کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔

وہ ابھی آ رہا ہے فرانک"...... مورین نے کہا اور ریگی نے اثبات
ہلا دیا۔

تمہارے پاس کوئی ایسا ٹھکانہ ہے جس کے متعلق صرف
ے علاوہ اور کوئی نہ جانتا ہو۔ حتیٰ کہ لوئیس بھی نہ جانتا
...... ریگی نے کہا۔

ں۔ میں نے اپنی عادت کے مطابق یہاں پہنچتے ہی حفظ ماتقدم
پر لوگر روڈ پر سپر لگژری پلازہ میں ایک فلیٹ خرید لیا تھا اور
روز وہاں رہ بھی آئی ہوں"...... مورین نے جواب دیا۔

ں کی چابی لے لو اور میک اپ باکس بھی منگوا لو۔ ہم دونوں
فوری طور پر میک اپ کرنا ہے"...... ریگی نے کہا۔

ام۔ یہ جگہ انتہائی محفوظ ہے"...... مورین نے حیرت بھرے
کہا۔

ھیں کہہ رہی ہوں مورین۔ وہ کرو۔ تم ابھی ان معاملات کو

نہیں جانتی"....... ریگی نے سخت لہجے میں کہا تو مورین نے اثبات میں
سرہلا دیا اور اٹھ کر کمرے کی عقبی دیوار میں موجود دروازے کی طرف
بڑھ گئی۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی کہ عقبی دروازہ کھ
اور فرانک اندر داخل ہوا۔

" تم مادام ریگی سے بات کرو۔ میں آ رہی ہوں"...... مورین نے
ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور فرانک سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو
مورین تیزی سے باہر نکل گئی۔

"یس میڈم"....... فرانک نے آگے بڑھ کر ریگی کو مؤدبانہ
میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو"...... ریگی نے کہا اور فرانک خاموشی سے کرسی پر بیٹھ

"تم نے پیکٹ رافٹ کلب سے اڑا کر واقعی کارنامہ سرانجام دی
فرانک۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں انعام دیا جائے"......
نے کہا۔

"میں نے اپنا فرض ادا کیا تھا مادام"...... فرانک نے مسک
ہوئے کہا۔

"تم شادی شدہ ہو"...... ریگی نے پوچھا۔

"نہیں مادام۔ میں نے یہ بکھیڑا نہیں پالا۔ میں آزاد زندگی گ
کا قائل ہوں"...... فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا کیا۔ آدمی کو واقعی آزاد زندگی گزارنا چاہئے اور آزاد موت
چاہئے"...... ریگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی"....... فرانک نے ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے وہ ریگی کی یہ
ات والی بات نہ سمجھ سکا ہو۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور مورین اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں
یک جدید میک اپ باکس تھا۔ وہ خاموشی سے آ کر اپنی مخصوص کرسی
بیٹھ گئی۔ میک اپ باکس اس نے ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔

"عمران نے ریڈ ایرو سروس کے دفتر جا کر وہ نقلی پیکٹ چیک کر لیا
ہے اور اب وہ یقیناً تمہاری تلاش میں ہو گا"...... ریگی نے فرانک
مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔ وہ کیسے مادام۔ اسے کیسے شک پڑا"...... فرانک نے
ائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے چھوڑو۔ یہ لمبی کہانی ہے اور میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے
لکہ تمہارا ہے اب اس نے تمہیں تلاش کرنا ہے"...... ریگی نے سرد
میں کہا۔

"میں نے تو یہاں آ کر جونی والا سپیشل میک اپ ختم کر دیا ہے۔
وہ مجھے کیسے تلاش کر سکے گا"...... فرانک نے کہا۔

"تم پیکٹ لے کر جونی کے روپ میں پہلے یہاں آئے۔ پھر پیکٹ
کرانے کے بعد تم نے رسید رافٹ کو دی اور پھر دوبارہ جونی کے
اپ میں یہاں آئے اور جونی رافٹ کا خاص آدمی تھا اور جونی کو
کے لوگ اچھی طرح پہچانتے ہوں گے اس لئے وہ یقیناً یہ معلوم
ہیں گے کہ جونی رافٹ کلب سے نکل کر کہاں گیا اور نتیجہ یہ کہ وہ

سیدھے یہاں پہنچ جائیں گے"......... ریگی نے کہا تو فرانک کے ساتھ ساتھ مورین کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"لیکن مادام۔یہاں اگر وہ آئیں گے تو وہ مجھے تو نہ پہچان سکیں گے"۔فرانک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ عام لوگ نہیں ہیں۔وہ تمہارے قدوقامت سے تمہیں پہچان لیں گے اور تم اگر زندہ ان کے ہاتھ لگ گئے تو پھر مورین اور میں بھی سامنے آجائیں گی۔اس طرح ساڈان کا یہ مشن ناکام ہو جائے گا۔اس لئے فرانک مجھے افسوس ہے کہ تمہیں ساڈان کے لئے قربانی دینی پڑے گی"......... ریگی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ فرانک کچھ سمجھتا۔ریگی کا ہاتھ جیکٹ کی جیب سے باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل کی فائرنگ اور پھر فرانک کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔مورین ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی رہی۔فرانک گولیاں کھا کر کرسی سمیت پیچھے جا گرا تھا۔جب اس کا تڑپتا ہوا جسم ساکت ہو گیا تو ریگی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین پسٹل واپس جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"مجبوری تھی مورین"......... ریگی نے مورین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو مورین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کی لاش یہاں سے اٹھوا کر کسی گٹر میں پھینکوا دو۔میں اس دوران میک اپ کر لوں"......... ریگی نے کہا اور میک اپ باکس اٹھا کر وہ عقبی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو

اس کا چہرہ یکسر بدل چکا تھا۔البتہ لباس وہی تھا۔کمرے سے فرانک کی لاش لے جائی جا چکی تھی۔البتہ مورین کمرے میں موجود تھی۔

"اب تم بھی میک اپ کر لو اور تم نے لباس بھی تبدیل کرنا ہے کیونکہ تم اسی لباس میں کوریئر سروس کے آفس جا چکی ہو"......... ریگی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مورین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میڈم"......... مورین نے کہا اور عقبی کمرے کی طرف بڑھ گئی پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کی واپسی ہوئی تو نہ صرف اس کا چہرہ اور سر کے بالوں کا رنگ اور ڈیزائن بدل چکا تھا بلکہ اس کا لباس بھی پہلے سے یکسر مختلف تھا۔

"گڈ۔اب میری بات غور سے سنو۔ہم نے اب خاموشی سے اس سپر لگژری پلازہ کے فلیٹ میں منتقل ہونا ہے اس طرح کہ سوائے ہم دونوں کے اور کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے"......... ریگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام"......... مورین نے کہا۔

"کس چیز میں جاؤ گی"......... ریگی نے کہا۔

"کار میں اور کس پر جانا ہے"......... مورین نے اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے ریگی کے اس سوال کی وجہ تسمیہ سمجھ نہ آئی ہو۔

"یہ وہی کار ہو گی جس میں تم مجھے ہسپتال سے یہاں لے آئی تھی اور اسی کار پر تم کوریئر سروس کے دفتر گئی ہو گی"......... ریگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم"........ مورین نے کہا۔

"تو اسے یہیں رہنے دو۔ ہم یہاں سے کچھ دور پیدل جائیں گے اور پھر کسی ٹیکسی پر بیٹھ کر اس علاقے میں جائیں گے جہاں یہ فلیٹ موجود ہے۔ لیکن ٹیکسی ہم کافی پہلے چھوڑ دیں گے"........ ریگی نے کہا۔

"اوہ۔ آپ حد درجہ احتیاط کر رہی ہیں میڈم"........ مورین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی میں ہماری زندگی کی بقا اور ہماری کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ عمران کسی پہلو سے بھی ہمارا سراغ نہ لگا سکے"۔ ریگی نے کہا اور مورین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر تو آپ چاہیں گی کہ ہم یہاں سے بھی کسی خفیہ راستے سے باہر جائیں"........ مورین نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم فون پر لوئیس کو کہہ دو کہ ہم کسی پرائیویٹ جگہ پر شفٹ ہو رہی ہیں تاکہ وہ ہمیں اچانک غائب پا کر پریشان نہ ہو اور ہم وہاں سے اس سے صرف سپیشل ٹرانسمیٹر پر ہی رابطہ رکھیں گی تاکہ حالات سے آگاہی ہوتی رہے"........ ریگی نے کہا اور پھر اس الماری کی طرف بڑھ گئی جس میں اس نے میزائلوں والا پیکٹ رکھا تھا۔ مورین سر ہلاتی ہوئی فون سیٹ کی طرف متوجہ ہو گئی۔

عمران۔ ٹائیگر اور رافٹ تینوں رافٹ کلب میں رافٹ کے دفتر میں موجود تھے۔ رافٹ نے کوریئر سروس کے دفتر سے کلب پہنچتے ہی ونی اور ہسپتال سے اس کار کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے کے حکامات اپنے آدمیوں کو دے دیئے تھے جس میں ریگی کو ہسپتال سے لے جایا گیا تھا لیکن ابھی تک کسی طرف سے بھی اطلاع نہ آئی تھی لیکن ہر چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی پہلی بار بج اٹھی اور رافٹ نے جھپٹ کر سیور اٹھا لیا۔

"یس۔ رافٹ سپیکنگ"........ رافٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ سیکسن بول رہا ہوں۔ ہم نے بڑی کامیابی حاصل کر لی ہے ل کار کا بھی پتہ چلا لیا ہے جس میں ریگی کو ہسپتال سے لے آیا گیا تھا سے لے آنے والی ایک نوجوان عورت تھی جس کا نام مورین بتایا گیا ا اور اس کار کو بھی ٹریس کر لیا گیا ہے۔ یہ کار سنٹرل روڈ کی ایک

رہائشی عمارت جسے سٹار ہاؤس کہا جاتا ہے۔ میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ جونی کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق جونی کو بھی سٹار ہاؤس میں دو تین بار آتے جاتے دیکھا گیا ہے اور یہ شواہد بھی ملے ہیں کہ وہ مورین نامی عورت اس کار میں اس عمارت میں کئی بار آتی جاتی دیکھی گئی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس سٹار ہاؤس کو ہائی ایس ویو ڈکٹا فون سے چیک کر کے مجھے رپورٹ دو کہ اس کے اندر اس وقت کون کون موجود ہے اور وہاں کیسے انتظامات ہیں"...... رافٹ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رافٹ نے اوکے کے الفاظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ریگی بے حد ہوشیار اور ذہین عورت ثابت ہو رہی ہے۔ اس نے جس طرح اس ورلڈ ٹرانس کوریئر سروس سے وہ پیکٹ واپس حاصل کیا ہے اس سے مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ اسے تلاش کرنا اتنا آسان نہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا۔ ویسے میرا خیال ہے کہ وہ بھی اس عمارت میں موجود ہو گی کیونکہ انہیں تو تصور بھی نہ ہو گا کہ ہم انہیں اس طرح بھی ٹریس کر سکتے ہیں"...... رافٹ نے بڑے حتمی لہجے میں کہا تو عمران طنزیہ انداز میں مسکرا دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی اور رافٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس رافٹ سپیکنگ"...... رافٹ نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میکمن بول رہا ہوں۔ باس اس عمارت کے اندر چھ مرد موجود ہیں"...... میکمن نے جواب دیا۔

"عورت کوئی نہیں ہے۔ وہ مورین۔ وہ تو لازماً ہو گی"۔ رافٹ نے چونک کر کہا۔

"نہیں باس۔ کوئی عورت وہاں موجود نہیں ہے۔ جبکہ وہ کار البتہ وہاں موجود ہے"...... میکمن نے جواب دیا۔

"ان میں سے کسی آدمی کو اغوا کراؤ۔ اس سے پوچھ گچھ کرنی پڑے گی"...... عمران نے کہا۔

"سنو۔ ان میں سے جو انچارج ٹائپ کا آدمی نظر آئے اسے اغوا کر کے کلب کے بلیک روم میں پہنچا دو اور باقی افراد کو بے ہوش کر دو اور اگر وہ مزاحمت کریں تو بے شک گولیوں سے اڑا دینا"...... رافٹ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رافٹ نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا آپ کو پہلے سے اندازہ تھا کہ وہاں ریگی نہیں ہو گی۔ اس لئے آپ میری بات پر طنزیہ انداز میں مسکرائے تھے"...... رافٹ نے رسیور رکھ کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم صرف زیر زمین دنیا میں کام کرتے ہو رافٹ۔ جبکہ سیکرٹ ایجنٹ کی سوچ اور ان کا طریقہ کار قطعی مختلف ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ ریگی اب وہاں دستیاب نہ ہو گی وہ لامحالہ پیکٹ واپس

حاصل کر کے کسی خفیہ جگہ شفٹ ہو گئی ہو گی اور شاید اس عمارت میں رہنے والوں کو بھی اس کا علم نہ ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر اس کا سراغ کیسے لگایا جائے گا"...... رافٹ نے چونک کر اور قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اس آدمی کو یہاں آنے دو۔ اسی سے ہی کوئی کلیو مل سکے گا"۔ عمران نے کہا اور رافٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً چالیس منٹ کے انتظار کے بعد انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی تو رافٹ نے انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا۔ انٹر کام کی گھنٹی بجنے کا مطلب تھا کہ کال کلب سے ہی کی جا رہی ہے۔

"یس"...... رافٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"میکمن ایک آدمی کو لے کر بلیک روم میں پہنچ گیا ہے باس"۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"میکمن سے میری بات کراؤ"...... رافٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند منٹ بعد انٹر کام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو رافٹ نے ایک بار پھر انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رافٹ نے کہا۔

"میکمن سے بات کیجئے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ میں میکمن بول رہا ہوں"...... دوسری لمحے رسیور سے میکمن کی آواز سنائی دی۔

"میکمن۔ کس طرح اغوا کیا ہے اس آدمی کو۔ وہاں کیا حالات پیش آئے ہیں"...... رافٹ نے پوچھا۔

"باس۔ میں نے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی تھی اس لئے وہاں موجود سب افراد بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر ہم اندر گئے۔ ایک آدمی کو ہوش دلایا اور اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے ایک دوسرے بے ہوش آدمی کے بارے میں بتایا کہ وہ یہاں کا انچارج ہے اس کا نام لوئیس بتایا گیا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان سب کا تعلق ساڈان حکومت کی ایک سرکاری تنظیم ریگی گروپ سے ہے۔ ریگی اور مورین پہلے اس عمارت میں موجود تھیں لیکن پھر اچانک کہیں چلی گئیں۔ چونکہ یہ سب سرکاری افراد تھے اس میں نے انہیں ہلاک کر دینا مناسب سمجھا ورنہ یہ لوگ بعد میں ہمارے لئے پریشانی پیدا کر سکتے تھے اور اس لوئیس کو میں یہاں لے آیا ہوں"...... میکمن نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں آرہا ہوں"...... رافٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا عمران اٹھ کھڑا ہوا تو ٹائیگر بھی کھڑا ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ رافٹ کے ساتھ کلب کے تہہ خانے میں واقع بلیک روم میں پہنچ گئے۔ یہ کمرہ ٹارچنگ روم کے انداز میں تیار کیا گیا تھا۔ وہاں فرش پر باقاعدہ راڈز والی کرسیاں بھی نصب تھیں۔ ان میں سے ایک کرسی پر ایک آدمی راڈز میں جکڑا ہوا بے ہوش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی جبکہ کمرے میں ایک آدمی موجود تھا جس کا تعارف رافٹ نے میکمن کے طور پر کرایا۔

"تم نے اس عمارت کی تلاشی بھی لے لی تھی" ...... عمران نے میکمن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں جناب۔ اس کا مجھے حکم ہی نہیں دیا گیا تھا" ...... میکمن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ" ...... عمران نے کہا اور میکمن نے جیب سے ایک نیلے رنگ کی چھوٹی سی مگر لمبی گردن والی شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور اس کا دہانہ اس نے بے ہوش آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے شیشی واپس جیب میں ڈال لی اور تھوڑی دیر بعد ہی اس بے ہوش آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہو گئے۔

"تمہارا نام لوئیس ہے اور تمہارا تعلق ریگی گروپ سے ہے"۔ عمران نے اس کی آنکھیں کھلتے ہی اس سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا اور لوئیس کے جسم نے عمران کی آواز سن کر ایک جھٹکا سا کھایا اور پھر اس کی دھندلی آنکھوں میں چمک نمودار ہو گئی۔ وہ پوری طرح ہوش میں آ گیا تھا لیکن اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ بڑے حیرت بھرے انداز میں گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا" ...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو اور میں کہاں ہوں" ...... لوئیس نے اس کی بات کا

جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو لوئیس واضح طور پر چونک پڑا۔

"مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے اور میرا تم سے کیا تعلق ہے"۔ لوئیس نے کہا۔

"سنو لوئیس۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا ساڈان کی سرکاری ایجنسی سے تعلق ہے اس لئے تم تربیت یافتہ اور منجھے ہوئے سیکرٹ ایجنٹ ہو۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم پر ایسا تشدد نہ کیا جائے جیسے کہ عام مجرموں سے کیا جاتا ہے۔ تم صرف مجھے ریگی کے متعلق بتا دو کہ وہ کہاں ہے اور وہ پیکٹ جس میں میزائل موجود تھے اور جسے ورلڈ ٹرانس کوریئر سروس سے واپس منگوایا گیا تھا وہ کہاں ہے" ...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سوری مسٹر عمران۔ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ یہ درست ہے کہ مادام ریگی نے وہ پیکٹ مادام مورین کے ذریعے کوریئر سروس آفس سے واپس منگوالیا تھا لیکن پھر وہ دونوں اس پیکٹ سمیت اس عمارت کے خفیہ راستے سے چلی گئیں۔ انہوں نے مجھے بھی نہیں بتایا کہ وہ کہاں جا رہی ہیں" ...... لوئیس نے جواب دیا۔

"جانے سے پہلے انہوں نے تم سے کچھ کہا تھا" ...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ انہوں نے انٹر کام پر صرف اتنا کہا تھا کہ وہ کسی خفیہ

پوائنٹ پر جا رہی ہیں۔ وہ کار بھی لے کر نہیں گئیں"...... لوئیس نے جواب دیا۔

"رابطے کے بارے میں کیا کہا تھا انہوں نے"...... عمران نے پوچھا۔

"انہوں نے کہا تھا کہ وہ رابطہ بھی سپیشل ٹرانسمیٹر پر رکھیں گی"۔ لوئیس نے جواب دیا۔

"سپیشل ٹرانسمیٹر کا مطلب ہے کہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں"...... لوئیس نے جواب دیا۔

"وہ کہاں ہے۔ میرا مطلب ہے اس عمارت میں وہ ٹرانسمیٹر کہاں موجود ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے آفس میں موجود میز کی سب سے نچلی دراز میں ہے"۔ لوئیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میکمن۔ جا کر یہ ٹرانسمیٹر لے آؤ"۔ عمران نے میکمن سے مخاطب ہو کر کہا اور میکمن سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"دیکھو لوئیس۔ تم اس عمارت کے انچارج ہو اور اس لحاظ سے یقیناً تم ریگی کے نمبر ٹو ہو گے"...... عمران نے کہا۔

"میں اس وقت مادام مورین کا نمبر ٹو ہوں۔ ہمارے گروپ کا اصل باس شارٹی تھا جو ہلاک ہو گیا تو اس کی جگہ مورین نے لے لی ہے"۔ لوئیس نے جواب دیا۔

"شارٹی گروپ اور ریگی گروپ دونوں علیحدہ گروپ ہیں"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں"...... لوئیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مورین یا شارٹی نے یہاں آ کر کون کون سی عمارتیں حاصل کی تھیں"...... عمران نے پوچھا۔

"شارٹی یا مادام مورین کو علم ہو گا۔ یہ سارے کام وہ خود کرتے ہیں"...... لوئیس نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ لوئیس جو کچھ کہہ رہا ہے درست کہہ رہا ہے۔

"ریگی نے کوریئر سروس سے یہ پیکٹ کیوں واپس منگوایا تھا۔ اسے کیا خطرہ درپیش تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے اس سلسلے میں قطعی کوئی علم نہیں ہے"...... لوئیس نے جواب دیا اور عمران خاموش ہو گیا۔ پھر تقریباً پینتیس چالیس منٹوں بعد میکمن واپس کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید انداز کا فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر تھا۔

"کون سے کوڈ طے ہوئے تھے تمہارے اور ریگی یا مورین کے درمیان"...... عمران نے لوئیس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کوڈ۔ نہیں کوئی کوڈ طے نہیں ہوئے"...... لوئیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آؤ رافٹ"...... عمران نے واپس دروازے کی طرف مڑتے ہوئے رافٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کا کیا کرنا ہے"...... رافٹ نے لوئیس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی اسے یہاں اسی طرح رہنے دو"......... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک روم سے باہر آگیا۔ رافٹ اور ٹائیگر اس کے پیچھے باہر آگئے تھے۔ ان کے پیچھے میکمن بھی باہر آگیا۔ اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"میکمن۔ تم یہیں رکو"....... رافٹ نے میکمن سے مخاطب ہو کر کہا اور میکمن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں واپس دفتر میں آگئے۔

"کاکانہ کا تفصیلی نقشہ چاہئے اور ایک مشین"....... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مشین۔ کون سی مشین"....... رافٹ نے چونک کر پوچھا۔

"کاغذ دو میں لکھ دیتا ہوں۔ یہاں مارکیٹ سے مل جائے گی۔ سمگلر اسے عام استعمال کرتے ہیں"....... عمران نے کہا تو رافٹ نے ایک کاغذ اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے قلمدان سے بال پوائنٹ نکالا اور کاغذ پر مشین کا نام لکھ کر رافٹ کی طرف بڑھا دیا۔ رافٹ نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو بٹن پریس کر دیئے۔

"والٹر بول رہا ہوں باس"........ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میرے دفتر میں آؤ فوراً"...... رافٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"آؤ والٹر۔ یہ کاغذ لو۔ اس پر ایک مشین کا نام لکھا ہوا ہے۔ تم ایسے معاملات کے ماہر ہو۔ میں یہ مشین جلد از جلد اپنے دفتر میں دیکھنا چاہتا ہوں"...... رافٹ نے وہ کاغذ والٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جس پر عمران نے مشین کا نام لکھا تھا۔

"ایس۔ وی۔ فریکونسی چیکر۔ اوہ باس۔ یہ مشین تو ہمارے پاس بھی موجود ہے"...... والٹر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"پھر لے آؤ۔ جلدی کرو"....... رافٹ نے کہا تو والٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"تمہیں معلوم نہیں تھا اس کے متعلق"....... عمران نے حیرت بھرے انداز میں رافٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں تو بس یہیں دفتر میں ہی بیٹھا رہتا ہوں۔ خود کسی کام میں حصہ نہیں لیتا۔ سارا دھندہ یہ لوگ ہی کرتے ہیں"...... رافٹ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"نقشے کا کیا ہوگا"........ عمران نے چند لمحوں بعد پوچھا۔

"وہ یہاں میرے دفتر میں موجود ہے"....... رافٹ نے کہا اور اٹھ کر ایک سائیڈ میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود ایک رول شدہ نقشہ اٹھا کر وہ واپس پلٹا اور نقشہ عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے نقشہ کھولا اور اس پر جھک گیا۔ تھوڑی دیر بعد والٹر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا ڈبہ نما

مشین موجود تھی۔

" ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ"...... عمران نے مشین کو دیکھتے ہوئے کہا اور والٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

" ٹائیگر۔ دروازہ اندر سے لاک کر دو"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے اٹھ کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔

" اس مشین کا پلگ ساکٹ میں لگاؤ"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اس کی ہدایت کی تعمیل کر دی۔ عمران نے مشین کی دوسری سائیڈ میں موجود تار سے منسلک ایک پن فکسڈ فریکوئنسی کے اس ٹرانسمیٹر میں موجود ایک باریک سے سوراخ میں نصب کر دی اور پھر مشین کے بٹن دبا دیئے۔ مشین کے ڈائل روشن ہو گئے۔

" اب کوئی نہیں بولے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فکسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ لوئیس کالنگ۔ اوور"...... عمران نے لوئیس کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس۔ مورین اٹنڈنگ یو۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" مادام۔ یہاں رافٹ کلب کا ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا کہ جونی کو یہاں آتے دیکھا گیا ہے اور وہ جونی کے بارے میں معلوم کرنے آیا ہے میں نے اسے مطمئن کر کے بھیج دیا ہے کہ یہاں کوئی جونی نہیں آیا ہے اور نہ ہم کسی جونی کو جانتے ہیں۔ وہ چلا گیا۔ لیکن مادام۔ اب عمارت

کی نگرانی ہو رہی ہے۔ اس لئے میں نے کال کیا ہے کہ آپ کا کیا حکم ہے۔ کیا نگرانی کرنے والوں کو ختم کر دیا جائے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

" ہیلو لوئیس۔ میں ریگی بول رہی ہوں۔ جو آدمی رافٹ کلب سے آیا تھا اس کا قدوقامت کیا تھا۔ اوور"...... اس بار ریگی کی آواز سنائی دی اور عمران نے ویسے ہی عام سے قدوقامت کی تفصیلات بتا دیں۔

" ہوں۔ ٹھیک ہے۔ کسی کارروائی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم سب نارمل رہو گے البتہ ایکریمین ہسپتال میں موجود ولسن کو کہہ دو کہ وہ پوری طرح ہوشیار رہے۔ عمران لازماً ہمیں ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا اور ہسپتال میں وہ اپنے ساتھیوں سے لامحالہ تفصیلی بات کرے گا۔ اس طرح ہمیں اس کے بارے میں معلومات مل جائیں گی۔ اوور"...... ریگی نے کہا۔

" یس مادام۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر وہ مشین کے مختلف ڈائلوں کی طرف متوجہ ہو گیا جن پر مختلف ہندسے نظر آ رہے تھے۔ عمران نے قلم لے کر میز پر پھیلے ہوئے نقشے پر ڈائلوں پر موجود ان ہندسوں کو مختلف سمتوں میں لکھنا شروع کر دیا۔

" کوئی بڑا سا کاغذ دو اور کلکولیٹر بھی۔ اب لمبا حساب کتاب کرنا پڑے گا"...... عمران نے رافٹ سے کہا اور رافٹ نے میز کی دراز سے

ایک سفید کاغذ اور ساتھ ہی ککولیٹر نکال کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔
پھر عمران نے نقشے کو دیکھ کر کاغذ پر ہندسے لکھے اور انہیں ککولیٹر کی
مدد سے ضرب تقسیم۔ تفریق اور جمع کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک
اس کام میں مشغول رہا۔ پھر اس نے اس کاغذ پر لکھے ہوئے مختلف
ہندسے دیکھ دیکھ کر ایک بار پھر نقشے پر نشانات لگانے شروع کر دیئے
اس کے بعد اس نے ان نشانات کو آپس میں ملانا شروع کر دیا۔ ساتھ
لکیریں ایک نقطے پر آکر ایک دوسرے کو کاٹ رہی تھیں اور عمران
نقطے پر جھک گیا۔

"سوگر روڈ۔ سپر لگژری پلازہ"...... عمران نے نقشے کو
ہوئے کہا۔

"سپر لگژری پلازہ۔ ہاں ہے اور میری ہی ملکیت ہے"...... رافت
نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تو پھر ریگی اور مورین اسی پلازہ کے کسی فلیٹ میں ہیں۔ کس
فلیٹ میں ہیں اب یہ معلوم کرنا تمہارا کام ہے لیکن انہیں کسی طرح
معمولی سا شک بھی نہیں ہونا چاہئے۔ ورنہ یہ دونوں چکنی مچھلی
ہاتھ سے نکل جائیں گی"...... عمران نے کہا۔

"میں ابھی معلوم کرتا ہوں"...... رافت نے کہا اور میز پر موجود
فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سپر لگژری پلازہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی فون کے لاؤڈر سے
ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رافت بول رہا ہوں۔ مینجر ہاسٹن سے بات کراؤ"...... رافت
نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔ ہولڈ کیجئے"...... اس بار دوسری طرف سے بولنے
والے کا لہجہ یکلخت بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ہیلو سر۔ میں ہاسٹن بول رہا ہوں۔ حکم فرمایئے"...... چند لمحوں
بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بھی بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ہاسٹن۔ کیا تمہارے کمرے میں کوئی اور موجود ہے"۔ رافت نے
کہا۔

"کمرے میں۔ نہیں سر۔ میں اکیلا ہوں"...... ہاسٹن کی حیرت
بھری آواز سنائی دی۔

"تو سنو۔ دو عورتیں سپر لگژری پلازہ کے کسی فلیٹ میں موجود
ہیں۔ فلیٹ تو انہوں نے شاید پہلے لیا ہو لیکن وہ وہاں شفٹ آج ہی
ہوئی ہیں۔ مجھے اس فلیٹ کا نمبر چاہئے اور اس بات چیت کا علم بھی
کسی کو نہیں ہونا چاہئے"...... رافت نے کہا۔

"باس مجھے تو معلوم نہیں ہو سکتا۔ البتہ اگر آپ اجازت دیں تو
ان مختلف منزلوں کے کیپرز سے معلوم کر کے بتا سکتا ہوں"۔ ہاسٹن
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں وہاں جانا ہو گا"...... عمران نے آہستہ سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں وہاں آرہا ہوں لیکن ابھی تم نے کسی سے کوئی
بات نہیں کرنی اور نہ کال کے بارے میں کچھ کہنا ہے"...... رافت

نے کہا۔

"یس سر"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور رافٹ نے رسیور رکھ دیا۔

"اب ہمیں پھر میک اپ کرنا پڑے گا۔ ہو سکتا ہے ریگی نے وہاں نگرانی کے لئے کوئی آدمی چھوڑا ہوا ہو"........ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ کہیں"........ رافٹ نے کہا۔

"آؤ ٹائیگر۔ عقبی کمرے میں ماسک میک اپ کر لیں۔ وہ جلدی ہو گا"........ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دونوں عقبی کمرے میں گئے جہاں میک اپ باکس موجود تھا۔

"میں بھی کر لوں میک اپ"........ رافٹ نے ان کے پیچھے اندر آتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ تمہارا آدمی تمہیں کیسے پہچانے گا"........ عمران نے کہا۔

"میں اسے پہلے فون کر دوں گا"........ رافٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں فارغ ہو کر کر دیتا ہوں تمہارا میک اپ"۔ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایکریمین میک اپ میں رافٹ کی کار میں سوار ہو کر سپر لگژری پلازہ کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

"سپر لگژری پلازہ آٹھ منزلہ عمارت تھی۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ تینوں نیچے اترے اور رافٹ کی رہنمائی میں وہ مینجر کے آفس کی

طرف بڑھتے چلے گئے۔ دفتر میں میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"ہاسٹن۔ میں رافٹ ہوں"........ رافٹ نے اندر داخل ہوتے ہی کہا تو ادھیڑ عمر آدمی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ۔ آپ۔ اوہ اچھا۔ تشریف رکھیں"........ وہ شخص حیرت کا اظہار کرتے کرتے سنبھل گیا کیونکہ رافٹ نے کلب سے روانگی سے پہلے اسے فون کر کے کہہ دیا تھا کہ وہ میک اپ میں اس کے پاس آ رہا ہے۔

"ایسا کرو کہ ایک ایک کر کے ہر سٹوری کیپر کو یہاں بلواؤ"۔ اس بار عمران نے ہاسٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ اب اس کی ضرورت نہیں۔ میں نے تمام منزلوں کا ریکارڈ منگوا کر چیک کر لیا ہے کیونکہ ہم اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھتے ہیں کہ کون سی منزل میں کون کون سا فلیٹ بند رہا اور کون کون سا آباد ہے۔ روزانہ رپورٹ لکھی جاتی ہے اور آج کی رپورٹ جو اب تک لکھی گئی ہے اس کے مطابق تین منزلوں کے آٹھ فلیٹس آج آباد ہوئے ہیں اس پر میں نے فون پر تینوں منزلوں کے کیپرز سے سرسری سی پوچھ گچھ کی ہے تو چوتھی منزل کے کیپر کیڈ نے بتایا ہے کہ چوتھی منزل کے فلیٹ نمبر تین سو ایک جو کسی مس جنیڈا کے نام پر بک ہے۔ میں دو ایکریمین عورتیں آج آئی ہیں اور آپ نے بھی دو عورتوں کی ہی بات کی تھی اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہی آپ کا مطلوبہ فلیٹ ہے"۔ منیجر

ہاسٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیڈ کو بلاؤ یہاں"...... رافٹ نے کہا اور ہاسٹن نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"کیڈ۔ فوراً میں دفتر میں آؤ"...... منیجر نے رابطہ قائم ہوتے ہی کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک دبلا پتلا سا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا پھر ہاسٹن کو سلام کر کے مؤدبانہ انداز میں میز کی سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

"کیڈ...... ہمارا تعلق خفیہ ایجنسی سے ہے۔ فلیٹ نمبر تین سو ایک میں موجود دو عورتیں آج آئی ہیں۔ ان میں مس جنیڈا بھی شامل تھی"...... عمران نے کیڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیڈ نے جواب دینے کی بجائے منیجر ہاسٹن کی طرف دیکھا جیسے اس سے اجازت طلب کر رہا ہو۔

"جو یہ پوچھیں۔ ان کا درست جواب دو"...... منیجر ہاسٹن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ مس جنیڈا ان میں شامل نہیں تھی لیکن وہ مس جنیڈا سے چابی اور ٹوکن لے کر آئی تھیں۔ اس لئے ظاہر ہے میں کوئی اعتراض نہ کر سکتا تھا"...... کیڈ نے جواب دیا۔

"اب بھی وہ اندر ہیں یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی اندر ہیں۔ وہ جب سے آئی ہیں اندر ہی ہیں۔ انہوں نے کھانا اور شراب بھی اندر ہی منگوائی تھی"...... کیڈ نے جواب دیا۔

"ان کے ساتھ کتنا سامان تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی کوئی سامان نہ تھا۔ وہ خالی ہاتھ تھیں"...... کیڈ نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ رافٹ بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"کوئی پیکٹ وغیرہ"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ میں نے خود انہیں کمرہ کھول کر اندر پہنچایا تھا۔ وہ قطعی خالی ہاتھ تھیں"...... کیڈ نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"او۔ کے۔ آؤ ہمارے ساتھ"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو رافٹ اور ٹائیگر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں ساتھ آؤں جناب"...... منیجر ہاسٹن نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر وہ کیڈ کے ساتھ دفتر سے باہر آئے اور پھر لفٹ کے ذریعے چند منٹ بعد وہ چوتھی منزل پر پہنچ گئے۔ فلیٹ نمبر تین سو ایک کا دروازہ بند تھا البتہ باہر لگی ہوئی پلیٹ پر مس جنیڈا کے نام کا کارڈ لگا ہوا تھا۔

"میں دروازہ کھلواتا ہوں جناب"...... کیڈ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ"...... عمران نے کیڈ کا بازو پکڑ کر اسے ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا پیکٹ نکالا۔ اسے کھول کر اس کے اندر سے ایک آلہ نکالا جو ایک باریک نلکی اور اس کے پیچھے ربڑ کے غبارے پر مشتمل تھا۔ عمران نے خالی پیکٹ

ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا اور پھر نلکی کو اس نے کی ہول کے سوراخ میں
ایڈجسٹ کیا اور غبارے کو ہاتھ سے زور زور سے دبانا شروع کر دیا۔
چند لمحوں تک ایسا کرنے کے بعد اس نے نلکی کو باہر نکالا اور پھر اسے
ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

"جناب۔یہ آپ نے"...... کیڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو"...... عمران نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا تو کیڈ
ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"اب مینجر کو بلا لاؤ"...... عمران نے چند لمحوں بعد کیڈ سے
مخاطب ہو کر کہا تو کیڈ سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور واپس لفٹ کی طرف
بڑھ گیا۔

"اس کا کوئی ایمرجنسی ڈور ہو گا۔اسے کھلوانا پڑے گا کیونکہ
دروازے کو اندر سے لازماً زنجیر لگی ہوئی ہو گی"...... عمران نے
رافٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ہے عمران صاحب اور اس کی چابی مینجر کے پاس ہو گی۔میں
اسے فون کر کے کہتا ہوں کہ وہ چابی ساتھ لے آئے"...... رافٹ نے
سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے اسی طرف کو مڑ گیا جدھر لفٹ
کے ساتھ ایک سائیڈ پر ایک چھوٹی سی میز کرسی پڑی ہوئی تھی اور میز پر
ایک انٹر کام سیٹ موجود تھا۔ابھی رافٹ وہاں تک پہنچا ہی تھا کہ
لفٹ کا دروازہ کھلا اور مینجر ہاسٹن کیڈ کے ساتھ باہر آ گیا۔

"ہاسٹن۔ایمرجنسی ڈور کی چابی ہو گی تمہارے پاس"...... رافٹ

نے ہاسٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیڈ کے پاس ہے۔میں نے اسے آپ کے متعلق بتا دیا ہے۔یہ
بے حد پریشان ہو رہا تھا"...... ہاسٹن نے مسکراتے ہوئے کہا تو
رافٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ کیڈ نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں
رافٹ کو سلام کیا۔

"جناب مجھے معلوم نہ تھا"...... کیڈ نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں کیڈ۔یہ دونوں عورتیں بین الاقوامی مجرم ہیں
اس لئے ہمیں یہ روپ دھارنا پڑا ہے۔انہیں گیس کی مدد سے بے
ہوش کر دیا گیا ہے لیکن دروازے کو اندر سے زنجیر لگی ہوئی ہو گی اس
لئے تم ایمرجنسی ڈور کھولو تاکہ اس کے ذریعے ہم اندر جا سکیں"۔
رافٹ نے کیڈ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔آیئے سر"...... کیڈ نے کہا اور راہداری کے آخری حصے کی
طرف چل پڑا۔رافٹ اور مینجر ہاسٹن کے ساتھ ساتھ عمران اور ٹائیگر
بھی اس کے عقب میں چلتے ہوئے آخری حصے میں پہنچے تو کیڈ نے سب
سے آخر میں موجود ایک دروازے کو ناب گھما کر کھولا اور اندر داخل
ہوا۔یہ ایک راہداری تھی جو آخر میں جا کر گھوم جاتی تھی۔جب عمران
اور اس کے ساتھی اس راہداری کے آخر میں جا کر مڑے تو یہاں چھت
نصف بلندی پر تھی۔یہ ایمرجنسی وے تھا اور یہاں ہر فلیٹ میں
ایمرجنسی داخلے کے لئے دروازے موجود تھے۔فلیٹ نمبر تین سو ایک
کے دروازے پر پہنچ کر کیڈ رک گیا اور اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر

چابیوں کا ایک گچھا نکالا اس میں سے ایک چابی منتخب کی اور پھر دروازے میں موجود کی ہول میں ڈال کر اس نے اسے گھمایا تو کٹک کی آواز کے ساتھ ہی تالا کھل گیا۔
"اندر ابھی تک گیس کے اثرات تو موجود ہوں گے"۔ رافٹ نے پوچھا۔
"نہیں۔ وہ صرف تین منٹ تک رہتے ہیں"...... عمران نے کہا اور رافٹ نے کیڈ کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا اور پھر سب سے پہلے عمران اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے باقی افراد داخل ہوئے لیکن دوسرے لمحے عمران کا ذہن یہ دیکھ کر بھک سے اڑ گیا کہ فلیٹ میں صرف ایک عورت بے ہوش پڑی تھی۔ دوسری غائب تھی اور بیرونی دروازہ بھی کھلا ہوا تھا جس سے عمران نے بے ہوشی کی گیس اندر پمپ کی تھی۔
"اوہ۔ اوہ۔ یقیناً یہ مورین ہو گی۔ ریگی نکل گئی"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
"کیڈ۔ میرے ساتھ آؤ۔ تم نے انہیں دیکھا ہوا ہے"...... عمران نے باہر نکلتے ہوئے تیز لہجے میں کہا اور پھر دوڑتا ہوا وہ باہر راہداری میں آ گیا۔ لیکن راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ کیڈ اور ٹائیگر دونوں ہی عمران کے پیچھے باہر آ گئے تھے اور پھر عمران نے کیڈ اور ٹائیگر کے ساتھ بیرونی حصہ اچھی طرح چیک کر لیا لیکن ریگی کا کہیں سراغ نہ مل سکا۔
"یہ عورت تو واقعی حد درجہ تیز ہے"...... ٹائیگر نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ اس کی تیزی اور ذہانت کا تو اب مجھے بھی قائل ہونا پڑ گیا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"ہو سکتا ہے یہ دوبارہ اسی سٹار ہاؤس میں گئی ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔ وہ اب واپس اسی فلیٹ کی طرف جا رہے تھے جہاں مورین موجود تھی۔ کیڈ بھی ان کے ساتھ تھا۔
"ملی وہ"...... فلیٹ کے دروازے کے باہر راہداری میں کھڑے ہوئے رافٹ نے انہیں واپس آتے دیکھ کر بے چین سے لہجے میں پوچھا۔
"نہیں۔ وہ نکل گئی ہے اور اب اسے ٹریس کرنا خاصا مشکل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔
"کیڈ۔ تم اس دوسری عورت کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ۔ میں کلب فون کر کے کہہ دیتا ہوں۔ میرے آدمی لازماً اسے ٹریس کر لیں گے"...... رافٹ نے کیڈ سے مخاطب ہو کر کہا اور کیڈ نے تیزی سے حلیہ اور ساتھ ہی ریگی کے لباس کی تفصیلات بھی بتا دیں اور رافٹ تیز تیز قدم اٹھاتا آفس کی طرف بڑھ گیا۔ عمران فلیٹ کے اندر گیا جہاں منیجر ہاسٹن موجود تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔
"آپ جائیں آفس اور کیڈ۔ تم بھی ڈیوٹی پر جاؤ۔ اب اس مورین سے ہم پوچھ گچھ کر لیں گے"...... عمران نے منیجر اور کیڈ سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں سر جھکائے خاموشی سے چلتے ہوئے فلیٹ سے باہر

نکل گئے۔ عمران نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر ٹائیگر کی طرف بڑھا دی۔

"اسے ہوش میں لے آؤ ٹائیگر۔ گو مجھے معلوم ہے کہ اسے یہ معلوم نہ ہو گا کہ ریگی کہاں گئی ہے لیکن پھر بھی شاید یہ کسی اور اڈے کے بارے میں بتا سکے"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے جھک کر صوفے پر بے ہوش پڑی ہوئی مورین کی ناک سے شیشی کا ڈھکن ہٹا کر اس کا دہانہ لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر شیشی جیب میں ڈال لی۔ چند لمحوں بعد ہی مورین کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں لیکن آنکھوں میں دھند کا غلبہ تھا۔

"اٹھ کر بیٹھ جاؤ مورین"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو مورین کے جسم کو یکلخت ایک جھٹکا سا لگا اور وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کی آنکھوں میں چھائی ہوئی دھند دور ہو گئی تھی۔

"تم۔ تم کون ہو اور یہ۔ یہ مجھے کیا ہو گیا تھا"...... مورین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم یہاں۔ یہ۔ یہ جگہ تو"...... مورین نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ریگی کہاں ہے"...... عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے پوچھا۔

"ریگی۔ کون ریگی"...... مورین نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے

لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر۔ یہ عورت ضرورت سے زیادہ ہوشیار بن رہی ہے"۔ عمران نے ساتھ کھڑے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سنو مورین۔ باس جو کچھ پوچھ رہے ہیں اس کا جواب دے دو ورنہ تمہاری ایک بھی ہڈی سلامت نہ رہے گی"...... ٹائیگر نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جب میں کسی ریگی کو جانتی ہی نہیں تو"...... مورین نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک تیز چیخ نکلی اور وہ اچھل کر صوفے پر گری اور پھر پلٹ کر قالین پر آ گری۔

"اب جواب دو گی تم"...... ٹائیگر نے جھک کر اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے دوبارہ صوفے پر پھینکتے ہوئے کہا لیکن مورین کا جسم صوفے پر بری طرح پھڑکنے لگا اور پھر ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ ٹائیگر نے اچانک انگلی اس کی دائیں آنکھ میں تیر کی طرح گھونپ دی تھی۔

"ہوش میں لے آؤ اسے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے ایک لمحے کے لئے خون میں لتھڑی ہوئی انگلی اس کے لباس سے صاف کی اور پھر دوسرے ہاتھ سے اسے بازو سے سیدھا کرتے ہوئے اس کے چہرے پر زور دار تھپڑ مارنا شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی مورین زور دار انداز میں چیختی ہوئی ہوش میں آ گئی۔ اس کا چہرہ ایک آنکھ ختم ہو جانے اور اس سے نکلنے والے خون سے انتہائی بدصورت نظر

آنے لگ گیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بولو ورنہ اس بار دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا"۔ ٹائیگر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ باہر والے کمرے میں تھی۔ جب میں اچانک بے ہوش ہو گئی تھی"...... مورین نے رک رک کر اور کراہتے ہوئے جواب دیا

"یہاں آتے ہوئے تم نے میزائلوں والا پیکٹ کہاں رکھا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"بس ٹرمینل لاکر میں"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد مورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لاکر کا نمبر"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ خود اندر گئی تھی۔ مجھے باہر چھوڑ گئی تھی"...... مورین نے جواب دیا۔

"اس کے علاوہ تمہارا اور کوئی اڈہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اور کوئی اڈہ نہیں ہے۔ یہی خفیہ اڈہ تھا"...... مورین نے جواب دیا اور عمران نے اس کے لہجے سے ہی اندازہ لگا لیا کہ وہ درست کہہ رہی ہے۔

"اسے آف کر دو ٹائیگر"...... عمران نے واپس دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور پھر عمران ابھی دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ مورین کی گھٹی گھٹی چیخ اس کے کانوں میں پڑی لیکن وہ باہر آ گیا۔

"میں نے اس کی گردن توڑ دی ہے"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر نے بیرونی کمرے میں آتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر وہ دونوں فلیٹ سے نکل کر راہداری میں پہنچے ہی تھے کہ رافٹ تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"میں نے ریگی کا حلیہ بتا کر اپنے سارے گروپ کو شہر میں پھیلا دیا ہے۔ جلد اس کا پتہ لگ جائے گا"...... رافٹ نے کہا۔

"میزائلوں والا پیکٹ مورین کے کہنے کے مطابق ریگی نے بس ٹرمینل کے لاکر میں رکھ دیا ہے۔ وہ لامحالہ یہاں سے پہلے وہاں جائے گی کیونکہ اسے معلوم ہے کہ ہم لوگ مورین سے اس بارے میں معلومات حاصل کر لیں گے"...... عمران نے رافٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اوہ آیئے۔ بس ٹرمینل کے لاکر روم کا انچارج میرا اپنا آدمی ہے۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں"...... رافٹ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر مینجر کے دفتر میں پہنچ گئے۔ رافٹ نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انچارج لاکر روم بس ٹرمینل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لاوڈے سے بات کراؤ۔ میں رافٹ بول رہا ہوں"...... رافٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" ہیلو ۔ لاوڈ بول رہا ہوں "۔چند لمحوں بعد رسیور سے ایک اور
مردانہ آواز سنائی دی ۔
" لاوڈ۔ میں رافٹ بول رہا ہوں ۔تقریباً چار پانچ گھنٹے پہلے ایک
پیکٹ تمہارے لاکر روم کے کسی لاکر میں ایک ایکریمین عورت نے
رکھوایا ہے ۔مجھے اس لاکر کو تلاش کرنا ہے "...... رافٹ نے تیز لہجے
میں کہا۔
"اس عورت کا نام جناب "۔دوسری طرف سے لاوڈ نے پوچھا۔
" اس نے یقیناً کسی فرضی نام سے لاکر بک کرایا ہوگا اور یہ بھی
ہوسکتا ہے کہ وہ عورت اس وقت لاکر روم میں موجود ہو یا لاکر چھوڑ
چکی ہو "...... رافٹ نے کہا۔
" ایک منٹ ہولڈ کریں ۔ میں لاکر بوائے سے بات کرتا ہوں "۔
دوسری طرف سے لاوڈ نے کہا اور رسیور پر خاموشی چھا گئی۔
" ہیلو جناب ۔ کیا آپ لائن پر ہیں"......چند لمحوں بعد لاوڈ کی آواز
دوبارہ سنائی دی ۔
"ہاں ۔ کیا رپورٹ ہے"...... رافٹ نے پوچھا۔
" باس ۔ لاکر بوائے نے بتایا ہے کہ آج صرف ایک ایکریمین
عورت نے سپیشل لاکر بک کرایا تھا۔اس کے پاس ایک پیکٹ ساتھ
اس نے پیکٹ لاکر میں رکھا اور چلی گئی ۔لاکر اب بھی اسی کے نام پر
اس کا نام الزبتھ ہے"...... لاوڈ نے کہا۔

" اسے کہو کہ تم آرہے ہو اور تمہارے آنے تک وہ لاکر نہ کھلنے
دے "...... عمران نے کہا تو رافٹ نے بھی یہی فقرہ رسیور میں دوہرا
دیا۔
" ٹھیک ہے جناب "...... دوسری طرف سے لاوڈ نے کہا اور رافٹ
نے رسیور رکھ دیا۔
"اس مورین کا کیا ہوا "...... رافٹ نے پوچھا۔
"وہ ختم ہو چکی ہے "...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔
" ہاسٹن ۔ فلیٹ میں موجود عورت کی لاش کو وہاں سے اٹھوا کر
خاموشی سے کسی گٹر میں پھینکوا دو "...... رافٹ نے مینجر ہاسٹن سے
مخاطب ہو کر کہا۔
"لاش "...... مینجر نے چونک کر کہا۔
" ہاں ۔ یہ ضروری تھا "...... رافٹ نے کہا اور تیزی سے بیرونی
دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔چند لمحوں بعد ان کی کار تیزی سے بس
ٹرمینل کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی ۔
"اب مجھے پہلے میک آپ ختم کرنا ہوگا ورنہ وہ لاوڈ لیسے نہ مانے گا۔
بے حد وہمی آدمی ہے "۔رافٹ نے کار چلاتے ہوئے کہا۔
" وہیں ٹرمینل کے باتھ روم میں جا کر ماسک اتار دینا"۔عمران نے
جواب دیا تو رافٹ نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار شہر
کے مرکزی بس اڈے جسے بس ٹرمینل کہا جاتا تھا پہنچ گئی ۔ یہ ٹرمینل
خاصا وسیع تھا اور یہاں ہر قسم کی دکانیں بھی موجود تھیں اور ریسٹوران

اور ہوٹل بھی"...... رافٹ نے کار پارکنگ میں روکی اور پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر وہ تینوں ایک ریستوران کی طرف بڑھ گئے۔ عمران اور ٹائیگر تو ہال میں بیٹھ گئے اور عمران نے ویٹر سے لائم جوس منگوایا جب کہ رافٹ ایک باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ہمیں بھی ضرورت ہے میک اپ ختم کرنے کی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اب میک آپ کی کوئی خاص ضرورت بھی نہیں رہی۔ رافٹ آجائے پھر واپسی میں جاتے ہوئے ہم بھی میک آپ ختم کر لیں گے"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے لائم جوس کے دو گلاس لا کر ان کے سامنے رکھ دیئے۔ ابھی ان دونوں کے آدھے گلاس ہی خالی ہوئے تھے کہ رافٹ واپس آگیا۔ اب وہ اپنی اصل شکل میں تھا۔ عمران نے اس کیلئے بھی لائم جوس منگوایا کیونکہ رافٹ کے ویسے بیٹھنے کا کوئی جواز نہ تھا۔

"تم ادائیگی کر کے باہر چلے جانا۔ ہم دونوں بھی میک آپ ختم کر کے باہر آجائیں گے"...... عمران نے کہا اور رافٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا چونکہ ان دونوں کے گلاس پہلے ہی ختم ہو چکے تھے جبکہ رافٹ ابھی لائم جوس کی چسکیاں ہی لے رہا تھا اس لئے عمران اور ٹائیگر اٹھ کر علیحدہ علیحدہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے میک اپ ختم کیا اور پھر وہ باتھ روم سے باہر آگیا۔ اس نے ایک نظر اس میز کی طرف دیکھا جہاں رافٹ کو وہ چھوڑ آیا تھا تو رافٹ وہاں موجود نہ تھا اس لئے

عمران خاموشی سے ریستوران سے باہر آگیا۔ رافٹ باہر موجود تھا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر بھی باہر آگیا اور پھر وہ لاکر روم کی طرف بڑھ گئے۔ لاکر روم زیادہ بڑا نہ تھا۔ ایک طرف اس کے انچارج کا دفتر تھا۔ رافٹ جیسے ہی اندر داخل ہوا۔ میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آئیے جناب۔ میں آپ کا ہی منتظر تھا"...... اس نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"سنو لاوڈ۔ مجھے وہ پیکٹ چاہیے جو اس ایکریمین عورت الزبتھ نے سپیشل لاکر میں رکھوایا ہے۔ تم جو معاوضہ بھی کہو گے تمہیں مل جائے گا"...... رافٹ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے دوٹوک لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم تھا جناب۔ اس لئے میں نے آپ کے آنے تک اس کا بندوبست کر لیا ہے۔ میں نے سپیشل چابیوں کی مدد سے وہ پیکٹ لاکر سے نکلوا لیا ہے اور اس جیسا دوسرا پیکٹ تیار کرنے کا کہہ دیا تھا۔ ابھی دونوں پیکٹ یہاں پہنچ جائیں گے۔ پھر نقلی پیکٹ واپس لاکر میں رکھ دیا جائے گا اور اصل پیکٹ آپ لے جائیں۔ اس طرح ہم بری الزمہ ہو جائیں گے"...... لاوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن پہلے بھی ہم ایک نقلی پیکٹ کے چکر میں مار کھا چکے ہیں۔ اس بار بھی ایسا نہ ہو کہ کہیں نقلی پیکٹ تم ہمیں دے دو اور اصلی واپس رکھوا دو"...... رافٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ویسے آپ بے شک پیکٹ کھول کر چیک کر لیں۔ مجھے

کوئی اعتراض نہیں ہے"....... لاوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے عقبی دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں تقریباً ایک جیسے پیکٹ تھے۔

"یہ ہے اصل پیکٹ"....... عمران نے ایک پیکٹ کو علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کیسے پہچان لیا جبکہ بظاہر تو دونوں پیکٹ ایک جیسے لگ رہے ہیں"....... رافٹ نے کہا۔

"اس پر عورت کے ہاتھ کی لکھائی ہے جبکہ دوسرے پیکٹ پر گو اس تحریر کی نقل کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن بہر حال مردانہ ہاتھ کی تحریر نمایاں ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ پھر بھی چیک کر لیں"....... رافٹ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پیکٹ کھولنا شروع کر دیا۔ پیکٹ کھول کر اس نے اندر موجود ردی پیکنگ میٹریل ہٹایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر اطمینان اور کامیابی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اندر چاروں میزائلوں کے پارٹس موجود تھے۔

"او۔ کے"....... عمران نے کہا تو رافٹ لاوڈ سے مخاطب ہو گیا۔

"بولو لاوڈ۔ کتنی رقم تمہارے اکاؤنٹ میں بھجوا دوں"۔ رافٹ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جو آپ مناسب سمجھیں جناب۔ بہر حال میں تو آپ کا خادم ہوں"....... لاوڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"....... رافٹ نے کہا۔

"ایک پلاسٹک بیگ منگوا دیں تاکہ اس میں یہ پیکٹ ڈال دیں۔ ہو سکتا ہے راستے میں اس مادام سے ٹکراؤ ہو جائے"....... عمران نے کہا۔

"میں ابھی منگواتا ہوں"....... لاوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گھنٹی بجائی۔ دوسرے لمحے چپڑاسی اندر آ گیا۔ لاوڈ نے اسے بڑا پلاسٹک بیگ لانے کا کہہ دیا اور چپڑاسی سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران، ٹائیگر اور رافٹ لاکر روم سے نکل کر واپس پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔ کیا اب اسے دوبارہ کوریئر سروس میں بک کرانا ہے"....... رافٹ نے کار کو پارکنگ سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اب میں دوبارہ یہ رسک نہیں لے سکتا۔ اب ہم انہیں ساتھ لے جائیں گے۔ تم ایسا کرو کہ کل کسی فلائٹ میں ہی ہم سب کیلئے ٹکٹوں کا انتظام کرا دو۔ ہم سب کل روانہ ہو جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"ہو جائے گا انتظام۔ اس کی آپ فکر نہ کریں۔ چاہیں تو جہاز بھی چارٹرڈ ہو سکتا ہے"....... رافٹ نے کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اب تم ایسا کرو کہ مجھے اور ٹائیگر کو ہسپتال ڈراپ کر دو"....... عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ رات ہسپتال میں گزاریں گے"...... رافٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جب سارے ساتھی ہسپتال میں ہوں تو پھر وہ ہسپتال نہیں رہ جاتا۔ پکنک پوائنٹ بن جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رافٹ نے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ریگی فلیٹ کے بیرونی کمرے میں کرسی پر بیٹھی ایک کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھی جبکہ مورین فلیٹ کے اندرونی کمرے میں تھی ریگی کا اس قسم کے فلیٹ کے اندرونی کمروں میں دم گھٹتا تھا۔ ویسے بھی وہ فلیٹس میں رہنے کی عادی نہ تھی اس لئے وہ بیرونی کمرے میں ہی زیادہ بیٹھی رہتی تھی کہ اچانک وہ چونک پڑی۔ اس نے کئی افراد کے قدموں کی آوازیں اپنے کمرے کی طرف آتی سنیں چونکہ کمرے میں مکمل سکوت تھا اور باہر راہداری میں بھی آوازیں کافی دیر سے نہ سنائی دی تھیں اس لئے یہ آوازیں اسے کتاب پڑھتے ہوئے بھی سنائی دے گئیں لیکن اس نے کتاب پر سے نظریں نہ ہٹائیں کیونکہ اس منزل میں کئی فلیٹس تھے اور ظاہر ہے لوگ تو آتے جاتے ہی رہتے تھے مگر جب قدموں کی آوازیں اسی کے فلیٹ کے دروازے کے سامنے آکر رک گئیں تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اگر ایک آدمی کے قدموں کی آواز

ہوتی تو شاید وہ زیادہ خیال نہ کرتی کہ ہو سکتا ہے اس منزل کا کیئر ہو یا
ہوٹل سروس کا بیرا ہو۔ لیکن یہ آوازیں کئی افراد کے قدموں کی تھیں
اس نے کتاب سے نظریں ہٹائیں اور دروازے پر مرکوز کر دیں۔
دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑی جب اس نے کی ہول سے ایک
باریک سی نلکی کو تھوڑا سا اندر آتے ہوئے دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ تیزی
سے اٹھی اور سائیڈ میں موجود باتھ روم کا دروازہ کھول کر اس کے
درمیان کھڑی ہو گئی۔ اسی لمحے اس باریک سی نلکی سے ہلکے زرد رنگ
کی گیس کا بھبھکا سا اندر آتا اسے دکھائی دیا تو اس نے بے اختیار نہ
صرف سانس روک لیا بلکہ جلدی سے باتھ روم کے اندر داخل ہو کر
دروازہ بھی آہستگی سے بند کر لیا۔ گیس کے رنگ سے ہی وہ سمجھ گئی
تھی کہ یہ انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس ہے لیکن اسے یہ
بھی معلوم تھا کہ اس گیس کے اثرات بھی بہت جلد ختم ہو جاتے ہیں
چونکہ اسے سانس روکنے کی باقاعدہ پریکٹس تھی اس لئے وہ اس سلسلے
میں زیادہ فکر مند نہ تھی لیکن اس کا ذہن تیزی سے یہ سوچنے میں
مصروف تھا کہ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ علی عمران ہے تو پھر
علی عمران نے اس خفیہ ترین جگہ کا سراغ کیسے لگا لیا۔ تقریباً دو منٹ
تک وہ باتھ روم میں کھڑی رہی پھر اس نے دروازہ تھوڑا سا کھولا۔ اب
وہ نلکی بھی غائب تھی اور گیس بھی اندر نہ آ رہی تھی۔ وہ قالین پر قدم
بڑھاتی اسی طرح سانس روکے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازے
پر اندر سے دو مضبوط زنجیریں لگی ہوئی تھیں اس لئے اسے اس بات کی

فکر نہ تھی کہ عمران تار کی مدد سے لاک کھول کر اندر آ جائے گا۔ اس
نے کی ہول کے بالکل سامنے کان نہ کیا تاکہ کہیں باہر سے عمران نہ
جھانک رہا ہو بلکہ سائیڈ پر ہو کر کان کی ہول کے بالکل قریب کر لیا۔
"اس کا کوئی ایمرجنسی ڈور ہو گا۔ اسے کھولنا پڑے گا کیونکہ کمرے
کے اندر لازماً زنجیر لگی ہوئی ہو گی"...... اس کے کانوں میں ایک آواز
پڑی۔
"ہاں ہے عمران صاحب اور اس کی چابی مینجر کے پاس ہو گی۔ میں
اسے فون کر کے کہتا ہوں کہ وہ چابی ساتھ لے کر آئے"...... دوسری
آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک آدمی کے قدموں کی آواز واپس
جاتی سنائی دی۔ ریگی دونوں آوازیں پہچان گئی تھی۔ ایک آواز عمران
کی اور دوسری آواز رافٹ کی تھی۔ کیونکہ اس سے پہلے وہ فرانک کی جو
رافٹ کے کلب میں جونی کے روپ میں تھا۔ ٹیپ سن چکی تھی جس
میں ان دونوں کی گفتگو موجود تھی۔ کمرے کے ایمرجنسی ڈور کو وہ پہلے
ہی چیک کر چکی تھی۔ وہ عقبی طرف تھا۔ وہ سانس روکے خاموش
کھڑی رہی۔ مسلسل سانس روکنے کی وجہ سے اس کے چہرے کے
عضلات پھڑکنے لگے تھے اسے خوف تھا کہ کہیں وہ بے ہوش نہ ہو
جائے لیکن پھر اس نے آہستہ آہستہ یہ سوچ کر سانس لینا شروع کر دیا
کہ اس کا منہ تو کی ہول کے بالکل قریب تھا اور کی ہول سے لازماً تازہ
ہوا اندر آ رہی ہو گی۔ آہستہ آہستہ سانس لینے کے بعد جب وہ بے ہوش
نہ ہوئی تو اس نے زیادہ سہولت سے سانس لینا شروع کر دیا۔ اس کے

ساتھ ہی وہ اب یہاں سے فرار ہونے کی بھی ترکیب سوچ چکی تھی اور
پھر تھوڑی دیر بعد جب کئی افراد کے قدموں کی آوازیں راہداری کے آخر
میں جا کر معدوم ہو گئیں تو اس نے آہستہ سے دونوں زنجیریں ہٹائیں
پھر جلدی سے ناب گھما کر دروازے کو تھوڑا سا کھولا اور سر باہر نکال کر
جھانکا۔ راہداری خالی تھی۔ وہ تیزی سے باہر نکلی اور پھر انتہائی پھرتی اور
تیزی سے چلتی ہوئی وہ لفٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ
لفٹ میں پہنچ چکی تھی۔ لیکن اس نے نیچے جانے کی بجائے اوپر آٹھویں
منزل کا بٹن دبا دیا اور لفٹ تیزی سے اوپر کو اٹھتی چلی گئی۔ کیونکہ
چوتھی منزل کے کیپر کیڈ نے اس کے ایک سوال کے جواب میں بتایا
تھا کہ اوپر والی منزل میں اکثر فلیٹ خالی پڑے رہتے ہیں اور وہ فوری
طور پر ان میں سے کسی فلیٹ میں پناہ حاصل کرنا چاہتی تھی تاکہ میک
اپ تبدیل کر سکے۔ ایمرجنسی میک اپ باکس وہ ہمیشہ اپنے ساتھ
رکھتی تھی۔ یہ ماسک میک اپ باکس تھا اور وہ ماسک میک اپ میں
خاص مہارت رکھتی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ آٹھویں منزل پر پہنچ گئی۔
وہاں واقعی کئی فلیٹ خالی تھے اور اس منزل کا کیپر بھی وہاں موجود نہ تھا
وہ تیزی سے چلتی ہوئی ایک خالی فلیٹ کے دروازے کے سامنے رکی۔
اس نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا پرس نکالا۔ اس کی
سائیڈ سے ایک مخصوص انداز میں مڑی ہوئی تار باہر نکال کر اس نے
ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور پھر تار کی ہول میں ڈال کر اس نے
اسے مخصوص انداز میں گھمانا شروع کر دیا چند لمحوں بعد ہی ہلکی سی کلک

کی آواز کے ساتھ ہی لاک کھل گیا اور ریگی نے دروازہ کھولا اور تیزی
سے اندر داخل ہو گئی۔ فلیٹ واقعی خالی تھا۔ چونکہ دروازے کے باہر
موجود نیم پلیٹ پر کوئی کارڈ نہ لگا ہوا تھا اس لئے اسے معلوم ہو گیا تھا
کہ یہ فلیٹ خالی ہے۔ فلیٹ کا دروازہ اندر سے بند کر کے وہ تیزی سے
باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے جیکٹ کی جیب سے چپٹا سا
مخصوص ایمرجنسی ماسک میک اپ باکس نکالا اور اس میں سے ایک
ماسک جس کے ساتھ بال بھی موجود تھے اپنے چہرے اور سر پر چڑھانا
شروع کر دیا۔ ماسک چڑھا کر اس نے اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں
سے مخصوص انداز میں تھپتھپانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد نہ صرف
اس کا چہرہ مکمل طور پر بدل چکا تھا بلکہ اس کے بالوں کا رنگ اور
ڈیزائن بھی پہلے سے یکسر مختلف ہو چکا تھا۔

"اب مسئلہ لباس کا ہے۔ انہوں نے لامحالہ کیڈ سے پوچھ گچھ کرنی
ہے اور اس نے لباس کی تفصیلات بتا دی ہیں"...... ریگی نے باتھ
روم سے باہر آتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اندرونی
کمرے میں موجود وارڈروب کی طرف بڑھ گئی کیونکہ اس کا تجربہ تھا کہ
اکثر عورتیں پرانے اور آؤٹ آف فیشن لباس وارڈروبوں میں ہی چھوڑ
کر چلی جاتی ہیں۔ لیکن وہ وارڈروب خالی تھا۔ اس نے ایک طویل
سانس لیتے ہوئے وارڈروب بند کر دیا۔

"اب جب تک یہ یہاں سے چلے نہ جائیں۔ مجھے یہیں رہنا ہو گا۔
ورنہ یہ مجھے لباس سے ہی پہچان لیں گے"...... وارڈروب بند کر کے

اس نے ساتھ ہی پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اچانک اسے مورین کا خیال آگیا اور وہ بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"اوہ۔ مورین تو ان کے ہاتھ لگ جائے گی اور مورین کو علم ہے کہ میں نے پیکٹ بس ٹرمینل کے لاکر میں رکھا ہے"...... ریگی نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا اور پھر وہ مسلسل کمرے میں ٹہلنے لگی۔ اس کے ذہن میں بیک وقت بہت سے خیالات آرہے تھے۔ ایک خیال اسے یہ بھی آیا کہ مورین تربیت یافتہ اور منجھی ہوئی ایجنٹ ہے۔ وہ زبان نہ کھولے گی لیکن دوسرے لمحے اسے یہ بھی خیال آتا کہ اس کے مقابل عمران جیسا شخص ہے جو مورین کی زبان بہرحال کھلوا ہی لے گا لیکن پھر اسے یہ سوچ کر قدرے ڈھارس ہو جاتی کہ مورین کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ پیکٹ کس لاکر میں موجود ہے اور وہاں لاکرز روم میں کسی خاص لاکر کو تلاش کرنا ناممکن ہے۔ وہاں تو روٹین کا کام ہے۔ لاکر لئے بھی جاتے ہیں اور خالی بھی کئے جاتے ہیں اور اس نے فرضی نام سے ہی سپیشل لاکر لیا ہے۔ اسے یہ کسی صورت بھی تلاش نہ کر سکیں گے۔ ایک بار اسے خیال آیا کہ وہ فوری طور پر بس ٹرمینل پہنچ جائے اور لاکر سے پیکٹ حاصل کر لے لیکن اس نے پھر اپنا خیال بدل دیا کیونکہ اسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی لامحالہ بس ٹرمینل اور لاکر روم کی نگرانی کریں گے اور وہ جیسے ہی وہاں پہنچے گی اسے گھیر لیا جائے گا۔ اس طرح وہ خود بھی ماری جائے گی اور میزائل بھی اس کے ہاتھوں سے نکل جائیں گے۔ پھر اچانک اسے خیال آیا کہ

رافٹ عمران کے ساتھ ہے اور رافٹ یہاں کا مقامی آدمی بھی ہے اور بااثر بھی ہے کہیں اس رافٹ کے آدمی سارے لاکر روم پر حملہ کر کے اسے توڑ پھوڑ کر پیکٹ نہ لے جائیں۔ یہ بات جیسے اس کے ذہن میں جم سی گئی اور اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں ہوتے چلے گئے۔ وہ اس وقت بری طرح پھنس کر رہ گئی تھی۔ وہ مسلسل اسی بات پر غور کر رہی تھی کہ اب اس کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہئے اور پھر سوچتے سوچتے اسے اچانک ہسپتال میں موجود مورین کے آدمی ولسن کا خیال آگیا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران کے ساتھی ہسپتال میں موجود ہیں اس لئے عمران نے اگر رافٹ کی مدد سے میزائلوں والا پیکٹ حاصل بھی کر لیا تو وہ لامحالہ اسے لے کر ہسپتال ہی جائے گا کیونکہ پہلے تجربے کے پیش نظر وہ اسے اب کوریئر سروس کے ذریعے بک کرانے کا رسک نہ لے گا اور نہ ہی وہ اسے رافٹ کے حوالے کرے گا بلکہ وہ اسے لامحالہ اپنی ذاتی تحویل میں ہی رکھے گا۔ اسے ولسن کے خصوصی نمبر کا علم تھا۔ اس نے اس فلیٹ میں موجود فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا کر اسے ڈائریکٹ کیا تاکہ اس کا رابطہ پلازہ کی ایکس چینج سے کٹ جائے اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ڈاکٹر شلٹن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ولسن سے بات کرائیں۔ میں اس کی چچی بول رہی ہوں"...... ریگی نے کہا۔

"اوہ یس مادام۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ ظاہر ہے ساتھی ڈاکٹر کی بچی کا احترام تو کیا ہی جانا تھا۔ البتہ ریگی کو یہ آسانی ہو گئی تھی کہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ولسن نے جس ڈاکٹر کی جگہ لی ہے اس کا نام بھی اتفاق سے ولسن ہی تھا اس لئے اسے نام تبدیل کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی ورنہ ظاہر ہے ریگی کو اس کے فرضی نام کا علم نہ ہو سکتا تھا۔

"ڈاکٹر ولسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ولسن کی آواز سنائی دی۔

"ریگی بول رہی ہوں ولسن۔ کیا یہ فون محفوظ ہے"...... ریگی نے کہا۔

"ایک منٹ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوبارہ ولسن کی آواز سنائی دی۔

"یس مادام۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتی ہیں"...... ولسن نے کہا اور جواب میں ریگی نے اسے ہیڈ کوارٹر سے پلازہ کے فلیٹ میں چھپنے اور وہاں حملے سے لے کر اس خدشے کا اظہار بھی کر دیا کہ عمران لاکر روم سے پیکٹ حاصل کر کے واپس ہسپتال پہنچ سکتا ہے۔ اس نے اسے پوری تفصیل بتا دی کیونکہ جو پلاننگ وہ اس وقت اپنے ذہن میں بنا چکی تھی اس میں ڈاکٹر ولسن نے اہم کردار ادا کرنا تھا۔

"اوہ مادام۔ پھر اب کیا حکم ہے"...... ولسن کے لہجے میں شدید پریشانی اور تشویش نمایاں تھی۔

"سنو ولسن۔ عمران نے اگر پیکٹ حاصل کر لیا تو وہ لامحالہ ہسپتال میں اپنے ساتھیوں کے پاس ہی آئے گا اس لئے میں چاہتی ہوں کہ میں وہیں ہسپتال پہنچ جاؤں۔ تم وہاں میک اپ باکس اور اسلحے کا انتظام کر سکتے ہو۔ میں چاہتی ہوں کہ کسی نرس کے میک اپ میں وہیں رہوں تاکہ صحیح صورت حال کا علم ہو سکے اور اگر عمران وہ پیکٹ حاصل کر کے وہاں آتا ہے تو پھر مجھے چاہے اس پورے ہسپتال کو ہی کیوں نہ بموں سے اڑانا پڑے۔ میں اس میں دریغ نہ کروں گی۔ مجھے ہر صورت میں ان میزائلوں کو حاصل کر کے اپنا مشن مکمل کرنا ہے"۔ ریگی نے کہا۔

"یس مادام۔ سب ہو سکتا ہے۔ آپ ایسا کریں کہ ایکریمین ہسپتال پہنچ کر استقبالیہ سے میرا نام لے دیں ڈاکٹر ولسن۔ آپ کو میرے خصوصی کمرے تک پہنچا دیا جائے گا۔ پھر میں آپ کو ساتھ اپنے کوارٹر میں لے جاؤں گا۔ میرے کوارٹر کے ساتھ والے کوارٹر میں نرس سوزی رہتی ہے۔ اس کا قد وقامت آپ جیسا ہے۔ میں کسی بہانے اسے کوارٹر میں بلوا لوں گا۔ پھر اس کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اس کی یونیفارم اور اس کا میک اپ کر کے آپ سوزی بن کر ہسپتال جا سکتی ہیں۔ میں سوزی کی ڈیوٹی عمران کے ساتھیوں والے کمرے میں ہی لگا دوں گا لیکن مادام۔ اسلحے کا کیا کریں گے کیونکہ نرس کی یونیفارم میں ایسی جیبیں نہیں ہوتیں جس میں اسلحہ چھپایا جا سکے"۔ ولسن نے کہا۔

" تم ایسا کرو کہ ایک چھوٹا سا مشین پسٹل اور ایک ایم ڈی تھرٹی ٹائپ کا بم منگوالو یہ دونوں چیزیں میں اپنے گریبان میں آسانی سے چھپا سکتی ہوں اور ان کا استعمال بھی ہو سکتا ہے اور سوزی کو بھی پہلے ہی اپنے کوارٹر میں بلوا کر اسے بے ہوش کر دو۔ میں تھوڑی دیر میں پہنچ رہی ہوں ۔ بے ہوش اس لئے کہہ رہی ہوں کہ سوزی سے بات چیت کر کے مجھے اس کا لہجہ اور آواز کی نقل کرنی ہو گی" ...... ریگی نے کہا۔

" ٹھیک ہے مادام ۔ نصف گھنٹے کے اندر میں یہ سارے کام کر لوں گا" ...... ڈاکٹر ولسن نے کہا تو ریگی نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب بجائے ادھر ادھر پھرنے کے پریشان ہونے کے سوزی کے روپ میں وہیں موجود رہے گی ۔ اگر عمران پیکٹ حاصل نہ کر سکا تو اسے حرکت میں آنے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی اور اگر اس نے پیکٹ حاصل کر لیا تو پھر وہ حرکت میں آ جائے گی ۔ اور چونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے تصور میں بھی نہ ہو گا کہ وہ نرس کے روپ میں وہاں موجود ہے اس لئے یقیناً وہ مار کھا جائیں گے اور ریگی ان سب کا خاتمہ بھی کر دے گی اور پیکٹ بھی حاصل کر لے گی ۔ اس طرح پیکٹ مکمل طور پر محفوظ ہو جائے گا۔ چنانچہ یہی سوچتی ہوئی وہ اطمینان سے فلیٹ سے باہر نکلی اور لفٹ کی طرف بڑھ گئی ۔ اسے یقین تھا کہ اب تک وہ لوگ اس کی تلاش میں ناکام ہو کر واپس جا چکے ہوں گے ۔ گراؤنڈ فلور پر پہنچ کر وہ اطمینان سے چلتی ہوئی بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی چونکہ گراؤنڈ فلور پر

لوگ آ جا رہے تھے اس لئے اسے اب کسی قسم کی فکر نہ تھی اور پھر دروازے کے باہر آتے ہی اس نے ٹیکسی پکڑی اور اسے ایکریمین ہسپتال چلنے کا کہہ کر وہ اطمینان سے عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی ایکریمین ہسپتال جانے کے لئے ٹیکسی کو بس ٹرمینل کے سامنے سے ہی گزرنا تھا اس لئے ریگی کی نظریں اسی طرف ہی لگی ہوئی تھیں لیکن جب ٹیکسی بس ٹرمینل کے سامنے سے گزری تو ریگی نے یہ دیکھ کر بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا کہ وہاں حالات معمول پر تھے ورنہ اس کا خیال تھا کہ شاید رافٹ کے آدمی وہاں حملہ کر رہے ہوں ۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے اسے ایکریمین ہسپتال پہنچا دیا اور پھر واقعی کاؤنٹر پر ڈاکٹر ولسن کا نام لیتے ہی اسے ایک آدمی کے ساتھ ولسن کے کوارٹر پہنچا دیا گیا۔

" جی آپ کون ہیں" ...... کوارٹر کا دروازہ کھلتے ہی دروازے پر نمودار ہونے والے نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہاری چچی" ...... ریگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ آیئے ۔ اندر آیئے" ...... اس آدمی نے جو ولسن تھا تیزی سے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور ریگی سرہلاتی ہوئی اندر داخل ہو گئی ۔ جو آدمی اسے کوارٹر تک پہنچانے آیا تھا وہ پہلے ہی واپس جا چکا تھا۔

" سوزی کا کیا ہوا" ...... ریگی نے دروازہ بند ہوتے ہی ولسن سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" وہ اندر بے ہوش پڑی ہے مادام اور میں نے آپ کے مطلوبہ اسلحے

کا بھی بندوبست کر لیا ہے ۔ میک اپ باکس تو پہلے سے ہی یہاں موجود ہے ۔ سوزی کی ڈیوٹی بھی میں نے اپنے ساتھ اس پاکیشیا سیکرٹ سروس والے کمرے میں لگا دی ہے"...... ولسن نے کوارٹر کے برآمدے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا سوزی کی پہلے وہاں ڈیوٹی لگی ہے"...... ریگی نے پوچھا۔

"نہیں...... وہ دوسرے شعبے سے متعلق ہے ۔ چونکہ یہاں ڈاکٹر ولسن نرسوں کا انچارج بھی ہے اس لئے میں نے خود ہی اس کی ڈیوٹی تبدیل کر کے عمران کے ساتھیوں والے شعبے میں لگا دی ہے ۔ اس طرح کسی کو کہنا بھی نہیں پڑا"...... ولسن نے جواب دیا۔ وہ دونوں اس دوران ایک کمرے میں پہنچ گئے جہاں واقعی ریگی کے قد و قامت اور جسمانی ساخت کی مالک ایک نوجوان لڑکی صوفے پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

"میک اپ باکس لے آؤ۔ پہلے میں اس کا میک اپ کر لوں"۔ ریگی نے کہا اور ولسن سر ہلاتا ہوا دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ ریگی نے اپنے سر اور چہرے پر چڑھا ہوا ماسک اتارا ۔ ماسک کے نیچے وہ میک اپ تھا جس میں وہ لگژری پلازہ کے فلیٹ میں مورین کے ساتھ گئی تھی ۔ اسی لمحے ولسن ایک بڑا سا لیکن جدید ساخت کا میک اپ باکس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"اوہ ۔ تو آپ ڈبل میک اپ میں تھیں"...... ولسن نے ریگی کے نئے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ نجانے حالات کے مطابق کتنے میک اپ بیک وقت کرنے پڑتے ہیں"...... ریگی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ میک اپ باکس اٹھائے ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی ۔ اس نے پہلے تو چہرے پر موجود میک اپ کو واش کیا اور پھر اچھی طرح منہ دھو کر اور تولیے سے رگڑ کر صاف کرنے کے بعد وہ میک اپ باکس لئے واپس کمرے میں آ گئی جہاں سوزی موجود تھی۔

"اس کو اٹھا کر کرسی پر بٹھا دو اور اس کے سر کو پکڑ کر رکھو تاکہ مجھے اس کا چہرہ پوری طرح نظر آتا رہے"...... ریگی نے صوفے کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ میک اپ باکس اس نے سامنے پڑی میز پر رکھ دیا تھا ۔ ولسن نے اس کے حکم کی تعمیل کی تو ریگی نے اپنے چہرے پر سوزی کا میک اپ کرنا شروع کر دیا ۔ اس کے ہاتھ خاصی تیز رفتاری سے اور مہارت سے چل رہے تھے ۔ پھر جب اس کے ہاتھ رکے تو وہ میک اپ مکمل کر چکی تھی۔

"آپ واقعی میک اپ میں بے پناہ مہارت رکھتی ہیں مادام"۔ ولسن نے کہا تو ریگی مسکرا دی۔

"اب اس کی یونیفارم اتارنی ہے ۔ تم ایسا کرو کہ اس کی یونیفارم احتیاط سے اتار کر مجھے باتھ روم میں پہنچا دو"...... ریگی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... ولسن نے کہا اور ریگی سر ہلاتی ہوئی باتھ روم میں آ گئی اور یہاں اس نے اپنا لباس اتارنا شروع کر دیا ۔ چند لمحوں بعد

دروازے پر دستک ہوئی تو وہ مڑی اور اس نے دروازہ تھوڑا سا کھولا اور ولسن کے ہاتھ سے یونیفارم لے لی۔

"یہ میرا لباس سوزی کو پہنا دو"...... ریگی نے اپنا اتارا ہوا لباس باہر کھڑے ولسن کو دیتے ہوئے کہا اور پھر دروازہ بند کر کے اس نے سوزی کی یونیفارم پہننی شروع کر دی۔ یونیفارم اس کے جسم پر فٹ تھی۔ اس نے اسے پوری طرح ایڈجسٹ کیا اور پھر باہر آ گئی۔ ولسن اس دوران بے ہوش پڑی سوزی کو ریگی کا لباس پہنا چکا تھا۔

"وہ اسلحہ کہاں ہے۔ وہ لے آؤ"...... ریگی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور ولسن سر ہلاتا ہوا ایک بار پھر دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا مشین پسٹل اور ایک چپٹا سا بم تھا۔ ریگی نے اس کے ہاتھ سے دونوں چیزیں لیں اور انہیں چیک کرنے میں مصروف ہو گئی۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... ریگی نے اسلحہ چیک کر کے اسے اپنے گریبان میں چھپاتے ہوئے سوزی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"بعد میں اس کا کیا کرنا ہے مادام۔ کیا اسے زندہ رکھنا ہے یا ختم کر دینا ہے"...... ولسن نے پوچھا۔

"ظاہر ہے ختم ہی کرنا ہو گا۔ زندہ رکھنے کا کیا جواز ہے"...... ریگی نے کہا تو ولسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر سامنے کے رخ پر آ کر اس

نے ایک ہاتھ سے سوزی کا سر پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے انتہائی بیدردی سے اس کے چہرے پر تھپڑ برسانے شروع کر دیئے چوتھے تھپڑ پر سوزی چیختی ہوئی ہوش میں آ گئی اور ولسن تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ یہ میرے سامنے میں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے اور یہ میرے جسم پر لباس۔ یہ سب کچھ کیا ہے"...... سوزی کی حالت حیرت کی شدت سے واقعی غیر ہو رہی تھی۔

"سوزی۔ تم شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ"...... ریگی نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ تم میری شکل اور میری یونیفارم میں۔ آخر یہ سب کیا ہے۔ ڈاکٹر ولسن یہ سب کیا ہے"...... سوزی کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔

"سوزی۔ جو کچھ تم سے پوچھا جا رہا ہے اس کا جواب دو"...... ولسن نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے اس کے چہرے پر تھپڑ جڑ دیا اور سوزی کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی۔

"اب اگر یہ جواب دینے میں ہچکچائے تو بے شک گولی مار دینا"۔ ریگی نے غراتے ہوئے کہا اور ولسن نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کی نال سوزی کی گردن سے لگا دی۔ سوزی کا رنگ یہ سب کچھ دیکھ کر اس طرح زرد ہو گیا جیسے ہلدی کا رنگ ہوتا ہے۔ ظاہر ہے وہ ایک عام سی نرس تھی۔ اس نے کبھی اس قدر خوفناک ریوالور بھی نہ دیکھے تھے

اور نہ ہی کبھی ایسے حالات سے گزری تھی۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میں بے گناہ ہوں۔ مجھے مت مارو"۔ سوزی نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو اب تک زندہ ہو۔ ورنہ اب تک تمہارے جسم میں کیڑے پڑ چکے ہوتے اور اگر زندہ رہنا چاہتی ہو تو ہم سے تعاون کرو"...... ریگی نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم جو کہو میں کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے مت مارو"۔ سوزی نے اسی طرح گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرے سوال کا جواب دو کہ کیا تم شادی شدہ یا نہیں۔ یہ اس لئے پوچھ رہی ہوں کہ پہلے نرسوں کو شادی کی اجازت نہ ہوتی تھی لیکن اب کئی سالوں سے اس کی اجازت دے دی گئی ہے"...... ریگی نے کہا۔

"میں غیر شادی شدہ ہوں"...... سوزی نے جواب دیا۔

"ایکریمیا میں تمہارا گھر کہاں ہے۔ اپنے ماں باپ۔ دوسرے بہن بھائیوں اور اپنے خاندان کے بارے میں پوری تفصیل بتا دو۔ کوئی چیز چھوڑنی نہیں ورنہ"...... ریگی نے کہا تو سوزی نے پوری تفصیل سے تمام حالات بتا دیئے۔

"یہاں ہسپتال میں کتنے عرصے سے کام کر رہی ہو"...... ریگی نے پوچھا۔

"چار سال سے"...... سوزی نے جواب دیا۔

"کتنے ڈاکٹروں سے تمہاری دوستی ہے"...... ریگی نے پوچھا۔

"کسی سے نہیں۔ میں ڈیوٹی کے دوران دوستی کی قائل ہی نہیں ہوں"...... سوزی نے جواب دیا اور پھر ریگی اس سے مسلسل سوال کرتی رہی اور سوزی جواب دیتی رہی۔

"اوکے ولسن۔ اب اس کا خاتمہ کر دو"...... ریگی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس سے پہلے کہ سوزی ریگی کے فقرے کا مطلب صحیح طور پر سمجھتی ولسن نے ریوالور کی نال کو اس کی گردن میں دبا کر ٹریگر دبا دیا۔ ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور سوزی کے حلق سے بے اختیار زوردار چیخ نکلی اور اس کا جسم جھٹکا کھا کر سائیڈ میں گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"اب اس کی لاش کو کسی سٹور میں ڈال دو اور میرے ساتھ ہسپتال چلو۔ کافی وقت گزر گیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ عمران آ کر بھی کہیں چلا جائے"...... ریگی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس بار اس نے سوزی کی آواز اور لہجے میں بات کی تھی۔

"یس مادام"...... ولسن نے کہا اور کرسی پر ٹیڑھی میڑھی پڑی ہوئی سوزی کی لاش کو اٹھا کر وہ گھسیٹتا ہوا عقبی سٹور کی طرف لے گیا۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے صالحہ"...... جولیا نے ساتھ والے صوفے پر بیٹھی صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیسا پروگرام"...... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

"میرا مطلب ہے کہ اب پنک فورس تم نے قائم رکھنی ہے یا نہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ہسپتال میں رہتے ہوئے ان کے درمیان خاصی دوستی ہو گئی تھی اور چونکہ جولیا کو معلوم تھا کہ صالحہ نے ایک لحاظ سے اپنی جان کی قربانی دیتے ہوئے جولیا کی زندگی بچائی تھی اس لئے جولیا کے دل میں صالحہ کے لئے انتہائی گہرے جذبات پیدا ہو چکے تھے۔

"یہ تو واپس پاکیشیا جا کر ہی معلوم ہو گا جولیا کہ حکومت اس سلسلے میں کیا کرتی ہے۔ ویسے ایک بات ہے کہ اب میرا دل کھٹا ہو گیا ہے۔ شاید اب میں خود بھی آگے کام نہ کروں"...... صالحہ نے کہا۔

"تو پھر کیا شادی کر کے بچے پالنے کا پروگرام ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"فی الحال تو ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے تم سناؤ تمہارا کیا پروگرام ہے۔ ویسے ایک بات ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ تمہارے دل میں عمران کے لئے انتہائی نرم گوشہ موجود ہے لیکن عمران کو جہاں تک میں نے پڑھا ہے وہ لاابالی سا انسان ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"وہ انسان ہے ہی نہیں۔ لاابالی تو بعد میں ہو گا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں"...... صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔ وہ دونوں اس وقت کمرے کی سائیڈ میں موجود سٹنگ روم کے صوفوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ اب چونکہ وہ اس حد تک تندرست ہو چکی تھیں کہ آہستہ آہستہ چل پھر سکتی تھیں اس لئے ان سب کو ڈاکٹروں نے اجازت دے دی تھی کہ وہ مسلسل بیڈز پر لیٹے رہنے کی بجائے چلا پھرا کریں۔ سیکرٹ سروس کے باقی ارکان تو اس سٹنگ روم میں بیٹھنے کی بجائے باہر چل پھر کر آجاتے تھے جبکہ جولیا اور صالحہ دونوں بیڈ سے اٹھ کر یہیں سٹنگ روم میں ہی آکر بیٹھ جایا کرتی تھیں۔ یہاں سے چونکہ دوسرے ساتھیوں تک ان کی آوازیں نہ جا سکتی تھیں اس لئے وہ اطمینان سے باتیں کرتی رہتی تھیں۔

"وہ انسان نہیں ہے صالحہ۔ پتھر کا مجسمہ ہے۔ اسے کسی کے جذبات کی کوئی قدر نہیں ہے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور تنویر"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"وہ ۔ وہ ۔ اب کیا کہوں ۔ یوں سمجھ لو کہ میں اس کے لئے پتھر ہوں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بہت خوب ۔ واقعی یہ انتہائی دلچسپ تکون ہے ۔ ویسے جولیا ۔ اگر تم کہو تو میں عمران سے بات کروں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ الٹا تم سے شادی کی بات شروع کر دے گا اور پھر وہ میری طرح تمہارا بھی آئیڈیل بن جائے گا لیکن نتیجہ یہی نکلے گا کہ پھر تم بھی اسے پتھر کہتی پھرو گی"...... جولیا نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"کیا تم مجھے چیلنج کر رہی ہو ۔ دیکھ لو پھر مجھے گلہ نہ کرنا ۔ صالحہ نے کہا۔

"کس بات کا گلہ"...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس بات کا کہ میں نے عمران سے شادی کر لی ہے"...... صالحہ نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں شرارت کی چمک تھی اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"صالحہ ۔ تمہیں ابھی عمران کے بارے میں کچھ بھی علم نہیں ہے ۔ جبکہ مجھے اس کے ساتھ رہتے ہوئے طویل عرصہ گزر گیا ہے ۔ تم چیلنج کی بات کر رہی ہو ۔ مجھے یقین ہے کہ اس نے تمہیں ایسا الو بنانا ہے

کہ تمہاری باقی زندگی آہیں بھرتے گزر جائے گی ۔ اس لئے اس کا خیال چھوڑو"...... جولیا نے کہا۔

"چلو چھوڑ دیا ۔ صرف تمہاری وجہ سے جولیا ۔ ورنہ عمران واقعی ایسا شخص نہیں ہے کہ کوئی اسے آسانی سے چھوڑ سکے لیکن میرا وعدہ ہے کہ میں عمران کو تم سے شادی پر مجبور کر دوں گی"...... صالحہ نے کہا۔

"کس طرح کرو گی ۔ یہاں سے جانے کے بعد تو تم سے ملاقات ہی نہیں ہوتی ۔ عمران ویسے بھی بے حد مصروف رہتا ہے ۔ ارے ہاں ۔ ایک کام ہو سکتا ہے"...... جولیا نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے جذبات ابھر آئے تھے۔

"کیا کام"...... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

"سنو صالحہ ۔ تمہیں اب یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ سوائے عمران کے ہم سب کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے ۔ اگر تم چاہو تو اس پنک فورس کو ختم کر کے ہمارے ساتھ سیکرٹ سروس میں شامل ہو جاؤ"۔ جولیا نے کہا تو صالحہ کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"سیکرٹ سروس میں ۔ وہ کیسے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس طرح ممبران شامل ہوتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں ۔ ایسا ہونا ناممکن ہے ۔ پنک فورس بنانے سے پہلے میں نے کوشش بھی کی تھی کیونکہ وہاں یونائیٹڈ کارمن میں رہتے ہوئے میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا

لیکن جب میں نے کوشش کی تو مجھے بتایا گیا کہ ایسا کسی صورت بھی ممکن نہیں ہے اور ویسے بھی اس مشن کے دوران میں نے دیکھا ہے کہ واقعی تم لوگوں کی صلاحیتوں اور کارکردگی کے مقابلے میں ابھی میں ناپختہ ہوں اس کے ساتھ ساتھ ظاہر ہے بحیثیت پنک فورس انچارج میرا پہلا مشن ہی ناکام ہو گیا ہے تو مجھے تمہارا چیف کس طرح سیکرٹ سروس میں شامل کر سکتا ہے۔ نہیں جولیا۔ کوئی اور بات کرو"۔ صالحہ نے کہا۔

"میں چیف کو مجبور کر دوں گی۔ میں سارے ساتھیوں کو بھی مجبور کر دوں گی کہ وہ بھی تمہاری سفارش کریں۔ مجھے یقین ہے کہ چیف میری بات نہیں ٹالے گا۔ ارے ہاں۔ ایک کام اور۔ اگر عمران اس بات پر رضامند ہو جائے تو پھر تمہارا سیکرٹ سروس کا ممبر بننا لازمی امر ہو جائے گا۔ ٹھیک ہے۔ عمران آئے تو میں اس سے بات کرتی ہوں"......... جولیا نے کہا۔

"عمران کی بات کیسے چیف مان لے گا جبکہ عمران خود سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے۔ تم نے خود ہی بتایا تھا کہ وہ فری لانسر ہے"۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہے تو وہ فری لانسر اور سیکرٹ سروس کا ممبر بھی نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کے اندر ایسی صلاحیتیں ہیں کہ وہ اگر کسی بات پر اڑ جائے تو پھر وہ اپنی بات منوا ہی لیتا ہے۔ کس طرح منواتا ہے اب مجھے اس کا علم نہیں ہے لیکن میرا دل کہتا ہے کہ ایکسٹو کو اس کی بات

ماننے پر آخر کار مجبور ہونا ہی پڑے گا"......... جولیا نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"تمہارا اس سے چونکہ دلی تعلق ہے اس لئے تم اس کے بارے میں اس انداز میں سوچتی ہو۔ ورنہ تمہارا چیف اپنی مرضی کا مالک ہے۔ میں نے تو یہاں تک سنا ہے کہ صدر مملکت اس سے اپنی بات نہیں منوا سکتے۔ عمران کی کیا حیثیت ہے۔ بہرحال اگر تم کوشش کرو تو شاید بات بن جائے اور اگر ایسا ہو جائے تو میں ساری عمر تمہاری ممنون رہوں گی کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شمولیت میرے لئے باعث افتخار ہو گی"......... صالحہ نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ تم نے میری زندگی بچا کر مجھ پر جو احسان کیا ہے میں اس کا بدلہ اس طرح اتار سکتی ہوں کہ چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے بہرحال تمہیں سیکرٹ سروس کا ممبر بنوا کر چھوڑوں گی"......... جولیا نے انتہائی پرعزم لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے کہ میں نے تمہاری ذات پر کوئی احسان نہیں کیا جولیا۔ میں نے اپنے ملک پاکیشیا کی خاطر ایسا کیا تھا۔ میں نے جب اپنی ساتھی لڑکیوں کے جسموں کے پرخچے اڑتے دیکھے اور ان کی چیخیں سنیں تو اسی لمحے میرے ذہن میں اپنی زندگی بے وقعت ہو کر رہ گئی تھی۔ اسی لمحے میں نے سوچا کہ ویسے مرنے سے بہتر ہے کہ چلو میں تمہیں بچاتے ہوئے مر جاؤں۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک رکن تو میری وجہ سے بچ جائے گا۔ اب یہ تو

اللہ تعالیٰ کو میری زندگی مقصود تھی کہ اس قدر شدید زخمی ہو جانے کے بعد بھی میں بچ گئی ہوں۔ اس لئے یہ کوئی احسان نہیں ہے اور نہ آئندہ تم ایسی کوئی بات میرے سامنے کرنا۔ ورنہ میں تم سے بولنا بند کر دوں گی"...... صالحہ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ ناراض مت ہو جاؤ۔ چلو ٹھیک ہے میں آئندہ احسان والی بات نہ کروں گی لیکن یہ بات طے ہے کہ اب تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ممبر بنو گی اور ہم دونوں اکٹھی فلیٹ میں رہیں گی۔ میں بھی اتنے طویل عرصے سے اکیلے رہتے رہتے اب اکتا گئی ہوں"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب تمہاری شادی عمران سے ہو جائے گی پھر"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ایسا خواب ہے صالحہ۔ جو کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اب میں بھی اس پر صبر کر چکی ہوں۔ یہ درست ہے کہ مجھے اپنے دل پر اختیار نہیں ہے۔ وہ میرے نہ چاہنے کے باوجود بھی عمران کے نام کی مالا جپتا رہتا ہے لیکن جو حقیقت ہے وہ مجھے معلوم ہے۔ اس لئے اس بات کو چھوڑو۔ ہاں۔ تم اپنی بات کرو"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر یہ بات بھی طے سمجھو کہ جب تک تمہاری شادی نہیں ہو گی میں بھی شادی نہیں کروں گی"...... صالحہ نے جذباتی لہجے میں کہا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے شادی نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے"۔

جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہ فیصلہ وقت کرے گا"...... صالحہ نے کہا اور جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا لیکن دوسرے لمحے بڑے کمرے کا دروازہ کھلنے پر جب عمران اور ٹائیگر اندر داخل ہوتے دکھائی دیئے تو وہ دونوں چونک پڑیں۔

"ارے ارے۔ کیا ہوا۔ یہ زنانہ ڈبہ خالی کیوں نظر آ رہا ہے"۔ عمران کی تیز آواز سنائی دی اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔ کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ اس کے اور جولیا کے بیڈز کو خالی دیکھ کر عمران نے یہ بات کی ہے۔

"دونوں ویٹنگ روم میں ہیں"...... صفدر کی آواز سنائی دی اور اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آؤ صالحہ۔ ورنہ یہ لوگ باز نہیں آئیں گے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی بڑے کمرے میں آ گئیں۔

"یہ کیا اٹھائے ہوئے ہو"...... جولیا نے بڑے کمرے میں آتے ہی عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کے ہاتھ میں پلاسٹک بیگ تھا۔

"یہ تحفہ ہے۔ جو میں نے اپنی ہونے والی دولہن کو منہ دکھائی کے طور پر دینا ہے۔ بزرگ کہتے ہیں کہ منہ دکھائی کا تحفہ جس قدر قیمتی ہو اتنی ہی دولہن بیچاری رعب میں آ جاتی ہے اور پھر باقی زندگی ایسے ہی کسی دوسرے تحفے کے انتظار میں خدمت کر کے گزار دیتی ہے"......

عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہاری دولہن وہ ہو گی جس کا پہلے تم نے منہ نہ دیکھا ہو گا"........ تنویر نے چہکتے ہوئے کہا اور اس کی بات پر باقی سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ تنویر کی بات کا مطلب اور اس کے چہکنے کو وہ سب اچھی طرح سمجھتے تھے۔

" ظاہر ہے دولہن کا منہ تو آدمی ایک ہی بار دیکھتا ہے پھر تو بیوی کا ہی منہ دیکھتا رہ جاتا ہے اور شادی سے پہلے ظاہر ہے کوئی دولہن کہلائی ہی نہیں جا سکتی"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے اس فلسفیانہ جواب پر ایک بار پھر سب ساتھی ہنس پڑے

" اس میں ہے کیا عمران صاحب"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" دولہن کے لئے تحفہ۔ اگر تم دیکھنا چاہتی ہو تو تمہاری مرضی۔ میں بہرحال تیار ہوں"........ عمران نے جواب دیا۔

" بکواس مت کیا کرو۔ سمجھے"........ جولیا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

" مجھے تو معاف ہی رکھیں"........ صالحہ نے جولیا کے جذبات کو سمجھتے ہوئے کہا۔

" جیسے تمہاری مرضی۔ یہ تو قسمت کی بات ہے اب اگر تم خود ہی خوش قسمت نہیں بننا چاہتی تو نہ بنو"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

" عمران صاحب۔ اس میں یقیناً وہ میزائل ہوں گے۔ ریڈ بلاسٹ

میزائل۔ ویسے جب سے آپ رسید پر لکھا ہوا غلط پتہ دیکھ کر گئے ہیں تب سے اب آپ کی واپسی ہو رہی ہے کم از کم ہمیں تو بتائیں کہ ہوا کیا تھا"........ صفدر نے کہا۔

" ارے وہ تو جولیا کا اللہ بھلا کرے۔ اس نے زندگی میں پہلی بار ایک کام کی بات کر دی تھی۔ اگر یہ رسید غور سے نہ پڑھتی اور غلط پتے کی نشاندہی نہ کرتی تو سمجھو معاملہ ختم ہو گیا تھا۔ وہ مادام ریگی لے گئی تھی انہیں"........ عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر ہسپتال سے کوریئر سروس تک جانے اور پھر وہاں سے لاکر روم سے پیکٹ حاصل کر کے یہاں واپس آنے تک تمام واقعات بتا دیئے۔

" اوہ۔ تو یہ ریگی انتہائی ذہین عورت ہے"........ صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے اس کا اعتراف ہے کہ اس نے واقعی اپنی ذہانت سے مجھے بھی زچ کر دیا تھا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ڈاکٹر اور نرس اندر داخل ہوئے۔

" گپیں ہو رہی ہیں"........ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" گپیں ہوتی نہیں ہیں ڈاکٹر۔ ماری جاتی ہیں"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا وہ اور ٹائیگر دونوں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

" یہ کیا ہے جناب۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ہسپتال ہے یہاں باہر سے کوئی چیز لانا اصول کے خلاف ہے"........ نرس نے یکلخت تپائی پر رکھا ہوا پلاسٹک بیگ اٹھاتے ہوئے کہا۔

" یہ میری دولہن کے لئے منہ دکھائی ہے"۔ عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"تو پھر یہ دولہن میں بھی ہو سکتی ہوں"...... نرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

"ارے ارے۔ابھی نہیں۔ابھی تو"...... عمران نے بجلی کی سی تیزی سے کرسی سے اٹھ کر نرس کی طرف لپکتے ہوئے کہا۔

"خبردار۔اگر کسی نے حرکت کی۔میرے ہاتھ میں بم ہے"۔ اچانک نرس نے مڑ کر چیختے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ واقعی نرس کے دوسرے ہاتھ میں اب ایک خوفناک اور جدید ترین بم موجود تھا۔

"سوزی۔یہ سب کیا ہے"...... ڈاکٹر نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

"خبردار۔میں کہتی ہوں رک جاؤ"...... سوزی نے چیختے ہوئے کہا لیکن ڈاکٹر اچھل کر اس کے پاس پہنچ گیا اور دوسرے لمحے اس نے دروازہ کھول دیا۔

"کوئی اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے"...... سوزی نے الٹے قدموں پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔اس کے ہاتھ میں اس قدر خوفناک بم تھا کہ اگر وہ پھٹ جاتا تو ان سب کے کمرے سمیت پرخچے اڑ جاتے اس لئے عمران اور دوسرے ساتھی ہونٹ بھینچے خاموش کھڑے رہے۔ سوزی ایک ہاتھ میں بم اور دوسرے ہاتھ میں میزائلوں والا بیگ پکڑے الٹے قدموں کھلے دروازے کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی کہ

اچانک جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح جولیا کے ساتھ ایک طرف کھڑی ہوئی صالحہ ہوا میں اچھلی لیکن اسی لمحے سوزی سے ایک قدم پیچھے کھڑے ہوئے ڈاکٹر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل سے فائر کھول دیا۔گولیوں کی قطار فضا میں اڑتی ہوئی صالحہ کی طرف لپکی۔ صالحہ نے فضا میں ہی اپنا رخ بدلا اور گولیاں اس کے پہلو سے نکل کر سامنے چھت میں جا ٹکرائیں۔دوسرے لمحے ریگی کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ اڑتی ہوئی صالحہ سمیت ایک دھماکے سے دروازے کی سائیڈ پر دیوار سے جا ٹکرائی۔دوسرے لمحے ایک بار پھر فائرنگ ہوئی اور اس بار گولیاں صالحہ کے پہلو میں گھستی چلی گئیں لیکن اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر چیختا ہوا الٹ کر عقبی دروازے میں جا گرا۔یہ چھلانگ اس پر عمران نے لگائی تھی۔ادھر ریگی اور صالحہ دونوں فرش پر لوٹ پوٹ ہو رہی تھیں کہ اچانک ریگی کے حلق سے ایک گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کا تڑپتا ہوا جسم یکلخت جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"سنبھالو"...... صالحہ نے اٹھ کر چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی بم فضا میں اڑتا ہوا سیدھا جولیا کی طرف آیا جسے جولیا نے بڑے ماہرانہ انداز میں کیچ کر لیا۔

"ہا۔ہا۔ہا۔پنک فورس کامیاب رہی۔آخر کار پنک فورس نے اپنا مشن مکمل کر لیا"...... صالحہ نے ایک ہاتھ سے بم پھینک کر دوسرے ہاتھ سے جھپٹ کر فرش پر پڑا ہوا میزائلوں والا بیگ اٹھا کر فضا میں لہراتے ہوئے کہا۔ریگی فرش پر پڑی ہوئی تھی۔صالحہ کے ایک

پہلو سے خون کے فوارے سے نکل رہے تھے لیکن اس کے چہرے پر
شدید ترین مسرت اور کامیابی کے گہرے تاثرات نمایاں تھے۔
"میں نے مشن مکمل کر لیا۔میں نے"........ صالحہ نے ایک بار پھر
چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت لہرا کر نیچے گری اور ساکت ہو
گئی۔ اس کا جسم سیدھا ہو گیا تھا اور گردن ٹیڑھی ہو چکی تھی لیکن
میزائلوں والا تھیلا اب بھی اس نے انتہائی مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔
اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اطمینان
اور کامیابی کے انتہائی گہرے تاثرات۔

عمران اور سیکرٹ سروس کے تمام ارکان آپریشن تھیٹر کے
دروازے کے سامنے برآمدے میں بنچوں پر سر جھکائے بیٹھے ہوئے تھے
جبکہ ایک بنچ پر جولیا بیٹھی ہاتھ اٹھائے دعا مانگنے میں مصروف تھی اس
کے چہرے پر شدید ترین جذبات کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کی
آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے اسے
دنیا و مافیہا کی کوئی ہوش نہ ہو۔ برآمدے میں گہرا سکوت طاری تھا۔
اچانک آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا اور وہ سب چونک کر بے اختیار اٹھ
کھڑے ہوئے۔ آپریشن تھیٹر سے انچارج ڈاکٹر باہر نکل رہا تھا۔
"کیا ہوا ڈاکٹر"........ سب نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔
"مس صالحہ حیرت انگیز طور پر خطرے سے باہر ہو گئی ہیں۔ ان کی
نبضیں ڈوب چکی تھیں اور طبی طور پر وہ مر چکی تھیں۔ ہم مایوس ہو کر
پیچھے ہٹ ہی رہے تھے کہ اچانک ان کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور

ہم سب چونک پڑے ۔ ان کا دل دوبارہ دھڑکنے لگا تھا اور نبضیں ابھر آئی تھیں ۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ مر کر دوبارہ زندہ ہوئی ہوں ۔ ہم حیران رہ گئے عمران صاحب ۔ یہ میری چالیس سالہ طبی زندگی کا سب سے حیرت انگیز واقعہ تھا اور ہم نے فوراً آگے بڑھ کر انہیں چیک کیا تو وہ زندہ تھیں ۔ ہم نے فوری طور پر ضروری اقدامات کئے اور ان کا آپریشن شروع کر دیا کیونکہ اب ہمیں امید لگ گئی تھی لیکن اس کے باوجود ہم ڈر رہے تھے کہ کہیں آپریشن کے دوران وہ دوبارہ نہ ختم ہو جائیں لیکن آپریشن مکمل ہو گیا اور مس صالحہ خطرے سے باہر آ گئی ہیں ۔ یہ انتہائی حیرت انگیز واقعہ ہے عمران صاحب اور آج مجھے یقین ہو گیا ہے عمران صاحب کہ واقعی خدا جو چاہے کر سکتا ہے ۔ بہرحال میری طرف سے مبارک باد قبول کریں"...... ڈاکٹر نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا اور اپنے دفتر کی طرف بڑھ گیا اور عمران سمیت سب کے چہروں پر بشاشت کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں ۔

"جولیا ۔ جولیا اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا قبول کر لی ہے ۔ صالحہ بچ گئی ہے ۔ اب وہ خطرے سے باہر آ گئی ہے"...... عمران نے تیزی سے مڑ کر بنچ پر بیٹھی ہوئی جولیا کا کاندھا جھنجھوڑتے ہوئے کہا جو مسلسل ہاتھ اٹھائے دعا مانگ رہی تھی اور مسلسل آنسو بہائے چلی جا رہی تھی اور دوسرے لمحے جولیا بنچ پر ہی بے اختیار سجدے میں گر گئی اور اس کی ہچکیوں کی آوازوں سے برآمدہ گونجنے لگا ۔

"میری بہن ۔ میری بہن ۔ یا اللہ تو رحیم و کریم ہے ۔ تو ہر چیز پر قادر

ہے ۔ تو نے میری دعا قبول کر لی ۔ مجھ جیسی حقیر عاجز عورت کی ۔ جس کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے ۔ میری دعا قبول کر لی ۔ تو کتنا رحیم و کریم ہے"...... جولیا کی ہچکیوں کے ساتھ ساتھ جذبات میں ڈوبی ہوئی آواز بھی سنائی دے رہی تھی ۔

"اٹھو جولیا ۔ اٹھو"...... عمران نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر جولیا کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا اور جولیا ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی ۔ اس کے چہرے کے عضلات مسرت کی شدت سے بری طرح کپکپا رہے تھے ۔

"خدایا تیرا شکر ہے"...... جولیا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور بنچ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ پونچھنا شروع کر دیا ۔

"میں تمہاری مشکور ہوں عمران ۔ تم اگر صالحہ کے حلق میں فوری طور پر مصنوعی سانس نہ پہنچاتے تو شاید آپریشن روم تک بھی وہ نہ پہنچ سکتی ۔ تم نے میری بہن کی مدد کی ہے ۔ میں تمہاری مشکور ہوں ۔ اچانک جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا مگر عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے منہ دوسری طرف کر لیا ۔

"شکریہ مس جولیانا فنرواٹر ۔ میں نے جو کچھ کیا ہے ایک انسانی فرض سمجھ کر کیا ہے"...... عمران کی انتہائی خشک آواز سنائی دی ۔

"کیا مطلب ۔ تم یہ کس لہجے میں بول رہے ہو ۔ کیا تم مجھ سے ناراض ہو ۔ کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے"...... اچانک جولیا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا ۔

"نہیں مس جولیانا فٹزواٹر ۔ تم نے کوئی غلط بات نہیں کی ۔ ہم سب واقعی تمہارے کچھ نہیں لگتے ۔ واقعی اس دنیا میں تمہارا کوئی نہیں ہے ۔ نہ میں ۔ نہ تنویر ۔ نہ صفدر ۔ نہ دوسرے ساتھی ۔ کوئی بھی تمہارا کچھ نہیں لگتا ۔ یہی کہہ رہی تھی ناں تم سجدے میں پڑی ہوئی" ۔ عمران نے پہلے سے بھی زیادہ خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ سوری ۔ وہ ۔ وہ تو میں جذبات کی وجہ سے کہہ رہی تھی ورنہ میں کیسے اکیلی ہو سکتی ہوں ۔ جہاں میرے اتنے سارے ساتھی ہوں ۔ میں کیسے اکیلی ہو سکتی ہوں ۔ آئی ایم سوری ۔ عمران پلیز اس خوشی کے موقع پر ناراض مت ہو جاؤ ۔ ورنہ ورنہ میں" ۔ جولیا نے کہا اور دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا کر دوسری طرف مڑ گئی وہ ایک بار پھر سسکیاں لینے لگی تھی۔

"تم نے یہ کیا کیا عمران ۔ تم نے جرأت کیسے کی مس جولیا کو پریشان کرنے کی ۔ مناؤ اسے ورنہ میں تمہیں گولی مار دوں گا" ۔ یکلخت تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے ارے ۔ میں نے کب پریشان کیا ہے تم خواہ مخواہ مجھ پر غصہ کھا رہے ہو ۔ پلیز جولیا ۔ چلو صلح کر لیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک شرط پر صلح ہو سکتی ہے" ۔ جولیا نے بھی مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"شرط ۔ کیسی شرط ۔ ارے تم ایک شرط کہہ رہی ہو ۔ دس ہزار

شرطیں منوا لو ۔ یہی تو وقت ہوتا ہے شرطیں منوانے کا"...... عمران نے مسرت سے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا ۔ کیا مطلب ۔ کیسا وقت ۔ کس وقت کی بات کر رہے ہو" ۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ارے یہی منظور ہے ۔ قبول ہے والا وقت ۔ جب خطبہ نکاح پڑھا جاتا ہے ۔ چھوہارے بانٹے جاتے ہیں ۔ یہی تو وقت ہوتا ہے بیچارے دولہا سے ساری شرطیں منوانے کا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"منہ دھو رکھو ۔ یہ وقت تمہاری زندگی میں کبھی نہیں آ سکتا" ۔ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ارے منہ کیسے دھو سکتا ہے دولہا اس وقت ۔ اس وقت تو اس کے سر پر انتہائی بڑا سا سہرا بندھا ہوا ہوتا ہے"...... عمران نے کہا اور راہداری بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"سنو عمران ۔ میں نے صالحہ سے وعدہ کیا ہے کہ میں چیف سے کہہ کر اسے سیکرٹ سروس میں شامل کراؤں گی اور تم نے اس کام میں میری مدد کرنی ہے ۔ اگر تم نے انکار کیا تو پھر میں ہمیشہ کے لئے تم سے ناراض ہو جاؤں گی"...... جولیا نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا تو عمران سمیت سارے ساتھی جولیا کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ ۔ یہ ۔ یہ کیسے ممکن ہے مس جولیا ۔ چیف کسی صورت بھی یہ بات

نہیں مانے گا"...... سب سے پہلے صفدر نے کہا۔

"میں کچھ نہیں جانتی۔ چیف کو ماننا پڑے گا۔ ورنہ۔ ورنہ پھر میں بھی سیکرٹ سروس چھوڑ دوں گی۔ بس یہی میرا فیصلہ ہے۔ میں نے صالحہ سے وعدہ کیا ہے اور میں نے ہر صورت میں یہ وعدہ پورا کرنا ہے"۔ جولیا نے انتہائی فیصلہ کن لہجے میں کہا اور وہ سب حیرت سے جولیا کو دیکھنے لگے۔

"یعنی تم مفت خوروں کی تعداد میں ایک کا اور اضافہ کرنا چاہتی ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہم تمہیں مفت خورے نظر آتے ہیں"۔ تنویر نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کم از کم آپ بات کرتے وقت دوسروں کے جذبات کا تو خیال رکھا کریں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ میں بھی آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر چیف نے آپ کی سفارش پر مس صالحہ کو سیکرٹ سروس کا ممبر نہ بنایا تو میں بھی آپ کے ساتھ سیکرٹ سروس چھوڑ دوں گا"...... تنویر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شکریہ تنویر"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ عمران سے مخاطب ہو گئی۔

"تم کیا کہتے ہو عمران۔ پلیز سفارش کر دو۔ میرے وعدے کی لاج رکھوالو"...... جولیا نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے میں کیا اور میری بساط کیا۔ وہ تمہارا چیف میری سفارش کہاں ماننے والا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس تم وعدہ کرو کہ سفارش کرو گے۔ بس ایک بار وعدہ کر لو۔ مجھے یقین ہے کہ اگر تم وعدہ کر لو تو تم کسی نہ کسی طرح چیف کو منوا ہی لو گے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم غلط سمجھ رہی ہو جولیا۔ یہ جو تمہارا چیف ہے ناں۔ یہ انتہائی سخت اور روکھا پھیکا سا آدمی ہے۔ جب وہ جذباتیت کا سرے سے قائل ہی نہیں ہے تو پھر وہ تمہارا یہ جذباتی فیصلہ کیسے مان سکتا ہے۔ وہ صاف انکار کر دے گا اور پھر اسے اس بات کی پرواہ نہیں رہے گی کہ تم خودکشی کرتی ہو یا زندہ رہتی ہو۔ اس لئے میرے وعدے کا تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پلیز عمران تم وعدہ تو کر لو میری بات تو مان جاؤ"...... جولیا واقعی انتہائی جذباتی ہو رہی تھی۔

"عمران صاحب۔ مس جولیا کا دل رکھنے کے لئے ہی وعدہ کر لیں"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اماں بی کہتی ہیں کہ جو وعدہ کرو اسے پورا بھی کرو"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو تم وعدہ کر لو۔ بے شک پورا نہ کرنا"...... جولیا نے اسی طرح جذباتی لہجے میں کہا۔

"ارے تم نے پہلے صالحہ سے پوچھا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ سیکرٹ

سروس میں شامل ہونے پر تیار ہی نہ ہو۔ وہ خود ایک سرکاری فورس کی انچارج ہے"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ موضوع بدلنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"میری اس سے بات ہو چکی ہے۔ جب تم وہ میزائلوں والا پیکٹ لے کر آئے تھے اس وقت صالحہ اور میری اس موضوع پر ہی باتیں ہو رہی تھیں۔ وہ سیکرٹ سروس میں شمولیت کو اپنے لئے افتخار سمجھتی ہے"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"لیکن یہ بھی سوچ لو کہ کہیں تمہارا یہی فیصلہ تمہارے لئے کوئی مسئلہ نہ پیدا کر دے۔ مس صالحہ...... اب میں کیا کہوں"۔ عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ وعدہ کرتے ہو یا نہیں۔ گھنٹہ بھر سے میں منتیں کر رہی ہوں اور تم اکڑتے ہی جا رہے ہو۔ کرو وعدہ ورنہ"۔ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"یا اللہ اب میں کیا کروں۔ ادھر وہ چیف صاحب ہیں جو کسی کی مانتے ہی نہیں۔ ادھر یہ مس جولیا صاحبہ ہیں جو تریاہٹ پر اتر آئی ہیں۔ ادھر تمہارا حکم ہے کہ جو وعدہ کرو وہ پورا کرو۔ اب بتاؤ میں کیا کروں"۔ عمران نے زچ ہو جانے والے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ سفارش کرنے کا وعدہ کر لیں اور ضروری نہیں کہ سفارش مانی بھی جائے۔ اس لئے آپ کیوں پریشان ہو رہے

ہیں"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا تمہارا مطلب ہے کہ میں تمہارے چیف سے سفارش کروں اور تمہارا چیف انکار کر دے۔ میں چاہوں تو تمہارے چیف کو مجبور کر دوں کہ وہ پاکیشیا کی ساری لڑکیوں کو سیکرٹ سروس کا ممبر بنا دے"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بس۔ بس رہنے دو۔ زیادہ اکڑ دمت۔ یہ تو نجانے مس جولیا کس رو میں بہہ کر تمہاری منتیں کر رہی ہیں ورنہ تمہاری حیثیت ہی کیا ہے چیف کے سامنے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بات ہے تو ٹھیک ہے مس جولیا۔ میرا وعدہ کہ میں تمہارے چیف کو مجبور کر دوں گا کہ وہ مس صالحہ کو سیکرٹ سروس کا ممبر بنا دے۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ کیسے نہیں بناتا"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"بس ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں"...... جولیا نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک راہداری کے دوسرے سرے سے رافت تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"عمران صاحب۔ یہ کیا ہوا۔ مجھے انچارج ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ یہاں فائرنگ ہوئی ہے۔ ایک نرس اور ایک ڈاکٹر مارا گیا ہے اور مس صالحہ شدید زخمی ہوئی ہیں۔ انچارج ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ اب پولیس کو کیس دینا پڑے گا"...... رافت نے قریب آ کر کہا۔

"ہاں ۔ مس صالحہ شدید زخمی ہوئی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے اسے نئی زندگی دی ہے اور یہ مس صالحہ ہی ہیں جنہوں نے واقعی ایک بار پھر اپنی زندگی پر کھیل کر مشن کو بچالیا ہے ۔ڈاکٹر جس نرس کی بات کر رہا ہے وہ نرس نہیں بلکہ وہ ساڈان کی ایجنٹ مادام ریگی تھی اور اس ڈاکٹر کا نام بھی ولسن تھا جو اس کا ساتھی تھا"........ عمران نے کہا۔

"مادام ریگی ۔ وہ یہاں کیسے پہنچ گئی ۔ کہاں ہے وہ"........ رافٹ نے حیران ہو کر کہا۔

"آؤ میرے ساتھ ۔ ان کی لاشیں ڈیڈ باڈی روم میں موجود ہیں ۔ میں ان کا میک اپ صاف کراتا ہوں ۔ پھر ڈاکٹر کو معلوم ہو گا کہ وہ کون ہے اور یقیناً وہ بیچاری نرس جس کا روپ اس ریگی نے دھارا تھا کسی جگہ لاش کی صورت میں پڑی ہو گی"........ عمران نے کہا اور تیزی سے انچارج ڈاکٹر کے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔رافٹ بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد جب عمران اور رافٹ انچارج ڈاکٹر کے ساتھ ڈیڈ باڈی روم میں پہنچے جہاں اس نرس اور ڈاکٹر کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں تو عمران نے رافٹ سے کہہ کر میک اپ بکس منگوایا اور نرس کا چہرہ صاف کرنا شروع کر دیا اور جب میک اپ صاف ہونے کے بعد نیا چہرہ سامنے آیا تو ڈاکٹر بھی حیران رہ گیا۔عمران نے ڈاکٹر ولسن کے چہرے پر موجود میک اپ بھی صاف کر دیا اور ایک بار پھر انچارج ڈاکٹر حیرت سے اچھل پڑا کیونکہ ڈاکٹر ولسن کا اصل چہرہ بھی مختلف ثابت ہوا تھا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب ۔ یہ واقعی میرے ہسپتال کا سٹاف نہیں ہے"........ انچارج ڈاکٹر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ اس ڈاکٹر ولسن کی رہائش گاہ کی چیکنگ کریں ۔ مجھے یقین ہے کہ وہاں سے اصل نرس اور اصل ڈاکٹر کی لاشیں ضرور دستیاب ہو جائیں گی"........ عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا اور انچارج ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

دانش منزل کے میٹنگ روم میں عمران سمیت ساری سیکرٹ سروس موجود تھی انہیں ریڈ لیب والے مشن سے واپس آئے ہوئے آج چوتھا روز تھا۔ اس دوران عمران اور جولیا سمیت سارے ممبران نے ایکسٹو کو باقاعدہ سفارش کی تھی کہ مس صالحہ کو اس کی کارکردگی کے پیش نظر سیکرٹ سروس کا ممبر بنا دیا جائے لیکن ایکسٹو نے انہیں اس سلسلے میں کوئی واضح جواب نہ دیا تھا۔ جولیا نے عمران کو اپنے فلیٹ میں بٹھا کر اپنے سامنے اسے چیف کو فون کر کے صالحہ کی سفارش کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ لیکن ایکسٹو نے کوئی جواب دینے کی بجائے رسیور رکھ دیا تھا۔ اس طرز عمل پر وہ سب ایک لحاظ سے مایوس ہو چکے تھے لیکن آج اچانک جب ایکسٹو نے دانش منزل میں ان سب کو میٹنگ کے لئے طلب کیا تو ان سب کو امید پیدا ہو گئی کہ شاید ایکسٹو نے ان کی سفارش مان لی ہے یہی وجہ تھی کہ وہ سب اس

سلسلے میں بات چیت کر رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا چیف واقعی مس صالحہ کو سیکرٹ سروس میں شامل کر لے گا"...... صفدر نے خاموش بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیسے نہیں کرے گا"...... میں سفارش کروں اور وہ نہ مانے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... عمران نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن جب تم نے سفارش کی تھی تو چیف نے تو تمہیں جواب دینے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی تھی۔ اس نے رابطہ ہی ختم کر دیا تھا"۔ تنویر نے طنزیہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ تم نے سنا نہیں ہوا کہ خاموشی نیم رضا۔ ایکسٹو کا میری سفارش پر اس طرح بغیر کوئی جواب دیئے رابطہ ختم کر دینے کا مطلب ہی یہی ہے کہ وہ آدھا رضامند ہو چکا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن آدھا رضامند ہونے سے کیا ہوتا ہے عمران صاحب"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو آدھی مس صالحہ تو ممبر بن ہی جائے گی"...... عمران نے فوراً ہی جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے سامنے دیوار میں نصب سپیشل ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور وہ سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"کیا سب ممبران آ چکے ہیں"...... ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ سب موجود ہیں۔ عمران بھی موجود ہے"...... جولیا نے جلدی سے جواب دیا۔ چونکہ یہ سپیشل ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا اس لئے اس میں بات کے اختتام پر اوور کہنے کی ضرورت نہ تھی۔

"میں نے آج یہ میٹنگ اس لئے کال کی ہے کہ جولیا اور اس کے ساتھ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران نے پنک فورس کی سربراہ مس صالحہ کو سیکرٹ سروس کا ممبر بنانے کی پرزور سفارش کی ہے۔ میں اس سلسلے میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں"...... ایکسٹو نے اپنے مخصوص سرد اور غیر جذباتی لہجے میں کہا۔

"سر میں نے بھی سفارش کی تھی اور مجھے یقین ہے کہ آپ نے میری سفارش کو ہی ترجیح دی ہو گی"...... عمران یکلخت بول پڑا کیونکہ ایکسٹو نے اپنی بات میں عمران کا نام ہی نہ لیا تھا۔

"مسٹر علی عمران۔ تمہاری سفارش کی میرے نزدیک کوئی حیثیت نہیں ہے کیونکہ تم سیکرٹ سروس کے ممبر نہیں ہو۔ تمہیں تمہارے کام کا معاوضہ مل جاتا ہے اور بس۔ اس سے زیادہ تمہاری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ آئندہ مجھ سے کوئی بات کرتے ہوئے اپنی حیثیت کو مدنظر رکھ لیا کرو"۔ ایکسٹو کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا تھا اور عمران نے نہ صرف سر جھکا لیا بلکہ اس کے چہرے پر انتہائی بے بسی اور بے چارگی کے تاثرات بھی نمودار ہو گئے۔

"باس۔ عمران ہمارا ساتھی ہے۔ آپ کو عمران کے ساتھ ایسا سلوک......" جولیا نے یکلخت بپھرے ہوئے لہجے میں کہنا شروع کر دیا۔

"مس جولیا"...... ایکسٹو نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ مم۔ مگر۔ سر"...... جولیا نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا ڈپٹی چیف ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ تم مجھے سبق پڑھانا شروع کر دو۔ تم اور تمہارے ساتھیوں کا عمران سے جو بھی تعلق ہو لیکن میرے لئے اس کی حیثیت دوسری ہے اس لئے آئندہ بات کرتے ہوئے محتاط رہا کرو"...... ایکسٹو نے اسی طرح پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ آئی ایم سوری سر"...... جولیا نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جہاں تک مس صالحہ کے سیکرٹ سروس کا ممبر بنائے جانے کے بارے میں تمہاری سفارش کا تعلق ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں سفارش وغیرہ کا قائل ہی نہیں ہوں اور نہ ہی سیکرٹ سروس ایسا ادارہ ہے جس میں سفارش کی بنا پر کسی کو شامل کیا جائے۔ سیکرٹ سروس کوئی عام محکمہ نہیں ہے کہ ہر شخص کو اس میں شامل کر لیا جائے۔ اس لئے جہاں تک تم سب کی سفارش کا تعلق ہے میں اسے سختی سے مسترد کرتا ہوں"...... ایکسٹو نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور ان سب کے چہرے بھی عمران کی طرح مایوسی سے لٹک کر رہ گئے خاص طور پر جولیا کی حالت تو دیکھنے والی ہو گئی تھی لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ خاموش بیٹھی ہونٹ چباتی رہی۔

"لیکن چونکہ میں طویل عرصے سے اس بات کی ضرورت محسوس کر رہا تھا کہ ٹیم میں ایک اور خاتون ممبر کا اضافہ ہو کیونکہ میں نے بعض کیسز کے دوران محسوس کیا ہے کہ جولیا کے ساتھ ایک اور خاتون ممبر کی شمولیت سے مشن کو زیادہ بہتر انداز میں مکمل کیا جا سکتا ہے اس لئے میں نے مس صالحہ کی وزارت دفاع سے فائل طلب کی۔ اس کے علاوہ صالحہ نے یونائیٹڈ کارمن میں جتنا وقت گزارا ہے وہاں سے بھی میں نے اس کی پرسنل فائل منگوائی اور یونائیٹڈ کارمن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹس سے مس صالحہ کے بارے میں تفصیلی رپورٹس میرے پاس پہنچیں۔ ان سب فائلوں کے تفصیلی اور تجزیاتی مطالعے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ صالحہ کے اندر ایسی فطری صلاحیتیں موجود ہیں جن کی کسی سیکرٹ سروس کے ممبر کو ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی ذہنی صلاحیتوں کو بھی میں نے پرکھا ہے اس کی حب الوطنی اور اس کا ذاتی کردار سب کو مدنظر رکھنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مس صالحہ کو سیکرٹ سروس کا ممبر بنایا جا سکتا ہے"...... ایکسٹو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو جولیا سمیت سارے ممبروں کے چہروں پر حیرت کے ساتھ ساتھ مسرت کے تاثرات بھی نمایاں ہو گئے جبکہ عمران اسی طرح سر جھکائے خاموش بیٹھا رہا۔

"شش۔ شکریہ باس"...... جولیا نے رک رک کر کہا۔

"تمہیں کسی شکریے کی ادائیگی کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ مس

صالحہ کو خالصتاً میرٹ پر سیکرٹ سروس میں شامل کیا جا رہا ہے لیکن مس صالحہ کو ابھی چھ ماہ تک انتہائی سخت ترین تربیتی ٹریننگ لینی پڑے گی اور اگر ان چھ ماہ کا یہ تربیتی ٹریننگ کورس اس نے کامیابی سے مکمل کر لیا تو پھر اسے باقاعدہ طور پر سیکرٹ سروس میں شامل کیا جائے گا ورنہ نہیں"...... ایکسٹو نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"وہ کامیاب رہے گی باس۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ انتہائی باصلاحیت لڑکی ہے"...... جولیا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی وہ ہسپتال میں ہے اور پوری طرح رو بصحت نہیں ہے۔ ہسپتال سے فارغ ہونے کے بعد اسے ٹریننگ پر بھجوا دیا جائے گا۔ تم صالحہ کو یہ واضح طور پر بتا دینا کہ اسے ہر صورت میں اس ٹریننگ میں کامیاب ہونا ہو گا"...... ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی چٹ کی آواز کے ساتھ ہی سپیشل ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔

"خدایا تیرا شکر ہے تو نے میری بات کی لاج رکھ لی"...... جولیا نے انتہائی اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں۔

"بڑے طویل عرصے بعد سیکرٹ سروس میں کسی نئے ممبر کا اضافہ ہونے والا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ سب جولیا کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ بیچارہ عمران۔ اسے دیکھو

کس طرح منہ لٹکائے بیٹھا ہے۔ وہاں ہسپتال میں کس طرح بڑے
بڑے دعوے کر رہا تھا"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے بڑے طنزیہ
لہجے میں کہا۔

"تمہارے چیف نے میری سفارش رد کر کے اپنے پیروں پر خود
کلہاڑی ماری ہے۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ اور کتنے دن سیکرٹ سروس
کا چیف رہتا ہے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم کیا کرو گے اس کا"...... تنویر نے بڑے چیلنج بھرے لہجے میں
کہا۔

"میں اسے بتاؤں گا کہ عمران کی کیا حیثیت ہے۔ مجھے معلوم ہے
کہ وہ انتہائی بااختیار ہے لیکن بہرحال سرکاری ملازم ہے۔ میں آج سے
قومی اسمبلی کے ممبران سے مل کر اسے ہٹانے کی تحریک شروع کر دوں
گا اور مجھے یقین ہے کہ قومی اسمبلی اور سینٹ کے ممبران کی دو تہائی
اکثریت کو میں رضامند کر لوں گا۔ اس کے بعد پارلیمنٹ میں چیف کو
ہٹانے کی تحریک پیش ہو گی جسے دو تہائی اکثریت سے منظور کر لیا
جائے گا اور تمہارا چیف جو نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھنے لگا ہے۔ سڑکوں
پر جوتیاں چٹخاتا نظر آئے گا"...... عمران نے انتہائی جوشیلے اور غصیلے
لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم ایسا نہیں کرو گے۔ سمجھے"...... جولیا نے انتہائی
غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں ضرور ایسا کروں گا۔ ہر صورت میں ایسا کروں گا۔ میں دیکھو

گا کہ کون مجھے ایسا کرنے سے روک سکتا ہے۔ میں اسے ہٹا کر اپنے
باورچی سلیمان پاشا کو تمہارا چیف بنوا دوں گا۔ میں اسے بتاؤں گا کہ
عمران کی سفارش رد کرنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے"...... عمران نے اور
زیادہ غصے اور جھلاہٹ کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں گولی مار دوں گی"...... جولیا نے غصے کی شدت سے
پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"بیشک مار دینا۔ مجھے گولی کھانا منظور ہے۔ لیکن میں اپنی توہین
برداشت نہیں کر سکتا"...... عمران واقعی بری طرح بگڑا ہوا نظر آ رہا
تھا۔ اس کے چہرے پر اس قدر ٹھوس سنجیدگی تھی کہ صفدر جیسے آدمی
کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا
کہ عمران اگر چاہے تو واقعی ایسا کر بھی سکتا ہے۔ وہ اسی قسم کا آدمی ہے۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ اپنی ذات کے مقابلے میں پاکیشیا کے
مفاد کو ہیچ سمجھتے ہیں۔ کیا آپ کو پاکیشیا کے چودہ کروڑ افراد کے
مفادات اور پاکیشیا کی سلامتی کے تحفظ کا کوئی خیال نہیں۔ کیا آپ
صرف اپنی ذات کی خاطر ان سب کو داؤ پر لگا دیں گے۔ معاف کیجئے میں
سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آپ جیسا آدمی اس قدر گر بھی سکتا ہے"۔
صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر اس نے میری سفارش کو کیوں رد کیا ہے"۔ عمران
نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"اس نے ہم سب کی سفارش کو بھی رد کر دیا ہے اور چیف کی بات بھی درست تھی۔ اگر وہ صرف سفارشوں کی بنیاد پر سیکرٹ سروس میں ممبروں کو شامل کرتا رہے تو اس ادارے کا کیا حال ہو گا۔ ہم نے خود جذباتی طور پر غلطی کی ہے۔ ہمیں ایسی سفارش کرنی ہی نہیں چاہئے تھی"...... صفدر نے اسی طرح انتہائی سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ لیکن پھر بھی"...... عمران نے اور زیادہ نرم لہجے میں کہا۔

"پھر بھی اس نے آپ کی بات تو مان لی ہے۔ صالحہ ممبر تو بن ہی جائے گی"...... صفدر نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ چلو بنا رہے یہی چیف۔ لیکن اسے بہرحال مجھ سے معافی مانگنا پڑے گی۔ ورنہ میں آج کے بعد سیکرٹ سروس کے لئے کام نہیں کروں گا۔ کرنل فریدی اسلامی سیکورٹی کونسل کا چیف بن گیا ہے۔ وہ مجھے کئی بار کہہ چکا ہے کہ میں اس کے ساتھ اسلامی سیکورٹی کونسل میں شامل ہو جاؤں۔ لیکن اب تک تو میں انکار کرتا رہا ہوں مگر اب میں اس کی آفر قبول کر لوں گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں چیف کی جگہ تم سے معافی مانگ لیتی ہوں عمران۔ تم کہیں نہیں جاؤ گے۔ سمجھے"...... جولیا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"جانے دو اسے مس جولیا۔ میں دیکھوں گا کہ یہ کتنے روز کرنل

فریدی کے ساتھ کام کر سکتا ہے۔ یہ تو چیف ہے جو اسے ہمارا لیڈر بنا کر اسے عزت دے دیتا ہے۔ اسے عزت راس نہیں آ رہی"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم خاموش نہیں رہ سکتے تنویر۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ عمران کیا حیثیت رکھتا ہے۔ پاکیشیا کو اس کی ضرورت ہے اور اسے پاکیشیا میں ہی رہنا ہو گا"۔ جولیا نے تنویر کو بری طرح ڈانٹتے ہوئے کہا

"اچھا۔ میری واقعی کوئی حیثیت ہے۔ کمال ہے۔ مجھے تو آج تک پتہ ہی نہیں چلا۔ چلو بتاؤ تو سہی کہ میری حیثیت کیا ہے"...... عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے جولیا کے اس فقرے نے اس کی انا کو تسکین پہنچائی ہو۔

"یہ سب کے دل جلتے ہیں۔ ہم بتا نہیں سکتے"...... جولیا نے آہستہ سے کہا اس کے چہرے پر جذبات کی سرخی چھا گئی تھی۔

"میں بتاتا ہوں اس کی کیا حیثیت ہے جس طرح فلم کے سنجیدہ کرداروں کے درمیان ایک جوکر کی حیثیت ہوتی ہے"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور اس جوکر میں فلم کی ہیروئن دلچسپی لیتی ہے اور بیچارہ ولن چیختا چلاتا ہی رہ جاتا ہے"...... عمران نے کہا اور میٹنگ روم بے اختیار زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا بھی اس کی اس بات پر بے اختیار ہنس پڑی تھی۔

ختم شد

عمران سیریز میں فورسٹارز کا ایک انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کارنامہ
مکمل ناول
فلاور سینڈیکیٹ
مصنف
مظہر کلیم ایم اے
انٹرنیشنل میرج بیورو — جس کے طے شدہ رشتوں کا انجام انتہائی ہولناک نکلتا تھا۔
انٹرنیشنل میرج بیورو — جو ایکریمیا میں رہنے والے پاکیشیائی لڑکوں سے پاکیشیائی لڑکیوں کی شادیاں کراتا اور پھر لڑکیاں ایکریمیا پہنچ کر ہمیشہ کے لئے غائب کر دی جاتیں۔ کیوں —؟
انٹرنیشنل میرج بیورو — جس کے خلاف فورسٹارز نے اپنے مخصوص انداز میں ایکشن شروع کیا تو میرج بیورو کے سرکردہ افراد ہلاک کر دیئے گئے۔ پھر —؟
فلاور سینڈیکیٹ — جس کے خلاف کارروائی کرنے اور گمشدہ پاکیشیائی لڑکیوں کی برآمدگی کے لئے فورسٹارز جب عمران کی سرکردگی میں ایکریمیا گئے تو انتہائی حیرت انگیز واقعات کا آغاز ہوگیا۔
دلچسپ اور انتہائی سنسنی خیز ناول
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان
عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی
فیبن سوسائٹی
مصنف —— مظہر کلیم ایم اے
فیبن سوسائٹی گریٹ لینڈ کی ایک خفیہ سوسائٹی۔ جس نے پاکیشیا میں بھی خصوصی نیٹ ورک قائم کر رکھا تھا۔
فیبن سوسائٹی جسے اسرائیل کی سرپرستی حاصل ہوگئی اور پھر اس کا رخ پاکیشیا کی طرف موڑ دیا گیا۔
فیبن سوسائٹی جس کے ناقابل تسخیر ہیڈ کوارٹر کو تسخیر کرنے کے لئے عمران نے صالحہ کی قربانی دینے کا فیصلہ کر لیا۔
کیا واقعی صالحہ کو دانستہ یقینی موت کے جبڑوں میں پھینک دیا گیا — یا —
کیا عمران فیبن سوسائٹی کو ختم کرنے میں کامیاب بھی ہوسکا — یا —
انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات پر مبنی
خصوصی پیشکش
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان